مختلف مکاتب فکر کے چار سو علماء کی موجودگی میں ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو
گورنر ہاؤس لاہور میں وزیراعظم محمد نواز شریف کو پیش کی جانے والی

تاریخی دستاویز

پیش کردہ:

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ

شیعہ مسلمان یا کافر؟
فیصلہ آپ کریں

— نام کتاب —

تاریخی دستاویز

— مؤلف —

ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی

تعداد: 1100

اشاعت اول: 22 فروری 1995ء

اشاعت دوم: نومبر 1995ء

— ناشر —

شعبہ نشر و اشاعت سپاہ صحابہ (پاکستان)

— ملنے کا پتہ —

مرکزی دفتر جامع مسجد حق نواز شہید

جھنگ (پاکستان) فون: 3496-0471

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس تاریخی پیشکش اور شیعہ کے کفر پر چودہ سو سال میں لگائی جانے والی سب سے کاری ضرب کو اپنے **شہید قائد حضرت مولانا حق نواز جھنگوی** رحمۃ اللہ علیہ (یوم شہادت 22 فروری 1990) کے نام منسوب کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس عظیم کاوش پر یقیناً ان کی روح مسرور و ممنون ہوگی کہ ان کی آرزو اور زندگی بھر کے نصب العین کی تکمیل کے لئے یہ سب سے آہنی ضرب ہے۔ جو دنیائے کفر کے سینے پر عالم اسلام کے مقدمہ کے طور پر لگائی گئی ہے۔

"تاریخی دستاویز" قائد کی شہادت کے ٹھیک پانچ سال بعد ان کے یوم شہادت 22 فروری 1995ء کو پیش کی جارہی ہے۔

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہم اعلان

زیر نظر مجموعہ ——— تاریخی دستاویز

میں شیعہ مذہب کی بنیادی کتابوں اصول کافی وغیرہ اور معتبر تصانیف حق الیقین وغیرہ اور ثقہ مجتہدین ملا باقر مجلسی، نعمت اللہ الجزائری اور عصر حاضر میں شیعہ کے امام خمینی، پاکستان ہندوستان اور عرب ممالک کے مؤلفین و مصنفین کی تصانیف کا عکس بمع سرورق کتاب درج کیا گیا ہے۔ ——— اب ان ثقہ کتابوں کی عکسی دستاویز کا انکار کرنا شیعہ کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد شیعہ کو تقیہ کا حربہ چھوڑ کر جرأت کے ساتھ اقبال جرم کرنا چاہئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چیلنج

زیر نظر مجموعہ (تاریخی دستاویز) میں اگر ایک کتاب بھی جعلی ہو یا ایک بھی عبارت من گھڑت ہو یا ایک اشاعت بھی غیر حقیقی ہو یا حوالہ مندرجہ اصلی نہ ہو تو ایک ایک حوالہ پر دس دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ ہماری اس پیشکش کو دنیا کی کسی بھی عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔

فہرست

مقدمہ کتاب

1 شیعہ اور عقیدہ توحید

2 شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

3 شیعہ اور عقیدہ رسالت و ختم نبوت و توہین انبیاء

5 شیعہ اور عقیدہ امامت

6 شیعہ اور صحابہ کرامؓ و خلفاء راشدینؓ

7 شیعہ اور متفرق مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

تاریخی دستاویز کی اشاعت

لیجئے، آج ہم آپ کے سامنے ایک ایسی دستاویز اور ایسا تاریخ ساز آئینہ پیش کر رہے ہیں، جس کو تقیہ کی سیاہ چادر کے نیچے نہایت ہوشیاری سے چھپایا گیا تھا۔ جس کی سڑاند ایک طرف تاریخ اسلام کو مسخ کر رہی تھی، دوسری طرف محمدی شریعت کی بنیادوں کو منہدم کر رہی تھی۔ ایک طرف اسلام کے نام پر کفر پھیلایا جا رہا تھا، دوسری طرف اسلام اسلام کی رٹ لگا کر سبائیت و رافضیت اور شیعیت کو فروغ دیا جا رہا تھا۔

1400 سو سال سے شیعہ نے تقیہ کے باعث اپنے آپ کو بطور مسلمان متعارف کرایا ہے۔ حالانکہ توحید و سنت سے لیکر شرعی احکام تک ہر جگہ شیعہ کے عقائد اسلام سے متصادم ہیں۔ کلمہ طیبہ کی تبدیلی ہو، تحریف قرآن کا عقیدہ ہو، صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو ہر ایک کو پوری امت کے علماء متفقہ طور پر کفر قرار دے چکے ہیں۔ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث علماء میں کوئی بھی مذکورہ عقائد کو اسلام قرار نہیں دیتا۔ لیکن شیعہ نے یہ عقیدہ اپنا کر ذرائع ابلاغ اور ایرانی انقلاب کے ذریعے اپنے آپ کو امت مسلمہ کے مقابلے میں اسلام کا علمبردار اور داعی شریعت اسلامیہ قرار دیا ہے۔ جبکہ حقائق سے اس دعویٰ کا کوئی تعلق نہیں۔ 6 ستمبر 1985ء، سپاہ صحابہ کے قیام کے بعد سے ملک میں کھلے عام جب شیعہ کا کفر نمایاں ہوا اور امت مسلمہ کے

سامنے علماء کے فتاویٰ جات اور شیعہ کے کفر کی اصلی حقیقت واضح ہوئی تو سوال پیدا ہوا کہ —— شیعہ کے اصل عقائد پر مشتمل شیعہ کی بنیادی کتب کہاں ہیں؟ —— ان کے اصلی ماخذ کون کون سے ہیں؟ —— اس سوال کا جواب دینے کے لئے شیعہ کی اصلی کتب کا عکس پیش کرنا عصر حاضر کی اہم ضرورت تھی۔

تاریخی دستاویز سات (7) درج ذیل ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کے عنوان کے مطابق اصل کتابوں کے ٹائٹل در قابل اعتراض صفحات کا عکس لف ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے کسی عبارت کی تشریح اور ترجمہ بھی مناسب نہیں سمجھا۔ اکہ ثقاہت میں کوئی فرق پیدا نہ ہو۔ عربی اور انگریزی پڑھنے والوں کے لئے صرف سرخیوں کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب —— دنیا بھر کے شیعہ کے تقیہ اور جھوٹ کے تمام دروازے بند کرنے کے لئے کافی ہوگی۔ یونکہ آج جس شیعہ سے بھی آپ بات کریں کہ آپ صحابہ کرامؓ کو کافر سمجھتے ہیں؟ —— یا قرآن کی تحریف کا عقیدہ رکھتے ہں؟ —— تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ ہم پر یہ الزام جھوٹا ہے۔ صرف سپاہ صحابہ ہم پر یہ غلط بہتان لگا رہی ہے۔ ہم نے کبھی حابہ کرامؓ کو برا نہیں کہا' نہ قرآن کی تبدیلی کا عقیدہ رکھتے ہیں' نہ کلمہ طیبہ میں اضافہ کے قائل ہیں۔

تاریخی دستاویز —— شیعہ کی دو سو بتیس (232) کتابوں کا عکسی آئینہ ہے۔ ایک ایک عنوان پر کئی کئی رجن کتابوں کا حوالہ اور اصلی عبارات درج ہیں۔ ان کے ایک ہی جگہ تحریر ہونے اور ایک ہی جلد میں دو سو بتیس (232) تابوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد یقیناً تقیہ کا حربہ ناکام رہے گا۔ —— یا تو انہیں اپنے مذہب ہی کا انکار کرنا پڑے گا —— یا وہ اقبال جرم کر کے کھلے طور پر نمایاں ہو جائیں گے۔

ایرانی انقلاب کے بعد شیعہ کے تمام کفریہ لٹریچر کی اشاعت ہی نے چوراہے میں ان کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے —— ن کتابوں کی اشاعت کے بعد اب ہم نے صرف آئینہ ہی پیش کیا ہے۔ اس دستاویز پر تنقید کرنے والوں کو صرف یہی کہا جائے

آئینہ ہم نے دکھایا تو برا مان گئے

شیعہ کو چاہئے کہ اس کتاب کی اشاعت پر —— چیں بہ جبیں نہ ہوں کہ ان کا اصلی چہرہ انہی کی کتابوں سے ن کیا گیا ہے۔

"تاریخی دستاویز" ——— کی ایک بات بطور خاص ملحوظ رکھی جائے کہ اس کے مقدمہ میں راقم نے مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے کفریہ عقائد اور ان پر ہندو پاک، بنگلہ دیش کے چار سو علماء کی طرف سے شیعہ کے خلاف فتویٰ کفر کو من و عن نقل کیا ہے۔ تاکہ کتاب مذکورہ کے مندرجات کی ثقاہت مزید واضح ہو سکے۔

مقدمہ کتاب میں درج ذیل عنوانات شامل ہیں:-

(1)——عالم اسلام کے سربراہوں کے نام اہم پیغام۔

(2)——شیعہ کے پیشواء خامنہ ای کے نام سپاہ صحابہ کے قائد اور خادم کا اہم خط۔

(3)——وزیر اعظم نواز شریف کے اجلاس کی کارگزاری اور تاریخی دستاویز کا ابتدائی مسودہ حکومت کے اجلاس میں پیش کرنے کی تفصیل۔

(4)——فرقہ واریت کے خاتمہ کی حکومتی کمیٹی کی مکمل رپورٹ۔

(5)——شیعہ کا مختصر تعارف۔

(6)——شیعہ کے کفریہ عقائد۔

(7)——شیعہ کے بارے میں چودہ سو (1400) سالہ علماء اور اکابرین اسلام کی رائے۔

(8)——شیعہ کے کفر پر چار سو (400) علماء کا فتویٰ از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی۔

(9)——شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف کن باتوں پر ہے۔

(10)——چند شبہات اور ان کے جوابات۔



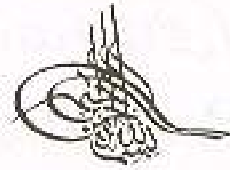
"تاریخی دستاویز" کی اشاعت کا کام یوں تو ڈھائی سال سے زیادہ عرصہ تک جاری و ساری رہا۔ اس کے لئے جس قدر محنت و کاوش کی گئی ابتداء میں اس کا تصور بھی ہمارے حاشیہ خیال میں نہ تھا۔ فوٹو سٹیٹ اور عکسی اوراق کی ترتیب، تزئین، تہذیب، اصلی ماخذوں کا حصول کم از کم پچاس ہزار (50,000) صفحات کی چھان پھٹک۔ ایران، پاکستان اور ہندوستان

کی قدیم کتب کے لئے نمائندوں کا تقرر —— تاریخی دستاویز کے تمام عکسی صفحات پر اردو کے بعد عربی اور انگریزی کی سرخیوں کی تنصیب بڑا کٹھن اور صبر آزما مرحلہ تھا۔ اس عظیم اور تاریخی مجموعہ میں تقریباً 25 سے زائد حضرات جن میں علماء، مناظر، صاحب قلم، مترجم، ماہرین تزئین و آرائش اور پریس کے اہل کار شامل ہیں۔ قابل ذکر شخصیات میں شیخ ایوب، فضیلۃ الشیخ مولانا محمد مکی، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، مفسر قرآن حضرت مولانا سعید احمد عنایت اللہ، حضرت مولانا سیف الرحمن (مکہ مکرمہ)، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالباسط (جدہ)، مخدوم مکرم مولانا محمد ضیاء القاسمی، مناظر اسلام مولانا علی شیر حیدری، قاری عطاء الرحمٰن شہباز، حضرت میاں فضل حق (مکہ مکرمہ)، مولانا محمد اعظم طارق، محمد یوسف مجاہد، شیخ حاکم علی، شیخ اشفاق، ملک محمد اسحاق، ایم آئی صدیقی، جناب غوری، جناب قریشی، جناب طاہر محمود انجینئر، جناب خالد عمران، قاری عبدالغفار سلیم اور برادر امجد اقبال، ان کے علاوہ برطانیہ کے ایک صاحب خیر کے تعاون اور محبت کا اعتراف نہ کرنا مناسب نہیں۔ ——

تاریخی دستاویز کی اشاعت پر خدائے کریم کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
رئیس العام سپاہ صحابہ و مہتمم
جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سمندری فیصل آباد (پاکستان)

24 دسمبر 1994ء



مقدمہ کتاب

تاریخی دستاویز

دنیا بھر کے شیعوں کے نام عالم اسلام کا مقدمہ

اور فتویٰ کفر پر ناقابل تردید براہین کا مجموعہ ہے

"تاریخی دستاویز" عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے تمام گروہوں، فرقوں اور طبقات، ایران، شام، لبنان، بحرین، قطر، کویت، پاکستان، افغانستان، ایشیائی، افریقی، یورپی اور دنیا کے ہر ہر گوشے میں مقیم شیعہ پر ایسا مقدمہ، دعویٰ اور استغاثہ ہے، جس کا جواب دیئے بغیر انہیں مسلمان کہلانے اور اسلامی کمیونٹی میں شمولیت کی دعویداری کا کوئی حق نہیں۔ مسلمانوں کے کئی مکاتب فکر میں مختلف فروعی اختلاف ہیں اور بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث حنفی غیر حنفی دنیا بھر میں ایک ارب سے زائد مسلمان ہیں، ان میں کئی گروہ اختلافات میں بہت آگے ہیں۔ لیکن کسی گروہ کی طرف سے اختلافات کی وسعت و شدت اور لہجے کی تلخیوں کے باوجود کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن، تکفیر صحابہ"، ایسے امام مہدی کے ظہور کا

عقیدہ جس کے ذریعے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کو زندہ کر کے انہیں کوڑے مارنے اور حضرات شیخین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قبروں سے نکال کر انہیں سولی پر چڑھانے کا عقیدہ وضع نہیں کیا گیا' ظاہر ہے جملہ مسلمانوں میں کوئی شخص ان من گھڑت اور بے بنیاد عقائد کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ـــــــ ایرانی انقلاب فروری 1979ء کے بعد جناب خمینی کی حکومت کی طرف سے ایسے تمام لٹریچر کی اشاعت اور انہی کفریہ عقائد کے بار بار اظہار کے بعد ـــــــ اب پوری امت مسلمہ پر یہ بات لازم ہو گئی ہے کہ خمینی کی طرف سے تقیہ کی منسوخی کے اعلان کے بعد ـــــــ ایسے کفریہ عقائد کے اظہار اور اعتقاد رکھنے والوں کو اسلامی سوسائٹی سے خارج کرنے کا کھلم کھلا اعلان کرے۔ ـــــــ جب تک اس تاریخ ساز چارج شیٹ کا جواب نہیں دیا جاتا' اس وقت تک ان کے ساتھ یہودیوں' عیسائیوں' ہندوؤں اور قادیانیوں کا معاملہ کیا جائے۔ ـــــــ خدانخواستہ اگر کفر اور اسلام میں تمیز نہ کی گئی تو اسلام کی اصل صورت مسخ ہو کر رہ جائے گی۔ ـــــــ "تاریخی دستاویز" کو ہم براہین و دلائل کا منبع قرار دیتے ہوئے ـــــــ عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے خلاف ایسے دعوے اور مقدمہ کی حیثیت دے رہے ہیں۔ ـــــــ جس کا جواب دنیا بھر کے شیعہ پر لازم ہے' یہ جواب دعویٰ ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعوں کی طرف سے سامنے آنا ضروری ہے۔ ـــــــ چودہ سو سال سے امت مسلمہ کے علماء اور مفتیان عظام کی طرف سے جو فتویٰ کفر چلا آ رہا ہے' زیر نظر "تاریخی دستاویز" ـــــــ عالم اسلام کی طرف سے اسی فتویٰ کے مضبوط دلائل اور انکشاف حقائق و براہین کی سب سے مستند کڑی ہے۔

تاریخی دستاویز کی اشاعت کے موقع پر دو اہم خط

پہلا خط

دنیا بھر کے مسلم سربراہوں اور اسلامی حکومتوں کے نام

زیر نظر مجموعہ ""تاریخی دستاویز"" اسلام کے نام پر جنم لینے والے شیعہ فرقہ کے خلاف ایسی چارج شیٹ ہے۔ جس کے بعد شیعہ کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

جس گروہ کے یہ عقائد ہوں۔

(1)...... کلمہ طیبہ کے دو جز (الف) لا الہ الا اللہ (ب) محمد رسول اللہ کی بجائے پانچ اجزاء ہیں۔
(الف) لا الہ الا اللہ (ب) محمد رسول اللہ (ج) علی ولی اللہ (د) وصی رسول اللہ (ہ) خلیفتہ بلا فصل (از کتاب اصول کافی)

(از شیعہ مذہب حق ہے، تاشیل وصفحہ 324، 325) (از ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ)

(2)...... اصلی قرآن کی سترہ ہزار آیات ہیں اور موجودہ قرآن نامکمل ہے۔ (از کتاب اصول کافی)

(3)...... بارہ (12) اماموں کا رتبہ انبیاء سے بلند ہے۔ (از کتاب اصول کافی)

(4)...... آنحضرت ﷺ کے بعد تین کے علاوہ تمام صحابہ کرامؓ کافر و مرتد ہو گئے تھے۔

(از حیات القلوب جلد 2، صفحہ 923) (از بحار الانوار جلد ہشتم)

یہ باتیں انکی کتابوں کے عکسی آئینے میں موجود ہوں۔ اس کے بعد ان کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اس لئے دنیا بھر کے مسلم حکمرانوں، علماء اسلام، مفتیان عظام اور اسلامی مفکرین سے ہماری گزارش ہے کہ شیعہ چونکہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بنیاد پر کافر و مرتد ہے، اس لئے انہیں مکمل طور پر اسلامی سوسائٹی سے خارج کردیا جائے، جو شخص مذکورہ عقائد کے حاملین کو بھی مسلمان سمجھنے پر مصر ہے اسے خود اپنے آپ کو کافر تسلیم کرلینا چاہئے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کلمہ طیبہ کے دو جز ماننے والا بھی مسلمان ہو، پانچ جز ماننے والا بھی مسلمان ہو۔ تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو اور عدم تحریف کا متفقہ اسلامی عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو۔ صحابہ کرامؓ کو اسلام کی مقدس شخصیات اور رہبر جماعت قرار دینے والا بھی مسلمان ہو اور انہیں کافر قرار دینے والا بھی مسلمان ہو ——— شیعہ کے عقائد کفریہ چونکہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہوچکے ہیں اور دنیا کے تمام شیعہ کی متفقہ اور مسلم کتابوں کا عکسی آئینہ اس دستاویز میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک لاریب کافر ہے۔

از

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

(رئیس العام سپاہ صحابہ)

دوسرا خط

دنیا بھر کے شیعہ کے پیشواء جناب خامنہ ای'

ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعہ زعماء کے نام اہم خط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم'

والسلام علی من اتبع الھدی ؏

آنجناب کو اس وقت دنیا بھر میں شیعہ فرقہ کے نزدیک مرجع تقلید اور نائب امام کی حیثیت حاصل ہے۔ چند ایک کو چھوڑ کر اکثریتی شیعہ آبادی آپ کو مسلمہ پیشوا اور مقتدا تسلیم کرتی ہے۔ اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ حقیقی اور مسلمہ کتابوں کا عکسی آئینہ پیش کر کے اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے اتمام حجت کر دیا جائے۔

بحیثیت سپاہ صحابہ کے سربراہ میری ذمہ داری ہے کہ میں کسی مداہنت اور مسامحت و مصلحت کی بجائے حقائق کا مکمل آئینہ آپ کے سامنے رکھ دوں۔

آنجناب کی خدمت میں خصوصی طور پر گذارش ہے کہ زیر نظر مجموعہ "تاریخی دستاویز" میں شیعہ مذہب کی دو سو بتیس (232) کتابوں کا عکس پیش کیا گیا ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب شیعہ مذہب کے ہاں مسلمہ حیثیت کی حامل ہیں۔ جناب محمد بن یعقوب کلینی کی اصول کافی اور محقق طوسی کی تہذیب الاحکام سے لیکر ملا باقر مجلسی کی جلاء العیون' حق الیقین وغیرہ اور جناب خمینی کی الحکومتہ الاسلامیہ اور کشف الاسرار سمیت دو سو (200) سے زائد کتابوں کا آئینہ آپ کے سامنے پیش

ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب کی روشنی میں عالم اسلام کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک ایسے عقائد کا حامل قطعی طور پر مسلمان نہیں ہو سکتا۔

آپ ایک ایسے ملک کے پیشواء اور سربراہ ہیں جو شیعہ اکثریتی آبادی کا ملک ہے۔ اس موقع پر ہم آنجناب سے ضروری وضاحت کے طلبگار ہیں۔

کیا آپ ان کتابوں اور ان میں درج شدہ عقائد و افکار سے متفق ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو آپ کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں! اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو آپ پر لازم ہے کہ ان تمام کتب سے ایرانی ریڈیو، ٹیلی ویژن پر بیزاری کا اعلان کریں اور اصول اربعہ سمیت تمام کتب کو دریا برد کرنے کا اعلان کریں۔

"تاریخی دستاویز" کی اشاعت کے بعد اب تقیہ اور مسامحت کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ دجل و فریب اور جھوٹ کے دریچوں پر حقائق اور انکشافات کی روشنی چھا چکی ہے۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ شیعہ کلمہ طیبہ، تحریف قرآن، عقیدہ امامت اور تکفیر صحابہ کے عقائد کا حامل بھی ہو اور پھر وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتا رہے۔

سپاہ صحابہ —— آنجناب سے درخواست کرتی ہے کہ اگر آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شیعہ سنی تنازعہ کا خاتمہ چاہتے ہیں —— یا اپنے آپ کو اسلامی برادری میں شامل رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو بہر صورت "تاریخی دستاویز" میں شامل تمام شیعہ کتب اور ان میں شامل عقائد سے بیزاری اور برأت کا اعلان کرنا ہو گا۔ راقم کو آپ کی وضاحت کا انتظار رہے گا۔

آپ کے جواب کا منتظر

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ

جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سمندری فیصل آباد (پاکستان)

24 دسمبر 1994ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رپورٹ

(فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی

— مقرر کردہ —

وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

جناب محمد نواز شریف صاحب

— زیر صدارت —

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

وفاقی وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان

2 جولائی 1992ء، منعقدہ اسلام آباد (پاکستان)

اہم نوٹ

ان سفارشات میں "اتحاد بین المسلمین کمیٹی" کا جو نام دیا گیا ہے' یہ صریحاً بددیانتی ہے۔ جب اس کمیٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس وقت اس کا نام "فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی" تھا ——— جب آخری سفارشات ترتیب دی گئیں تو نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ وزارت مذہبی امور کی طرف سے صریحاً کذب بیانی کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں سپاہ صحابہ کا نام جان بوجھ کر سفارشات سے نکالا گیا' حالانکہ پہلے اجلاس کی شق نمبر 3 اور دوسرے اجلاس کی شق نمبر 2 کا فیصلہ سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ "تاریخی دستاویز" کی روشنی میں قابل اعتراض لٹریچر کی ضبطی اور مصنفین کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

سپاہ صحابہ شیعہ سنی تنازعہ کے خاتمہ کی کمیٹی کا نام "اتحاد بین المسلمین کمیٹی" رکھنے سے شدید اختلاف رکھتی ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک شیعہ مسلمان نہیں۔ ہم آج بھی فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کے نام ہی سے اس کمیٹی کا تذکرہ کرتے ہیں۔

ہمارے موقف کی تائید اگلے صفحات میں آنے والے ان دنوں کے اخبارات کے تراشوں سے ہوگی۔

از مؤلف

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

(فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی تشکیل

ملک میں اتحاد، یگانگت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے، ایک اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام کے خواب کی عملی تعبیر اور شریعت اسلامیہ کے عملی نفاذ کیلئے اقدامات تجویز کرنے کے ضمن میں وزارت مذہبی امور نے وزیراعظم پاکستان کے اعلانات کی روشنی میں تعمیل ارشاد کرتے ہوئے وزیراعظم کی خدمت میں ایک خلاصہ نمبر 7 (I) اے ڈی ایس / آر اینڈ آر / 91 مورخہ 14 نومبر 1991ء پیش کیا۔ جس میں درج ذیل تین کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں تجویز پیش کی گئی:-

(1)——— فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی (اتحاد بین المسلمین کمیٹی)

(2)——— اسلامی فلاحی ریاست کمیٹی

(3)——— نفاذ شریعت ورکنگ گروپ

وزیراعظم نے ان تینوں کمیٹیوں کے قیام کی منظوری دی اور یوں وزارت مذہبی امور میں منجملہ دیگر کمیٹیوں کے جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور کی زیر صدارت ایک 30 رکنی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(وزیراعظم کی خدمت میں پیش کردہ خلاصے کا انگریزی متن بر ضمیمہ 2)

(الف) اراکین کمیٹی:

(1)———	جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی	وفاقی وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد
(2)———	جناب سینیٹر مولانا سمیع الحق	دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد
(3)———	جناب مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد	خطیب بادشاہی مسجد لاہور
(4)———	جناب مولانا عبدالتواب صدیقی	636-سی- عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(5)———	جناب مولانا عبدالرؤف ملک	84-اے حبیب اللہ روڈ گڑھی شاہو لاہور

(6)———	جناب مولانا عبدالمالک	منصورہ ملتان روڈ لاہور
(7)———	جناب علامہ علی غضنفر کراروی	17-ایک روڈ لاہور
(8)———	جناب قاری عبدالحمید قادری	459-صغیر روڈ صدر بازار لاہور کینٹ
(9)———	جناب علامہ ریاض حسین شاہ	ڈائریکٹر اتفاق سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور
(10)———	جناب پروفیسر ساجد میر	106-راوی روڈ لاہور
(11)———	جناب مولانا ضیاء القاسمی	14-اے غلام محمد آباد فیصل آباد
(12)———	جناب صاحبزادہ حاجی فضل کریم	جامعہ رضویہ فیصل آباد
(13)———	جناب مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی	جامع مسجد محمدی سمندری ضلع فیصل آباد
(14)———	جناب مولانا محمد شریف	شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مقابل گورنمنٹ کالج بھکر
(15)———	جناب علامہ محمد تقی نقوی	مدرسہ مخزن العلوم شیعہ میانی ملتان
(16)———	جناب حافظ محمد تقی	(دفتر جے یو پی) متصل صدر دواخانہ صدر کراچی
(17)———	جناب مولانا شاہ محمد تراب الحق	میمن مسجد، کھوڑی گارڈن کراچی
(18)———	جناب علامہ مرزا یوسف حسین	5-ای-3-بی ناظم آباد کراچی
(19)———	جناب مولانا محمد ادریس داہری	شاہ پور جہانیاں ضلع نوشہرہ فیروز سندھ
(20)———	جناب پیر سید محمد امیر شاہ قادری	1371-کوچہ آغا پیر جان یکہ توت پشاور
(21)———	جناب مولانا اشرف علی قریشی	جامع اشرفیہ پشاور
(22)———	جناب پیر شمس الامین	پیر آف مانکی شریف نوشہرہ صوبہ سرحد
(23)———	جناب سید محمد عبدالحلیم	بام خیل صوابی صوبہ سرحد
(24)———	جناب مولانا لقمان حکیم	صدر اہلسنّت والجماعت گلگت
(25)———	جناب مولانا محمد بشیر	ڈاک خانہ راٹو تحصیل استور ضلع دیا میر گلگت
(26)———	جناب مولانا محمد عبداللہ خلجی	رئیسانی سٹریٹ شلدرہ کوئٹہ
(27)———	جناب مولانا فتح محمد باروزئی	جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ متصل پاور ہاؤس سی بلوچستان
(28)———	جناب پیر محمد فیض علی فیضی	آستانہ فیضیہ، 1056-بی سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
(29)———	جناب علامہ ریاض حسین نقوی	مرکز اثنا عشری جی 2/6 اسلام آباد
(30)———	جناب مظہر رفیع	سیکرٹری، وزارت مذہبی امور اسلام آباد

سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ

پر پابندی کے لئے وزیر اعظم کا اجلاس

جون 1991ء کو پاکستان میں بڑھتے ہوئے شیعہ سنی اختلافات کے باعث اس وقت کے وزیر اعظم نے فیصلہ کیا کہ اہلسنت کی جماعت "سپاہ صحابہ" اور شیعہ کی تنظیم "تحریک نفاذ فقہ جعفریہ" پر پابندی لگادی جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ، چیف و ہوم سیکرٹری صاحبان اور آئی جی حضرات کو اسلام آباد میں طلب کیا۔

اکثریت کی طرف سے پابندی کے فیصلہ کی تائید ہوئی، چند حضرات کی رائے تھی کہ پابندی سے قیادت تو گرفتار ہوجائے گی اور انتہا پسندوں کو کھل کر لاقانونیت پھیلانے کا موقع مل جائے گا۔ اس موقع پر پنجاب کے ایک اعلیٰ افسر نے رائے دی کہ پابندی سے پہلے دونوں جماعتوں کو بلا کر ان سے بات کرلی جائے، ایک دوسرے کے اختلافات کی روشنی میں دونوں جماعتوں کو ایک ضابطہ اخلاق کا پابند بنایا جائے، بعد میں جو بھی خلاف ورزی کرے گا اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔ مذکورہ اعلیٰ افسر کی تجویز پر پابندی کا فوری فیصلہ تبدیل کردیا گیا۔ متذکرہ صدر اعلیٰ سطحی اجلاس کی روشنی میں ملک بھر کے تمام مکاتب فکر کا اجلاس 28 ستمبر 1991ء کو طلب کرنے کا فیصلہ ہوا۔ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ کے نمائندے طلب کئے گئے۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں چار سو (400) علماء ومشائخ اور تمام مذہبی دینی جماعتوں کے سربراہ شریک تھے۔ اجلاس میں تحریک جعفریہ کی طرف سے اس کا سربراہ نہیں آیا بلکہ ان کی طرف سے پانچ (5) نمائندے بھیجے گئے۔ جبکہ سپاہ صحابہ کی طرف سے راقم (ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی)، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی شریک ہوئے۔ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ حکومت نے مسئلہ کی سنگینی کا احساس کرکے، شیعہ سنی تنازعہ کو ختم کرنے کی سنجیدہ کوشش کا آغاز کیا۔

28 ستمبر 1991ء کے تاریخ ساز اجلاس کی مکمل کارروائی

اور وزیر اعظم کے حکم سے فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی تشکیل

فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی مفصل رپورٹ اور اس کا فیصلہ

حکومت پاکستان ایک عرصہ سے اس بات پر کبیدہ خاطر تھی کہ سپاہ صحابہ آئے دن شیعہ کے کفر اور صحابہ دشمنوں کے خلاف اپنے موقف کو بڑی وضاحت کے ساتھ جلسوں میں بیان کر رہی ہے۔ اس جماعت کے اجتماعات کی مقبولیت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ ملک کی کوئی بھی جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ قائدین سپاہ صحابہ کے دورے اور دن رات کی محنت و کاوش نے مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد صرف دو سال کے عرصہ میں جماعت کو ملک کے ہر گھر اور ہر شہر تک پہنچا دیا۔ حکومتی رپورٹوں کے مطابق یہ جماعت ہر سیاسی اور مذہبی جماعت کے لئے خطرہ بن گئی تھی۔ ادھر ایرانی حکومت کے بار بار احتجاج نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ سپاہ صحابہ کی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔ کئی ایجنٹوں نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی تجویز پیش کی۔ اس کے لئے چاروں وزراء اعلیٰ کا اجلاس بلایا گیا۔ پابندی کی بجائے وزیر اعظم پاکستان نے 28 ستمبر 1991ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں ملک بھر کی تمام مذہبی جماعتوں کا اجلاس طلب کیا۔ اجلاس کا ایجنڈا یہ تھا کہ ملک میں شیعہ سنی تنازعہ کیسے ختم ہو؟ فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے؟ شیعہ کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟ سپاہ صحابہ سے اس بات پر وضاحت طلب کی جائے کہ وہ کھلے عام شیعہ کو کافر کیوں کہتی ہے؟ وزیر اعظم کا یہ اقدام بلاشبہ تاریخی نوعیت کا حامل تھا کہ انہوں نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی بجائے اس کے قائدین کو بلا کر انکا موقف سننے کا فیصلہ کیا۔

سپاہ صحابہ کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ حکومت کے اعلیٰ سطحی ادارے کی طرف سے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، جماعت اسلامی اور شیعہ کے ساتھ خصوصی طور پر سپاہ صحابہ کو طلب کیا گیا۔

سپاہ صحابہ کو جب وزیر اعظم کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا تو اس میں شمولیت کے سوال پر مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کیا گیا۔ سپاہ صحابہ کے بارے میں حکومتی اداروں میں ملکی حالات اور شیعہ کے سامنے بیٹھ کر انکی کفریات کو آشکار کرنے کے موضوعات کو مدنظر رکھ کر اسمیں شمولیت کا فیصلہ کیا گیا۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں شرکت کے لئے باضابطہ تیاری کی گئی۔ حال ہی میں پاکستان میں کراچی، لاہور اور ایران سے شائع ہونے والی تمام کتابوں کو جامع منظور الاسلامیہ لاہور میں چار روز پہلے جمع کر دیا گیا۔ اس کے لئے سپاہ صحابہ ضلع رحیم یار خان کے صدر ملک محمد اسحٰق نے سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے شیعہ کی ایک سو گیارہ (111) کتابیں لاہور پہنچا دیں۔ قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کے خصوصی حکم پر سپاہ صحابہ کے ایک سینئر ساتھی صدیقی صاحب ملک اسحٰق اور شاہد صاحب نے حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب کی نگرانی میں

مذکورہ کتابوں سے قابل اعتراض صفحات کے فوٹو سٹیٹ پر مشتمل ایک یادداشت تیار کی۔ یہ یادداشت ابتداء میں دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ اس طرح 50 نقول تیار کر کے اصل کتابیں اور دستاویزات 28 ستمبر کو گورنر ہاؤس پہنچادی گئیں۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی نے شرکت کی۔ شیعہ کی طرف سے ساجد نقوی خود تو نہ آئے لیکن ان کے نمائندے افتخار حسین نقوی اور ریاض نقوی نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپ، جماعت اسلامی، جماعت اہلسنت، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت اہلحدیث اور ملک کے نامور جید علماء کرام اجلاس میں موجود تھے۔ اجلاس میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا سپاہ صحابہ اور پوری سنی قوم کا مطالبہ ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام" کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔ اس خطاب کے فوراً بعد ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں اس مطالبہ کی تائید کر دی لیکن اپنی تقریر میں انہوں نے سپاہ صحابہ پر تشدد اور یزید کی حمایت کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا کوئی شیعہ صحابہ کرام" کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ خمینی صاحب نے بھی امت کو وحدت کا درس دیا ہے۔ سپاہ صحابہ انڈیا کے ایجنٹوں کے ایماء پر خواہ مخواہ ہم پر صحابہ" دشمنی کا الزام لگا رہی ہے۔ اگر ہم صحابہ" کے خلاف ہوتے تو ان کے گستاخ کے لئے سزائے موت کی تائید کیوں کرتے۔ ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں ایسے شاطرانہ اور مکارانہ انداز میں تقیہ کرتے ہوئے گفتگو کی کہ پوری مجلس میں بریلوی، اہلحدیث اور بعض دیوبندی علماء اور حکومت نے اس کے موقف کی تائید کر دی۔

کئی آوازیں بلند ہوئیں کہ جب شیعہ بھی صحابہ" کے حامی ہیں تو سزائے موت کا مطالبہ اور کافر کافر کا نعرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس فضا نے پورے ماحول کو مکدر کر دیا۔ وزیر اعظم سمیت تمام علماء اور نمائندے شیعہ لیڈر کی تائید کرنے لگے اس طرح سزائے موت کا مطالبہ اور سپاہ صحابہ کا موقف صدا بصحرا ہوتا نظر آیا۔ ریاض نقوی کے خطاب کے بعد وزیر اعظم نے محفل برخاست کرنے کا اعلان کر دیا۔ عین اس موقع پر (راقم) خادم سپاہ صحابہ ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کھڑے ہو کر کہا، ریاض نقوی نے جھوٹ بول کر جس مکاری کا مظاہرہ کیا ہے مجھے اس کے جواب کے لئے وقت دیا جائے۔ میاں نواز شریف نے کہا میں تمام علماء کا خطاب سن چکا ہوں، مجھے سب لوگوں کی بات سمجھ میں آگئی ہے، اب ریاض نقوی کی تقریر کے بعد کسی اور تقریر کی ضرورت نہیں۔ اس لئے محفل برخاست کی جاتی ہے خادم سپاہ صحابہ نے زور دیکر کہا شیعہ لیڈر نے غلط بیانی کی انتہا کر دی ہے اس کے جواب کے بغیر یہاں سے کوئی نہیں جاسکتا، آپ کو اس کا جواب سننا پڑے گا۔ تقریباً سات منٹ تک مجمع میں سناٹا رہا۔ خادم سپاہ صحابہ اور وزیر اعظم میں وقت پر تکرار ہوتا رہا۔ بالآخر وزیر اعظم نے کہا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ راقم نے کہا سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یزید کے بارے میں جس موقف کی بات ریاض نقوی نے کی ہے وہ بے بنیاد ہے جب سے سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک سپاہ صحابہ کے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے کارکن نے بھی زبان و قلم سے یزید کی تعریف نہیں کی اگر یہ بات غلط ہو تو ابھی ثبوت پیش کیا جائے۔ یزید کے بارے میں جو موقف امام ابوحنیفہ سے لیکر مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا احمد رضا بریلوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ہے، وہی ہمارا ہے، ہم نے کبھی یزید کی وکالت نہیں کی۔ اس پر محفل کے تمام بریلوی علماء داد و تحسین دینے لگے، انہوں نے کہا کہ ہم بھی پہلے اس غلط فہمی میں تھے کہ سپاہ صحابہ یزید کی وکالت کرتی ہے بعد ازاں راقم نے کہا میرے پاس اس وقت خمینی صاحب کی کتاب کشف الاسرار ہے اس کے صفحہ

119 پر صاف طور پر خمینی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کافر لکھا ہے' اس پر پورے ہال میں سناٹا طاری ہوگیا۔ وزیر اعظم مولانا نیازی کی طرف دیکھنے لگے' مولانا عبدالستار خان نیازی نے بلند آواز سے کہا کتاب ہمارے پاس بھیجو' فوراً انہیں کتاب پیش کی گئی اس کے بعد میں نے کہا تحفہ جعفریہ نامی یہ کتاب لاہور سے شائع ہوئی جس کو شیعہ عالم غلام حسین نجفی نے لکھا ہے۔ یہ مولف جامعۃ المنتظر لاہور کا صدر مدرس ہے۔ آج بھی وہاں موجود ہے۔ کتاب کی عبارت ملاحظہ فرمائیں! خلفاء ثلاثہ کا نام آلہ تناسل پر لکھا جائے تو ازال تاخیر سے ہوگا۔ (تحفہ جعفریہ صفحہ 250)

بس پھر کیا تھا پورا مجمع غیض وغضب کا شکار ہوگیا۔ تمام حکمران کانوں کو ہاتھ لگانے لگے' ایک لیڈر نے کہا! یہ کام کسی مسلمان کا نہیں ہوسکتا۔ انڈیا کے ایجنٹوں کا کام ہے۔ خادم سپاہ صحابہ نے کہا میرا چیلنج ہے اگر یہ کتاب غلام حسین نجفی نے نہ لکھی ہو اور لاہور سے نہ چھپی ہو تو ہم اپنا موقف تبدیل کرلیں گے۔ وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے اعلان کیا کہ اس کافر کو سخت سزا دی جائے گی۔ اب ساری محفل کا رنگ تبدیل ہوگیا تھا۔ جب اجلاس برخاست ہوا تو راقم کے پاس بڑے بڑے علماء نے آکر کہا کہ آج ہماری غلط فہمی دور ہوگئی۔ حضرت مولانا تقی عثمانی نے فرمایا "آپ نے اہلسنّت کی وکالت اور صحابہ کرامؓ کی حمایت کا حق ادا کر دیا ہے۔"

اجلاس کے آخر میں راقم فاروقی نے وزیر اعظم کو شیعہ کی ایک سو گیارہ (111) کتابوں کے قابل اعتراض صفحات کے اصل فوٹو سٹیٹ پر مشتمل دو سو چالیس (240) صفحات کی تاریخی یادداشت پیش کی۔ اس وقت وزیر اعظم نے کہا ان تمام قابل اعتراض کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کے لئے وزارت مذہبی امور میرے خصوصی حکم سے ایک کمیٹی تشکیل دے گی۔ جس میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے تین تین نمائندے شریک کئے جائیں گے۔ چنانچہ اس حکم کے نتیجے پر فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کا پہلا اجلاس 20 جنوری 1992ء کو منعقد ہوا۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی' راقم ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق نے شرکت کی۔ یہ اجلاس 20 جنوری کو وزارت مذہبی امور کے ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں صبح کو دس بجے حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی کی صدارت میں ہوا۔ مبصرین کا کہنا ہے یہ اجلاس ملکی تاریخ میں اپنی نوعیت کا منفرد ومثالی نمائندہ اجتماع تھا۔ اجلاس میں سب سے زیادہ قابل غور بات مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیازی کا وہ جذبہ صادقہ تھا جس میں صحابہ کرامؓ کی محبت ٹپکتی تھی۔ انہوں نے بار بار صحابہ کرامؓ کی گستاخی کو جڑ سے اکھاڑنے کا عزم کر رکھا تھا۔ اجلاس میں معمول کے مطابق آراء کا آغاز ہوا' سیکرٹری مذہبی امور جناب مظہر رفیع نے نہایت خوبصورت انداز میں مقاصد پر روشنی ڈالی' اجلاس میں خادم سپاہ صحابہ نے کہا فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب تک صحابہ کرامؓ کے گستاخ کے لئے سزائے موت مقرر نہ کی جائے اس وقت تک شیعہ سنی تنازعہ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ راقم فاروقی نے خمینی کا تمام لٹریچر اور شیعہ کی مختلف کتابیں اجلاس میں پیش کیں۔ اس پر ریاض نقوی نے کہا کشف الاسرار کا جو نسخہ میرے پاس گھر میں موجود ہے۔ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی بات نہیں۔ میں نے کہا اسی پر میں بات ختم کرتا ہوں اگر خمینی کی کتاب کشف الاسرار کے کسی نسخے میں یہ عبارت نہ دکھا سکا' تو میں اپنے آپ کو جھوٹا اور فسادی تسلیم کروں گا۔ یہاں بھی ریاض نقوی جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس لئے ابھی وہ نسخہ گھر سے منگوائیں کیونکہ ان کا گھر اسلام آباد میں ہی موجود ہے۔ اس پر نقوی صاحب سکتے میں آگئے۔ اب ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے مداخلت کرتے ہوئے کہاکہ ہر قابل اعتراض کتاب ضبط ہوگی اور ہر پاکستانی مصنف کو سزا دی جائے گی۔ اس کے بعد خلفاء راشدین کے ایام پر خصوصی پروگرام نشر کرنے کا مطالبہ ہوا۔ علماء دیو بند اور سپاہ صحابہ کی طرف سے مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد، حضرت مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا عبدالروف ملک، مولانا محمد ضیاء القاسمی، خادم سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، شیعہ کی طرف سے ریاض نقوی اثنا عشری مرکز اسلام آباد معہ تین نمائندے، بریلوی علماء کی طرف سے حضرت مولانا عبدالستار نیازی وفاقی وزیر مذہبی، حضرت شاہ تراب الحق، صاحبزادہ فضل کریم، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی بھکر، حضرت مولانا عبدالتواب صدیقی، صاحبزادہ مولانا اچھروی، مولانا عبدالمالک (جماعت اسلامی) اجلاس میں کراچی کے علامہ شاہ تراب الحق اور شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی نے کہا آنحضرت ﷺ کی گستاخی پر سزائے موت کا مطالبہ حکومت نے تسلیم کرلیا۔ لہٰذا اب صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کے گستاخ کو بھی سزا دی جائے۔ اس کے بغیر جھگڑا کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ اجلاس میں پہلی مرتبہ گلگت، اسکردو، آزاد کشمیر کے علاوہ ملک کے تمام حساس علاقوں کے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور جماعت اسلامی کے چالیس نمائندوں نے شرکت کی۔ اختتام کے بعد گیارہ سفارشات مرتب کر کے حکومت کو بھیجی گئیں تاکہ کابینہ کی منظوری کے لئے انکوائری کا حصہ بنا دیا جائے۔ وزارت مذہبی امور کی گیارہ سفارشات تیار کی گئیں ہیں۔ سفارشات کے علاوہ راقم ضیاء الرحمٰن فاروقی، شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی اور مولانا عبدالتواب صدیقی پر مشتمل ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو ایک ماہ کے اندر اندر تمام قابل اعتراض کتابیں جمع کر کے آئندہ ہونے والے اجلاس میں پیش کرے گی۔

2 جولائی 1992ء کا اجلاس

20 جنوری کے اجلاس کے فیصلے کے بعد راقم فاروقی نے تاریخی دستاویز جو ابتداء میں صرف ایک سو گیارہ (111) کتابوں کے دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ (اور اب زیر نظر مجموعہ میں ڈیڑھ سال کی کاوش کے بعد دو سو بتیس (232) کتابوں کے چھ سو (600) سے زائد حوالہ جات پر مشتمل سات سو چوالیس صفحات کی تیار شدہ تاریخی مواد پر حاوی ہے) اس دستاویز کے مطابق چھ (6) ماہ میں تمام کتابوں کے اصلی نسخے جمع کئے گئے۔ حضرت مولانا محمد شریف آف بھکر (جمعیت علماء پاکستان) اور مولانا عبدالتواب اچھروی (جماعت اہلسنّت) کی مشاورت سے ہم نے یہ تمام کتب 2 جولائی 1992 کے اجلاس میں پیش کیں۔ —— اس پر پورے اجلاس میں تحیر و استعجاب پیدا ہوگیا۔ پہلی مرتبہ شیعہ لٹریچر کی سڑاند اور تعفن نے اہلسنّت اور حاضرین کے پورے ماحول میں ارتعاش پیدا کردیا۔ شیعہ لیڈر ریاض حسین نقوی اور وزارت حسین نقوی نے 111 کتابوں کو آئینہ دیکھ کر پھر پینترا بدلا، تحریک جعفریہ کے دونوں نمائندوں نے کہا ہم اس لٹریچر کو نہیں مانتے، راقم فاروقی نے کہا کیا اس میں تو اصول کافی جیسی کتابیں بھی ہیں اور خمینی کا لٹریچر بھی موجود ہے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ تحریک جعفریہ کی طرف سے تو کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ راقم نے اسی وقت اجلاس میں اعلان کیا تحریک جعفریہ کی شائع شدہ یہ کتاب "صحیفہ انقلاب" خمینی کا آخری وصیت نامہ میرے ہاتھ میں ہے۔ آخری صفحہ پر "شائع شدہ

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان" درج ہے۔ اس کے صفحہ 46 پر خمینی نے کہا "آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی حضور ﷺ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے افضل ہے۔" ——— کتاب پیش ہوتے ہی تحریک جعفریہ کے نمائندوں کی ہوائیاں اڑ گئیں ——— انہوں نے کہا جب ہم نے یہ کتاب شائع کی تھی ہمیں اس عبارت کا علم نہ تھا۔ مولانا عبدالستار نیازی نے فرمایا، تم غلط کہتے ہو، تمہارے بارے میں جو مواد سپاہ صحابہ نے پیش کیا ہے۔ اس سے بات ثابت ہوگئی ہے کہ یہ تمام کتابیں واقعی قابل اعتراض ہیں، واقعی تم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کے مرتکب ہو۔ کراچی کے ممتاز بریلوی عالم دین مولانا شاہ تراب الحق نے فرمایا "آج ہم پر یہ حقیقت واضح ہوگئی ہے کہ سپاہ صحابہ کا موقف حقائق پر مبنی ہے مولانا فاروقی نے جو کتابیں پیش کی ہیں وہ اصل ہیں، یہ تمام کتابیں جب تک موجود ہیں، شیعہ سنی تنازعہ ختم نہیں ہو سکتا، پہلے ان تمام کتابوں کو ضبط کرو، دریا برد کرو، ورنہ ہم خود سپاہ صحابہ کی تائید کے لئے ہر سطح پر آواز بلند کریں گے۔"

2 جولائی کے اجلاس کی یہ کارگزاری ایک طرف شیعہ کے لئے پیغام اجل کا کام دے رہی تھی۔ دوسری طرف حکمران پریشان تھے کہ اب تو سپاہ صحابہ کا مقدمہ ثابت ہو چکا ہے۔ اسی وقت اجلاس کے خاتمہ کا اعلان کرتے ہوئے مولانا عبدالستار خان نیازی صدر اجلاس نے فرمایا "اب میرا صرف یہ کام ہے کہ میں سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ تمام کتابوں کو ضبط کرا کر دم لوں گا۔ اگر میں کتابیں ضبط نہ کرا سکا تو وزارت مذہبی امور سے استعفیٰ دے دوں گا۔"

مولانا عبدالستار خان نیازی کی طرف سے اخلاص کے ساتھ کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کی کوشش کی گئی، چنانچہ اوائل 1993ء میں انہوں نے حتمی سفارشات جو 20 جنوری اور 2 جولائی 1992ء کے اجلاسوں کی سفارشات کا نچوڑ تھیں۔ وزیراعظم نواز شریف کی خدمت میں پیش کیں۔ لیکن میاں نواز شریف ——— تمام تر وعدوں کے باوجود اپنی ہی قائم کردہ "فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی" کی سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ ——— اور اس طرح حکومت کے کروڑوں روپے سے ملک بھر کے علماء و مشائخ کے قائم کردہ اجلاسوں اور سفارشات کو صرف ریکارڈ کا حصہ بنا دیا گیا۔ ——— یہ سفارشات نیازی کمیٹی کے نام سے آج بھی وزیراعظم سیکریٹریٹ پاکستان میں محفوظ ہیں۔

اپریل 1993ء کو نواز شریف صاحب کی حکومت کا خاتمہ ہوا، اس کے بعد انہوں نے کہا "اگر میں اب بحال ہوگیا تو عمل کرواؤں گا" بحالی کے بعد راقم نے پھر ایک اجلاس میں نواز شریف صاحب کو کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے کہا تو انہوں نے پھر وعدہ کیا ——— پھر انہوں نے حکومت چھوڑ دی اور اس طرح شیعہ سنی تنازعے کا اصل حل نکالنے کی بجائے یہ سفارشات حکمرانوں کی عدم دلچسپی، بدنیتی اور عدم توجہی سے بالائے طاق رکھ دی گئیں۔ ———

انتہائی افسوس کے ساتھ میں آج پھر دھرا رہا ہوں کہ اگر وزیراعظم نواز شریف صاحب ہماری زیر نظر تاریخی دستاویز کی تمام کتابوں کو اپنی قائم کردہ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ضبط کر لیتے اور مصنفین کے لئے سخت قانون پاس کر لیتے ——— تو آج پاکستان میں شیعہ سنی تنازعہ اس حد تک نہ جاتا کہ روزانہ کسی نہ کسی جگہ لاشیں بکھر رہی ہیں۔ ——— اور فسادات کا یہ سلسلہ دراز ہو رہا ہے۔ ——— ان کتابوں پر پابندی کے بغیر اس تنازعہ کا خاتمہ ناممکن ہے۔ آج بھی ان سفارشات پر عمل کرا کے ہم آنے والے خوفناک حالات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مختلف اجلاسوں میں (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی منظور کردہ ابتدائی تجاویز و سفارشات

(الف) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 20 جنوری 1992ء کی ابتدائی

سفارشات:

(1)—— سب سے اول یہ کہ "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا "حسن" بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل و برداشت پیدا کریں۔

(2)—— مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اس لئے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کے اپنے افکار کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہئے اور ہر حال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آل اطہار اور اکابرین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔

(3)—— صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے خلاف ہر قسم کے لٹریچر اور کتابوں پر فی الفور پابندی لگا کر ان کو فوراً ضبط کیا جائے۔

(4)—— مساجد اور دینی اداروں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقریر یا بیان کو مسجد یا اس ادارے سے باہر نشر نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں کے امن و سکون میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے۔

(5)—— فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جو اس مقصد کیلئے ٹھوس' مثبت اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک متفقہ ضابطہ اخلاق بھی تیار کیا جائے۔

(6)—— اتحاد بین المسلمین کمیٹیاں صوبائی' ضلعی اور تھانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔

(7)—— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(8)—— فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔

(9)—— ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور ملک کے جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔

(10)—— صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ اور اکابرین امت کے دن سرکاری سطح پر تعطیل کی جائے اور ٹی۔وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیئے جائیں جن میں تمام مکاتب فکر کی نمائندگی ہو۔

(11)—— ہماری دینی درسگاہیں مسلکی تبلیغ ترک کر کے تعمیر اخلاق کیلئے کام کریں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلامی اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام' اسباب زوال امت' مغرب کی اخلاقی زبوں حالی' اشاعت اسلامی اور حالات حاضرہ جیسے موضوعات پر معلومات کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

(ب) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 2 جولائی 1992ء کی ابتدائی سفارشات:

کمیٹی نے متفقہ طور پر درج ذیل سفارشات منظور کیں:

(1)—— سب سے پہلے "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا "حسن" بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ کوئی ایسی بات کہے جو دوسروں کو ناگوار گزرے۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل اور برداشت پیدا کرے۔

(2)—— قومی سطح پر ایک ہسٹاریکل ریسرچ بورڈ قائم کیا جائے جو سنی اور شیعہ محققین اور علماء پر مشتمل ہو۔ صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے بارے میں پیش کردہ لٹریچر فوراً ضبط کیا جائے اور مصنفین کو کڑی سے کڑی سزائیں (سزائے موت) دی جائیں۔

(3)—— اتحاد بین المسلمین کمیٹی کا اجلاس مناسب وقفوں کے ساتھ باقاعدگی سے منعقد کیا جائے۔ نیز صوبائی و ضلعی و مقامی سطح پر ایسی اتحاد کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ جن کے اجلاس باقاعدگی سے ہوا کریں اور یہ کمیٹیاں اپنے اپنے علاقوں میں دورے کر کے عوام سے رابطہ مستحکم کریں اور اتحاد بین المسلمین کی فضا کو اجاگر کریں۔

(4)—— اتحاد بین المسلمین کی فضا کو مستحکم کرنے کیلئے ممتاز علمائے کرام کے تاریخی 22 نکات طور وزیر اعظم کے ایماء پر پچاس علمائے کرام کے مرتب کردہ ضابطہ اخلاق کو مشعل راہ بنایا جائے اور ہر سطح پر ان بنیادی اصولوں پر عمل کرایا جائے۔ وزارت مذہبی امور علمائے کرام کے بائیس نکات اور مذکورہ ضابطہ اخلاق کو شائع کرنے کا اہتمام کرے۔

(5)—— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو ملکی قوانین موجود ہیں حکومت ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کرے۔

(6)—— کمیٹی کے جملہ ارکان اس بات کا وعدہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے علاقوں میں جا کر عاشورہ محرم کے دوران امن و امان کے قیام کا اہتمام کریں گے اور بعد ازاں ان اصولوں پر عمل کریں گے جن سے امن و امان کی فضا مستقل بنیادوں پر قائم ہو۔

(7)—— (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے سابقہ اجلاسوں اور آج کے اجلاس میں منظور کی گئی قراردادوں پر موثر طور پر عمل درآمد کیا جائے تاکہ خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں۔

(8)—— ملک کے ممتاز علمائے کرام جو اتحاد بین المسلمین کے داعی ہوں انہیں پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر موقع دیا جائے کہ وہ اتحاد اسلامی کے موضوع پر تقاریر کریں اور لوگوں میں ذرائع ابلاغ کی وساطت سے اتحاد و اتفاق کی فضا ہموار ہو۔

(9)—— دیواروں پر، ریل گاڑیوں میں، بسوں میں اور دیگر جگہوں پر فرقہ وارانہ اور دل آزار نعروں اور عبارتوں کی تحریر پر فی الفور پابندی عائد کی جائے اور اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایسی عبارات آئندہ تحریر نہ ہوں۔

(10)—— (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس کی روداد اور اس کی سفارشات کو باقاعدہ شائع کیا جائے۔

اتحاد بین المسلمین کمیٹی (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

کی منظور کردہ تجاویز و سفارشات پر مبنی حتمی رپورٹ

(1)— سب سے اول یہ کہ "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا "حسن" بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں نہ تلاش کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ خذ ما صفا و دع ما کدر پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل و برداشت پیدا کریں۔

(2)— مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی اطاعت سے عشق ہے۔ اس لیئے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کو اپنے افکار و نظریات کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہئے اور ہر حال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اطہارؓ اور اکابرین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔

(3)— آئندہ شائع ہونے والے ایسے اختلافی لٹریچر کا سدباب و احتساب کیا جائے۔ صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے خلاف تمام کتابیں فی الفور ضبط کی جائیں اور مصنفین کو کڑی سے کڑی سزائیں دی جائیں۔

(4)— مساجد اور دینی اداروں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقریر یا بیان کی آواز کو مسجد یا اس ادارے سے باہر نشر نہ کیا جائے کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں، عبادت گزاروں اور اوراد واشغال میں مصروف مسلمانوں کے امن و سکون میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے۔

(5)— فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق و اتحاد کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس مقصد کیلئے ٹھوس مثبت، اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک متفقہ اور تمام فرقوں کیلئے قابل قبول ضابطہ اخلاق بھی مرتب کیا جائے۔

ضابطہ اخلاق مندرجہ ذیل چیدہ چیدہ نکات پر مشتمل ہو:

(1)۔۔۔ مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق قائم کرنا۔

(2)۔۔۔ مختلف مکاتب فکر کے درمیان صلح، محبت، رواداری اور افہام و تفہیم کی فضا قائم کرنا اور خلوص نیت سے اس پر عمل کرنا۔

(3)۔۔۔ دوسرے مسالک کے اکابرین کا احترام کرنا۔

(4)۔۔۔ علماء، خطباء اور مصنفین کی تقریروں اور تحریروں میں توازن و اعتدال پیدا کرنے کیلئے کوشش کرنا۔

(5)۔۔۔ ایسے بیانات سے احتراز کرنا جس سے دوسروں کی دل آزاری ہوتی ہو۔

(6)۔۔۔ قول و فعل میں ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کرنے کیلئے مل جل کر کام کرنا۔

(7)۔۔۔ ذرائع ابلاغ کو استعمال کر کے لوگوں کے درمیان اخوت و بھائی چارے کیلئے سعی کرنا۔

(8)۔۔۔ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کے احترام اور تحفظ کو یقینی بنانا۔ نیز اقلیتی فرقوں کے تحفظ اور ان کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنے کے انتظامات کرنا۔

(9)۔۔۔ نوجوان اور جدید رجحانات رکھنے والے طبقے اور طلباء و طالبات کے مسائل معلوم کر کے ان کے اسلامی نقطہ نظر سے حل کیلئے تحقیقی بنیادوں پر ایسا لٹریچر مرتب کرنا جس سے وہ مستفید ہو سکیں۔

(10)۔۔۔ وقتاً فوقتاً وزارت مذہبی امور میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا مجتمع ہو کر اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا اور آئندہ کیلئے نئے اقدامات تجویز کرنا۔

(11)۔۔۔ ایسی مساعی جمیلہ کو عمل میں لانا جس سے عوام الناس میں علماء و مشائخ کا اعتماد بحال ہو۔

(12)۔۔۔ جذباتی نعروں اور دل آزار خطبوں سے پرہیز کرنا۔

(13)۔۔۔ جمعۃ المبارک کے خطبوں میں ایسی تقریریں کرنا جن سے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق میں مدد ملے۔

(14)۔۔۔ مسلکی تنازعات کو باہمی مشوروں اور افہام و تفہیم کے اصولوں کی روشنی میں طے کرنا۔

(15)۔۔۔ حکومت کو وقتاً فوقتاً ایسے مشورے دینا جن سے مسلمانوں کے درمیان محبت و یکجہتی پیدا ہو۔

(16)۔۔۔ پبلک پلیٹ فارم سے اپنے مخالفین کے خلاف طعن و تشنیع سے مکمل اجتناب کرنا۔

(17)۔۔۔ امہات المومنینؓ، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اطہارؓ، اولیائے امت، تابعین، تبع تابعین اور تمام مسلمانوں کا ادب و احترام کرنا۔

(18)۔۔۔ دوسروں کے حقوق کی پاسداری اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔

(19)۔۔۔ قومی و ملکی معاملات و حالات میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا کماحقہ متحد رہنا۔

(20)۔۔۔ پاکستان کی سالمیت و تحفظ اور اس کی ترقی کیلئے خلوص نیت سے کام کرنا۔

وطن عزیز میں بوجوہ فرقہ واریت کشیدگی و افتراق و انتشار کا عنقریب اپنے مضرت رساں پنجے گاڑنے میں مصروف عمل ہے، جس سے ملت اسلامیہ کی وحدت و اتحاد کو زبردست خطرہ لاحق ہے اور پاکستان دشمن قوتیں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے وطن عزیز کی سالمیت اور آزادی کو داؤ پر لگانا چاہتی ہیں جبکہ دوسری طرف وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب محمد نواز شریف کی ولولہ انگیز قیادت ملک کو مختلف النوع بحرانوں سے نکال کر حقیقی اسلامی فلاحی مملکت بنا کر اسے اقوام عالم میں ایک ترقی یافتہ ممالک کی صفوں میں کھڑا کرنا چاہتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے اور تقاضائے وقت بھی کہ ملک میں امن و سلامتی، صلح و آشتی اور اسلامی رواداری کی فضا پیدا ہو اور ملک بھر سے فرقہ واریت طبقاتی اور گروہی جنگ و جدل کا خاتمہ ہو تاکہ نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی قوم و ملک کا وقار بحال ہو اور ملک ترقی و خوشحالی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔

"یہ ضابطہ اخلاق آپ سب کیلئے ایک رہنما کام دے گا۔" اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا آپ کا اور ہم سب کا قومی اور دینی فریضہ ہے۔

(6)—— اتحاد بین المسلمین کمیٹیاں صوبائی، ضلعی اور تھانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں۔ جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔

(7)—— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں۔ ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور ملت کے جلیل القدر 33 علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(8)—— فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔

(9)—— ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔

(10)—— صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ اور اکابرین کے دن سرکاری تعطیل کی جائے اور ٹی۔وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیے جائیں۔ جن میں تمام مکاتب فکر کی ترجمانی ہو۔

(11)—— ہماری دینی درسگاہیں مسلک کی مثبت و تعمیری تبلیغ کے ساتھ ساتھ اصلاح اخلاق کیلئے کام کریں — ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلام اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام، اسباب زوال امت، مغرب کی اخلاقی زبوں حالی اور اشاعت اسلام اور حالات حاضرہ جیسے مضامین کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

Annexure-I
IMMEDIATE

Prime Minister's Secretariat (Public)
Islamabad

No.2875/AS(HH)/91,

November, 3, 1991.

Subject:- SECTARIAN PEACE:

The Prime Minister is quite concerned about the repeated recurrence of sectarian tension/hostilities and the resultant killings and arson at number of known trouble spots in the country. To put an end to the senseless loss of life and property and to maintain sectarian peace and amity, the Prime Minister has been pleased to direct that:-

I) Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs should set up a Committee of respected and well reputed Ulema representing all sects/regions to advise the Government and to use their goodwill in the community in pre-empting and defusing the sectarian tension wherever it develops.

The Committee may comprise 20/25 members under the Chairmanship of Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs himself or his nominee. The members of the Committee should be known for their spirit of mutual tolerance and accommodation.

The Committee should meet at least once a month, discuss/exchange views about any sectarian issues cropping up in any area and devise strategy to settle the dispute by visiting the affected atrea(s)/place(s) and by meeting the local Ulema of various sects to elicit their cooperation for restoration of sectarian harmony.

The Committee may also associate and apprise senior members of the Administration/Police and public representatives like Senators, MNAs, MPAs to sort out any local differences regarding holding of religious congregations/ceremonies/ processions - their timings and routes etc.

The members of the committee may remain personally present to ensure that such occassions pass-off peacefully in the affected area.

II) All the Provincial Governments may take similar measures to identify their sectarian trouble spots, hot-headed and fire-brand trouble makers and take appropriate action to pre-empt/neutralize them well in time to avoid outbreak of any active hostilities.

III) Ministries of Interior and Information and Federal Security Agencies like Intelligence Bureau and I.S.I. would coordinate their efforts with the Ministry of Religious Affairs to assist them in effectively tackling the issues.

IV) The Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs would make a monthly report of the efforts made and results achieved in this regard for information of the Prime Minister.

Further appropriate action may kindly be taken for compliance of the Directive of the Prime Minister please.

Sd/-
(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

MR. Mazhar Rafi,
Secretary, Religious Affairs,
Islamabad.

Copy to:

I Mr. Jamshed Burki,
Secretary Interior,
Islamabad,

2. Mr. Tanvir Ahmed Khan,
Secretary Information,
Islamabad.

3. Maj. Gen. Muhammad Asad Durrani,
Director General, I.S.I,
I.S.I. Directorate,
Islamabad.

4. Brig(Retd) Imtiaz Ahmed,
Director Intelligence Bureau,
Islamabad.

Sd/-
(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

Annexure-II

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF RELIGIOUS AFFAIRS

No. 7(1)ADS/R&R/91 Islamabad, the November 14, 1991.

SUMMARY FOR PRIME MINISTER

SUBJECT: **SECTARIAN PEACE-CONSTITUTION OF ITTEHAD BAINAL MUSLIMEEN COMMITTEE, ISLAMIC WELFARE STATE COMMITTEE AND NIFAZ-E-SHARIAT WORKING GROUP.**

In pursuance of Prime Minister's desire (Annex-I) a representative convention of Ulama/Mashaikh belonging to major schools of thought and religio-political parties was held in the Punjab Governor's House, Lahore, on 28th September, 1991. The Prime Minister was pleased to grace the occasion and preside over the meeting. The themes of the convention were:-

(1) Defusing Sectarianism and creating unity and amity amongst Muslims;

(2) Requirements of an Islamic Welfare State.

List of the Ulama/Mashaikh who attended the convention is at Annex-II.

2. Ulama belonging to various schools of thought including Brelvi, Deobandi, Ahle Hadith, Shias and Anjuman Sipahe Sahaba etc. spoke on the occasion and it was unanimously resolved to set up a Committee which would work for inter-sectarian harmony. The Prime Minister was pleased to direct the Minister for Religious Affairs to announce its inception as soon as the Committee is finalised. In the meantime, a directive dated 3rd November, 1991 on the subject was received from Prime Minister Secretariat which is annexed-III.

3. Minister for Religious Affairs has accordingly constituted the Ittehad Bainal Muslimeen Committee (Annex-IV).

4. Prime Minister had also decided to hold a meeting with Ulama and Scholars and to constitute a committee for advising the government on measures for establishing an Islamic Welfare State in the same meeting. Minister for Religious Affairs accordingly constituted a committee on the subject (Annex-V).

5. In his address in the concluding session of National Seerat Conference, held on 22nd September, 1991, at Islamabad, Prime Minister had also announced that a working group for implementation of the provisions of Sharia be formed under Chairmanship of Minister for Religious Affairs. Moreover, the Prime Minister had also declared in the Ulama Mashaikh National Conference, held on 15th August, 1991, at Islamabad, under the auspices of Zia-ul-Haq Shaheed Foundation that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy will implement the Shariat Act passed by the Government. Similarly, on the eve of foundation laying ceremony of Bab-e-Pakistan on 14th August, 1991, at Lahore, the Prime Minister had declared that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy, being with them, will ensure enforcement of Shariat in the country.

6. Minister for Religious Affairs accordingly constituted also the Nifaz-e-Shariat Working Group (Annex-VI).

7. The Minister for Religious Affairs called a press conference on 5th November, 1991 and briefed the Journalists about the composition and Terms of Reference of the three committees, namely.

(i) Ittehad Bainal Muslimeen Committee.

(ii) Islamic Welfare State Committee.

(iii) Nifaz-e-Shariat Working Group.

The names of the members and terms of reference of the Committees are at Annex-IV, V, VI.

8. These Committees would meet once a month regularly as directed. A separate Directorate will have to be established in the Ministry of Religious Affairs for providing Ministerial support to these committees.

9. Since the members of the Committees are from different parts of the country and the meetings will have to be held once every month for which no budgetary provision exists during the current financial year, the Ministry of Finance may be directed to allow sufficient funds for the purpose.

10. The Prime Minister's directive dated November 3, 1991 wherein it has been desired that the Committee should meet atleast once a month and also visit in local area where their presence is necessary to pre-empt/neutralise the defferences and breakup of any law and order situation due to sectarian differences is placed below at Annex-III.

11. The Prime Minister may kindly see for information and approve the proposal made in paras 8, 9 and 10.

12. The Minister for Religious Affairs has seen and authorised the submission of the Summary.

Sd/-

MAZHAR RAFI
SECRETARY
14 NOV 1991

Principal Secretary to Prime Minister

PRIME MINISTER 'S SECRETARIAT

13. The Prime Minister has been pleased to approve the proposals in paras 8, 9 and 10 of the Summary.

Sd/-

MUHAMMAD NAWAZ MALIK
ADDITIONAL SECRETARY (H.A)

Mr. Mazhar Rafi,
Secretary,
Ministry of Religious Affairs.

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

SUNDAY, SEPTEMBER 29, 1991

صفحات 12

جلد 12 | اتوار 19 ربیع الاول 1412ھ 29 ستمبر 1991ء 13 اسوج 2048ب | شمارہ 339



وزیر اعظم محمد نواز شریف گورنر ہاؤس لاہور میں علماء کرام سے خطاب کر رہے ہیں دائیں جانب کھڑے مولانا عبدالستار نیازی ان کے ساتھ کھڑے ہیں

شان صحابہؓ میں گستاخی کی سزا موت ہوگی' سپاہ صحابہؓ اور فقہ جعفریہ میں اتفاق رائے

گورنر ہاؤس میں مذہبی سیاسی جماعتوں کے اجلاس کے دوران فرقہ واریت بھڑکانے والے ہر قسم کے لٹریچر پر بھی پابندی لگانے کی تجویز منظور

دونوں جماعتوں نے اگر اجلاس کے دوران طے ہونے والے امور کی خلاف ورزی کی تو پھر ان تنظیموں پر پابندی لگانے پر سنجیدگی سے غور ہوگا

لاہور (خبر نگار سے) انجمن سپاہ صحابہ اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے درمیان اس امر پر اتفاق رائے ہو گیا ہے کہ جس طرح شان رسالت میں گستاخی کی سزا موت ہے اسی طرح شان صحابہؓ میں گستاخی کی سزا بھی موت ہوگی۔ یہ اتفاق رائے گزشتہ روز گورنر ہاؤس لاہور میں وزیر اعظم نواز شریف کی صدارت میں مذہبی سیاسی جماعتوں

باقی صفحہ 3 کالم 3 پر

بقیہ: اتفاق رائے

سے منعقد ہونے والے اجلاس میں سامنے آیا۔ اجلاس میں فرقہ واریت کو بھڑکانے والے ہر قسم کے لٹریچر پر پابندی لگانے کے [illegible] دونوں تنظیموں کے ذرائع نے "جنگ" کو علیحدہ علیحدہ بتایا ہے کہ وزیر اعظم نے جھنگ کے واقعات کی تحقیقات کیلئے ایک اعلیٰ عدالتی کمیشن قائم کرنے اور فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے ایک با اختیار علماء بورڈ قائم کرنے کی ہدایت بھی کر دی ہے۔ عدالتی کمیشن جھنگ میں دو فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے قتل کی تحقیقات کرے گا جبکہ علماء بورڈ قابل اعتراض لٹریچر پر پابندی کی سفارش کرنے کے علاوہ ایسا لٹریچر تحریر کرنے والے کے خلاف سزا بھی تجویز کرے گا۔ انجمن سپاہ صحابہ کے ذرائع کے مطابق اجلاس میں وزیر اعظم کو 250 صفحات پر مشتمل ایک ایسی دستاویز پیش کی گئی جس میں 110 ایسی کتابوں کے حوالے موجود تھے جن میں شان صحابہ میں گستاخی کی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے وزیر اعظم کو "کشف اسرار" اور "تحفہ حنفیہ" نامی کتابوں سے اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے۔ انجمن سپاہ صحابہ کی سپریم کونسل کے چیئرمین مولانا ضیاء القاسمی نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ شان صحابہ میں گستاخی کرنے والے کی سزا موت ہونی چاہئے جس کی تائید تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے علامہ افتخار حسین نقوی اور علامہ ریاض حسین نقوی نے کی۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے اجلاس میں اتحاد بین المسلمین کی ضرورت پر زور دیا اور مطالبہ کیا کہ علامہ عارف الحسینی کے قتل کی تحقیقات کی جائیں۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے دہشت گردی اور فرقہ واریت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو غیر ملکی طاقتوں کی سازش قرار دیا اور یقین دلایا کہ وہ فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے اپنا کردار ذمہ داری سے ادا کرے گی۔ وزیر اعظم نواز شریف نے اجلاس کے شرکاء کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک دوسرے کو کافر کہنے سے ملکی فضا خراب ہوتی ہے لہذا ایک دوسرے کو کافر کہنے کا رجحان ختم ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود جھنگ کا دورہ کریں گے اور حالات کا جائزہ لیں گے۔ اعلیٰ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ پہلی دفعہ فقہ جعفریہ اور سپاہ صحابہ کی اعلیٰ قیادت کو آمنے سامنے بٹھا کر بعض امور پر اتفاق رائے کروایا گیا ہے لیکن اگر دونوں طرف سے اجلاس میں طے کئے جانے والے امور کی خلاف ورزی کی گئی تو پھر ان تنظیموں پر پابندی لگانے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔

شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کا فتویٰ

عالم اسلام کے نامور مفکر اور ادیب علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے "الشیعہ والقرآن" ۔ "الشیعہ والتشیع" اور "الشیعہ و اہل بیت" جیسی معرکتہ الاراء کتابیں تصنیف کر کے شیعہ کے کفر اور غیر اسلامی نظریات کو عالم اسلام میں نمایاں کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ اسی جرم کی پاداش میں قائد اہلسنت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت سے ایک سال قبل 23 مارچ 1987ء کو علامہ صاحب موصوف کو شہید کیا گیا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے "الشیعہ والتشیع" میں واضح طور پر تحریر کیا ہے:۔

"شیعہ مذہب کے عقائد جاننے والا کسی دلیل سے بھی شیعہ کو مسلمان قرار نہیں دے سکتا۔ شیعہ نے ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے مقابلے میں اسلام کی توہین ایسے انداز سے کی ہے جس کے بعد اس گروہ کے کفر میں کوئی شک باقی نہیں رہا۔ میں اہل حدیث اور عالم اسلام کے ہر مسلمان سے کہوں گا "خمینی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں۔"

شیعہ کا مختصر تعارف

آنحضرت ﷺ کے واضح ارشادات کے بعد یہودیت کا مستقبل سرزمین عرب میں تاریک ہوگیا۔ ایک طویل عرصہ تک یہودیوں کی ستم کاریوں، عہد شکنیوں اور تیشہ زنیوں سے اسلام کا سینہ چھلنی ہوتا رہا۔ آنحضرت ﷺ مدنی زندگی میں یہودیت کی جفا کاریوں کا شکار رہے۔ آپ کو مشرکین مکہ کی واضح دشمنی اور کھلے عام عداوت سے وہ دکھ نہ پہنچا جو یہود کی محلاتی سازشوں، من گھڑت قسم کی پھیلائی ہوئی افواہوں اور آئے دن کے بغض وعناد سے آلودہ چالبازیوں سے ذہنی کوفت قلبی صدمہ، پریشانیوں کی ٹیس اٹھانا پڑی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد فتنوں کا آغاز ہوا۔ کئی قبائل زکوۃ سے منحرف ہوگئے۔ یہود کی ایک آبادی جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کی پیروکار بن گئی۔ اگر نظر غائر سے ان تمام بستیوں اور قبیلوں کا جائزہ لیا جائے تو واضح طور پر ان کے درپردہ یہود کی کارستانی ہی نظر آئے گی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد قریب تھا کہ گلشن رسالت خزاں آلود ہوتا.... مگر ساقی بزم افروز کی مے وحدت اور بادبہاری نے صدیق اکبرؓ ایسا اولوالعزم مدبر ورثہ میں چھوڑ دیا تھا جس کی نادرہ روزگار کاوش اور بے مثال استقلال نے اسلام کے جہاز کو کلفتوں، عداوتوں، سازشوں اور ابرسیاہ بن کر اٹھنے والی مخالف ہواؤں کے تھپیڑوں سے ساحل مراد پر پہنچا دیا۔ یہودیت دم بخود ہو کر رہ گئی۔ عہد فاروقی میں اسلام کی شوکت وحشمت چاردانگ پھیلی تو یہود ومجوس دانت پیس کر رہ گئے۔ اسلام کا نیر اقبال اوج ثریا کی بلندی پر پہنچ گیا۔ تو یہود نے دسیسہ کاریوں، زیر زمین سازشوں اور خفیہ سرگرمیوں کے ذریعے اسلام کو زک پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔

حضور ﷺ مرض وفات میں فرماتے تھے۔ عائشہؓ میں نے خیبر میں جو کھانا کھایا تھا میں اس کا اثر برابر محسوس کرتا رہا۔ اسی زہر کے اثر سے میں اپنی رگ کٹتی دیکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

آنحضرت ﷺ کے مبارک عہد میں حضرت عائشہؓ پر تہمت کے پس پردہ انہی یہودیوں کی سازش کارفرما تھی۔

ایک بدوی سردار کنانہ ربیع نے دھوکے سے حضرت محمود بن مسلم کو شہید کیا۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ ۸۵ جلد ۲)

وادی ام القراء میں حضرت محمد ﷺ کی موجودگی میں ایک تیر سے آپ کے خادم خاص حضرت مدعم شہید ہوئے۔

حضرت عمرؓ کی شہادت کے ایک دن پہلے جیفونہ یہودی اور حضرت عمرؓ کے قاتل فیروز ابولؤلؤ مجوسی کو ایک ساتھ مدینہ منورہ میں دیکھا

حضور ﷺ کی آخری وصیت

حضور ﷺ کی آخری وصیتوں میں ایک وصیت یہ تھی۔

اخرجو الیهود من جزیرة العرب   یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

آنحضرت ﷺ کے ان واضح اور غیر مبہم ارشادات پر عمل کرنے کا فخر و اعزاز حضرت عمرؓ کو حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے خیبر، فدک، وادی قراء وغیرہ سے تمام یہود کو عرب سے شام کی طرف جلاوطن کردیا۔

شیعہ مذہب کا بانی

جزیرۃ العرب کے جنوب میں یمن ایک ملک ہے صنعا اس کا مشہور دارالحکومت ہے یہاں یہودیوں کی کثیر آبادی تھی عبداللہ بن سباء اس خاندان کا ایک فرد تھا نہایت شاطرانہ جوش و خروش اور غیظ و غضب سے لبریز تھا۔ اس کا دماغ سازش منصوبہ بندی جوڑ توڑ اور پروپیگنڈے میں اپنی مثال آپ تھا۔

چھوٹے سے قد کا یہ یمنی یہودی اپنی فطرت اور صلاحیت کے بل بوتے پر بڑی سے بڑی مجلس میں باہمی نزاع، اختلاف و اشتقاق، عداوت، و شقاوت پیدا کرنے میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔ اسلام کے خلاف بڑی بڑی جنگوں سے جب اسلام کو نقصان نہ پہنچایا جاسکا تو یہ محض فریب کاری اور فتنہ سامانی کے اسلحہ سے لیس ہوکر از خود مدینہ منورہ چلا آیا۔ اس نے اسلام میں تخریب کا یہ پروگرام مرتب کیا کہ مسلمان بن کر ہی مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرکے اندر ہی اندر اسلام کی جڑیں کھودی جائیں اور اسلام سے یہود نے جو چرکے کھائے ہیں۔ ان کا انتقام لیا جائے۔

عبداللہ بن سباء کی ابتدائی کارگزاری

ابن سباء کی اسلام دشمن تحریک کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دین اسلام کی بیخ کنی اور مسلمانوں میں تفریق کاری ہونے کے لئے دو محاذ منتخب کئے ایک سیاسی اور دوسرا مذہبی۔ پاکستان کے مشہور مورخ اور سکالر علامہ سید نور الحسن بخاری" جنوری 1984ء میں ملتان میں جن کا انتقال ہوا ہے، نے اپنی بلند پایہ تصنیف "کشف الحقائق" میں ابن سبا کے دونوں محاذوں کا تجزیہ درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

> سیاسی محاذ اس طرح قائم کیا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی ؓ اور ان کے امراء و عمال (گورنروں) کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کرکے عوام کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت و عداوت کے جذبات اس حد تک مشتعل کئے کہ انہیں معزول کر دیا جائے..... نظام مملکت کے اس اضمحلال کے بعد اسلامی سلطنت کمزور ہوجائے گی۔ مسلمانوں میں باہمی انتشار و تفرقہ پیدا ہوگا۔

مذہبی محاذ اس طرح قائم کیا کہ سیدھے سادھے دین فطرت کے صاف اور واضح عقیدوں میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ توحید و رسالت پر حملہ کیا جائے۔ اسلام کے بنیادی حقائق کو مسخ کر کے عوام کو گمراہ کیا جائے۔ اس طرح مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ اور ان میں اعتقادی تفرقہ ڈال کر فرقہ بندی کا بیج بویا جائے۔ تاکہ یہ علیحدہ علیحدہ فرقوں اور گروہوں میں بٹ جائیں۔ (کشف الحقائق صفحہ 27)

نامور مؤرخ امام ابن جریر طبریؒ (متوفی 310ھ) کے الفاظ میں ابن سبا کا مختصر تعارف اور اس کی مکارانہ ذہنیت کے چند شاہکار ملاحظہ ہوں۔

عبداللہ بن سبا صنعاء (یمن) کا رہنے والا ایک یہودی تھا اس کی ماں حبشن تھی۔ وہ حضرت عثمان ؓ کے زمانہ خلافت میں (بظاہر) اسلام لایا۔ پھر مسلمانوں کے شہروں میں گھوم پھر کر ان کو گمراہ کرنے لگا۔

اس نے اپنی مہم کا آغاز حجاز سے کیا پہلے بصرہ، کوفہ اور پھر شام آیا۔ اہل شام میں سے کوئی شخص بھی ان کے جھانسے میں نہ آیا۔ بلکہ انہوں نے اسے شام سے نکال دیا۔ پھر وہ مصر آیا۔ یہاں اس نے کافی عمر گزاری وہاں کے لوگوں سے کہنے لگا۔ اس شخص پر تعجب آتا ہے جو کہتا ہے یا گمان رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ واپس آئیں گے۔ لیکن حضرت محمد ﷺ کے واپس آنے کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد پس حضرت محمد ﷺ (حضرت عیسیٰؑ کی نسبت اس دنیا میں دوبارہ آنے کے زیادہ مستحق ہیں۔) اس نے رجعت کا عقیدہ وضع کیا۔ جسے بعض لوگوں نے مان لیا۔ پھر اس نے کہا ہزار نبی ہو گزرے ہیں ہر نبی کا وصی (جسے وصیتیں کی جائیں اور خفیہ ہدایات دی جائیں) ہوتا ہے اور حضرت علیؓ (حضرت) محمد ﷺ کے وصی ہیں پھر کہنے لگا (حضرت) محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور (حضرت) علی خاتم الاوصیاء ہیں۔ اس کے بعد کہنے لگا۔ جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو زمانے اور حضرت علیؓ وصی رسول پر غالب آکر امت مسلمہ کی زمام کار اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا۔؟

اس کے بعد ان سے کہنے لگا۔ (حضرت) علیؓ رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں تم اس معاملے میں اقدام کرو، اور حضرت عثمانؓ کو اس منصب خلافت سے ہٹادو اور اس مہم کا آغاز اپنے حکام اور گورنروں پر طعن و اعتراضات سے کرو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو پس اس نے (تمام ممالک میں) اپنے داعی اور ایجنٹ پھیلا دیئے۔ (طبری صفحہ 178 جلد 3)

ایران کے مجوسی اور سبائیوں کا گٹھ جوڑ

ان لوگوں کے دلوں میں کینہ کی پہلی چنگاری اس روز بھڑکی جب نبی کریم ﷺ نے 6 ہجری میں باقی بادشاہوں کو دعوت نامہ ہائے مبارک لکھتے وقت پرویز شاہ ایران کو بھی دعوت نامہ لکھا۔ پرویز نے بغیر پڑھے اسے چاک کر کے اپنے گورنر کو جو یمن کا عامل تھا لکھا کہ محمد ﷺ کو گرفتار کر کے دربار میں پیش کرے۔ مگر جب بازان کے فرستادہ حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا کہ آج شب تمہارے بادشاہ پرویز کو اس کے بیٹے نے قتل کر دیا ہے اور پرویز کے نامہ چاک کرنے پر آپؐ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ پرویز نے میرا نامہ (رقعہ) مبارک نہیں چاک کیا بلکہ اپنی سلطنت کو چاک کیا ہے۔

مشہور شیعہ مورخ حسین کاظم زادہ کی زبان سے سنئے......

جس دن سعد بن ابی وقاصؓ نے خلیفہ دوئم کی جانب سے ایران کو فتح کیا...... ایرانی اپنے دلوں کے اندر کینہ وانتقام کا جذبہ پالتے رہے۔ یہاں تک کہ شیعہ فرقہ کی بنیاد پڑ جانے سے پورے طور پر اس کا اظہار کرنے لگے۔ صاحبان واقفیت واطلاع اس بات کو بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ شیعیت کی بنیاد ابتداء میں اعتقادی مسائل نظری ونقلی اختلافات کے علاوہ ایک سیاسی مسئلہ پر بھی تھی آگے چل کر اس سیاسی مسئلہ کو یہی مصنف واضح کر کے لکھتا ہے کہ ایرانی ہرگز اس بات کو کبھی نہ بھول سکتے تھے نہ معاف کر سکتے تھے اور نہ قبول کر سکتے تھے۔ کہ ننگے پاؤں پھرنے والے عربوں نے جو جنگل وصحرا کے رہنے والے تھے ان کی مملکت پر تسلط کر لیا ہے۔ ان کے قدیم خزانوں کو لوٹ کر غارت کر دیا ہے اور ہزاروں لوگوں کو قتل کر دیا ہے۔

آگے چل کر یہی مصنف لکھتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدائن اور اس کے مفتوح علاقوں کے ہزاروں ایرانی قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ اس طرح تمام قیدی آزاد ہو گئے۔

ایرانیوں کی نفرت کا ایک اور واقعہ بھی اسی حسین کاظم زادہ صاحب کی زبانی سنئے........

ہرمزان ایرانی کو جو خوزستان کا سابق اور یکے از دو بزرگ زادگان وصاحب افسران تھا مع ایک اور شخص کے قتل کر دیا۔ کیونکہ ابو لؤلؤ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قاتل) اکثر ہرمزان کے پاس جاتا رہتا تھا۔

حضرت عثمانؓ نے سیاست کو عدالت پر ترجیح دے کر خون بہا اپنے پاس سے دے کر عبید اللہ کو آزاد کر دیا۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ کو قصاص میں قتل کر دینے کا مشورہ دیا تھا۔

مصنف یہ واقعہ لکھنے کے بعد اس پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے اس معاملے نے ایرانیوں کے دلوں میں عمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف غصہ اور کینہ کو بھڑکایا اور حضرت علیؓ امیر المومنین کے ساتھ ان کی محبت کو اور زیادہ کر دیا۔ ایرانی جو اپنے بادشاہ اور سرپرست سے محروم ہو گئے تھے اس دن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا حامی اور مہربان سمجھنے لگے۔ ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں اپنے اخلاص ومحبت کا اظہار کرنے لگے۔

حالانکہ یہ سب جھوٹ اور فریب ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبید اللہؓ کو ہرمزان کے بیٹے قبازان کے حوالے کیا تھا ہرمزان بظاہر مسلمان تھا مگر درپردہ پکا اسلام دشمن مجوسی تھا اور اس کا بیٹا قبازان پکا مسلمان تھا اور اپنے باپ کی سازش سے بھی واقف تھا۔ اس عبید اللہ کو فی سبیل للہ یعنی اللہ کے واسطے چھوڑ دیا تھا۔

طبری اس واقعہ پر الگ عنوان قائم کر کے تبصرہ کرتا ہے۔ (طبری صفحہ 23 جلد 5)

حضرت عثمانؓ نے اپنے پلے سے کوئی خون بہا نہیں ادا کیا تھا یہ صرف عجمی سازش کی سحر کاری ہے اور لطف یہ کہ بڑے بڑے محققین اور مورخین نے اسے درست تسلیم کر لیا۔ اس طرح لونڈی اور غلام بنانے والا پہلا واقعہ بھی سراسر غلط ہے صرف اہواز کے مقام پر بغاوت ہوئی تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بغاوت کچل کر وہاں کے لوگوں کو گرفتار کیا۔ مگر حضرت عمرؓ کے حکم سے سب چھوڑ دیئے گئے۔

مدائن کی فتح کے وقت بھی سب نے جزیہ دینا قبول کیا اور ذمی بنکر رہنا قبول و منظور کیا اور وہ بدستور اپنی جائیدادوں اور املاک پر قابض رہے صرف جلولا کی جنگ میں مال غنیمت کے علاوہ غلام اور لونڈیاں مسلمان لشکریوں کے ہاتھ میں آئیں ان میں اعلیٰ خاندان کی لڑکیاں بھی تھیں حضرت عمرؓ سبایا الجلوت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ایک دفعہ عبداللہ بن سبا نے حضرت ابو الدرداء کے سامنے بھی بڑے محتاط انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ تم مجھے یہودی معلوم ہوتے ہو۔ (حقیقت مذہب شیعہ ص 63)

عبادہ بن صامتؓ سے اس قسم کی گفتگو کی تو انہوں نے پکڑ کر دمشق میں حضرت معاویہؓ کے پاس بھیج دیا۔ انہوں نے اس کو شام سے نکال دیا۔

تاریخ میں شیعیت پر اجمالی نظر

بلاشبہ شیعہ مذہب کا بانی ٹھگنے قد اور کالے رنگ والا یمنی یہودی عبداللہ بن سبا تھا تاہم اس مذہب کی ابتدائی کارگزاری سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہود و مجوس اور عیسائیت کی اسلام دشمنی اور غیض و غضب نے شقاوت کی جو آخری شکل اختیار کی اور تین غیر مسلم طاقتوں کی ستم کاریوں سے جو مرکب اور ملغوبہ تیار ہوا اسی کا نام شیعیت یا سبائیت ہے۔ بعض لوگوں نے انہی کو رافضیت کا نام دیا۔

اس وقت دنیا میں تقریباً (70) ستر سے زائد مختلف الخیال اور مختلف العقائد گروہ اپنے آپ کو سچا شیعہ کہلانے کے مدعی ہیں۔ چنانچہ مشہور مستشرق ہنرلامن اپنی مشہور تالیف (اسلام معتقدات و آئین) میں لکھتا ہے: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جاہ طلب کثیر التعداد احباب نے تھوڑے ہی دنوں میں شیعہ جماعت کو بہت سے ایسے فرقوں میں منقسم کر دیا جو برابر ایک دوسرے پر سب و شتم کرتے تھے یہ لوگ سیاسی فہم و فراست سے عاری، رشک و حسد میں مبتلا اور منصب امامت کے بارے میں آپس ہی میں جو شدت کے ساتھ لڑتے جھگڑتے تھے وہ حکومت کے خلاف حزب مخالف کی صفت رکھتے تھے۔ ان لوگوں کی سازشوں اور ایسے لوگوں کی بغاوتوں کے حالات سے جو ناقص طور سے منظم کی گئیں۔ پہلی دو صدی کے واقعات ان سے بھرے پڑے ہیں۔

(ترجمہ: سرڈینس ڈائریکٹر شعبہ السنیہ شرقیہ لنڈن یونیورسٹی صفحہ 143)

لندن کی مشہور لیوزک کمیٹی نے سلسلہ مذاہب مشرق کی چھٹی کتاب "مذہب تشیع" کے نام سے 1933ء میں شائع کی۔ اس کے مولف ڈوائٹ ایم ڈونالڈسن میں یہ صاحب (16) سولہ برس مشہد (ایران) میں رہے موصوف اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 41 پر رقمطراز ہیں۔

"خلافت کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دعاوی کو ان کے دوست محض سیاسی نصب العین نہیں بلکہ قضاوقدر کی طرف سے ان کا مقرر کردہ حق تصور کرتے تھے............ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک پرجوش واعظ عبداللہ بن سبا نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے ساری مملکت میں سیاحت کی تھی۔"

شیعہ کے کفریہ عقائد

تلخیص متفقہ فتویٰ (تاریخی فیصلہ صفحہ ۳۸)

قرآن مجید کے بارے میں شیعہ کا نقطۂ نظر

..... تحریف اور تغیر و تبدل کے واقع ہونے میں قرآن' تورات و انجیل ہی کی طرح ہے اور منافقین امت پر مسلط ہو کر حاکم بن گئے وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی طریقہ پر چلے جو طریقہ بنی اسرائیل نے اختیار کیا۔ (فصل الخطاب صفحہ 70 بحوالہ بینات صفحہ 62)

..... وہ قرآن جو جبرئیل' محمد ﷺ پر لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ (اصول کافی صفحہ 671 بحوالہ بینات صفحہ 56)

..... اصل قرآن میں بہت سا حصہ ساقط کر دیا گیا ہے۔ (صافی شرح اصول کافی جز ششم صفحہ 75 بحوالہ ایضاً صفحہ 56)

..... جو روایات صاف طور پر بتاتی ہیں کہ قرآن میں عبارت' الفاظ اور اعراب کے لحاظ سے تحریف ہوئی ہے ان روایات کے صحیح ہونے اور ان کی تصدیق کرنے پر ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ ایضاً صفحہ 65)

..... یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں کچھ حصہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حصے میں تغیر و تحریف واقع ہوئی ہے اور اس میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں۔ (دیباچہ تفسیر صافی بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد ۱' صفحہ 75)

..... قرآن میں سے جو کچھ نکالا گیا ہے یا اس میں تحریف اور ردوبدل کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کروں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا۔ (احتجاج طبری مطبوعہ ایران صفحہ 128 بحوالہ ایضاً صفحہ 75)

..... قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کیں۔ (احتجاج طبری صفحہ 25 بحوالہ ایضاً صفحہ 81)

..... موجودہ قرآن میں خلافِ فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں۔ (طبری صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)

..... موجودہ قرآن کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا۔ (ایضاً)

..... موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔ (فصل الخطاب صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)

..... حضرت علی کا نام قرآن میں کئی مقامات سے نکال دیا گیا۔ (دیباچہ تفسیر صافی بحوالہ ایضاً صفحہ 75)

..... آیت ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماO (پ نمبر22 س احزاب، آیت 71) اس طرح نازل ہوئی تھی۔ ومن یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماO یعنی جس نے حضرت علی اور ان کے بعد کے اماموں کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس اس نے بہت بڑی کامیابی پائی۔
(اصول کافی صفحہ 262 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)

..... آیت فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السمآء بما کانو یفسقون (پ نمبر1 آیت نمبر51) اس طرح نازل ہوئے تھے۔ فبدل الذین ظلموا ال محمد حقھم قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا ال محمد حقھم رجزاً من السمآء بما کانو یفسقون O یعنی ظالموں نے کہنے کے باوجو آل محمد کے حق کو بدل دیا اور آل محمد کے حق میں ظلم کرنے کی وجہ سے نافرمانوں پر ہم نے آسمانی عذاب نازل کیا۔ (اصول کافی صفحہ 267 بحوالہ ایضاً صفحہ 71)

..... آیت: ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرا لھم (پ نمبر5، س نساء، آیت نمبر66) یہ اس طرح نازل کی گئی تھی۔ ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیرا لھم یعنی اگر یہ لوگ علی کے بارے میں کی گئی نصیحت پر عمل کریں تو ان کے لئے بہتر ہوگا۔ (اصول کافی صفحہ 268 بحوالہ ایضاً)

..... جو دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جس طرح کہ وہ نازل ہوا ہے جمع کر لیا ہے وہ انتہائی درجہ کا جھوٹا ہے۔ پورا قرآن تو صرف حضرت علی اور ان کے بعد اماموں نے جمع کیا ہے۔ (صافی کتاب الحجہ بحوالہ بلیات صفحہ 102)

..... قرآن جس طرح نازل ہوا تھا اس کو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق صرف امیر المومنین علیہ السلام نے آپ کی وفات کے بعد چھ مہینے مشغول رہ کر جمع کیا تھا۔ جمع کرنے کے بعد اسے لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جو رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ بن گئے تھے۔ آپ نے فرمایا! اللہ کی کتاب جس طرح نازل ہوئی ہے، وہ یہ ہے، پس ان سے عمر بن خطاب نے کہا کہ ہم کو تمہاری اور

تمہارے اس قرآن کی ضرورت نہیں تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد اس کو نہ تم دیکھ سکو گے اور نہ کوئی اور دیکھ سکے گا جب تک کہ میرے بیٹے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ اس قرآن میں بہت سی زیادات ہیں اور یہ تحریف سے خالی ہے۔ ...... جب مہدی ظاہر ہوں گے تو موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھالیا جائے گا اور وہ اس قرآن کو نکال کر پیش فرمائیں گے، جس کو امیر المومنین علیہ السلام نے جمع فرمایا تھا۔

(انوار النعمانیہ، جلد دوم، طبع ایران، از سید نعمت اللہ الموسوی الجزائری صفحہ 357 تا صفحہ 364 بحوالہ بنیات صفحہ 59)

امامت کے بارے میں شیعہ کا نقطۂ نظر

(تاریخی فیصلہ صفحہ ۴۴)

- ..... نبی کریم کے بعد آں حضرت کے بارہ خلیفے تھے، وہ حضرت علی سے لے کر امام مہدی تک بارہ امام برحق ہیں۔ جس طرح نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے اسی طرح ...... بارہ اماموں کو خدا نے بنایا ہے۔ یہ بارہ امام نبی کریم کی طرح ہر گناہ سے پاک ہیں۔

(کیا ناصبی مسلمان ہیں؟ از غلام حسین نجفی صفحہ 253)

- ..... امامت اللہ عزوجل کی طرف سے متعین شخصوں کے لئے ایک عہد ہے امام کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اپنے بعد کے لئے نامزد امام کے سوا کسی دوسرے کی طرف امامت منتقل کر دے۔

(اصول کافی صفحہ 170 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 161)

- ..... امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالا تر ہے۔

(حیاۃ القلوب از باقر مجلسی جلد سوم طبع ایران صفحہ 201، بحوالہ بنیات صفحہ 78)

- ..... حق بات یہ ہے کہ کمالات و شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔

(حیات القلوب از باقر مجلسی جلد 3، صفحہ 3، بحوالہ ایضاً صفحہ 110)

- ..... ہمارے مذہب کی ضروریات یعنی بنیادی عقائد میں یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے اماموں کا وہ مقام ہے کہ اس تک کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(الحکومت الاسلامیہ از خمینی طبع ایران صفحہ 52 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)

- ..... ائمہ اطہار سوائے جناب سرور کائنات ﷺ کے دیگر تمام انبیاء اولوالعزم وغیرہم سے افضل و اشرف ہیں۔

(احسن الفوائد فی شرح العقائد شیخ صدوق از محمد حسین مجتہد صفحہ 406 بحوالہ ایضاً)

- ..... ہمارے ائمہ معصومین کی تعلیمات قرآن کی تعلیمات ہی کے مثل ہیں۔ وہ کسی خاص طبقے اور کسی خاص دور کے لوگوں کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے تمام انسانوں کے لئے ہیں اور قیامت تک ان تعلیمات کو نافذ کرنا اور ان کی اتباع کرنا واجب ہے۔

(الحکومۃ الاسلامیہ از خمینی صفحہ 113 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 38)

..... نبی ﷺ کے بعد امیر المومنین علیہ السلام امام تھے، ان کے بعد حسن امام تھے، ان کے بعد حسین امام تھے، ان کے بعد ...... جو اس کا انکار کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی معرفت کا انکار کیا۔ (اصول کافی صفحہ 106 بحوالہ ایضاً صفحہ 121)

..... علی علیہ السلام کی ولایت کا مسئلہ انبیاء علیہم السلام کے تمام صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اور اللہ نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جو محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور علی علیہ السلام کے وصی ہونے پر ایمان لانے کا حکم نہ لایا ہو اور اس نے اس کی تبلیغ نہ کی ہو۔
(اصول کافی صفحہ 276 بحوالہ ایضاً صفحہ 122)

..... حضرت علی کو فضیلت کا وہی درجہ اور مقام حاصل ہے جو محمد ﷺ کو حاصل تھا۔ (اصول کافی بحوالہ بنیات صفحہ 109)

..... اللہ نے بندوں پر علی کی اطاعت اسی طرح فرض کی تھی جس طرح محمدؐ کی اطاعت لوگوں پر فرض تھی۔ (رجال کشی صفحہ 265 بحوالہ ایضاً)

..... حضرت علی کی افضلیت بعد النبی کا منکر کافر ہے۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 17)

..... جب قائم آل محمد (مہدی) ظاہر ہوں گے۔ ..... سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد ہوں گے اور ان کے بعد علی ہوں گے۔
(حق الیقین از باقر مجلسی مطبوعہ ایران صفحہ 139 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 175)

..... جب ہمارے قائم (مہدی) ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اس پر حد جاری کریں گے۔ (ایضاً)

..... اللہ تعالیٰ ازل سے اپنی وحدانیت کے ساتھ منفرد رہا۔ پھر اس نے محمد اور علی اور فاطمہ کو پیدا کیا، پھر یہ لوگ ہزاروں صدیاں ٹھہرے رہے، اس کے بعد اللہ نے دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر ان مخلوقات کی تخلیق پر ان کو گواہ بنایا، ان کی اطاعت اور فرماں برداری ان تمام مخلوقات پر فرض کی اور ان مخلوقات کے معاملات ان کے سپرد کر دیئے۔ پس یہ حضرات جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 278 بحوالہ ایضاً صفحہ 125)

یہاں محمد، علی اور فاطمہ سے مراد یہ تینوں حضرات اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والے تمام ائمہ ہیں۔
(الصافی شرح اصول کافی جز سوم حصہ دوم صفحہ 149۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 126)

..... امام معصوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و توفیق اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اللہ اس کو سیدھا رکھتا ہے۔ وہ غلطی، بھول چوک اور لغزش سے محفوظ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معصومیت کی اس نعمت کے ساتھ اس کو مخصوص رکھتا ہے، تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر شاہد ہو۔ (اصول کافی صفحہ 121 بحوالہ ایضاً)

..... امام کی دس خاص نشانیاں ہیں۔ وہ بالکل پاک وصاف پیدا ہوتا ہے، ختنہ شدہ پیدا ہوتا ہے، پیدا ہو کر زمین پر آتا ہے تو اسطرح آتا ہے کہ دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھے ہوتا ہے اور بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھتا ہے، اس کو کبھی جنابت (یعنی غسل کی ضرورت) نہیں

ہوتی، سونے کی حالت میں صرف اسکی آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار رہتا ہے، اسکو کبھی جمائی نہیں آتی، نہ وہ کبھی انگڑائی لیتا ہے، جسطرح آگے کی جانب دیکھتا ہے اسیطرح پیچھے کی جانب سے بھی دیکھتا ہے، اسکے پاخانہ میں مُشک کی سی خوشبو آتی ہے اور زمین کو اللہ حکم ہے کہ وہ اس کو چھپالے اور نگل لے اور جب وہ رسول اللہ ﷺ کی زرہ پہنتا ہے تو وہ اسے بالکل فٹ آتی ہے اور جب کو دوسرا وہی زرہ پہنتا ہے چاہے وہ لمبا ہو ٹھینگا وہ زرہ اسکو ایک بالشت بڑی رہتی ہے۔ (اصول کافی صفحہ 246، بحوالہ ایضاً صفحہ 28

..... علی کی فضیلت محمد کی فضیلت جیسی ہے اور محمد کو اللہ کی تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے اور علی کے کسی حکم پر اعتراض کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول پر اعتراض کرنے والا ہے، کسی بڑی یا چھوٹی بات پر ان کا انکار کرنے والا، اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے درجہ پر ہے۔ امیر المومنین اللہ کا وہ دروازہ تھے کہ ان کے سوا کسی اور دروازہ سے اللہ تک نہیں پہنچا جا سکتا، وہ اللہ کا راستہ تھے جو کوئی اس کے سوا کسی اور راستے پر چلا وہ ہلاک ہو جائے گا اور اسی طرح تمام ائمہ ہدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے فضیلت جاری ہے۔ (اصول کافی کتاب الحجہ۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 33

..... مولیٰ علی کا ہر فعل عین اسلام اور عین قرآن ہے اور آں جناب کے مخالفین خواہ عائشہ ہو، معاویہ ہو، مالک (بن انس) ہو اور ابن تیمیہ ہو یہ نواصب ہیں۔ (تحفۂ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 0

——— آل رسول کی روایات میں ناصبی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ 95

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد

(تاریخی فیصلہ صفحہ ۸

..... رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد سوائے چار افراد علی ابن ابی طالب، مقداد، سلمان اور ابوذر کے سواسب مرتد ہو گئے۔ (حیات القلوب از باقر مجلسی صفحہ 267 بحوالہ بینات صفحہ 06

مرتد سے مراد ایسا کافر ہے جو اسلام لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو جائے اور شرعی حکم کے مطابق یہ واجب القتل ہوتا ہے۔ (از مرتب

..... جو تم نے ماں کے صحابہ، صحابہ کی رٹ لگائی ہوئی ہے، ان میں بقول تمہارے افضل تو تمہارے تین خلفاء ہیں اور کئی سو سال گزر چکے ہیں آج تک تمہارا بڑے سے بڑا عالم بھی ان بے چاروں کا ایمان تک ثابت نہیں کر سکا۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 55

..... اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلام میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحابِ ثلاثہ (ابوبکر، عمر، عثمان) کے بارے میں ہے۔ اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحابِ امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولتِ ایمان و ایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں۔ (تجلیاتِ صداقت از محمد حسین مجتہد صفحہ 204 بحوالہ بینات صفحہ 8

- ابوبکر و عمر اور ان کے رفقاء دل سے ایمان نہیں لائے تھے' انہوں نے (در طمع ریاست خود را بدین پیغمبر چسپانده بودند) خود کو حکمرانی کی لالچ میں پیغمبر علیہ السلام کے دین کے ساتھ چپکا رکھا تھا۔ (کشف الاسرار از خمینی صفحہ 112 بحوالہ بینات صفحہ 30)

- شیخین (ابوبکر و عمر) قرآن کے واضح احکام کی مخالفت کیا کرتے تھے۔
(کشف الاسرار از خمینی صفحہ 115 زیر عنوانات " مخالفتہائے ابوبکر بانص قرآن" اور "مخالفت عمر با قرآن خدا") (بحوالہ ایرانی انقلاب از نعمانی صفحہ 61)

- ابوبکر و عمر یہ دونوں قطعی کافر ہیں ان دونوں پر اللہ کی' فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت۔
(الجامع الکافی' کتاب الروضہ صفحہ 62' بحوالہ بینات صفحہ 43)

- جہنم میں ایک صندوق ہے جس میں بارہ آدمی بند ہیں۔ چھ پچھلی امتوں کے اور چھ اس امت کے ...... پچھلی امتوں کے چھ آدمی تو یہ ہیں: قابیل' نمرود' فرعون' صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل' بنی اسرائیل میں سے وہ دو آدمی ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے بعد ان کے دین کو بدل ڈالا اور ان کی امتوں کو گمراہ کیا۔ اور اس امت کے چھ آدمی یہ ہیں۔ دجال' ابوبکر' عمر' ابوعبیدہ بن الجراح' سالم مولیٰ حذیفہ' سعید بن العاص۔ (جلاء العیون باقر مجلسی صفحہ 147' بحوالہ بینات صفحہ 44)

- شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ بدبخت کوئی مخلوق پیدا نہیں کی ہوگی' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جو تجھ سے بھی زیادہ بدبخت ہے۔ تو جہنم کے داروغہ کے پاس جا تاکہ وہ تجھ کو اس مخلوق کی صورت اور اس کی جگہ دکھلادے تو میں جہنم کے داروغہ کے پاس گیا...... وہ مجھے جہنم کی طرف لے گیا...... وہ مجھے جس طبقے میں لے جاتا اس میں سے ایسی آگ نکلتی جو اس سے پہلے سب طبقوں کی آگ سے زیادہ تاریک اور زیادہ گرم ہوتی یہاں تک کہ وہ مجھے جہنم کے ساتویں طبقہ میں لے گیا...... میں نے جہنم کے اس ساتویں طبقہ میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ ان کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور ان کو اوپر کی جانب لٹکا دیا گیا ہے اور ان کے سر پر دو گروہ ہیں اور ان دونوں پر آگ کے گرز مارتے ہیں۔ میں نے کہا یہ دونوں کون ہیں؟ اس نے کہا...... یہ ابوبکر اور عمر ہیں۔ (حق الیقین باقر مجلسی صفحہ 509' 510 بحوالہ بینات صفحہ 46)

- پس ان دو منافق مردوں (ابوبکر و عمر) اور دو منافق عورتوں (عائشہ و حفصہ) نے باہم اتفاق کر لیا کہ آں حضرت ﷺ کو زہر دے کر شہید کر دیا جائے۔ (حیات القلوب جلد 2' صفحہ 745 بحوالہ ایران انقلاب صفحہ 222)

- جو کردار نوح اور لوط نبی کی بیویوں نے ان نبیوں کے خلاف ادا کیا تھا وہی کردار جناب عائشہ بنت ابی بکر اور جناب حفصہ بنت عمر نے اپنے شوہر پیغمبر اسلام کے خلاف ادا کیا۔ (سم مسموم از غلام حسین نجفی صفحہ 20)

- جس طرح نوح اور لوط کی بیویاں طیبات میں داخل نہیں اسی طرح جناب عائشہ اور حفصہ بھی طیبات میں داخل نہیں۔ (ایضاً صفحہ 21)

..... کسی عاقل کیلئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ وہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا اور رسول کی لعنت ہو عمر پر اور اس شخص پر جو اسکو مسلمان سمجھے اور ہر اس شخص پر جو کہ عمر پر لعنت کرنے کے معاملہ میں توقف کرے۔ (جلاء العیون باقر مجلسی صفحہ 45 بحوالہ بینات صفحہ 45

..... عائشہ ناصبہ ہو کر مری ہے۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 41

آل رسول کی روایات میں ناصبی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ 115

..... ہم نے ان (عائشہ) کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور۔ (تجلیات صداقت محمد حسین مجتہد صفحہ 478) (بحوالہ بینات صفحہ 19

..... ہم ایسے خدا کو پوجتے اور جانتے ہیں کہ جس کے کام عقل کے مطابق ہوں نہ کہ اس خدا کو جو یزید، معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں اور بدقماشوں کو حکومت دے دے۔ (کشف الاسرار از خمینی صفحہ 107، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 61

..... ابن عمر کافر تھا (تحفہ حنفیہ از نجفی صفحہ 41) ـــ انس بن مالک بھی منافقین اشرار اور مخالفین اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 34) ـــ عبداللہ بن مسعود کافر مرتد تھا (ایضاً صفحہ 36) ـــ عبداللہ بن زبیر کافر اور مرتد تھا (ایضاً صفحہ 35) ـــ ابو موسیٰ اشعری منافقین اشرار، ملعونین احمد مختار اور دشمنان اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 37) ـــ ابو ہریرہ صرف پیٹ بھرنے کی خاطر نبی کریم کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ (ایضاً صفحہ 32 ـــ بلی کا باپ صحابی، ابو ھریرۃ کافر ہو گیا۔ (ایضاً صفحہ 267)

..... ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادو کفرالم یکن اللہ لیغفرلھم ولا لیھدیھم سبیلاO (پ نمبر5، سورۃ نساء آیت نمبر137) (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر وہ کفر میں بڑھ گئے، ایسے لوگوں کی نہ تو اللہ بخشش فرمائے گا اور نہ انہیں ہدایت دے گا) قرآن مجید کی یہ آیت ابوبکر، عمر، عثمان کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ تینوں شروع میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور جب ان کے سامنے حضرت علی کی ولایت و امامت کا مسئلہ پیش کیا گیا...... تو یہ تینوں اس سے منکر ہو کر کافر ہو گئے...... پھر حضور کے فرمانے سے امیر المومنین کی بیعت کر کے ایمان لے آئے، رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد امیر المومنین کی بیعت کا انکار کر کے پھر کافر ہو گئے اور پھر کفر میں اتنے بڑھ گئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے بھی بیعت لے لی جو امیر المومنین سے بیعت کر چکے تھے یہاں تک کہ ان میں ایمان کی معمولی ترین مقدار بھی باقی نہ رہی۔ (اصول کافی صفحہ 265، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 158

..... ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدی (پ نمبر26، سورۃ "محمد" آیت نمبر25) (جب ہدایت واضح ہو کر ان کے سامنے آ گئی تو وہ لوگ کفر کی حالت میں پلٹ کر مرتد ہو گئے) اس آیت میں ابوبکر، عمر اور عثمان مراد ہیں جو امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت ترک کر دینے کی وجہ سے مرتد ہو گئے۔ (ایضاً

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان (پ نمبر 26، س حجرات آیت نمبر 7) اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت پیدا کر دی اور تمہیں کفر، فسق یعنی بدترین گناہ اور عصیان یعنی نافرمانی سے نفرت دلائی) اس آیت میں ایمان سے امیر المومنین علیہ السلام کفر سے اول (ابوبکر) فسق سے ثانی (عمر) اور عصیان سے ثالث (عثمان) مراد ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 269 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 158)

صاحب الامر (امام مہدی) مکہ معظمہ کے بعد مدینہ جائیں گے۔ ...... حکم دیں گے کہ دونوں (ابوبکر و عمر) کو ان کی قبروں سے باہر نکالا جائے۔ ...... ان کا کفن اتار کر ان کی لاشوں کو ایک بالکل سوکھے درخت پر لٹکا دیا جائے۔ ...... وہ سوکھا درخت جس پر لاشیں لٹکائی جائیں گی ایک دم سرسبز ہو جائے گا۔ ...... اور جب خبر مشہور ہو گی تو لوگ ...... دیکھنے کے شوق میں دور دور سے مدینہ آجائیں گے۔ ...... ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جو لوگ ان لوگوں سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں وہ الگ کھڑے ہو جائیں۔ ...... اس کے بعد صاحب الامر فرمائیں گے۔ ان دونوں (ابوبکر و عمر) سے بیزاری کا اظہار کرو ورنہ تم پر ابھی خدا کا عذاب آئے گا۔ وہ لوگ جواب دیں گے ہم ان کے بجائے تم سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جو تم پر ایمان لائے اور جنہوں نے تمہارے کہنے سے ان بزرگوں کو قبروں سے نکال کر ان کے ساتھ توہین کا معاملہ کیا۔ ان لوگوں کا جواب سن کر امام مہدی کالی آندھی کو حکم دیں گے کہ ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ پھر امام مہدی حکم دیں گے کہ ان دونوں کی لاشوں کو درخت سے اتارا جائے پھر ان دونوں کو قدرتِ الٰہی سے زندہ کریں گے اور حکم دیں گے کہ تمام مخلوق جمع ہو پھر یہ ہو گا کہ دنیا کا آغاز سے اس کے ختم تک جو بھی ظلم اور جو بھی کفر ہوا ہو گا اس سب کا گناہ ان دونوں پر لازم کیا جائے گا۔ ...... جو بھی خون ناحق کیا گیا ہو گا، کسی عورت کے ساتھ جہاں کہیں بھی زنا کیا گیا ہو گا، جو سود یا حرام مال کھایا گیا ہو گا اور جو ظلم و ستم امام غائب کے ظہور تک دنیا میں کیا گیا ہو گا۔ ان سب کو ان دونوں کے سامنے گنایا جائے گا۔ ...... وہ دونوں اقرار کریں گے کہ اگر پہلے ہی دن خلیفہ برحق یعنی حضرۃ علی کا حق وہ غصب نہ کرتے تو ان گناہوں میں سے کوئی بھی نہ ہوتا۔ اس کے بعد صاحب الامر حکم دیں گے کہ جو لوگ موجود ہیں وہ ان دونوں سے قصاص لیں اور ان کو سزا دی جائے۔ ...... پھر صاحب الامر حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت پر لٹکا دیا جائے اور آگ کو حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت سمیت جلا کر راکھ کر دے اور ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں پر چھڑک دے۔ ...... اس طریقہ سے دن رات میں ان دونوں کو ہزار بار موت دی جائے گی اور زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور عذاب دیتا رہے گا۔

(حق الیقین باقر مجلسی صفحہ 145۔ بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 214 تا صفحہ 219)

شیعہ کے بارے میں

پہلے اکابرین اسلام کے فتاویٰ جات

رسول اللہ ﷺ:

"جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو برا کہ رہے ہیں تو تم فوراً کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر"۔ (رواہ الترمذی) (بینات صفحہ 155)

حضرت علی رضی اللہ عنہ:

"اگر میں اپنے شیعوں کو جانچوں تو یہ زبانی دعویٰ کرنے والے اور باتیں بنانے والے نکلیں گے اور اگر ان کا امتحان لوں تو یہ سب مرتد نکلیں گے"۔ (روضۂ کلینی صفحہ 107 ' بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد اول صفحہ 84)

امام شعبی رحمتہ اللہ علیہ (تابعی):

میں تمہیں خواہشات کے غلام اور گمراہ رافضیوں سے اور ان کے شر سے بچنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ مسلمانوں سے نفرت و بغض رکھتے ہیں۔ (منہاج السنۃ جلد ا ' صفحہ 7 ' بحوالہ بینات صفحہ 130)

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ (تبع تابعی):

امام صاحب نے سورۃ فتح کے آخری رکوع کی آیت لیغیظ بھم الکفار کو رافضیوں کے کفر کی قرآنی دلیل قرار دیا اور یہ اصول بیان فرمایا کہ جو صحابہ سے جلے وہ کافر ہے اور اس سلسلہ میں علماء کی کثیر تعداد نے امام صاحب کی تائید کی ہے۔

(الاعتصام جلد 2 ' صفحہ 126 ' بحوالہ بینات صفحہ 122 ' 125 ' 154) ' تفسیر ابن کثیر و تفسیر روح المعانی پارہ نمبر 26 سورۃ فتح آخری رکوع)

محدث ابوزرعہ رازی رحمتہ اللہ علیہ:

"جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں سے کسی کو ناقص قرار دے رہا ہے۔ پس تو سمجھ جا کہ یقیناً وہ زندیق ہے۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابۃ جلد ا، صفحہ 10، بحوالہ بینات صفحہ 156)

ابن حزم اندلسی رحمتہ اللہ علیہ (پانچویں صدی ہجری):

پورا فرقہ امامیہ چاہے اس کے متقدمین ہوں یا متاخرین اس بات کا قائل ہے کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے اور اس میں وہ کچھ بڑھایا گیا ہے جو اس میں نہیں تھا اور اس میں سے بہت کچھ کم بھی کیا گیا ہے۔ (النحل فی الملل جلد 3، صفحہ 181، بحوالہ ایضاً صفحہ 81)

روافض مسلمانوں میں شامل نہیں۔ (النحل ج نمبر 2، صفحہ 78 بحوالہ ایضاً صفحہ 82)

قاضی عیاض مالکی رحمتہ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

"جو شخص ایسی بات کہے کہ جس سے امت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو ہم اسے قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے"

——— "اسی طرح ہم اس شخص کو بھی قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے جو قرآن کا یا اس کے کسی ایک حرف کا انکار کرے یا اس میں کوئی تبدیلی کرے یا زیادتی کرے"

——— "اسی طرح ہم غالی شیعوں کو ان کے اس قول کی وجہ سے قطعی کافر قرار دیتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہے"۔ (کتاب الشفاء، جلد 2، صفحہ 286، 281، 290، بحوالہ ایضاً صفحہ 82، 83)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

"شیعوں کے تمام گروہ اس پر متفق ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے، وہ معصوم ہوتا ہے۔ ——— حضرت علی تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ ——— رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی کو امام و خلیفہ نہ ماننے کی وجہ سے چند ایک کے سوا تمام صحابہ مرتد ہو گئے۔ ——— ان کا عقیدہ ہے کہ امام کو دنیا اور دین کی تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے۔ ——— یہودیوں نے تورات میں تحریف کی اسی طرح روافض بھی اپنے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ قرآن میں تبدیلی کی گئی ہے، قرآن مجید میں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 156 تا 162، بحوالہ ایضاً صفحہ 82 تا 85)

امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ:

رافضیوں کی طرف سے قرآن مجید کا تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے۔ (تفسیر کبیر بحوالہ ایضاً صفحہ 118)

..... علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمتہ اللہ علیہ (ساتویں صدی ہجری):

اگر رافضی صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے۔ (فتح القدیر جلد اول باب الامامت بحوالہ ایضاً صفحہ 88)

..... شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ (آٹھویں صدی ہجری):

—— عصر حاضر کے ان مرتدین سے اللہ کی پناہ ! یہ لوگ کھلم کھلا اللہ، اس کے رسول ﷺ، اس کی کتاب اور اس کے دین کے دشمن ہیں۔ اسلام سے خارج ہیں۔—— یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے عداوت رکھنے والے ہیں اور اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے وہ مرتدین تھے جن سے صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی۔ (منہاج السنۃ جلد 2، صفحہ 198 تا 200، بحوالہ ایضاً صفحہ 26)

—— اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے۔ .... صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے .... جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی بکے وہ کافر ہے۔ .... رافضی کا ذبیحہ حرام ہے۔ حالانکہ اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) کا ذبیحہ جائز ہے اور روافض کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں۔

(الصارم المسلول صفحہ 575 بحوالہ ایضاً 85 تا 87)

..... فتاویٰ بزازیہ (نویں صدی ہجری):

—— ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر کافر ہے، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے۔ (جلد 6، صفحہ 318، بحوالہ بینات صفحہ 157)

..... علامہ ابو السعود شیخ الاسلام و مفتی اعظم سلطنت عثمانیہ (دسویں صدی ہجری):

شیعوں سے جنگ جہاد اکبر ہے اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائے گا وہ شہید ہوگا۔—— شیعہ اسلامی فرقوں سے خارج ہیں۔—— ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا بلکہ بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔—— ہمارے گزشتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا جائز ہے اور یہ کہ ان کے کافر ہونے میں جس کو شک ہو وہ خود کفر کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ امام اعظمؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام اوزاعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ کر کے اسلام میں آجائیں تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا اور امید کی جا سکتی ہے کہ دوسرے کافروں کی طرح توبہ کے بعد ان کی بخشش ہو جائے گی لیکن امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام لیث بن سعد اور بہت سے ائمہ کبار کا مسلک یہ ہے کہ نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ان کے اسلام لانے کا اعتبار کیا جائے گا بلکہ حد جاری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ (رسائل ابن عابدین شامی طبع سہیل اکیڈمی لاہور جلد ا، صفحہ 369، بحوالہ بینات صفحہ 27)

علامہ علی قاری رحمتہ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

یہ لوگ اکثر صحابہ کے کفر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ——— اس لئے ان کے کفر پر سب کا اجماع ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔

(تمہ مظاہر حق - بحوالہ ایضا صفحہ 87)

——— جو شخص شیخین (ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ) کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر صحابہ کا اجماع ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ 198، بحوالہ ایضا صفحہ 112)

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

——— صحابہ پر طعن کرنا درحقیقت پیغمبر پر طعن کرنا ہے۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی توقیر نہ کی وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا ہی کب؟ .... جو احکام شرعیہ قرآن و احادیث کی راہ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ صحابہ کے ذریعے سے ہی تو پہنچے ہیں۔ صحابہ قابل طعن ہوں گے تو انہوں نے جو چیزیں نقل کی ہیں وہ بھی قابل طعن ہوں گی۔ .... ان میں سے کسی پر طعن و تبرا کرنا دین پر طعن کرنا ہے۔ (مکتوب امام ربانی بنام مرزا فتح اللہ شیرازی بحوالہ ایضا صفحہ 152)

——— اس میں شک نہیں کہ شیخین "صحابہ" میں سب سے افضل ہیں۔ پس یہ بات ظاہر ہے کہ ان کی تکفیر بلکہ تنقیص بھی کفر، زندقی اور گمراہی کا موجب ہے۔ (رد روافض صفحہ 31، بحوالہ ایضا صفحہ 12)

فتاوی عالمگیری:

رافضی اگر شیخین (صدیق رضی اللہ عنہ و فاروق رضی اللہ عنہ) کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔ .... روافض دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہ ہیں جو شریعت میں مرتدین کے ہیں۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 2، صفحہ 268، 269 بحوالہ ایضا صفحہ 88)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (بارہویں صدی ہجری):

——— شیعوں کی اصطلاح میں امام معصوم ہوتا ہے، اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس پر باطنی وحی آتی ہے۔ پس درحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ (تفہیمات الہیہ صفحہ 244، بحوالہ ایضا صفحہ 78)

——— اگر کوئی خود کو مسلمان کہتا ہے لیکن بعض ایسی دینی حقیقتوں کی جن کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے قطعی ہے ایسی تشریح و تاویل کرتا ہے جو صحابہ، تابعین اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ تو اس کو زندیق کہا جائے گا۔ ——— وہ لوگ زندیق ہیں جو کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے نہیں ہیں۔ ——— جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ لیکن اس

کامطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبی نہ کہا جائے گا۔ لیکن نبوت کی جو حقیقت ہے یعنی کسی انسان کا اللہ کی طرف سے مبعوث ہونا اس کی اطاعت کا فرض ہونا اور اس کا معصوم ہونا' یہ سب ہمارے اماموں کو حاصل ہے۔ تو یہ عقیدہ رکھنے والے زندیق ہیں اور جمہور متاخرین حنفیہ و شافعیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واجب القتل ہیں۔ (مسوی شرح موطا جلد دوم' بحوالہ ایضاً صفحہ 91)

..... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (تیرہویں صدی ہجری):

فرقہ امامیہ حضرت ابوبکر ؓ کی خلافت سے منکر ہیں اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی خلافت کا جس نے انکار کیا وہ اجماع امت کا منکر ہوا وہ کافر ہو گیا۔۔۔۔ حنفی مسلک کے مطابق امامیہ شیعہ شرعی حکم کے لحاظ سے مرتد ہیں۔

(فتاویٰ عزیزیہ' بحوالہ بینات صفحہ 158' 163)

..... قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ:

شیخین (ابوبکر ؓ و عمر ؓ) کو برا بھلا کہنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ (مالا بدمنہ بحوالہ بینات صفحہ 138)

۔۔۔۔ جو شیعہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں وہ مومن نہیں ہیں۔ (تفسیر مظہری اردو جلد 8 صفحہ 306)

..... در مختار (حنفی مسلک کا فقہی مجموعہ):

شیخین میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہنے والا یا ان میں سے کسی پر طعن کرنے والا کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

(در مختار جلد 4' بحوالہ بینات صفحہ 158)

..... علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ علیہ:

جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے یا ابوبکر صدیق ؓ کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔

(ردالمختار جلد 2' صفحہ 294' بحوالہ بینات صفحہ 81)

..... مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمتہ اللہ علیہ:

جو اہل اہواء دعویٰ اسلام کے باوجود ضروریات دین میں سے کسی بات کے منکر ہوں۔ خواہ ان کا انکار کسی رکیک تاویل ہی کی بنیاد پر ہو ان کے کفر میں اور ترکہ کے مستحق نہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں جیسا کہ غالی روافض کا معاملہ ہے جو قطعیات دین کی تکذیب اور ادعاء تحریف قرآن وغیرہ کی وجہ سے خدا اور رسول ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں۔ (بینات صفحہ 117)

..... مولانا رشید احمد گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ:

شیعہ بے ادب ہرچند کلمۂ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک آیت قرآن شریف کا کوئی کلمہ گو منکر و مکذب ہو تو وہ کافر ہوتا ہے۔ کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مومن نہیں ہوتا۔۔۔۔ اذیت محبوبہ رسول خدا' اذیت رسول اللہ ہے اور موذی رسول کا کافر ہے۔۔۔۔ ایسے شریروں کی تکفیر و تفسیق ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (ہدایۃ الشیعہ صفحہ 14' بحوالہ بینات صفحہ 138)

مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمتہ اللہ علیہ (چودھویں صدی ہجری):

محققین کے نزدیک سنی روافض کافر بحکم مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

(فتاویٰ مظاہر علوم اول صفحہ 213، کتاب الذبائح بحوالہ بینات صفحہ 126)

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ:

——— رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخ کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہیں۔

——— یہ حکم فقہی تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبرا و انکار خلافتِ شیخین رضی اللہ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔ والاحوط مافیہ قول المتکلمین انھم ضلال من کلاب النار وکفار دبہ ناخذ (یعنی یہ گمراہ ہیں، جہنم کی آگ کے کتے ہیں اور کافر ہیں) اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں۔ یہاں تک کہ علماء کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانیں وہ خود کافر ہے۔ ——— بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ وہ کفر صریح ہیں ان کے عالم، جاہل، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں!

کفر اول:

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں۔........ اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت، نقص یا تبدیل، کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالاجماع کافر و مرتد ہے۔

کفر دوم:

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوٰت والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے بہ اجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

——— بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ (معاذ اللہ)، مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا اولاد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی، نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ ان کے مرد، عورت، عالم، جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت

کبیرہ اشد حرام جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ
دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش
ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ (ردالرفضہ بحوالہ بینات صفحہ 117، 118، 222

مولانا محمد انور شاہ کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ:

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر بھی کافر ہے۔
(اکفار الملحدین صفحہ 51 ایضاً صفحہ 56

مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ:

شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہیں۔ ہمارے علماء سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کماحقہ معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ
لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہٰذا بعض محققین نے بنابر احتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھی مگر
ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہو گئی۔ اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں
ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے۔ اور قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے
متقدمین اور کیا متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ ان کی معتبر کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی
موجود ہیں۔ .... ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں۔ تحریف قرآن پر صریح الدلالۃ ہیں۔ .... شیعوں کا کفر
بنائے عقیدہ تحریف قرآن محل تردد نہیں ہے۔ ...... لہٰذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام ان کا چندہ مسجد میں
لینا ناروا ہے۔ ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کی مذہبی تعلیم ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ سنیوں کے
جنازہ میں شریک ہو کر یہ دعا کرنا چاہئے کہ یا اللہ! اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر عذاب نازل کر۔ (بینات صفحہ 170، 171

اس فتویٰ کو مولانا سید حسین احمد مدنی" ، مولانا شبیر احمد عثمانی" ، مولانا عبدالرحمٰن امروہی" ، مولانا اعزاز علی" ، مولانا
مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوری" ، مولانا قاری محمد طیب" ، مولانا مفتی محمد شفیع" سمیت متعدد اکابر علماء اور اصحاب فتویٰ کی تصدیق
اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی" کی علیحدہ تحریر میں توثیق حاصل ہے۔

مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ:

اگر کوئی شیعہ .... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت باندھتا ہے یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہے یا خلفائے ثلاثہ
برا بھلا کہنا جائز سمجھتا ہے تو وہ خارج از اسلام ہے۔ (بحوالہ رجسٹر فتاویٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان جلد 5، استفتاء نمبر 1017)(بینات صفحہ 22

استفتاء

از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی (انڈیا)

حضرات علماء کرام و مفتیان عالم اسلام و اصحاب فتویٰ

آپ حضرات نے گزشتہ اوراق میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مسلم کتابوں کی وہ عبارات اور ان کے اکابر کے اقوال پر جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں، ملاحظہ فرمائے۔ جن کے مطالعہ کے بعد اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اندریں صورت قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ ایسا گروہ جو

(1)—— موجودہ قرآن کو محرف (تبدیل شدہ) اور شراب خور خلفاء کی کتاب کہنے والا

(2)—— شیخین اور تمام صحابہ کرام کو کافر قرار دینے والا

(3)—— منصب نبوت سے منصب امامت کو برتر جاننے والا

ہو، مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں......؟

آپ کے سامنے ان عبارات کے ساتھ ساتھ امت کے متقدین علماء اور اکابرین اسلام کی آراء بھی آچکی ہیں اب آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان سب چیزوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد آپ کے نزدیک شیعہ اثناء عشریہ کی شرعی حیثیت کیا ہے اس گروہ کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باطلہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کے استفتاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہ اور ہندو پاک کے اکابر علماء ومفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی مکمل تائید واتفاق کرتے ہیں۔ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام وقائد روح اللہ خمینی کی کتاب "کشف الاسرار" ودیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات وفرمودات کی نشان دہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافر و مرتد ہیں۔ لہٰذا شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفتاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان وکفر کا مدار اس کے اعتقادات ونظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام وحضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہٰذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اجماع ہے۔ بحرالعلوم حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری اپنی بے نظیر تصنیف "اکفار الملحدین" میں لکھتے ہیں کہ "اجماع الامة علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورۃ (ص ۶۲) یعنی ضروریات دین کے مخالف ومنکر کی تکفیر پر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے تو ان کے عقائد باطلہ وخرافات اور وجوہ کفر و ارتداد بے شمار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں۔

(1)—— پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تیس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے۔ بعینہٖ یہی لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2)—— دور صحابہؓ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہٰذا خصوصیات نبوت، وحی، شریعت، عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برملا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہٰذا یہ لوگ درحقیقت تقیہ کی وجہ سے اپنے اماموں کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے تو گریز کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آئمہ کو منصوص از خدا، معصوم اور ان کے پاس وحی وشریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان

کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ خمینی کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر و شرک ہے۔ روح اللہ خمینی نے اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیۃ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ

فان لامام مقام محمودا و درجة سامية و خلافة تكوينيه تخضع لولا يتها و سيطرتها جميع ذرات هذا الكون و ان من ضروريات مزهبنا ان لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ولانبي مرسل الى ان قال وقد وردعنهم (ع) ان لنا مع الله حالات لايسعها ملك مقرب ولانبي مرسل ومثل هذه المنزلة موجودة لفاطمة الزهرا عليهم السلام / الخ

الحکومت الاسلامیہ (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3)—— یہ لوگ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و براءت اور پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تہمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو انتہائی عناد اور گستاخی کا بین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4)—— ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہوگئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک مہمل اور بیکار شئی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5)—— یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو منافق خائن اور محرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نورالانوار کے مقول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہوگیا اور اجماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ نیز نورالانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

(6)—— نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثناء عشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مہدیؑ کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مہدی حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہؓ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث ایذا بھی ہے۔

بہرحال مزکورہ بالا کفریہ عقائد کی بناء پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ خمینی کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک وشبہ و تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔

(واللہ اعلم و علمہ اتم)

از مفتی ولی حسن مفتی اعظم پاکستان

جامع اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

بھارت ' بنگلہ دیش اور پاکستان کے

دیوبندی ' بریلوی اور اہلحدیث علماء کے جوابات

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے تین اہم کفریہ عقائد پر جس رائے کا اظہار کیا گیا تھا اور جس طرح حضرت مصنف ممدوح نے ان عقائد کی بنیاد پر شیعہ اثنا عشریہ کے کفر پر دلائل بیان فرمائے تھے اور پھر انہی دلائل کی روشنی میں جب استفتاء کیا گیا تو ہندو پاک تمام علماء نے مولانا منظور احمد نعمانی کی رائے کی تصدیق کی ہے۔ حضرت مولانا نعمانی کی رائے کے مطابق شیعہ اثنا عشریہ اپنے عقائد کفریہ کی بنیاد پر کافر و مرتد ہیں۔ ———— علماء کے نام اور تصدیقات ملاحظہ ہوں۔

تصدیقات علماء پاکستان

——— علماء سرحد ———

اسیر مالٹا یادگار سلف حضرت مولانا عزیز گل صاحب رحمتہ اللہ علیہ '

اسیر مالٹا حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ کے خادم خاص ' اکابر دیوبند کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیز گل صاحب جو کچھ عرصہ قبل فوت ہوگئے ہیں کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور آپ کو استفتاء اور فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا تو اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ وقت کا اہم تقاضا اور ضرورت ہے کیونکہ ان کے عقائد اب بالکل واضح ہوگئے ہیں اور مسلمانوں کو کھل کر ایذا پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ آپ سے دستخط کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ میں اس فتوے کی توثیق کرتا ہوں۔ بینائی نہیں رہی جس کی وجہ سے پندرہ سال سے قلم نہیں اٹھایا اور ہاتھ میں رعشہ بھی ہے اسلئے دستخط سے معذور سمجھیں۔ دوبارہ درخواست کی گئی کہ تبرک کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر آپ کے دستخط ہوں تو ازراہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا اور حضرت نے ہاتھ پکڑوا کر فتوے پر دستخط فرمائے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے پہلے شیعوں کے کفر کا فتویٰ مولانا عبدالشکور لکھنوی لکھ چکے ہیں جس پر ہمارے تمام اکابر نے دستخط فرمائے تھے۔ اس طرح شیعوں پر کفر کا فتویٰ علمائے دیوبند کا متفقہ موقف ہے۔

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب ”خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ و سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم، پشاور و دیگر علماء و اساتذہ جامعہ

شیعہ پکے کافر ہیں ان کے کفر کو اور ان کی شناعت کو ہمارے حضرت مجدد ملت نور اللہ مرقدہ، بھی اپنے فتویٰ اور ملفوظات میں بار بار بیان فرما چکے ہیں علماء دیوبند نے جب شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا تو اس پر مولانا عبدالماجد دریا بادی کے اشکالات کے ہمارے حضرت قدس سرہ نے جواب دیئے شیعوں کا پورا دین اور مذہب کلمہ سے لے کر نماز جنازہ اور دفن تک ہر ہر چیز اسلام اور مسلمانوں سے مختلف ہے۔ ان کا سب سے بڑا کفر یہ ہے کہ یہ موجودہ قرآن کو محرف مانتے ہیں امامت کے قائل ہیں اور صحابہؓ کو مرتد و منافق سمجھتے ہیں اس لئے یہ کافر ہیں اور میں مفتی صاحب کے فتوے کی تصدیق و توثیق کرتا ہوں جو علماء اور مشائخ شیعوں کے خلاف علمی و عملی کام کر رہے ہیں وہ جہاد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و مدد فرمائے اور ان کو کامیاب فرمائے۔ میں ہر وقت ان لوگوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

(حضرت مولانا) فقیر محمد (مد ظلہ) سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم، پشاور

ہم اپنے بزرگ اور قابل صد احترام علماء کرام کی تائید کرتے ہوئے روافض اثنا عشریہ کے اسباب کفر پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

محمد حسن جان شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم، پشاور

روافض کی کتب کے مطالعہ سے ان کی تکفیر خود بخود معلوم ہوتی ہے۔

امان اللہ (استاذ حدیث جامعہ امداد العلوم)

عبدالرحمٰن (ناظم جامعہ امداد العلوم)

محمود (مدرس جامعہ امداد العلوم)

حضرت مولانا عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ و علماء دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان فقہ اور فتاویٰ میں ہمارے مقتدا اور امام ہیں اور ہم مقتدی حضرات فتاویٰ میں صرف آپ کی اقتدار کرتے ہیں اس لئے اس فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی حضرت مفتی صاحب کے فتوے کے بعد کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کا فتویٰ ہم تمام علماء دیوبند اور خدام کے لئے حجت اور دلیل ہے آپ کے حکم کے پیش نظر سعادت کے لئے دستخط کر رہا ہوں ورنہ حضرت مفتی صاحب کے دستخط ہم سب کی طرف سے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے اس جہاد کو قبول فرمائے۔ ان بزرگوں نے اس فتنہ کا بروقت احساس کیا اور اس مرض کو سرطان بننے سے قبل ہی امت

مسلہ سے کاٹ کر علیحدہ کرنے کی کوشش کی میں ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اس جدوجہد اور جہاد میں حضرت مفتی صاحب کا ساتھ دوں گا اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے۔

حضرت مولانا عبدالحق مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن قومی اسمبلی پاکستان

میرا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے جواب سے اتفاق ہے بلاشک وشبہ یہ فرقہ مرتد ہے اس سے نکاح حرام اور کالعدم ہے۔

محمد فرید عفی عنہ مفتی واستاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سمیع الحق نائب مہتمم واستاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن ایوان بالا پاکستان

عبدالقیوم حقانی استاذ دارالعلوم حقانیہ
عبدالحلیم استاذ دارالعلوم حقانیہ
غلام الرحمٰن استاذ دارالعلوم حقانیہ
انوار الحق استاذ دارالعلوم حقانیہ

مدرسہ نجم المدارس وعلماء کلاچی ـــ ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کا اثنا عشری شیعوں کے بارے میں فتویٰ لفظ بلفظ دیکھا۔ فتویٰ یہی ہے افسوس کہ اس کے عدم اظہار میں ..... خیر ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

(قاضی عبدالکریم غفرلہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی)

قاضی عبداللطیف کلاچوی فاضل دارالعلوم دیوبند رکن ایوان بالا پاکستان

قاضی عبدالحلیم نائب مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس
قاضی محمد نسیم ناظم مدرسہ نجم المدارس
محمد زمان مدرس نجم المدارس
امان اللہ مدرس نجم المدارس
قاضی محمد اکرم مدرس نجم المدارس
غلام علی مدرس نجم المدارس

محمد ہارون کلاچی، گلاب نور کلاچی، حافظ عبدالواحد کلاچی، عزیز الرحمٰن کلاچی، عبداللہ کلاچی، حبیب الرحمٰن کلاچی

دارالعلوم سرحد پشاور

الجیب مصیب

محمد ایوب جان بنوری مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم سرحد
عبداللطیف مفتی دارالعلوم سرحد پشاور
عبداللہ مدرس دارالعلوم سرحد
شفیع الدین مدرس دارالعلوم سرحد
سمیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد
جلیل الرحمٰن مدرس دارالعلوم سرحد
شہاب الدین مدرس دارالعلوم سرحد
احسان الحق مدرس دارالعلوم سرحد

مرکزی دار القراء ــــ نمک منڈی پشاور

الجواب صحیح:

محمد جان شیخ الحدیث مرکزی دار القراء پشاور محمد فیاض مہتمم مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور

جامعہ اشرفیہ پشاور

محمد اشرف قریشی ــــ مدیر صدائے اسلام و مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور

دار العلوم ہادیہ پشاور

الجواب صحیح

رحمت ہادی مہتمم دار العلوم ہادیہ پشاور سعید الرحمن ناظم اعلیٰ دار العلوم ہادیہ پشاور

مدرسہ معراج العلوم بنوں

جو استفتاء میرے سامنے آیا اور اس میں فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد ہیں کی رو سے یقیناً اس قسم کے عقائد رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا ناجائز ہے۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والی جماعت جب کہ کافر ہے اور پھر آپ کو یہ مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور عامۃ المسلمین کو گمراہ کرتے ہیں اس تلبیس میں نہ پھنسیں ان سے اظہار برات کر کے ان کے کفر و کفریات عام طور پر مشتہر کریں۔

فضل غنی مفتی مدرسہ معراج العلوم بنوں

ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں اور ان سے مسلمانوں جیسا معاملہ نہیں ہونا چاہئے۔

صدر الشہید مہتمم مدرسہ معراج العلوم بنوں

اس قسم کے عقائد رکھنے والا جو کہ استفتاء میں مذکور ہیں خواہ وہ فرقہ اثنا عشریہ ہو یا اور ہو وہ کافر ہے۔

عبد الروف مدرس معراج العلوم بنوں روشان مدرس معراج العلوم بنوں

احمد شاہ مدرس معراج العلوم، مجیب الرحمن مدرس معراج العلوم، سعد اللہ مدرس معراج العلوم۔

جامعہ مدنیہ تجوید القرآن بنوں

ایسے عقائد والے کافر ہیں۔ حضرت گل مہتمم جامعہ مدنیہ تجویز القرآن و خطیب جامع حق نواز خان بنوں

جامعہ مدنیہ اسماعیل

صحیح عقائد تک ایسے عقائد رکھنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔

حافظ سید حبیب شاہ ناظم اعلیٰ جامعہ مدنیہ

عبید اللہ مدرس جامعہ مدنیہ — عبد الغنی مدرس جامعہ مدنیہ

جامعہ علوم شرعیہ بنوں

مبسملاً وحامداً ومصلیا ومسلماً

اما بعد حضرات علماء کرام کے فتاویٰ جات درباره شیعہ حضرات خصوصا اثنا عشریہ نظر سے گزرے تفصیل کا موقع تو نہیں ہے البتہ قرآن پاک۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کے عقائد بالکل واضح کفر ہے ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک قطعاً حرام ہے ان کے ساتھ رشتے ناطے نکاح کے حرام ہیں ان کے عقائد سے عوام الناس کو آگاہ کرنا علماء کرام کا فرض ہے لہٰذا بندہ علماء کرام کے فتووں کی من وعن تائید کرتا ہے۔

(فقط) ننگ اسلاف حضرت علی عثمان

مہتمم مدرسہ عربیہ علوم شرعیہ بنوں

جامعہ حلیمیہ پیزو ضلع بنوں

الجواب صحیح محمد حسن مہتمم جامعہ حلیمیہ

محمد شفیع مدرس جامعہ حلیمیہ — جان محمد مدرس جامعہ حلیمیہ

حضرت علی جامعہ حلیمیہ — محمد انور مدرس جامعہ حلیمیہ

علماء وخطباء بنوں

الجواب صحیح حاجی محمد جاذب خطیب جامع مسجد داس چوک بنوں

محمد زمان خطیب جامع مسجد حافظ جی عید گاہ لکی روڈ بنوں — عبد الرحمٰن خطیب جامع مسجد مدنی

غیاث الدین ڈومیل وزیر ضلع بنوں — غیاث الدین سواتی منده خیل بنوں

زرولی شاہ مہتمم مدرسہ عربیہ کنز العلوم بنوں — عمر خان مہتمم مدرسہ اسلامیہ خزینۃ العلوم تاجہ زئی بنوں

عبد الغفار تاجہ زئی — قاری نور الرحمٰن شیری خیل بنوں

محمد طیب کوثر، ناظم اعلیٰ مدرسہ انوار العلوم میراخیل بنوں — عمر خان خطیب جامع مسجد تنگر خیل بنوں

شیر محمد خطیب جامع مسجد تجوڑی بنوں

دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح فضل اللہ مہتمم دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت — حمید اللہ جان، ناظم اعلیٰ دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت

الجواب حق، والحق احق بالاتباع حبیب اللہ مفتی دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت

تاج محمد مدرس دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت — محمد کمال مدرس دار العلوم لکی مروت

محمد کفایت اللہ // // // — اصلاح الدین // //

جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال عزیز الرحمن — مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح (قاری) فضل الرحمن مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت

جامعہ عثمانیہ مچن خیل لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح ——— عبد المتین مہتمم جامعہ عثمانیہ موضع مچن خیل لکی مروت بنوں

علماء و خطباء لکی مروت

الجواب صحیح ——— عزیز الرحمن خطیب جامع مسجد قریشاں لکی مروت

حبیب اللہ لکی مروت، — نعمت اللہ لکی مروت

دار العلوم انجمن تعلیم القرآن، محلہ پراچگان کوہاٹ

اثناء عشری شیعہ کے بارے میں احقر کے سامنے پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم اور ہندوستان کے محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی دامت برکاتہم کے تفصیلی جواب وفتاویٰ پیش کیے گئے۔ ہمیں بھی حرف بہ حرف ان کے جواب سے اتفاق ہے اور ہمارے نزدیک بھی اثنا عشری رافضی بلاریب کافر ہیں۔ ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک کرنا چاہیے ——— واللہ اعلم بالصواب

(مولانا) معین الدین خادم دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

ہم اس فتوے کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔

گوہر شاہ غفرلہ۔ مہتمم دارالعلوم،
روح الامین غفرلہ شیخ الحدیث دارالعلوم
معتمد باللہ عفی عنہ، مدرس
(مولانا) ایاز احمد غفرلہ، مدرس

قمرالزمان عفی عنہ، دارالعلوم
غلام محمد صادق مدرس
فخرالاسلام کان اللہ لہ، مدرس

دارالعلوم اسلامیہ عربیہ تخت بھائی مردان

میں تہہ دل سے مفتی ولی حسن بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے شائع شدہ فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

(مولانا) محمد امین گل عفی عنہ
شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ

دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی

الجواب صحیح ——— روح اللہ عفاء اللہ عنہ، مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

علماء کرام و مفتیان عظام ضلع مردان صوبہ سرحد

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ امابعد فقد طالعنا الفتوی فی حق الشیعۃ الشنیعۃ و طالعنا بعض الحوالجات فھی حقۃ مطابقۃ الشریعۃ الغراء المخالف عن تلک الفتوی مخالفۃ عن الحق و ماذا بعد الحق الا الضلال

حمد اللہ مہتمم دارالعلوم مظہر العلوم ڈگئی و امیر جمعیت علماء اسلام ضلع مردان
قاضی نور الرحمٰن سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان
سعید اللہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان
عبدالغنی صدر مدرس دارالعلوم الاسلامیہ انوارالعلوم ڈانگ بابا مردان
محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد گجو خان روڈ مردان

معین الدین ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم وناظم جمیعت علماء اسلام ضلع مردان

حافظ حسین احمد مہتمم دارالعلوم تحفیظ القرآن الکریم پار ہوتی مردان

پیرزادہ عبدالحبیب ناظم اعلیٰ جمیعت العلماء اسلام تحصیل مردان مقام گجرات

احمد عبدالرحمٰن الصدیق ایم اے مدیر نظارۃ المعارف مسجد سیدنا عثمان نوشہرہ صدر ضلع پشاور

دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

ہم حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی کے استفتاء کے جواب میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی مکمل تائیدوتوثیق کرتے ہیں۔

علاؤ الدین مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

سراج الدین نائب مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

عطاء اللہ شاہ مفتی دارالعلوم نعمانیہ

عبدالحمید مدرس امیر عباس مدرس

علماء وخطباء ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح —— غلام رسول خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری ڈیرہ اسماعیل خان

// // // محمد رمضان خطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خان

// // // سراج الدین مروت صدر مدرس دارالعلوم فرقانیہ عثمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

// // // مولانا غلام بادشاہ خطیب مدنی مسجد ڈیرہ اسماعیل خان

// // // مولانا عبدالرشید ڈیرہ اسماعیل خان مولانا فیض اللہ فاضل دیوبند ڈیرہ اسمٰعیل خان

علماء پنجاب

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فقیر مندرجہ فتاویٰ سے متفق ہے شیعہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشک کافر ہیں۔

فقیر ابوالخلیل خان محمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

قرآن کریم کی تحریف، شیخین کی تکفیر اور مسئلہ امامت (جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے) کی بنا پر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ' کے فتویٰ کی تائید ہے۔

سعید الرحمٰن مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن کے فتویٰ کے بعد شیعہ اثنا عشریہ کے کفر میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہم مفتی صاحب کے فتویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

محمد عبداللہ مدیر جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

عبدالمتین ناظم جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

محمد شریف، عبدالباسط، عبدالعزیز، عبدالغفور، ظہور احمد

خطیب بادشاہی مسجد لاہور

الجواب صحیح ——— عبدالقادر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)

جامعہ مدنیہ اٹک شہر

احقر اکابر علماء کرام کے ارشادات سے پورا متفق ہے۔

محمد زاہد الحسینی غفرلہ، مہتمم جامعہ مدنیہ اٹک شہر

الجواب صحیح ——— محمد نصیر الحسینی، مدرس جامعہ مدنیہ اٹک شہر

جامعہ اشرفیہ لاہور

لقد اصاب من اجاب ——— محمد عبداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح ——— محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

المجیب مصیب ——— محمد موسیٰ البازی عفی عنہ، استاذ حدیث وتفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور

انجمن خدام الدین لاہور و علماء لاہور

الجواب صحیح محمد اجمل قادری امیر انجمن خدام الدین لاہور

المجیب مصیب (قاری) محمد اجمل خان مرکزی ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان و مہتمم مدرسہ عربیہ رحمانیہ لاہور

الجواب صحیح سید نفیس الحسینی خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری

اصاب من اجاب واجاد فی الجواب وماذا بعد الحق الا الضلال (ابو محمد قاسمی لاہور)

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

الجواب صواب بلا ارتیاب —— ابوالزاہد محمد سرفراز صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم

دارالعلوم فیصل آباد

الجواب صحیح —— مفتی زین العابدین مفتی و مہتمم دارالعلوم فیصل آباد

دارالعلوم فیض محمدی فیصل آباد

الجواب صحیح —— محمد انور کلیم اللہ مہتمم دارالعلوم فیض محمدی

الجواب صحیح —— ضیاء الحق مفتی دارالعلوم فیض محمدی و خطیب مرکزی جامع مسجد فیصل آباد

// // محمد عابد مدرس دارالعلوم فیض محمدی

// // محمد الیاس مدرس اشرف المدارس فیصل آباد

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا ضلع ملتان

الجواب صحیح —— عبدالمجید شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا

مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر

الجواب صحیح —— محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر

جامعہ خیر المدارس ملتان کے مفتیان اور علماء کرام کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ مندرجہ ذیل کفریہ عقائد کے قائل ہیں۔

(۱) موجودہ قرآن کریم غیر محفوظ وناقص ہے۔ اس میں تحریف و کمی بیشی کی گئی ہے (۲) عقیدہ امامت (۳) سوائے تین چار کے باقی تمام صحابہ مرتد وکافر ہیں (۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اور الزام تراشی جو تکذیب قرآن کو مستلزم ہے۔

واضح رہے کہ شیعوں کے یہ کفریہ عقائد شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں درجہ شہرت وتواتر کے ساتھ منقول ہیں اور ان کے مجتہدین بلا تاویل ان کفریات کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں۔

لہٰذا شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ جو عقائد بالا کے قائل ہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمانوں سے ان کا نکاح شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ان کا ذبیحہ حلال نہیں — (واللہ اعلم)

عبد الستار عفاء اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ملتان

اگر کوئی شیعہ کہتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد نہیں تو وہ اپنی مذہبی کتابوں سے بے خبر ہے یا تقیہ کرتا ہے کیونکہ تقیہ (جھوٹ) ان کے مذہب میں عبادت ہے اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے تمام مجتہدین کی تکفیر کرے جو تحریف قرآن وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں۔ ——— فقط

الجواب صحیح — محمد عبد اللہ عفاء اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان

ما اجاب بہ المفتی عبد الستار دامت برکاتہم فیہ الکفایہ وعلیہ المعمول بل الحق الذی لامحیص عنہ

محمد اسحاق غفرلہ مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

جامعہ قاسم العلوم ملتان

مذکورہ بالا استفتاء اور حضرات مفتیان کرام کے فتاویٰ میں دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کریم کے قائل ہیں افک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قائل ہیں صحبت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں جبرائیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قول کرتے ہیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جائز اور کار خیر سمجھتے ہیں اور عقیدہ امامت الصلوۃ والسلام کے لئے ثابت ہیں۔ الحاصل امور دین میں سے مسائل ضروریہ کے منکر ہیں لہٰذا یہ عقائد رکھنے والے شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

الجواب صحیح — محمد انور شاہ غفرلہ مفتی واستاذ حدیث جامعہ العلوم ملتان

اصاب من اجاب — منظور احمد نائب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح — فیض احمد مہتمم جامعہ

علماء بلوچستان

مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ وعلماء بلوچستان

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے فتویٰ کی ہم تائید و توثیق کرتے ہیں۔

عبد الغفور مہتمم مدرس مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ — انوار الحق خطیب جامع مسجد کوئٹہ

عبد المنان ناصر لورالائی بلوچستان — آغا محمد مدرسہ دار العلوم اسلامیہ لورالائی

عبد الستار صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان — عبد القیوم نائب صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان

مولانا بخش مہتمم مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ ضلع قلات و ناظم اعلیٰ سواد اعظم اہلسنت بلوچستان

مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن کا فتویٰ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

الجواب صحیح — عبد الواحد مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ — الجواب صحیح — حافظ حسین احمد ناظم و مدرس مطلع العلوم کوئٹہ

علماء سندھ

سندھ کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا عبد الکریم صاحب دامت برکاتہم بیر شریف والوں کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد

راقم الحروف سے شیعہ کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ صاحب المذہب اور مدینہ منورہ کے بڑے عالم اور قرون اولی المشہود بالخیر زمانہ کی شخصیت ہیں میں ان کے فتویٰ کا تابع ہوں۔

فقط — عبد الکریم قریشی، ساکن بیر شریف قمبر ضلع لاڑکانہ

نوٹ: ۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ مقدمہ اور فتاویٰ میں حوالہ کے ساتھ مذکور ہے۔

مدرسہ اشرفیہ سکھر وعلماء سکھر

شیعہ کافر ہیں ہم مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔

محفوظ احمد مفتی و مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر　　　　خلیل احمد بندھانی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

عبدالهادی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

واب صحیح ـــــ محمد سلیم خطیب مسجد اقصیٰ نواں گوٹھ سکھر

واب حق ـــــ بلاارتیاب محمد بشیر مبلغ ختم نبوت سکھر

واب صحیح ـــــ حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب ہالیجوری" سجادہ نشین خانقاہ ہالیجی شریف سندھ۔

ضرت مولانا غلام محمد صاحب پنہور شیخ الحدیث جامعہ شمس الہدیٰ خیرپور میرس سندھ۔ شیعہ کافر اور زندیق ہیں۔

ضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی خیرپور میرس سندھ۔

اظر اسلام حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب بخاری سکر سندھ۔ شیعوں سے بڑا اسلام کا دشمن کوئی نہیں۔

واب صحیح ـــــ محمود اسعد ہالیجوی سجادہ نشین خانقاہ ہالیجی شریف سندھ

ام محمد۔ شیخ الحدیث جامع شمس الہدیٰ کولاب جھیل خیرپور۔

واب صحیح ـــــ غلام قادر غفرلہ ٹھیڑی۔

ید عبداللہ شاہ بخاری ـــــ سکھر شیعوں سے بڑا اسلام کا کوئی دشمن نہیں۔

مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

عبدالمجید مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

علماء حیدرآباد کی آراء

شیعہ اثناء عشریہ کافر ہیں کیونکہ یہ قرآن کے منکر ہیں صحابہ کرامؓ کو مرتد سمجھتے ہیں، عقیدہ امامت کے اعتبار سے ختم نبوت کے منک

ں ہم سب مفتی اعظم پاکستان ولی حسن ٹونکی کی تصدیق کرتے ہیں۔

عبدالروف مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد　　　　عبدالحق مدرس مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد

عبدالسلام صدر سواد اعظم اہلسنت حیدرآباد　　　　عبدالمتین خطیب جامع مسجد وحدت کالونی حیدرآباد

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

الجواب بمعلهم الحق والصواب

اثنا عشری شیعہ فرقہ جو ضروریت دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر ہو مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کا قائل ہو یا قرآن کے بارے میں حضرت جبرائیلؑ کی غلطی کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہو (وامثال ذالک) تو یہ بالاتفاق کافر ہیں جن کے بارے میں علماء حق پہلے بھی کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ لہٰذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلہ مناکحت اور ان کا ذبیحہ نذر و نیاز کی چیزیں کھانا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یا سربراہ بنانا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

قال فی الشامية نعم لاشك فی تكفير من قذف السيدة عائشهؓ اوانكر صحبة الصديقؓ اواعتقدالالوهية فی علیؓ اوان جبرائيلؑ غلط فی الوحی ونحوذلك من الكفر الصريح (شامی صفحہ ۳۲۱ جلد ۳، فتاویٰ دارالعلوم مفتی شفیع صفحہ ۱۳۴ جلد ۲)

ايضافيه وبهذا ظهران الرافضی ان كان ممن يعقد الالوهية فی علیؓ اوان جبريل غلط الوحی اوكان ينكر صحبة الصديق اويقذف السيدة الصديقةؓ فهم كافر لمخالفة القواطع المعلوم من الدين بالضرورة الخ شامی (صفحہ ۳۱۴ جلد ۲) وايضا فيه وحرم نكاح الوثنية الخ وكل مذہب يكفر معتقده شامی (صفحہ ۳۱۴ جلد ۲) وايضا فيه (صفحہ ۴۵۷ جلد ۷) وشرطهاستة اسلام الميت وطهارته الخ درمختار (صفحہ ۲۴۰ جلد ۱) وشرط كون الذابح مسلمان الخ درمختار (صفحہ ۲۰۸ جلد ۵)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے روافض کے کفر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

نظام الدین شامزی رئیس دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی نمبر ۲۵

عنایت اللہ استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد انور استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
حمید الرحمن استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد عادل خان نائب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی
عبید اللہ خالد مدرس جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد یوسف ناظم جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد زیب استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
سعید حسن نائب مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی
روزی خان استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
عبدالسلام بلوچستانی معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد طاہر ولو معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی

جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

فاضل مستفتی نے شیعہ عقائد کو ان کی کتابوں کے حوالوں سے واضح کردیا ہے ان عقائد کفریہ کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریوں کا کفر بالکل

واضح ہے جیسا کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نے فتویٰ دیا ہے ہم مفتی صاحب کے فتوے کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں کہ شیعہ بلاریب وشک کافر ہیں ان سے مسلمانوں جیسا برتاؤ کرنا جائز نہیں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ خالد محمود جامعہ بنوریہ

محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی
عبدالحمید ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ کراچی
محمد اسلم شیخوپوری مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
احمد ممتاز مفتی ومدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد عمر فاروق مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد حسین مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
مشتاق احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
فیاض الرحیم فیصل مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
ظفر احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد مظہر مدرس جامعہ بنوریہ کراچی

الجواب صحیح —— مزمل حسین کاپڑیا نائب مدیر ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی

الجواب صحیح —— محمد جمیل خان معاون مدیر ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی

الجواب صحیح —— محمد کفایت اللہ معین ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مدرسہ فرقانیہ طیبہ کراچی

چونکہ روافض صحابہ کرامؓ کو کافر کہتے ہیں اور اللہ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں۔ اس لئے یہ پکے کافر ہیں۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

(فقط) محمد طیب نقشبندی بقلم خود خادم مدرسہ فرقانیہ طیبہ و خطیب جامع مسجد صابری ٹرسٹ گارڈن کراچی نمبر ۳

الجواب صحیح —— زریں شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد لیسین لی مارکیٹ کراچی

جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

میں مفتی ولی حسن صاحب کے فتویٰ کی حرف بہ حرف تائید کرتا ہوں۔

محمد حمزا اپنے شاہ مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی

مجھے مفتی صاحب کے فتویٰ سے اتفاق ہے۔

تاج علی شاہ ناظم جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

بنگلہ دیش کے ممتاز مراکز افتاء ، دینی مدارس اور اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کے فتاویٰ و تصدیقات

فتویٰ جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باطلہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہم کے استفتاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمن الاعظمی دامت برکاتہم اور ہندوپاک کے اکابر علماء ومفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی مکمل تائید واتفاق کرتے ہیں۔ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام وقائد روح اللہ خمینی کی کتاب "کشف الاسرار" ودیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات وفرمودات کی نشان دہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافر و مرتد ہیں۔ لہذا شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفتاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان و کفر کا مدار اس کے اعتقادات و نظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام و حضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اجماع ہے۔ بحرالعلوم حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنی بے نظیر تصنیف "اکفار الملحدین" میں لکھتے ہیں کہ "اجماع الامۃ علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورۃ (ص ۱۲) یعنی ضروریات دین کے مخالف ومنکر کی تکفیر پر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے توان

کے عقائد باطلہ وخرافات اور وجوہ کفر وارتداد بے شمار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں۔

(1)—— پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تیس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے۔ بعینہٖ یہی لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف وتبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2)—— دور صحابہؓ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہٰذا خصوصیات نبوت' وحی' شریعت' عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برملا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہٰذا یہ لوگ درحقیقت تقیہ کی وجہ سے اپنے اماموں کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے توگریز کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آئمہ کو منصوص از خدا' معصوم اور ان کے پاس وحی وشریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ خمینی کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر وشرک ہے۔ روح اللہ خمینی نے اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیۃ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ فان لامام مقام محمودا و درجۃ سامیۃ وخلافۃ تکوینیہ تخضع لولایتہا وسیطرتہا جمیع ذرات ہذا الکون وان من ضروریات مذہبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغہ ملک مقرب ولانبی مرسل الی ان قال وقد ورد عنہم (ع) ان لنا مع اللہ حالات لا یسعہا ملک مقرب ولانبی مرسل ومثل ہذہ المنزلۃ موجودۃ لفاطمۃ الزہرا علیہم السلام / الخ الحکومت الاسلامیہ (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3)—— یہ لوگ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و برأت اور پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تہمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو انتہائی عناد اور گستاخی کا بین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4)—— ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہوگئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک مہمل اور بیکار شئی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5)—— یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو منافق خائن اور محرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نورالانوار کے قول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہوگیا اور اجماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ نیز نورالانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

(6)—— نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثناء عشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مہدیؒ کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مہدی حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہؓ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث ایذا بھی ہے۔

بہرحال مذکورہ بالا کفریہ عقائد کی بنا پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ خمینی کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک وشبہ وتاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ (واللہ اعلم وعلمہ اتم)

کتبہ! شمس الدین قاسمی غفرلہ مہتمم جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

وناظم عمومی جمعیت علماء اسلام، بنگلہ دیش —— ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۸ ہجری

تصدیقات حضرات اساتذہ جامعہ حسینیہ ودیگر علمائے کرام

ہم مندرجہ ذیل دستخط کنندگان اس فتوے کی تصدیق اور اس کے ساتھ پورے اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

احسان الحق عفی عنہ، شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

خیر الانام عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

مستفیض الرحمٰن محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

منیر الزمان غفرلہ محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عمران مظہری استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد نعمت اللہ غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد کمال الدین استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد رضا الکریم خان استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد امین اللہ غفرلہ امام عرض آباد جامع مسجد

اشرف علی محدث قاسم العلوم مدرسہ کملا

محمد شفیق الحق غفرلہ مہتمم جامعہ محمودیہ سبحانی گھاٹ سلہٹ

محمد مصطفےٰ آزاد استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

قاسم کشور گنجی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

عبدالخالق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد شمس الحق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد طیب عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالقادر عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالمالک استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالخالق کشامی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالقدوس محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

عبدالمالک حلیم مہتمم ہاٹیل دھر مدرسہ چاٹگام

محمد عبدالحق غفرلہ خادم دارالعلوم درگاپور سنام گنج

محمد شفیق الحق غفرلہ شیخ الحدیث و رئیس مظاہر العلوم گالیازی و صدر جمعیت علماء اسلام سلہٹ

محمد عبدالفتاح المدرس المستدب بجامعہ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلال سلہٹ

محمد عبدالکریم غفرلہ صدر ادارہ قومیہ سلہٹ

محمد منصورالحسن غفرلہ رائے پوری سابق محدث دارالسلام سلہٹ

محمد نورالامین غفرلہ خادم دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ تانتی بازار کتوالی ڈھاکہ

محمد زکریا الجامعۃ الاسلامیہ مومن شاہی

محمد اشرف علی غفرلہ مہتمم دارالعلوم مدینہ بشوناتھ سلہٹ

نام نہیں پڑھا جاسکا۔

قاضی معتصم باللہ مہتمم و شیخ الحدیث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

نام نہیں پڑھا جاسکا۔

جعفر احمد غفرلہ خادم مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

محمد اشرف علی خان اللہ محدث جامعہ عربیہ قاسم العلوم کملا

محمد عبدالخالق غفرلہ جامعہ عربیہ امدادالعلوم فرید آباد ڈھاکہ

عبدالقدوس غفرلہ جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

عبدالحمید دارالقرآن شمس العلوم مدرسہ مالی باغ چودھری پارہ

محمد عبدالعلیم نظامی مہتمم مدرسہ ادادیہ دالعلوم سیکٹر ۱۲ میرپور ڈھاکہ

محمد زکریا خطیب بیت الامان جامع مسجد دھان منڈی ڈھاکہ

محی الدین خان ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ

محمد نورالاسلام مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں جوراستہ ڈھاکہ

محمد سراج الاسلام نائب المدیر الجامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدینہ ڈھاکہ

محمد ضیاء المتین قاسمی پیش امام تارا مسجد ارمانی ٹولہ ڈھاکہ بنگلہ دیش

محمد حسین احمد غفرلہ بار کوٹی خادم الحدیث دارالعلوم ڈھاکہ و مہتمم جامعہ اسلامیہ بارہ کوٹ

محمد نور اللہ غفرلہ خادم دارالافتاء جامعہ اسلامیہ یونسیہ برہمن باڑیہ بنگلہ دیش

(دستخط نہیں پڑھے جاسکتے) خادم دارالافتاء مدرسہ معین الاسلام

محمد ظل الحق محدث و ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدرسہ ستام گنج

محمد عبدالحکیم عفی عنہ خادم دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ تانتی بازار کتوالی ڈھاکہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکتے) مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم قاطعہ ستام گنج صدر نظام المدارس ستام گنج

محمد عبدالشکور باگھاپوسٹ باگھا مدرسہ سلہٹ

محمد ظہیرالحق ناظم جمعیت علماء اسلام بنگلہ دیش

محمد ابوالخیر مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

محمد عبدالاحد مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

نور حسین غفرلہ محدث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

مطیع الرحمٰن جامعہ عربیہ امدادالعلوم فرید آباد ڈھاکہ

ابوسعید جامعہ عربیہ امدادالعلوم فرید آباد ڈھاکہ

مفتی محمد وقاص غفرلہ ایم پی (سابق) شیخ الحدیث دارالعلوم کھلنا

محمد عبدالعزیز اسلامی یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ علماء کا کیل

ابوالبشر محمد اسحق غفرلہ پیر صاحب شاہتلی چاندپور

محمد عطاء الرحمٰن خان المدیر المساعد الجامعۃ الامدادیہ کشور گنج بنگلہ دیش

محمد عبدالقدوس غفرلہ مہتمم جامعہ اسلامیہ عربیہ کتوالی روڈ ڈھاکہ

فضل الرحمٰن مدیر جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ

عبدالرشید سابق شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد فضل الحق غفرلہ استاد مدرسہ دارالقرآن تارا مسجد ڈھاکہ

محمد نورالاسلام عفاء اللہ عنہ، استاد الحدیث دارالعلوم الحسینیہ علماء بازار فینی احمد حسن (ہارون) عفاء اللہ عنہ

محمد تاج الاسلام گوہری باہو بل جسی گنج

احقر ابو طیب خادم آئی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ

برہان الدین مہتمم جامعہ حسینیہ میمن سنگھ

حسین احمد نعمانی خطیب شاہی مسجد رانی بازار بھرپ کشور گنج

محمد حسین احمد غفرلہ ادارکن ناظم الحدیث دارالعلوم حسینیہ ڈھاکہ رکن، مہتمم جامعہ اسلامیہ بارہ کولا سلہٹ

محمد عمران استاد الحدیث بالجامعہ الحسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالعزیز بڑاکٹرہ مدرسہ ڈھاکہ

محمد عبدالجلیل مدیر کراوی دارالعلوم مدرسہ زسنگھری

محمد عبداللہ عفاء اللہ عنہ، مدرس کراوی دارالعلوم مدرسہ زسنگھری

محمد شفیق الرحمٰن امام درگاہ مسجد گلاب باغ

محمد اشرف علی مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

محمد عبدالخالق غفرلہ فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

محمد شمس الدین عفی عنہ

محمد عبدالحق مہتمم مدرسہ اسلامیہ مدینۃ العلوم ہاشی کارا — کوملا

محمد ابو احمد مدرس مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں ڈھاکہ

محمد عبدالرزاق سلہٹ

شمس الدین میرپور ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید مفسر جامعہ عربیہ دارالعلوم کھکنی سراج گنج

محمد عزیز الرحمٰن عفاء اللہ عنہ

عبدالقادر قدم تلی شام پور ڈھاکہ

عبدالباری رانی پور ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید ترابو سراج العلوم مدرسہ ترابو روپ گنج نرائن گنج

احقر صفی اللہ غفرلہ معلم آئی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ

امداد الحق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدینہ بشونات سلہٹ

محمد افضل الحق مفتی و محدث عباسیہ عالیہ مدرسہ موکتا گاچہ مومن شاہی

احقر عبدالمومن غفرلہ رئیس الجامعۃ المدنیۃ بنی گنج حبیب گنج

محمد نور الاسلام غفرلہ سلہٹ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد معظم حسین غفرلہ محدث کراوی دارالعلوم مدرسہ ڈھاکہ

محمد سعید مدرس کراوی دارالعلوم مدرسہ زسنگھری

محمد یوسف مدرسہ مالی باغ ڈھاکہ

محمد ابوالکلام آزاد مدرسہ الاسلامیہ

محمد زکریا سندلیبی استاد الحدیث فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

قاری محمد علی عفاء اللہ عنہ

محمد عبدالخالق غفرلہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد عبدالعزیز استاد حدیث مدرسہ دارالعلوم دیو لگرام

محمد اصحب الرحمٰن ناظم تعلیمات مدرسہ دارالعلوم دیو لگرام سلہٹ

عبدالقادر قاسمی خانقاہ مجددیہ چلاش دھن باڑی ٹانگا ئیل

فقیر محمد عبداللطیف ڈھاکہ

حسین احمد غفرلہ جامعہ سعدیہ حبیب گنج

محمد ابراہیم کمال شام پور ڈھاکہ

عبدالرزاق چودھری علی نگر سلہٹ

عبدالرب نگی بازار مدرسہ غازی پور ڈھاکہ

محمد انور حسین تاج محل روڈ محمد پور ڈھاکہ

مجیب الرحمٰن جامعہ اسلامیہ مومن شاہی

امداد اللہ جامعہ امدادیہ کشور گنج

تنعیم بن مولانا انور شاہ کشور گنج

محمد منظور الاسلام مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

ڈاکٹر ابو الحسن چڑپارہ مومن شاہی

نور الاسلام گورائی سنورا نوغاؤں

قاضی محمد عبد السلام رشیدی، ہسپتال روڈ بی گنج

محمد ہمایوں کبیر مدرسہ محمدیہ عربیہ جاترا باڑی

مولانا ابو الہاشم شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ

ذاکر حسین چودھری بارہ مدرسہ ڈھاکہ

عبد الاول امام ٹاؤن مسجد بی گنج

رشید احمد مہتمم مدرسۃ العلوم اسلامیہ عربیہ مدرسہ بروڑا کملا

مشتاق احمد جامعہ دینیہ موتی جھیل ڈھاکہ

قاسم کملائی عرض آباد مدرسہ میرپور ڈھاکہ

محمد اسماعیل مخزن العلوم مدرسہ کھیل گاؤں ڈھاکہ

شمس الاسلام ہاٹ ہزاری مدرسہ

حبیب اللہ مانک گنج

عتیق الرحمٰن غفر گاؤں مومن شاہی

محمد انیس الحق جامعہ حسینیہ میرپور ڈھاکہ

رشید احمد الہ منزل کشور گنج

محمد عبد الستار جامعہ امدادیہ کشور گنج

بشیر احمد صدر اشرف العلوم مدرسہ کشور گنج

سلطان احمد علاء بازار

کمال دیوان کالی گنج

محمد اختر الزمان خالد قاضی علاؤ الدین روڈ، ڈھاکہ

روح الامین بھرابار یہاٹ فیروز پور

ابو ماعذ (معصوم) جامعہ عربیہ امدادیہ فرید آباد

جلال الدین مدرسہ محمدیہ جاترا باڑی

حسین احمد مدرسہ رائے پور انرشدی

عبد الاحد دار القرآن مدرسہ ڈھاکہ

محمد ادریس ہورویا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ (بروڑا) کملا

محمد لطیف الرحمٰن ہورویا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ بروڑا کملا

محمد مصطفیٰ کمال پاشا خان عفی عنہ

محمد عثمان غنی شوھڈا کیرانی گنج ڈھاکہ

عبد المالک استاد تکوی، مدرسہ میمن سنگھ

عبد القادر استاد حدیث بالجامعۃ العربیہ قاسم العلوم ظفر آباد

محمد عبد الکریم خطیب بیت النور جامع مسجد تیج گاؤں

احقر نعمت اللہ استاذ جامعہ عربیہ ڈھاکہ

شیخ الحدیث جامعہ اعزازیہ جبریل اسٹیشن

ادارۃ الافتاء والارشاد والبحوث العلمیہ

الجامعۃ الاسلامیہ، پٹیا چٹاگانگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ شیعہ کی کتب معتبرہ جیسے اصول کافی، تہذیب، استبصار وغیرہ موجودہ انقلاب ایران کے قائد خمینی صاحب کی تصنیف کشف الاسرار، الحکومۃ الاسلامیہ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اس فرقہ شیعہ شنیعہ کے عقائد کفریہ صرف ان تین میں منحصر نہیں جو استفتاء میں مرقوم ہیں بلکہ ان کے علاوہ بہت سے عقائد کفریہ اور بھی ہیں جن پر نہایت وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ علمائے اسلام واہل اسلام پر ضروری ہے کہ اس فرقہ شیعہ اور استفتاء میں مذکورہ عقائد رکھنے والوں کی تکفیر کریں۔ لہٰذا موجودہ شیعہ جس نام کے ساتھ بھی موسوم ہو اس کے کافر مرتد خارج از اسلام ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے البتہ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اہل اسلام میں سے جو اس فرقہ باطلہ کی تکفیر میں تردد کرتے ہیں ان کا حکم کیا ہوگا۔ اس موضوع پر ممتاز فقہاء محدثین کرام کی تحریریں اور دلائل کافی ہیں مزید اطمینان کی خاطر ذیل کی چند عبارات مرقوم ہیں جو ان فتاوی میں نہیں آئیں۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱ھ اپنی کتاب العقیدہ الطحاویہ میں رقمطراز ہیں:۔

تحب اصحاب رسول الله ﷺ ولانفرط فی حب احدهم ولانبترا من احدمنهم ونبغض من يبغضهم وبغير الخير يذكرهم ولانذكرهم الابخير وحبهم دين وايمان واحسان وبغضهم كفرو نفاق وطغيان صفحہ ۵۲۸ وفی شرحها فمن اضل ممن يكون فی قلبه غل علی خيارالمومنين وسادات اولياء الله بعد النبيين بل قدفضلهم اليهود والنصاری بخصلة قيل لليهود من خيراهل ملتكم قالوا اصحاب موسی و قيل للنصاری من خيرملتكم قالو اصحاب عيسی وقيل للرافضة من شر اهل ملتكم قالوا اصحاب محمد الخ صفحہ ۵۳۱-۳۲۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ، اپنی کتاب "الرد علی الرافضہ" میں رقمطراز ہیں:۔

من اعتقد عدم صحة حفظه (القرآن) من الاسقاط واعتقد ماليس منه انه منه فقد كفر ويلزم من هذا رفع الوثوق بالقرآن كله وهو يورى الى هدم الدين (صفحہ ۱۴) دفيه (صفحہ ۱۷) والايات والاحاديث ناصة على افضيلة الصحابه واستقامتهم على الدين ومن اعتقد مايخالف كتاب الله وسنة رسوله فقد كفر مااشنع مذهب قوم يعتقدون ارتداد ميس اختاره الله لصحبة نبيه ونصرة دينه۔ (والله اعلم وعلمه اتم)

حاصل یہ کہ جو شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و فاسق اور گمراہ ہیں۔

(کتبہ) محمد شمس الدین عفی عنہ،
نائب مفتی جامعہ اسلامیہ پٹیہ ۱۳-۱۴۰۸/۶

الجواب صحیح ـــــ مفتی عبدالرحمٰن رئیس دارالافتاء الزکریہ بنگلہ دیش
ومفتی الجامعۃ الاسلامیہ، پٹیا (مہر)

محمد یونس رئیس الجامعۃ الاسلامیہ (مہر)

المجیب مصیب ـــــ احقر محمد اسحٰق عفی عنہ، استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
نعم ما اجاب العبد احمد غفرلہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)
العبد محمد اسحٰق غفرلہ استاد حدیث وفقہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد عبدالحلیم بخاری استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
رفیق احمد غفرلہ استاد تفسیر وحدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد لقمان غفرلہ استاد الفنون جامعہ اسلامیہ پٹیہ

نور الاسلام غفرلہ استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
احقر عبدالمنان غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
نذیر الاسلام غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد انور غفرلہ استاد ادب عربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد ابو طاہر قاسمی استاد الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ

احقر عبد المعبود غفرلہ استاذ القرآت والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ
کبیر احمد استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
انوار العظیم غفرلہ استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
سید سراج الاسلام استاد جامعہ اسلامیہ پٹیہ
بندہ محمد موسیٰ غفرلہ استاذ القرآت والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد نور الحق غفرلہ راموی استاد درجہ الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ
احقر عبد اللہ استاد درجہ حفظ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
العبد مظفر احمد غفرلہ استاد تفسیر وفقہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
احقر عبد الغنی غفرلہ خادم القرآن والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ

الجامعۃ الاسلامیۃ العبیدیہ' نانوپور چٹاگانگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد سو جب خود اثنا عشری شیعوں کے قلم سے ان کے عقائد کفریہ مخفیہ کرابعۃ النہار ظاہر ہو گئے جیسے

(۱) سوائے چار حضرات کے ارتداد کل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

(۲) عقیدہ تحریف قرآن

(۳) کائنات کے ذرے ذرے پر آئمہ معصومین کی تکوینی حکومت قائم ہے۔

(۴) قذف سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(۵) انکار خلافت خلفاء ثلاثہ خصوصا خلافت شیخین رضی اللہ عنہم اور ان کی شان میں عقیدہ ارتداد وغیرہ وغیرہ یہ عقائد تو ایسے مہلک ہیں جو صرف ضروریات دین کے انکار کے ضامن نہیں بلکہ انکار نبوت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ اصحابہ اجمعین کی کفالت کا بار بردار بھی بن گئے ہیں جن میں کسی طرح گنجائش تاویل نہیں ہے فلہذا اس سلسلہ میں اس فرقہ باطلہ کے حق میں نقل عبارت فتاوی عالمگیر پر کفایت کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ تفریعات وتقیہ لکھ دینا مناسب سمجھتا ہے۔

عبارتہ وھولاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین

یعنی یہ فرقہ رافضی شیعہ خارج عن الاسلام ہیں اور ان کے احکام مرتدوں کے احکام ہیں۔

(۱) سو جب وہ خارج عن الاسلام اور مرتد ہیں ساتھ ساتھ تجربہ شاہد ہے کہ وہ ہر صحیح عقائد کی اسلامی اسٹیٹ کو دنیا سے بے نشان کر کے اپنا مذہبی و سیاسی اقتدار جمانے کے لئے علی الدوام کوشاں ہیں اور ہزارہا صحیح عقائد والوں کو قتل اور بے عزت کیا ہے اور اب بھی کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے بھی اسی سازش میں انکا مذہبی وضدی جوش ابل رہا ہے بنا بریں اگر وہ کسی حکومت اسلامیہ کے باشندے ہوں تو حکومت کی جانب سے وہ قابل قتل بلکہ واجب القتل ہیں۔

(۲) وہ امامت صغریٰ وکبریٰ کسی کے لائق نہیں ہیں۔

(۳) ان کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے۔

(۴) ان کی حکومت کی جڑ اکھاڑ دینے کے لئے انفرادی واجتماعی تحریک و کوشش کرنا اہل اسلام کا خصوصاً ہر اہل حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔

(۵) زیارت حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً کے لئے ان کو اجازت نہ دینا بلکہ ان کو اس سے روکنے کے لئے ہر امکانی کوشش کرنا حکومت سعودیہ پر خصوصاً اور ہر حکومت اسلامیہ پر عموماً لازم ہے

لقوله عليه الصلوة والسلام من رای منکم منکرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان۔

امید ہے کہ علماء دین ومفتیان کرام کے فتاوے کا یہ مجموعہ مختلف زبانوں میں طبع ہو کر اہل اسلام کے ہر حلقہ میں پہنچ جاوے بالآخر اس سلسلہ میں علماء کرام کے متفق الآرا فیصلہ کو اکٹھا اور اشاعت کرنے کے لئے اتنی عالمگیری کدو کاوش گوارہ کرنے والے حضرات کے لئے عموماً اور اس کے محرک اول مجاہد ملت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب عمت فیوضہم کے لئے خصوصاً ہم تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ فجزاهم الله عنا وعن جميع المسلمين خير الجزاء وصلى الله على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين۔

کاتب الحروف، سعید احمد غفرلہ

مفتی جامعہ مجیدیہ ۱۱-۶/ ۱۴۰۸ھ

اثنا عشری شیعوں کے بارے میں جناب مفتی صاحب مدظلہ کی پیش کردہ رائے گرامی کے ساتھ ہم متفق ہیں۔

سلطان احمد غفرلہ

۸/۶/۱۱ھ رئیس الجامعہ

احقر محمد ہارون غفرلہ، شیخ الحدیث جامعہ

احقر محمد شمس الدین غفرلہ، نائب ناظم تعلیمات جامعہ

احقر ضمیر الدین غفرلہ معین مہتمم جامعہ

احقر محمد سلمان غفرلہ نائب مہتمم صاحب جامعہ

بندہ محمد نسیم عفی عنہ، نائب مفتی جامعہ ۱۱/ ۶/ ۱۴۰۸ھ

الجامعۃ العربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! شیعہ اثنا عشریہ کے جو عقائد ان کے لٹریچر سے معلوم ہوتے ہیں منجملہ (۱) قرآن کریم کو محرف ماننا (۲) شرعی احکام کی تحلیل و تحریم میں کسی کو مختار ماننا (۳) شیعین کی تکفیر کرنا، بلاشبہ یہ عقائد سراسر کفر ہیں۔

ان عقائد کی بنیاد پر یہ لوگ یقیناً کافر اور مرتد ہیں۔ فقط واللہ اعلم و علمہ احکم

(کتبہ) ابو سعید ۱۹۸۸ / ۲۱ / ۲ (مہردار الافتاء جامعہ عربیہ امداد العلوم)

فرقہ شیعہ اثنا عشریہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فضل الرحمٰن مہتمم جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیۃ بنگلہ دیش

الجواب باسمہ تعالیٰ! صورت مسئولہ میں شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں فاضل مستفتی حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم نے شیعوں کے جن بنیادی عقائد کفریہ کو ان کی مستند کتابوں سے حوالہ کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔ ان میں ہر عقیدہ ایسا ہے کہ ان کے کفر اور ارتداد کے لئے کافی ہے جبکہ شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کے علاوہ بے شمار کفریات ایسے ہیں کہ ان کو دیکھ کر اور پڑھ کر کوئی ایماندار آدمی انہیں مسلمان نہیں کہہ سکتا نہ انہیں مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ مسئلہ امامت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کہ العیاذ باللہ تمام صحابہ تین کے علاوہ مرتد ہوگئے تھے .... یہ امور ایسے ہیں کہ جن کو شیعوں نے اپنے دین کے بنیادی عقائد کی حیثیت دی ہے اور یہ سب امور پوری امت مسلمہ کے نزدیک اسلام سے انکار بلکہ سراسر کفر الحاد اور زندقہ ہے۔

واضح رہے کہ روافض اور شیعوں کی تکفیر کا فیصلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ زمانہ قدیم سے فقہا اور محدثین کرام نے ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

امام دار الہجرت امام مالکؒ ابن حزم اندلسی، امام شاطبی، شیخ عبد القادر جیلانی حنبلی شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ حنبلی، مجدد الف ثانیؒ حنفی، شاہ ولی اللہ دہلوی، شاہ عبد العزیز حنفی، قاضی عیاض مالکیؒ ملا علی قاری حنفی بحر العلوم حنفی اور اصحاب فتاویٰ میں سے صاحب فتح القدیر ابن ہمام، سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں دو سو علماء اور مفتیان کرام کا مرتب کردہ فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ اور علامہ ابن عابدین شامی کے فتویٰ کے بعد روافض کی تکفیر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے جبکہ اب سے تقریباً پچاس سال قبل امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک اجتماعی فتویٰ ترتیب دے کر شائع کیا تھا جس میں اس وقت دار العلوم دیوبند کے تمام مدرسین اور مفتیان کرام کے علاوہ بہت سے علماء کرام کے دستخط تھے خاص کر مولانا مفتی مسعود صاحب مفتی محمد شفیع صاحب، مہتمم دار العلوم کورنگی کراچی مولانا رسول خان صاحب حضرت مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندی مولانا محمد انور چاند پوری مولانا ابراہیم بلیاویؒ مولانا خلیل احمد مراد آبادی مولانا سید حسین احمد مدنی مفتی مہدی حسن

شاہجہان پوری، حضرت مولانا عبدالرحمٰن امروہی، مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب وغیرہ اکابر علماء دیوبند اور بہت سے علماء اہل حدیث کے دستخط ثبت ہیں اور جماعت بریلوی کے بانی مولانا احمد رضا خان نے رد شیعہ پر ایک مبسوط فتویٰ تحریر کرکے رد الرفضہ کے نام سے شائع کیا ہے۔

ان اکابر کے فتاویٰ کے بعد بھی اگر شیعوں کی تکفیر میں کسی کو شبہ ہے تو اس پر بڑی حسرت کی بات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سینہ کو حق بات کے سمجھنے سے تنگ کر دیا ہے اور تاحال گمراہی میں چھوڑ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

اس لئے ہمارا ادارہ "مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش" کے اراکین نے متفقہ طور پر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی (ہندوستان) کے جواب اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن خان ٹونکی۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن پاکستان کے جواب سے اتفاق کیا اور ان کے فتویٰ کی توثیق کر دی۔ اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ شیعہ اثنا عشری جن کے عقائد مذکورہ بالا کفریات کے علاوہ دوسرے بے شمار کفریات اور زندقہ پر مشتمل ہیں۔ وہ کافر ملحد اور زندیق ہیں جب تک وہ ان کفریات سے توبہ نہیں کرتے ان سے کسی قسم کا اسلامی رشتہ تعلقات جائز نہیں ہے ان سے مناکحت جائز نہیں ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا ناجائز نہیں۔ ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں شیعہ مسلمانوں کا وارث نہ ہوگا۔

فقط واللہ اعلم

(کتبہ) محمد انعام الحق چاٹگامی ۸ / ۵ / ۱۴۰۸ھ

تصدیقات اراکین مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش

مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی، مشیر خاص مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش، ـــ مفتی بشیر احمد صاحب کملائی، ـــ مفتی جسیم الدین صاحب چاٹگامی، ـــ مفتی محمود الحسن صاحب چاٹگامی، ـــ مفتی شہید اللہ کسنوی، ـــ محمد حفظ الرحمٰن کملائی، ـــ محمد بذل الرحمن بریسالی، ـــ محمد عبدالحیٔ بریسالی تاج الاسلام کشور گنجی، ـــ شہاب الدین فیروز پوری، ـــ محمد رستم کھلنوی، ـــ فیض اللہ چاند پوری، ـــ محمد شہید اللہ گوپال گنجی، ـــ محمد عبدالرشید گوپال گنجی، ـــ مولانا شمس الرحمن مومن شاہی، ـــ محمد بلال الدین کملائی، ـــ محمد عبدالقادر شریعت پوری، ـــ عبدالحکیم، نترکونا، ـــ محمد ابو موسیٰ کشور گنجی، ـــ محمد حسن چاٹگامی، ـــ محمد عبدالغفار فرید پوری، ـــ محمد یونس علی فرید پوری، ـــ شہید الاسلام فرید پوری، ـــ ابوالبشر شریعت پوری، ـــ کفایت اللہ سندیپی، ـــ محمد اسحاق ڈاکوی، ـــ محمد مسعود الرحمٰن فرید پوری، ـــ ابو جعفر فرید پوری، ـــ روح الامین فرید پوری، ـــ شفیق الرحمٰن بھروی، ـــ نور اللہ ہاتیوی، ـــ محمد ابراہیم حسن مطلوب کملائی، ـــ عزیز الحق سلہٹی، ـــ سعید الرحمن رنگپوری، ـــ عبداللہ ڈاکوی، ـــ محمود الحسن مومن سنگھ، ـــ مجتبیٰ چاٹگامی، ـــ ایوب چاٹگامی، ـــ محب اللہ چاٹگامی۔

جامع العلوم چاٹگام، بنگلہ دیش

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد اللہ تعالیٰ پوری امت محمدیہ ناجیہ کی طرف سے حضرت العلام مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم کو جزائے خیر بخشے کہ اس پیرسالی میں انہوں نے انتھک محنت سے فرقہ اثنا عشریہ بالخصوص امام خمینی کے متعلق کماحقہ نقاب کشائی فرمائی۔

شیعہ فرقہ اثنا عشریہ کے کفر کے متعلق جو وجوہ حضرت مستفتی دامت برکاتہم نے پیش کی ہیں ان کی روشنی میں ہم سب اس فرقہ ضالہ ومضلہ کے متعلق کفر کے فتویٰ پر متفق ہیں۔

جو تفصیل حضرت مستفتی مدظلہم اور اکابر مفتیان کرام نے پیش کی اس پر مزید کچھ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

(فقط) احقر اظہار الاسلام عفاء اللہ عنہ، خادم دارالافتاء ومہتمم مدرسہ جامع العلوم (مہا) شہر چاٹگام بنگلہ دیش ۲۸ / ۶ / ۱۴۰۸ھ

من اجاب اصاب محمد عاصم عفاء اللہ عنہ، مدرس جامع العلوم شہر چاٹگام

قد اصاب من اجاب احقر عبد المالک قطبی عفی عنہ، مدرس مدرسہ جامع العلوم لالخان بازار شہر چاٹگام

احقر رفیق الدین عفاء اللہ عنہ، مدرس مدرسہ جامع العلوم شہر چاٹگام

قد اصاب المجیب رفیق احمد عفی عنہ، مدرس جامع العلوم لالخان بازار چاٹگام

مولانا عبید الحق صاحب سابق رئیس الاساتذہ مدرسہ عالیہ ڈھاکہ

ہمارے بزرگ محترم حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں فرقہ شیعہ اثناء عشریہ اور آیت اللہ خمینی کے خلاف اسلام جن عقائد آراء کو مستند حوالوں سے پیش کیا ہے اس کے بعد اس فرقہ کے بارے میں مزید اور تحقیقات کی ضرورت اور تردد کی گنجائش نہیں۔

بنابریں بندہ بھی حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی اور دارالعلوم دیوبند اور مفتی ولی حسن کی طرف سے دیئے ہوئے جوابات سے بشرح صدر پوری طرح متفق ہے کہ موجودہ ایرانی شیعہ فرقہ اثناء عشریہ خارج از اسلام ہے اس فرقہ کے ساتھ، قادیانی اور فرقہ بہائیہ کی طرح غیر مسلم کا سا معاملہ رکھنا چاہئے۔

احقر عبید الحق غفرلہ (خطیب جامع مسجد بیت المکرم ڈھاکہ) کیم رجب المرجب ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۸۸ء

تصدیقات اساتذہ کرام جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ

محمد علی عفاء اللہ عنہ، ۔ محمد نور الامین غفرلہ، ۔ محمد عبد الرشید غفرلہ، ۔ محمد عبد القدوس، ۔ محمد عبد المتین، ۔ خلیل احمد غفرلہ،

الجامعہ الاسلامیہ عزیز العلوم بابونگر، چٹاگانگ

یہودی لیڈر یا چیلا عبداللہ بن سبا کی بناکردہ پارٹی یا جماعت "فرقہ شیعہ" کے حالیہ رہبر روح اللہ خمینی (علیہ ماعلیہ) نے اپنی رسوائے زمانہ تصانیف میں صحابہ کرام بالخصوص حضرات شیخین (ابوبکر صدیق عمر فاروق) رضی اللہ عنہما کی شان میں وہ دلخراش گستاخیاں کیں جن سے پورے عالم اسلام کی روح تڑپ اٹھتی ہے۔ چنانچہ (۱) اپنی فارسی تصنیف "کشف الاسرار" (ص ۱۲۴) میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر قرآن کے صریح احکام کی مخالفت کا الزام لگایا ہے اس سے بڑھ کر گالی دگستاخی اور کیا ہو سکتی ہے؟ (۲) اور کتاب مذکور (ص ۱۵۰) میں حضرت عمرؓ کو صاف الفاظ میں کافر اور زندیق کہا ہے (۳) نیز کتاب مذکور اور اپنی عربی تصنیف "الحکومۃ الاسلامیۃ" کے متعدد صفحات میں ایسی باتیں لکھیں جن سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت کا سراسر انکار ہوتا ہے۔

خمینی صاحب کے مذکورہ بالا عقائد کی بنا پر ان کے اور ان جیسوں کے بارے میں علمائے اسلام اور جماعت مسلمین کے دوٹوک فیصلے سنئے۔

۱)۔۔۔ علامہ محقق ابن الہمام ارقام فرماتے ہیں:

"اور اگر کوئی شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے" (فتح القدیر، صفحہ ۲۴۸، جلد ۱)

۲)۔۔۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

"رافضی اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔" (عالمگیری جلد ۲، صفحہ ۲۶۸-۲۶۹)

۳)۔۔۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ارقام فرماتے ہیں:

"محمد بن یوسف الفریابی سے دریافت کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی گلوچ بکے، تو انہوں نے فرمایا! کہ وہ کافر ہے۔ پوچھا گیا کہ ایسے آدمی کی نماز جنازہ پڑھی جائے؟ آپ نے فرمایا! "نہیں"۔ (الصارم المسلول صفحہ ۵۷۰)

۴)۔۔۔ نیز ابن تیمیہ نے مختلف اسانید سے لکھا ہے کہ:

"حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ پر سب وشتم کرنے والوں کو مشرک کہا اور انہیں قتل کر دینے کا حکم کیا ہے" (کتاب مذکور صفحہ ۵۸۳)

ان نقول اور تصریحات وغیرہ کی بنا پر خمینی صاحب دائرہ اسلام سے بالکل خارج اور کافر ہیں اگر انتقال کرے تو مسلمانوں کو ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہئے۔ ہمارے مخدوم حضرت علامہ مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلہ میں جو عالمانہ فاضلانہ تحقیقات فرمائی ہیں وہ موبمو حق اور حقیقت کے موافق و مطابق ہیں۔ وما بعد ذلک الا الضلال

کتبہ محمد جنید بابونگری (سردار الافتاء) خادم حدیث نبوی، جامعہ بابونگر چاٹگام ۱۰/۶/۰۸

شیعیت درحقیقت یہودیت کا دوسرا رخ ہے جو تقیہ جیسا بدنما داغ کے سہارے مسلمانوں میں گھس پڑا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت کو ضروریات دین کا منکر بنا کے کافر یہودیوں کی جماعت بھاری کردی تو یہ ایک کافر جماعت ہے جو ضروریات دین کے ایک بڑے حصے سے منکر ہوگئی خصوصاً فرقہ اثنا عشریہ امامیہ جس کی سرکردگی اس وقت ایک شاطر بددین خمینی کے ہاتھ ہے جس کے کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ہاں صریح عقیدہ کفر ہے وہ انکے ہاں مذہب مسلمات میں سے ہے مسئلہ امامت کے پردے میں

انکار ختم نبوت کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ایک جانکاہ فتنہ کفر ہے وہ ان کے ہاں دینی ضروریات میں سے ہے حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سب وشتم اور لعن وطعن جو اسلام میں اہل اسلام کے لئے قطعاً موجب کفر ہے وہ ان کا مذہبی وظیفہ ہے ـــــ وغیرہ وغیرہ لہٰذا ان کے کفر میں شک کی گنجائش نہیں ہے محقق علام حضرت مولانا نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلے میں جو کچھ تحقیقات تحریر فرمائی ہیں ذرہ ذرہ صحیح اور بالکل عین حق کے مطابق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں سرخرو فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

(کتبہ) محمود حسن عفاء اللہ تعالیٰ عنہ (۱۸)

خادم دارالافتاء بالجامعہ الاسلامیہ عزیز العلوم بابونگر بنگلا دیش ۸ / ۸ / ۱۴۰۸ھ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کفریہ کی بنا پر کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ تعجب ہے اس نام نہاد اسلامی جماعت پر جو اس فرقہ کے غالی امام خمینی کو امام المسلمین کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ـــــ
ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محمد اسحٰق غفرلہ، شیخ المحدثین جامعہ، بابونگر

احقر محمد محب اللہ غفرلہ، مہتمم جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر — احقر محمد حبیب اللہ غفرلہ، محدث جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر

احقر محمد یونس غفرلہ، ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر — محمد عبد الباری ناظم دار الاقامہ جامعہ بابونگر

ایک زمانہ میں شیعہ اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے درمیان میں فرق سمجھا جاتا تھا لہٰذا فتاویٰ بھی امتیازی حیثیت سے دیا جاتا تھا غالباً بعد زمانہ اور بعض دوسری وجوہات سے فی الحال وہی فرقہ اثنا عشریہ امامیہ ہی فرقہ شیعہ کی حیثیت سے موجود ہے بنابریں خارج از اسلام کا فتویٰ اور حکم شیعوں پر ہی ہوگا اگر اطلاف قیاس کہیں کہیں کوئی شیعہ اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو تو وہ شیعہ اس فتویٰ کفر کی زد سے خارج ہی رہے گا۔

فقط ننگ اکابر، محمد عبد الرحمٰن غفرلہ، شیخ الحدیث جامعہ بابونگر

دار العلوم معین الاسلام، ہاٹ ہزاروی، چٹاگانگ

الحمد للہ لاھلہ والصلوٰۃ لاھلہا، بعد الحمد والصلوٰۃ موجودہ دور حد درجہ ابتلاء اور آزمائش کا دور ہے فرق باطلہ کی روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ ادھر علماء حق کی جانب سے قلمی اور لسانی جہاد بھی چلتا رہا۔ یوں تو اہل قبلہ کی تکفیر میں علماء حق انتہا درجہ کی احتیاط سے کام لیتے ہیں لیکن اسکے باوجود بھی اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اہل قبلہ میں سے جو فرقہ بھی ضروریات دین کا منکر ہو وہ قطعی کافر ہے خواہ وہ اپنے اسلام اور ایمان کا کتنے ہی زور وشور سے دعویٰ کرتا رہے۔ خمینی اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کے بارے میں فاضل محترم رئیس التحریر، محافظ دین متین علامہ محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے جس تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ان کی مستند کتابوں سے جس کثرت سے حوالہ پیش کئے انکے کفر ہونے میں شک نہیں ہو سکتا۔ تفصیل اگر دیکھنی ہو تو ماہنامہ بینات کراچی خصوصی اشاعت خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ اور فاضل محترم علامہ منظور نعمانی صاحب کی "ایرانی انقلاب" ضرور مطالعہ فرمائیں۔

احمد شفیع غفرلہ، خادم دار العلوم معین الاسلام ہاٹ ہزاری

ذیل میں بنگلہ دیش کے جن حضرات اہل علم کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مفتی اعظم پاکستان کے اس فتوے پر اپنے تصدیقی دستخط ثبت فرمائے تھے۔ جو الفرقان کی خصوصی اشاعت بابت ماہ دسمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ —— ان حضرات کے اسمائے گرامی اور ان کے دستخطوں کی فوٹو کاپی مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب جامعہ اسلامیہ کراچی کے توسط سے ادارہ الفرقان کو موصول ہوئی تھی۔ —— مفتی صاحب موصوف کے شکریہ کے ساتھ ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت مولانا عبد المنان صاحب شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ فینی نوا کھالی

حضرت مولانا فضل الحق صاحب شیخ الحدیث ورئیس الجامعۃ القرآنیہ العربیہ لالباغ ڈھاکہ

مولانا محب اللہ صاحب استاذ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب // // //

مولانا موسیٰ صاحب // // //

حضرت مولانا عبد المتین صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ عربیہ شیخ برچر نور سندی خلیفہ حضرت حافظ جی حضور مدظلہ

حضرت مولانا حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ نوریہ اشرف آباد (کرنگی چر) ڈھاکہ

امیر شریعت حضرت مولانا قاری احمد اللہ صاحب اشرف آباد

مولانا محب اللہ صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا صدیق الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا ابو طاہر صاحب مصباح استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا محبوب الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا اشرف علی صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا عبد الباری صاحب خادم جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ بنگلہ دیش

حضرت مولانا عبد المنان صاحب شیخ الحدیث استاذ جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ

مولانا عطاء اللہ صاحب استاذ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا قاری ابو ریحان صاحب // // //

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب // // //

مولانا محمد عمر صاحب دار العلوم خادم العلوم گوہر ڈانگا گوپال گنج

مولانا عبد الرزاق صاحب سیکرٹری جماعت خادم الاسلام بنگلہ دیش

حضرت مولانا عبد الحیٔ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ نوریہ اشرف آباد (کرنگی چر) ڈھاکہ

مولانا عظیم الدین صاحب محدث مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا فاروق احمد صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا اسماعیل صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا شمس الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا بشیر احمد صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا محمد عبد الجبار صاحب معین ناظم وفاق المدارس العربیہ بنگلہ دیش

اساتذہ کرام جامعہ فرید آباد

مولانا فضل الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ

مولانا عبد السمیع صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد روح الدین استاذ جامعہ

مولانا عبد القدوس صاحب محدث

مولانا محمد سخاوت حسین استاذ جامعہ

اساتذہ کرام جامعہ مدنیہ اسلامیہ قاضی بازار سلہٹ

حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب، استاذ الحدیث و رئیس الجامعہ

مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الحدیث

مولانا محمد نظام الدین صاحب، استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات

اساتذہ کرام جامعہ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلالؒ سلہٹ

حافظ مولانا اکبر علی رئیس الجامعہ

مولانا محب الحق مفتی جامعہ قاسم العلوم

مولانا ابو الکلام زکریا صاحب خادم دار الافتاء

مولانا محمد ناظر حسین صاحب استاذ حدیث

مولانا محمد عطاء الرحمٰن صاحب استاذ حدیث

جامعہ اسلامیہ دار العلوم مدنیہ جاترا باری ڈھاکہ

مولانا محمود حسن مہتمم جامعہ اسلامیہ جاترا باری

مولانا سراج الاسلام صاحب نائب مہتمم

مولانا ہدایۃ اللہ صاحب مدظلہ شیخ الجامعہ

مولانا صلاح الدین صاحب مدظلہ

مولانا حافظ رفیق احمد صاحب ناظم تعلیمات

مولانا عبد المجید صاحب استاذ جامعہ

مولانا عبد الحق صاحب استاذ جامعہ

مولانا عبد الحق صاحب (حقانی) استاذ جامعہ

مولانا انوار الحق صاحب استاذ جامعہ

مولانا عبد المنان صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد ادریس صاحب استاذ جامعہ

مولانا ضیاء الاسلام سابق مدرس لال باغ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا محمد اسحاق مہتمم مدرسہ دار العلوم موتی جھیل ڈھاکہ

مولانا محمد یعقوب استاذ مدرسہ دار العلوم موتی جھیل ڈھاکہ

مولانا محمد کلیم اللہ مہتمم مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا انوار الحق استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا محمد فیض اللہ استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا قاری منظور الٰہی صاحب استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

اساتذہ کرام جامعہ محمدیہ عربیہ محمد پورہ ڈھاکہ بنگلہ دیش ـ ۱۲۰۷

جناب حضرت مولانا مفتی منصور الحق صاحب دامت برکاتہم

جناب حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن استاذ الحدیث

جناب حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب محدث جامعہ

جناب حضرت مولانا علی اصغر صاحب استاذ الحدیث

بنگلہ دیش کے متفرق مقامات کے علماء کرام

مولانا حبیب اللہ مصباح

مولانا محمد عبدالحق مہتمم دارالعلوم درگاہ پور سلہٹ

مولانا محمد عبدالشہید مدرسہ دارالسنۃ گلمو کافن

مولانا محمد عبدالاول مہتمم جامعہ محمودیہ سلہٹ

مولانا محمد عبدالکریم صدر آزاد دینی ادارہ، سلہٹ

مولانا محمد یونس علی دارالعلوم حسینیہ ڈھاکہ

مولانا محمد شفیق الحق مہتمم جامعہ محمودیہ سلہٹ

سیف اللہ اختر، امیر حرکۃ الجہاد الاسلامی

حضرات علماء برطانیہ کا فتویٰ و تصدیقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ○

مولانا یعقوب اسماعیل قاسمی ڈیوزبری

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی متقدمین و متاخرین، نیز موجودہ دور کے ان کے امام روح اللہ خمینی کی کتابوں سے ان کے مندرجہ ذیل تین عقیدے نقل فرمائے ہیں۔

(1)—— شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے کہ حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما (نعوذ باللہ) کافر، منافق اور ملعون ہیں۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ حضرات شیخین کے بارے میں یہ ہے کہ ان دونوں کا مومن صادق اور جنتی ہونا قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اس لئے ان کو کافر کہنا اور مومن و مسلم نہ سمجھنا قرآن کریم کی اور ایک ایسی دینی حقیقت کی تکذیب کرنا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے قطعیت سے ثابت ہو چکی کہ ایک بات کا بھی انکار موجب کفر ہے۔

(2)—— شیعہ اثنا عشریہ کا موجودہ قرآن کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ محرف ہے اور اس میں حضرات خلفاء ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) نے تحریف اور رد و بدل کر دیا ہے اور یہ وہ اصلی قرآن کریم نہیں ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا اصلی قرآن کریم تو امام غائب اپنے ساتھ لے کر غار میں روپوش ہو گئے ہیں جو آخری زمانہ میں اس کو لے کر باہر نکلیں گے —— (نعوذ باللہ)

تمام مسلمانوں کا قرآنی آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا ہے؟ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں کے تحت بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کریم ہی وہ اصل کتاب اللہ ہے جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی اور اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا نہ ہی کسی حرف یا زیر زبر میں تحریف

ہوئی ہے اس لئے موجودہ قرآن کریم کے بارے میں تحریف اور تغیر وتبدل کا عقیدہ رکھنا قرآن کی تکذیب اور کفر بین ہے۔

(3)—— شیعہ اثنا عشریہ کے بنیادی عقیدوں میں ایک عقیدہ امامت کا ہے جو ان کی کتابوں میں واضح طور پر تفصیل سے مذکور ہے۔ بلکہ عقیدہ امامت اس فرقہ کی مذہبی اساس وبنیاد ہے اس عقیدہ امامت کے بارے میں جو تفصیلات شیعوں کی مستند کتابوں میں ہیں جو استفتاء میں پیش کردی گئی ہیں ان کی بنیاد پر یہ عقیدہ بلاشبہ امت مسلمہ کے مسلّمہ عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرتا ہے جو ضروریات دین میں سے ہے اور اس کا انکار بلاشبہ موجب کفر ہے۔

فرقہ اثنا عشریہ کے یہ تینوں عقیدے ان کے متقدین ومتاخرین کی کتابوں سے ثابت ہیں کتابوں کی عبارتیں استفتاء میں درج کردی گئی ہیں۔

الغرض مذکورہ بالا تینوں عقیدوں کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریہ کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کوئی شک شبہ نہیں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

احقر خادم العلماء یعقوب اسماعیل قاسمی غفرلہ (ڈیوزبری۔یو۔کے)

تصدیق وتائید فرمانے والے حضرات علماء کرام شہر باٹلی (Batley)

مولانا ابراہیم غفرلہ نوسارکا — مولانا عبدالروف لاجپوری — مولانا ایوب ہاشمی عفی عنہ کھولوڈیہ — مولانا محمد شعیب عفی عنہ — مولانا ابراہیم احمد کرولیا — مولانا محمد یوسف غفرلہ دیوان — مولانا عبدالحئی سیدات غفرلہ — مولانا ہاشم ابراہیم راوت غفرلہ۔

حضرات علماء کرام شہر بولٹن (Bolton)

مولانا قاری یعقوب ابراہیم قاسمی (خطیب لیبہ مسجد بولٹن) — مولانا اسماعیل حافظ علی (مدرس دارالعلوم بری) — مولانا فیض علی شاہ عفی عنہ (سابق استاذ دارالعلوم دیوبند) — مولانا عمرجی محمد (مدرس دارالعلوم۔بری) — مولانا عبدالحق غفرلہ کمبولوی (وطنی نسبت) — مولانا موسیٰ محمد کنتھاروی (وطنی نسبت)۔

حضرات علماء کرام شہر پرسٹن (Preston)

مولانا اسماعیل غفرلہ بھڑکودروی (وطنی نسبت) — مولانا یعقوب شیخ دیولوی غفرلہ — مولانا اسماعیل کنتھاروی — مولانا ابراہیم اچھودی غفرلہ — مولانا ابراہیم محمد پٹیل۔

حضرات علماء کرام شہر گلوسٹر (Gloucester)

مولانا محمد یوسف لوات عفی عنہ — مولانا ابراہیم یوسف قاضی غفرلہ — مولانا موسیٰ ابراہیم کھولوڈیہ عفی عنہ — مولانا اسماعیل سورتی غفرلہ — مولانا عبدالصمد کھروڈوی غفرلہ — مولانا عبدالصمد ندوی غفرلہ مولانا آدم بانسروڈ۔

حضرات علماء کرام شہر کاونٹری (Coventry)

مولانا احمد علی عفی عنہ کاونٹری — مولانا غلام رسول ہتھوڑوی غفرلہ کاونٹری — مولانا محمد اسماعیل غفرلہ کاونٹری — مولانا سلیمان بن احمد وارچھیہ غفرلہ کاونٹری — مولانا یوسف سیدات غفرلہ دیولوی — مولانا مقصود احمد عبد القادر غفرلہ۔

حضرات علماء کرام شہر ننی ٹن (Noneton)

نحمدہ' ونصلے علے رسولہ الکریم۔ اما بعد ایرانی انقلاب' خمینی اور شیعہ اثنا عشریہ فرقہ کے متعلق قدیم اور جدید اکابرین وبزرگان دین کی تحریرات اور فتاویٰ ہم نے بغور دیکھے اور اس سے ہم اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

مولانا بندہ احمد میاں بن یوسف منگیرا (خیر گامی) غفرلہ' — مولانا ایوب محمد غفرلہ'

مولانا اسماعیل محمد جوگواڑی' — مولانا عباس محمد عفاء اللہ عنہ'

مولانا اسماعیل یوسف وانیا غفرلہ'

حضرات علماء کرام شہر بلیک برن (Blackburn)

مولانا غلام محمد راوت عفی عنہ — مولانا ہارون راوت غفرلہ — مولانا معین الدین حیدر آبادی عفی عنہ — مولانا شبیر احمد لونت غفرلہ — مولانا ولی اللہ آدم غفرلہ — مولانا عبدالصمد مولانا اسماعیل غفرلہ — مولانا محمد فاروق مفتاحی غفرلہ — مولانا یعقوب اسماعیل کاوی غفرلہ — مولانا اسماعیل احمد واڑی غفرلہ — مولانا احمد سعید بن سیدات فلاحی — مولانا محمد اسماعیل یوسف پٹیل عفی عنہ — مولانا عبدالحمید غفرلہ — مولانا عبدالجلیل قاسمی غفرلہ — مولانا علی بھائی مایت غفرلہ — مولانا غلام رسول مظاہری عفی عنہ'

حضرات علماء کرام شہر ڈیوزبری (Dewsbury)

مولانا عبدالرشید ربانی غفرلہ ناظم اعلیٰ جمعیت علماء برطانیہ ڈیوزبری (انگلینڈ) — مولانا سید عبدالاحد قادری غفرلہ'

حضرات علماء کرام شہر گلاسگو (Glasgow)

مندرجہ بالا شیعی عقیدے بلاشبہ موجب کفر ہیں۔

مولانا مقبول احمد غفرلہ خطیب مرکزی جامع مسجد گلاسگو — مولانا محمد اسلم لاہوری عفی عنہ، مسجد النور گلاسگو

حضرات علماء کرام شہر لسٹر (Leicester)

مولانا محمد عبدالکریم ہارٹینگ ٹن روڈ لسٹر — مولانا احمد علی صوفی — مولانا محمد یوسف سورتی غفرلہ امام مسجد فلاح — مولانا محمد یعقوب پانڈور — مولانا غلام محمد عفاء اللہ عنہ — مولانا محمد فقیر کانگوئی — مولانا غلام محمد عالی پوری — مولانا محمد یعقوب قاری — مولانا یوسف اسماعیل عفی عنہ — مولانا عبدالغنی کاپھوی — مولانا محمد عمران غفرلہ — مولانا آدم لونت غفرلہ خطیب جامع مسجد۔

میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ کے فتوے کی تائید کرتا ہوں۔ اقبال احمد الاعظمی لسٹر

(یہ مولانا اقبال احمد الاعظمی دارالافتاء ریاض کے مبعوث ہیں۔)

حضرات علماء کرام شہر بریڈفورڈ (Bradfoed)

مذکورہ بالا تینوں عقیدے رکھنے والے یقیناً کافر ہیں۔

مولانا محمد شمیر الدین غفرلہ — مولانا عبدالغنی عفی عنہ — مولانا لطف الرحمٰن خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ — مولانا عبدالرحمٰن حسن غفرلہ — مولانا احمد پانڈور غفرلہ — مولانا اسماعیل بسم اللہ عفی عنہ — مولانا حسن محمد منتگاروی۔

حضرات علماء کرام شہر برسٹل (Bristol)

مولانا عبدالرحمٰن عفی عنہ — مولانا محمد سلیمان لاجپوری غفرلہ — مولانا الیاس عبداللہ غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر ولسال (Walsall)

مذکورہ بالا عقائد کا جو بھی معتقد ہو اور کسی بھی فرقہ سے اس کا تعلق ہو اس کے کفر میں شک وشبہ نہیں ہے۔

مولانا عبدالاول غفرلہ — مولانا غلام محمد باردولی عفی عنہ — مولانا محمد بھولا غفرلہ — مولانا ضمیرالدین بنگلہ دیشی — مولانا محمد عثمان سورتی — مولانا عبدالحق گورا — مولانا محمد حسن پردھانوی غفرلہ صدر مرکزی جمعیت علماء برطانیہ،

فتویٰ علمائے مانچسٹر (Manchester)

اگر کوئی شخص حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو کافر سمجھے، قرآن مجید کو محرف سمجھے اور عقیدہ ... نی کرنے والا عقیدہ امامت رکھے چاہے ہو اپنے آپ کو مسلمان کہلائے وہ شخص یقیناً کافر ہے۔

(کتبہ) حبیب الرحمٰن غفرلہ امام مدینہ ...

فتویٰ جناب مولانا صہیب حسن صاحب (مبعوث دار الافتاء ریاض، لندن)

شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے بعد آئمہ کے معصوم ہونے کا عقیدہ اور بیشتر صحابہ کرام بشمول عشرہ مبشرہ ... مذموم ہرزہ سرائی بلکہ ارتداد کا عقیدہ رکھنا انہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

صہیب حسن (لندن) ۲۱ / رمضان ...

فتویٰ جناب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

خطیب مرکزی جامع مسجد ولور ہمپٹن (انگلینڈ)

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی ولا نبوۃ بعدہ

مجھے محقق العصر عارف باللہ ترجمان اہل السنۃ والجماعۃ حضرت اقدس مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کی تحقیق پر مکمل اعتماد ہے ... وں (روافض وشیعہ) کہ جو تحریف قرآن کے قائل ہوں یا حضرات شیخین یعنی افضل البشر بعد الانبیاء حضرت صدیق اکبر اور افضل ... بعد الصدیق حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر لعن طعن تکفیر یا تفسیق کریں اور ائمہ کرام کو معصوم عن الخطاء صاحب وحی اور تحریم و تحلیل ... ہوں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ اتنا کچھ جاننے کے بعد بھی اگر کوئی ایسے لوگوں کو مسلمان کے لایعنی و عبث تو ... ان کی تکفیر میں تامل و توقف کرے اسے ملحد و زندیق سمجھتا ہوں فماذا بعد الحق الا الضلال۔

حضرت العلام مولانا نعمانی مدظلہم کو حق تعالیٰ شانہ پوری امت کی طرف سے اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے ا... ت کو سرانجام دے کر امت مسلمہ پر حقیقت کما حقہ واضح فرما دی۔

محمد ابراہیم سیالکوٹی عفی عنہ، (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

برطانیہ میں مقیم حضرات علمائے کرام کی اجتماعی توثیق

برطانیہ میں مقیم علماء کی ایک تنظیم حزب العلماء یو۔کے' کی دعوت پر ۲ اپریل ۱۹۸۸ء کو برطانیہ کے علماء کرام کا ایک اہم اجلاس وہاں کے ممتاز عالم دین مولانا موسیٰ کرماڈی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں علماء کی کئی نمائندہ تنظیموں کی طرف سے سو سے زیادہ علماء کرام نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں شیعی اور اثنا عشریہ کی تکفیر کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا اور اس سلسلہ میں ایک تجویز متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ حزب العلماء (یو' کے) کے سیکرٹری مولانا یعقوب مفتاحی صاحب نے مذکورہ تجویز اور ممتاز شرکاء اجلاس کے اسماء گرامی کی فہرست الفرقان کے اس خصوصی شمارہ میں اشاعت کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ ذیل میں وہ تجویز بعینہٖ مولانا یعقوب مفتاحی صاحب کے شکریہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔

برطانیہ کے علماء کرام کا یہ نمائندہ اجلاس اس کی تصدیق کرتا ہے حقیقت میں اثنا عشری شیعوں کے خلاف اسلام عقائد مثلاً ختم نبوت کا انکار اور تحریف قرآن کے قائل ہونے کی وجہ سے بلاشبہ یہ لوگ کافر و مرتد ہیں۔

منجانب:۔ حزب العلماء یو۔کے' جمعیت علماء برطانیہ' مرکزی جمعیت علماء یو۔کے۔

احقر یعقوب مفتاحی' سیکرٹری حزب العلماء یو۔کے۔

21, PALM STREET, BLACKBURN (LANG'S) U.K.

اجلاس میں شریک ہونے والے علماء کرام کے اسماء گرامی

حضرت مولانا اسماعیل کتھاروی صدر حزب العلماء

حضرت مولانا یعقوب مفتاحی سیکرٹری حزب العلماء

حضرت مولانا عبدالرشید ربانی سیکرٹری جمعیت علماء

حضرت مولانا احمد پاندور صدر جمعیت علماء

حضرت مولانا محمد حسن صدر مرکزی جمعیت علماء

حضرت مولانا فضل حق نائب سیکرٹری مرکزی جمعیت علماء

حضرت مولانا لطف الرحمٰن نائب صدر مرکزی جمعیت علماء

حضرت مولانا فتح محمد لہر' خزانچی جمعیت علماء

حضرت مولانا عبداللہ خزانچی حزب العلماء

حضرت مولانا ولی اللہ ناظم نشرواشاعت حزب العلماء

حضرت مولانا موسیٰ کرماڈی سرپرست حزب العلماء

حضرت مولانا اسماعیل حاجی ناظم شرعی پنچایت حزب العلماء

حضرت مولانا قاری سلیمان خطیب مسجد انیس الاسلام

حضرت مولانا مفتی محمد مصطفیٰ خطیب مسجد لندن

حضرت مولانا اسماعیل اکوبت خطیب مسجد قوۃ الاسلام

حضرت مولانا قاری حنیف خطیب مسجد توحید الاسلام

حضرت مولانا مفتی عبدالصمد مدرس دارالعلوم بری

حضرت مولانا قاری اسماعیل مدرس دارالعلوم بری

حضرت مولانا قاری نور محمد خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ

حضرت مولانا ابراہیم خطیب مسجد میرٹن

حضرت مولانا یعقوب خطیب طیبہ مسجد

حضرت مولانا یعقوب خطیب زکریا مسجد

حضرت مولانا ولی اللہ خطیب مکی مسجد
حضرت مولانا عبدالرزاق خطیب جامع مسجد برنلی
حضرت مولانا عبدالرحمن کیمل پوری خطیب مسجد
حضرت مولانا محمد ازہر شیفیلڈ
حضرت مولانا یعقوب آچھوودی صدر مدرس
حضرت مولانا اسماعیل بھوتا خطیب مسجد لندن
حضرت مولانا عثمان خلیفہ صاحب
حضرت مولانا محمد اقبال صاحب
حضرت مولانا قاری عبدالجلیل منی پور خطیب مسجد
حضرت مولانا احمد علی مانیک پوری خطیب جامع مسجد
حضرت مولانا حافظ ابراہیم صوفی
حضرت مولانا یعقوب بخش صاحب
حضرت مولانا یوسف کرماڈی صاحب
حضرت مولانا ہاشم یعقوب صاحب
حضرت مولانا ولی اللہ آدم صاحب
مولانا امداد اللہ قاسمی
مولانا محمد خورشید
حاجی محمد یٰسین گل
حضرت مولانا یعقوب متادار صاحب
حضرت مولانا عبداللہ احمد صاحب
حضرت مولانا یعقوب آدم صاحب
حضرت مولانا منصور احمد صاحب
حضرت مولانا محمد کوتھی خطیب مسجد لنکاسٹر
حضرت مولانا محمد موسیٰ بری
حضرت مولانا یوسف صاحب
حضرت مولانا عبدالحق ڈیسائی پرسٹن

حضرت مولانا سلمان خطیب مسجد ہنر لنگٹن
حضرت مولانا فاروق خطیب مسجد برمنگھم
حضرت مولانا محمد اسلم زاہد خطیب مسجد
حضرت مولانا حافظ احمد خطیب مسجد
حضرت مولانا عبدالرشید کاوی خطیب مسجد لندن
حضرت مولانا موسیٰ علی نائب مہتمم بچوں کا گھر آمود
حضرت مولانا محبوب کرماڈی خطیب مسجد چورلی
حضرت مولانا محمد نعیم صاحب خطیب مسجد
حضرت مولانا احمد سیدات صاحب
حضرت مولانا صالح سیدات صاحب
حضرت مولانا یعقوب من من صاحب
حضرت مولانا یعقوب قلموی صاحب
حضرت مولانا عمر منوری صاحب
حضرت مولانا داؤد مفتاحی صاحب
حضرت مولانا قاری عبدالرشید ٹیلر صاحب
مولانا امداد الحسن نعمانی
مولانا فاروق احمد صدام مسجد
قاری محمد طیب عباسی لندن
حضرت مولانا داؤد کنتھاروی صاحب
حضرت مولانا حسن صاحب خطیب مسجد
حضرت مولانا محمد امین صاحب خطیب مسجد لیڈز
حضرت ابراہیم کھیمی صاحب
حضرت مولانا محمد ابراہیم خطیب مسجد لنکاسٹر
حضرت مولانا فضل الحق خطیب مسجد مانچسٹر
حضرت مولانا اسماعیل صاحب وولورہمٹن
حضرت مولانا فاروق ڈیسائی پرسٹن

حضرت مولانا فاروق ڈیبائی بولٹن

حضرت عبد الحمید صالح صاحب

حضرت مولانا مفتی عنایت مفتاحی بلیک برن

حضرت مولانا علی محمد صاحب برمنگھم

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب

حضرت مولانا موسیٰ کتھاروی صاحب

حضرت مولانا بلال صاحب لندن

حضرت مولانا یوسف باری والا

حضرت مولانا زبیر احمد صاحب

حضرت مولانا اکرم صاحب

حضرت مولانا عبد الاحد صاحب

حضرت مولانا ابراہیم جوگواری صاحب

حضرت مولانا ابراہیم بھیات صاحب برمنگھم

حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب

حضرت مولانا داؤد لمباڈا بولٹن

حضرت مولانا قاری عبد الغفور صاحب

حضرت مولانا حافظ ہاشم صاحب

حضرت مولانا ایوب کھڑودوی صاحب

حضرت مولانا یعقوب برتیج صاحب

حضرت مولانا رفیق احمد لسٹر

حضرت مولانا شیر صاحب لندن

حضرت مولانا عثمان سلیمان صاحب

حضرت مولانا مسعود احمد صاحب خطیب مسجد

حضرت مولانا سمیر الدین بہاری

حضرت مولانا ابراہیم بوبات صاحب

حضرت مولانا یوسف جھنگاریا صاحب

حضرت مولانا قاری آدم کتھاروی صاحب

حضرت مولانا اسد اللہ طارق

ہندوستان کے بعض دینی اداروں و علماء کرام کے وہ جوابات جو بعد میں موصول ہوئے

جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی بھوپال

مع تصدیقات اساتذہ جامعہ و دیگر علماء بھوپال

شہر بھوپال کے ہم خادمان علم دین خصوصاً جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی کے اساتذہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کے اس
سوال پر جو شیعی فرقہ اثنا عشریہ کے متعلق ہے جس کا جواب حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ العالی امیر شریعت ہند نے دیا ہے حرف

بہ حرف تائید کرتے ہیں اور ان حضرات کی جرات وہمت کی داد دیتے ہیں جنہوں نے ہمت اور عزیمت کے ساتھ یہ فیصلہ دیا ہے اور ان اسلام دشمنوں کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ جن سے ہمیشہ اسلام کو نقصان پہنچا ہے اور اب یہ فرقہ باطلہ کلمۃ حق ارید بہ الباطل کے ساتھ میدان میں آکر حرمین شریفین کو میدان جنگ بنا رہا ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے من دخلہ کان امنا وہاں جاہین خمینی اللہ اکبر خمینی رہبر کا نعرہ لگاکر بجائے عبادت اور حج کے شور کرتے ہیں اور نعرہ بازی کرتے ہیں جو غیر مسلموں (مشرکین) کے لئے قرآن نے کہا ہے وما کان صلاتہم عند البیت الامکاء و تصدیۃ یہ مشرکین کی عبادت کے طریقہ کی تائید کرتے ہیں۔ خدا نے تو مسلمانوں کو خاموش رہ کر اور عجز و انکساری کے ساتھ عبادت کا حکم دیا۔ کما قال تعالی ادعوا ربکم تضرعا و خیفۃ اسلامی طریقہ کو چھوڑ کر مشرکین کے طریقہ کو اختیار کرتے ہیں بلاشک یہ اسلام کے خارج ہیں ایسے لوگوں کو تو حج اور مسجد نبوی کی زیارت سے روکا جائے اللھم حفظنا من شرورتہم۔ واللہ علم بالصواب

المجیب محمد عبدالرزاق عفی عنہ، مفتی اعظم و امیر شریعت مدھیہ پردیش و ناظم جامعہ اسلامیہ عربیہ بھوپال

سید عابد وجدی قاضی دارالقضاء بھوپال — عبداللطیف نائب قاضی دارالقضاء بھوپال

احمد سعید مجددی غفرلہ، خانقاہ مجددیہ بھوپال — محمد علی غفرلہ نائب مفتی بھوپال واستاذ حدیث وفقہ دارالعلوم تاج المساجد بھوپال

الجواب صحیح — محمد ابراہیم (نائب صدر المدرسین جامعہ اسلامیہ عربیہ) — الجواب صحیح والمجیب صحیح — سید محمد فاضل

الجواب صحیح — محمد الیاس قاسمی مدرس جامعہ — الجواب صحیح — قاسمی مدرس جامعہ وامام وخطیب جامع مسجد بھوپال

الجواب صحیح — حضرت مولانا محمد مہدی حسن مدرس جامعہ — الجواب صحیح — محمد اسحاق قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — عبدالباسط مفتاحی مدرس جامعہ — الجواب صحیح — عبدالحفیظ جامعہ مدرس جامعہ

الجواب صحیح — رشید الدین قاسمی مدرس جامعہ — الجواب صحیح — فضل الرحمن قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — ابوالکلام قاسمی مدرس جامعہ — الجواب صحیح — رحیم اللہ قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد مصطفیٰ ہاشمی القاسمی مفتی جامعہ — الجواب صحیح — شمس الدین آفریدی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — (نام نہیں پڑھا جاسکا) نائب ناظم جامعہ — الجواب صحیح — محمد ایوب مظاہری مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد نعمان ندوی استاذ حدیث دارالعلوم تاج المساجد ورکن شوریٰ دارالعلو ندوۃ العلماء لکھنؤ

الجواب صحیح — محمد شرافت علی ندوی استاذ // // // // //

الجواب صحیح — ڈاکٹر حمید اللہ ندوی // // // // //

الجواب صحیح — محمد اسحاق خان، قاضی شہر ریاست شاہجہاں پور ایم۔پی — الجواب صحیح — عبدالوحید قاسمی غفرلہ

دارالعلوم اسلامیہ ماٹلی والا بھروچ گجرات

باسمہ الکریم

حامداً و مصلیاً :- فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں الفرقان کی خصوصی اشاعت (شمارہ ۱۰ / ۱۲ / اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۷ء) میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کا استفتاء اور محدث کبیر محقق عصر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم کا مدلل و مفصل جواب ازاول تاآخر ہم لوگوں نے بغور پڑھا اور ہندوپاک کے مفتیان کرام اور علماء امت کی تائیدات وتصدیقات بھی پڑھیں۔

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم اور دیگر مفتیان کرام اور علماء امت نے اپنے اپنے جوابات میں قرآن واحادیث اور اجماع امت سے اس فرقہ باطلہ کے متعلق جو فیصلے صادر فرمائے ہیں ہم سب اس کی مکمل تائید وتصدیق کرتے ہیں اور اس فرقہ کو ان کے عقائد کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سعید احمد دیولوی خادم دارالافتاء بدارالعلوم ماٹلی والا بھروچ (۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ)

الجواب صحیح —— یعقوب احمد دستوی عفی عنہ، مہتمم دارالعلوم ماٹلی والا بھروچ

فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کو میں ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر کافر سمجھتا ہوں اور ان کی تکفیر کو اپنے لئے باعث اجر سمجھتا ہوں۔

محمد ابوالحسن علی غفرلہ (شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ عید گاہ روڈ بھروچ گجرات)، —— عبدالحنان استاذ حدیث، —— علی حق آدم دستوی استاذ حدیث، —— اقبال ٹنکاروی استاذ فقہ عربی محمد صالح عفی عنہ استاذ ادب دارالعلوم، —— نذیر احمد دیولوی غفرلہ استاذ تفسیر، —— یعقوب عبداللہ کرماڈی غفرلہ استاذ عربی، —— رشید احمد غفرلہ استاذ عربی ادب ابراہیم خانپوری استاذ عربی۔

تصدیق جناب مولانا منہاج الحق قاسمی وحضرات اساتذہ جامعہ حیات العلوم مراد آباد

حامداً و مصلیاً و مسلماً، اما بعد

شیعی مذہب اور اثنا عشری دین جو درحقیقت اب تک "عقیدہ کتمان" کے غلیظ پردوں میں چھپ کر یہودی طور طریقوں اور منافقانہ خصائل کے باوجود اسلام کا لباس زیب تن کرکے خود اسلام کی بیخ کنی کے لئے خفیہ اور یہودیانہ سازشوں میں مشغول رہا ہے۔ —— اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق کماحقہ اجر جزیل عطا فرمائے حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم کو جنھوں نے امت کے مرحومین میں اصحاب دعوت وعزیمت کے اسوہ حسنہ کو اختیار فرماکر شیعیت سے متعلق کتاب "ایرانی انقلاب" امام خمینی اور شیعیت تصنیف فرمائی نیز خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں نہایت جامع اور مفصل استفتاء مرتب فرماکر اصل شیعوں کے "عقیدہ کتمان" کے غلیظ پردوں کو چاک کردیا ہے۔ اور مزید برآں جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی دامت برکاتہم کے تحقیقی وتفصیلی جواب استفتاء اور دیگر علماء کرام کے تفصیلی اور تصدیقی جوابات

اب یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں اور واضح ہوگئی ہے کہ بلا شک وشبہ اثنا عشریہ عقائد کے ماننے والے کافر و مرتد ہیں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم (کتبہ) بندہ معراج الحق قاسمی سنبھلی عفاء اللہ عنہ

احقر بھی تحریر بالا سے اتفاق کرتا ہے۔

احقر۔ الطاف الرحمٰن خادم دار الافتا جامعہ حیات العلوم — احقر۔ محمد شفیع غفرلہ مدرس جامعہ حیات العلوم مراد آباد

احقر بھی تحریر مندرجہ بالا کی توثیق کرتا ہے۔ بندہ محمد ذکوۃ قلزم حیاتی نقشبندی حیات العلوم

دارالعلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

حامداً و مصلیا و مسلما اما بعد حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نعمانی کے مبسوط و مفصل استفتاء اور محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی اور مفتی اعظم حضرت مولانا محمود حسن صاحب گنگوہی کے مبرہن وبصیرت افروز اور حق وحقیقت مبنی جوابات اور دیگر علماء کرام ومفتیان عظام کی تائیدات کا بغور مطالعہ کیا شیعوں کے فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد خبیثہ سے پوری واقفیت اور قرآن وسنت کے دلائل کی روشنی میں ہم ان سب فتاویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

نسیم احمد غازی مظاہری صدر مدرس دار العلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

الجواب صحیح — محمد علم قاسمی غفرلہ، مہتمم جامع الہدیٰ مراد آباد — الجواب صحیح — محمد عبد الرحمٰن، نقشبندی، مجددی۔

الجواب صحیح — عبد الروف قاسمی مفتی دار العلوم جامع الہدیٰ — الجواب صحیح — محمد وسیم استاذ دار العلوم جامع الہدیٰ

الجواب صحیح — محمد خالد استاذ دار العلوم جامع الہدیٰ

مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور سہارنپور

فرقہ اثناء عشریہ تحریف قرآن کا قائل ہے باستثناء چند تمام صحابہ کرام خصوصاً حضرات شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر و مرتد مانتا ہے بارہ حضرات کو امام معصوم مانتا ہے۔ اور امام معصومین کا درجہ ان کے یہاں نبی سے بڑھ کر ہے۔

اس لئے اسلاف واکابرامت نے ہمیشہ اس فرقے کی تکفیر کی ہے امام دار الحجرہ سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے آیت لیغیظ بھم الکفار سے اس فرقے کی تکفیر کو قول مستنبط کیا ہے (کما فی التفسیر لابن کثیر) وغیرہ۔ بندہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ العالی کے جواب کی حرف بحرف تائید کرتا ہے اور اثناء عشری شیعہ کو کافر قرار دیتا ہے۔

فقط احقر عبد العزیز/مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور، ضلع سہارنپور

الجواب صحیح ——

محمد عباس مظاہری خادم، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور — ظہور احمد مظاہری غفرلہ مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

محمد طاہر مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد غانم عبدالاحد مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
سید مہدی حسن غفرلہ مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
ریاض احمد مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد احمد غفرلہ مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد ایوب قاسمی مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
سید عبدالرحیم مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

اہلسنّت والجماعت علماء بریلی کے تاریخ ساز فتاویٰ

جو شخص شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

- غوث وقت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ
- اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ
- دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کا فتویٰ
- دارالعلوم غوثیہ لاہور کا فتویٰ
- جامعہ نظامیہ رضویہ کا فتویٰ

شیعوں کے بارے میں غوث وقت
سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف کا فتویٰ

حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے فرمایا۔

”جس شخص یا فرقہ میں یہ (شیعوں والے) اوصاف ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص یا گمراہ فرقہ سے حسب اقتضا
الحب للہ والبغض للہ خلط ملط ہونا اور رسم و راہ رکھنا منع ہے ”شیخین“ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ کو

کہنے والا "جمہور المسلمین" کے نزدیک کافر ہے ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔

(آفتاب ہدایت صفحہ ۱۰۵، ناشر مدنی مسجد، چکوال)

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا اہم فتویٰ

بالجملہ ان رافضیوں، تبرائیوں (شیعوں) کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے، ان کے ساتھ مناکحت (نکاح) نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہرالٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں سے ہو، جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی، اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔

رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا ترکہ بھی نہیں پاسکتا، سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام ہے۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کرکے سچے مسلمان بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ، اتم

کتبہ عبدہ المذنب: احمد رضا بریلوی (رد الرفضہ، صفحہ ۲۳، ناشر: مرکزی مجلس رضا، پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶۔ لاہور)

اعلیٰ حضرتؒ کی تصانیف رد شیعیت میں

اعلیٰ حضرت نے رد شیعیت میں "رد الرفضہ" کے علاوہ متعدد رسائل لکھے ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1)......... الادلۃ الطاعنۃ (روافض کی اذان میں کلمہ خلیفہ بلافصل کا شدید رد)

2)......... اعالی الافادہ فی تعزیۃ الہند و بیان الشہادۃ (۱۳۲۱ھ) (تعزیہ داری اور شہادت نامہ کا حکم)

3)......... جزاء اللہ عدوہ باباہ ختم النبوۃ (۱۳۱۷ھ) (مرزائیوں کی طرح روافض کا بھی رد)

4)......... اللمعۃ الشمعہ، شیعۃ الشفعہ (۱۳۱۲ھ) (تفضیل و تفسیق سے متعلق سات سوالوں کا جواب)

5)......... شرح المطالب فی مبحث ابی طالب، (۱۳۱۶ھ) (ایک سو کتب تفسیر و عقائد وغیرہا سے ایمان نہ لانا ثابت کیا)

ان کے علاوہ رسائل اور قصائد جو سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھے ہیں وہ شیعہ و روافض کی تردید ہیں۔

حضرات خواجہ قمرالدین سیالوی ؒ کا فرمان (بحوالہ مذہب شیعہ مع ضمیمہ)

حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی ؒ کا یہ فرمان بہت ہی مشہور ہے کہ "اگر اوپر بہتے ہوئے پانی سے سور پانی پی لے تو اس سے پینا جائز ہے اور اگر شیعہ وہاں سے پانی پی لے تو پینا جائز نہیں کیونکہ وہ نجس اور دشمن صحابہ ؓ ہیں۔"

سیال شریف کا تازہ فتویٰ

شیعیت اسلام کے خلاف بدترین سازش ہے اور یہود و مجوس وغیرہ کی اسلام سے بدلہ لینے کی مذموم کوشش جس کو صرف اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا گیا ہے۔ جو کہ درحقیقت یہودی اور مجوسی نظریات اور اعمال و اخلاق کا ایک چربہ ہے اور معجون مرکب، اسے اسلام، قرآن و اہل بیت سے قطعاً کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ اہل اسلام اور عالم اسلام کو اس مذموم اور ناپاک سازش اور فریب کاری سے محفوظ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی، خادم دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف، ۲ صفر ۱۴۰۹ھ)

دارالعلوم حزب الاحناف لاہور پاکستان کا فتویٰ

الجواب: جس فرقہ کے لوگوں کے یہ عقائد ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر ؓ اور حضرت عثمان ؓ کو منافق مانے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھے اور متعہ کو جو باجماع امت حرام ہے۔ اس کو جائز سمجھے۔ ایسے فرقہ کو ضرور بالضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے۔ ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(احقر العباد مولوی محمد رمضان، مفتی دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور)

دارالعلوم غوثیہ لاہور کا فتویٰ

الجواب: جن لوگوں کے ایسے عقائد ہیں جیسے استفتاء میں لکھے گئے ہیں وہ بلاشک وشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ ان کا غیر مسلم قرار پانا ان کے زندیق و ملحد ہونے کی صورت میں ہوگا۔ ملحد و زندیق وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین کا نام لیں لیکن ضروریات دین کے منکر ہوں جیسے مرزائی قادیانی اور دوسرے بددین جو اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ یا شریعت مطہرہ پر ایمان بھی ظاہر کرتے ہیں مگر ان کی شان میں کھلی تنقیص بھی کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ درحقیقت اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ علمائے دین کے ذریعے حکومت ان پر حق واضح کرے تاکہ حجت تمام ہو اگر باز آجائیں تو انہی کا فائدہ، ورنہ ان کا خاتمہ کرنا بھی حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ اقلیت قرار دینے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔"

(فقط) مفتی غلام سرور قادری (ممبر مرکزی زکوٰۃ کونسل اسلام آباد، دارالعلوم غوثیہ، لاہور

جامعہ نظامیہ رضویہ کا فتویٰ (الجواب ھو الموفق للصواب)

جو شخص یا گروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عفت و عصمت میں طعن کرتا ہے وہ سورہ نور کی آیات کا منکر ہے جن میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت بیان کی گئی ہے اور قرآن کا منکر کافر ہے اور جو شخص موجودہ قرآن کو کلام اللہ نہیں مانتا وہ قرآن کریم کی آیت کریمہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" کا منکر ہوتا ہے اور معصوم صرف انبیاء اور ملائکہ ہیں اور خلافت اسی طرح حق ترتیب پر خلفاء اربعہ کی خلافت ہوئی ہے اور خلفاء اربعہ میں تفضیلت بھی اسی ترتیب پر ہے۔ عقائد نسفی میں ہے:

وافضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم علی المرتضی وخلافتھم علی ھذا الترتیب ایضاً رضی اللہ تعالی عنھم۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو غاصب کہنا غلط اور گمراہی ہے کیونکہ انہوں نے خلافت خود حاصل نہیں کی بلکہ ان کو مہاجرین اور انصار نے متفقہ طور پر خلیفہ منتخب کیا تھا۔ حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت سرعام کی تھی۔ صحابہؓ کو برا کہنا اور گمراہ قرار دینے والا خود کو لعنت کا مستحق قرار دیتا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال رسول اللہ ﷺ اذا رائیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم۔

مسلم و بخاری کی متفق علیہ روایت ہے:

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال، قال النبی ﷺ لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ یا نصفہ

پس استفتاء میں مذکورہ غلط اور گمراہ کن نظریات رکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ ایسے شخص یا گروہ سے مسلمانوں کو تعلق رکھنا، ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے بحکم قرآن

"فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین"

""مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو اپنے معاشرے سے خارج کر دیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔"

فقط، واللہ اعلم بالصواب

عبداللطیف مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور

(ماخوذ: "تبیان البیان" مرتبہ قاضی عبدالرزاق، خطیب مرکزی جامع مسجد گلگت)

شیعہ سے امت مسلمہ کا اصل اختلاف کن باتوں پر ہے

سپاہ صحابہ کے تمام کارکنوں اور عام مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف مروجہ مسائل پر نہیں، تعزیہ، متعہ، تقیہ، تکفیر صحابہ وغیرہ اختلاف کی اصل اساس نہیں بلکہ شیعہ سے امت مسلمہ کا اختلاف مسئلہ امامت پر ہے اس کے مقابلے میں مسلمانوں کو نظریہ خلافت کو فروغ دینا چاہئے شیعہ کتب سے ثابت ہے کہ نبوت کے بعد اسلام میں نظریہ امامت کو فروغ دیا گیا ہے اس سے آگے بڑھ کر یہ کہ امامت کا رتبہ بھی نبوت سے آگے مانا گیا ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت حسب ذیل ہے۔

"رتبہ امامت برتر از نبوت است" (اصول کافی جلد ۱)

جبکہ دنیا بھر کا مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اسلام نے نبوت کے بعد امامت کی بجائے خلافت کو فروغ دیا ظاہر ہے کہ امامت کا معنی آگے ہونا اور خلافت کا مفہوم پیچھے ہونا ہے تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن وحدیث کے واضح ارشادات کے مطابق اسلام نے صحابہ کرامؓ کے ذریعے نبوت کے بعد خلافت کو فروغ دیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملو الصلحت لیستخلفنھم فی الارض

وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے عمل کئے کہ ضروری بالضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔

شیعہ کے عقیدہ امامت کا تصور یہ ہے کہ امامت ایک ایسا منصب ہے جو نبوت کی طرح عطیہ الٰہی ہے امام کا انتخاب براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ امام انبیاء کی طرح معصوم عن الخطاء مفترض الطاعہ اور مامور من اللہ ہوتا ہے جبکہ مسلمانوں کے نزدیک یہ تمام صفات صرف انبیاء کا خاصہ ہیں امامت کا یہ مفہوم قرآن وحدیث اور دنیائے عرب کی کسی لغت میں پایا نہیں جاتا امامت کے اسی من گھڑت عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے شیعہ نے کتنی ٹھوکریں کھائی ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس بے بنیاد نظریہ کو سہارا دینے کے لئے عقیدہ بدا گھڑا گیا پھر جب سوال ہوا کہ اسلام میں امامت اگر اتنا اہم منصب تھا تو قرآن عظیم میں کہیں بھی اس کا ذکر کیوں نہ کیا گیا چنانچہ اسی سوال کا جواب نہ

پار عقیدہ تحریف قرآن ایجاد ہوا کہ یہ کتاب خود نامکمل ہے اگر یہ خدا کا اصلی اور مکمل قرآن ہوتا تو اس میں بارہ اماموں کا بھی ذکر ہوتا، اص
غار میں امام مہدی کے پاس ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت سے ظاہر ہے؟

اسی خود ساختہ عقیدہ امامت کے اثبات کے لئے اسلام کی ساری تصویر تبدیل کر دی گئی جب یہ سوال ہوا کہ عقیدہ امامت اگر
اہم تھا تو صحابہ کرامؓ خلفاء راشدین کی پوری جماعت اگر دس لاکھ احادیث رسول آپؐ سے روایت کی جا سکتی ہیں تو امامت کے بارے میں
ان سے منقول نہیں اس پر کہا گیا کہ چار صحابہ کرامؓ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرامؓ تو مرتد ہو گئے تھے۔ جیسا کہ اصول کافی کی عبارات اس پر شا

گویا کہ امامت کے اثبات کے لئے شیعہ اور ان کے اساطین کو کتنے پاپڑ بیلنے پڑے ہیں یہ ایک الگ کہانی ہے۔

اندریں صورت یہ بات واضح ہو گئی کہ شیعہ کا عقیدہ امامت اس کے مذہب کی اساس ہے ۱۲ اماموں کا تصور اور اثنا عشری ف
عقیدہ امامت کے تصور سے عبارت ہے شیعہ مذہب کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی کی گئی ہے کہ یہ عقیدہ شیعہ سے مسلمانوں کے اختلا
یا ہے آپ حیران ہوں گے کہ قرآن وحدیث کے پورے ذخیرے میں کوئی صحیح روایت اس عقیدہ کی تائید نہیں کرتی۔

شیعہ کے عقائد کی تمام جزئیات امامت کے اسی عقیدہ کے گرد گھوم رہی ہیں۔ سپاہ صحابہ کے کارکن پر لازم ہے کہ وہ جس دشم
ف برسرپیکار ہے اس سے اصل اختلاف کو اچھی طرح سمجھ کر آگے بڑھے صرف چند عبارتوں ہی پر اختلاف کو آخری شکل نہ دے بلکہ ا
ہے کہ تقیہ، متعہ، تعزیہ کے مسائل اصل میں امامت کے جعلی عقیدہ کے فروغ کے لئے گھڑے گئے ہیں۔ شیعہ کا عقیدہ امامت مسلمانو
ایک من گھڑت اور دیومالائی کہانی کا ثمرہ ہے جس کا قرآن وحدیث میں کوئی تصور نہیں۔

بعض روایات کا غلط مفہوم بیان کرنے اور قرآنی آیات کی غلط اور بے بنیاد تشریحات سے عقائد کی عمارت کھڑی نہیں کی جا
ے کارکنوں پر لازم ہے کہ عقیدہ خلافت کو فروغ دیکر اسلام کی اس سچی تصویر کو عام کریں، یہی وجہ ہے کہ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ
ت راشدہ کے بارے میں فرمایا

”خلافت راشدہ ہی اصل دین ہے“

چند شبہات اور ان کے جوابات

جب سے سپاہ صحابہ نے شیعہ کے کفریہ عقائد کے باعث علی الاعلان شیعہ کے کفر کو واضح کرنا شروع کیا اور صدیوں سے اس کفر پر پڑی ہوئی تقیہ کی سیاہ چادر کو تار تار کیا تو دفعتہً دنیا بھر کے کئی دانشوروں، علماء اور اسلامی سکالروں کی طرف سے اسے نہایت تعجب اور حیرت کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔

دنیا بھر کے ایشیائی، افریقی اور یورپین مسلمانوں کا ایک گروہ جو شیعہ کے عقائد سے یکسر نا آشنا ہے۔ انہوں نے سپاہ صحابہ کے نصب العین کو تشدد اور انتہا پسندی سے تعبیر کیا۔ پاکستان کی حد تک تو جملہ اسلامی زعماء کے سامنے کافی حد تک شیعہ کے عقائد آشکار ہو چکے ہیں۔ لیکن دنیا کے دوسرے ملکوں میں پاکستانی تارکین وطن کے علاوہ وہاں کے مقامی مسلمانوں کو شیعہ عقائد سے متعارف کرانا از حد ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب تاریخی دستاویز جس کی سرخیوں کا ترجمہ تین زبانوں میں شائع کیا جا رہا ہے اور شیعہ کی اصلی کتابوں کے عکسی صفحات کو من و عن طباعت کے زیور سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ مجھے امید ہے اس کی اشاعت سے لاعلمی کا یہ غبار چھٹ جائے گا۔

تاہم مختلف حلقوں کی طرف سے ایک سوال کیا جاتا ہے۔ کہ شیعہ 1400 سو سال سے ایک اسلامی فرقہ کے طور پر معروف ہے ان کے کفر کا مطالبہ پہلے کیوں نہیں کیا گیا۔ تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ شیعہ دنیا کا ایسا مذہب ہے جس میں تقیہ (جھوٹ) جیسا ہتھکنڈہ پورے مذہب کو چھپانے اور اپنے عقائد کو پوشیدہ رکھ کر خود کو اسلامی برادری میں شامل رکھنے میں بہت معاون رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کفریہ عقائد رکھنے کے باوجود شیعہ ہر دور میں مسلمان حکمرانوں، مسلمان لیڈروں، مسلمان مصنفین، مسلمان اہل قلم اور مسلمان علماء میں شامل رہا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت امام مالکؒ سے لیکر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ تک ہر دور میں جس عالم اور اسلامی شخصیت سے اس کا مقابلہ ہوا یا کسی بھی دور کے اسلامی مفکر سے شیعہ کا واسطہ پڑا اس عالم اور شیخ نے شیعہ کو کافر قرار دیا۔

حضرت امام مالکؒ، حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام ابن تیمیہؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی تصریحات اسی مقدمہ کتاب میں موجود ہیں۔ اب جبکہ اثنا عشری کے پیشوا جناب خمینی نے تقیہ سے منہ باہر نکال کر اپنے مذہب کا کھلم کھلا اظہار کرنا شروع کیا تو کفر کی سڑاند سے سارے عالم میں تعفن پھیل گیا۔ اس لئے یہ بات جان لینی چاہئے کہ شیعہ کبھی بھی مسلمان نہیں رہا۔ تقیہ کے بل بوتے پر اگر شیعہ نے کسی سوسائٹی، ماحول، علاقہ، شہر یا ملک کو فریب دیا تو اس سے اس کے کفریہ عقائد کو اسلامی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اس شبہ کے جواب کو ہم شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی اس تصریح پر ختم کرتے ہیں۔

"روافض ہمیشہ یہود و نصاریٰ ، تاتاری اور مشرکین کے ساتھ رہے ہیں۔ تاتاری کفار کے اسلامی ملکوں میں راہ پانے میں سب سے زیادہ شیعہ کا دخل تھا۔ شام میں عیسائیوں کی انہوں نے پوری پوری مدد کی یہاں تک کہ مسلمانوں کے بچوں کو ان کے ہاتھوں غلاموں کی طرح فروخت کر دیا تھا۔ عیسائیوں کے بیت المقدس پر قبضہ میں بھی ان کا بڑا حصہ تھا۔ ——— ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر کافروں اور منافقوں کے زمرہ میں ان کی شمولیت لازم ہے۔ جو شخص بھی ان حالات کا مشاہدہ اور ان کے عقائد کا مطالعہ کر چکا ہے۔ وہ انہیں مسلمانوں سے بالکل الگ سمجھتا ہے۔ .... ان کی تمام تر کوشش یہی رہی ہیں کہ اسلام کو منہدم کر کے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے ——— اور اسلام کے ساتھ ان کے معاملہ کی تاریخ بالکل سیاہ ہے۔ (منہاج السنۃ صفحہ ۱۱۰ ج ۳)

دوسرا شبہ: دوسرا شبہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ اسلامی عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے حالانکہ شیعہ بھی خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے ہیں اور اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

وضاحت: اہل قبلہ کی اصطلاح استعمال کرنے والے متکلمین و فقہاء کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ تو ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کے قطعی مفہوم میں تبدیلی کرتے ہیں۔ (احسن الفتاویٰ جلد اول صفحہ 70)

اہل قبلہ کے اس اصطلاحی مفہوم کی رو سے شیعہ کا کفر واضح ہے اور اگر اہل قبلہ کے معنی "بیت اللہ" کو قبلہ ماننے والے لئے جائیں تو پھر نہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ بھی کعبہ شریف ہی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی ابوجہل، ابولہب، امیہ بن خلف وغیرہ مخالفین اسلام کو کافر کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ سب خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے تھے اور اسی کا طواف کرتے تھے۔ حالانکہ ایمان اور عقل سلیم رکھنے والا کوئی شخص بھی ان کے کفر کا انکار نہیں کر سکتا۔

تیسرا شبہ: شیعہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور اسلام کی نسبت پسند کرنے والوں کو اس نسبت سے خارج کرنا ایک غیر مناسب فعل ہے جبکہ اسلام ایسا دین ہے جو تنگیٔ دائرہ کی بجائے وسعت حلقہ کا تقاضا رکھتا ہے۔

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام کا دعویٰ نہ رکھنے والے کافروں سے پہلے اسلام کا دعویٰ رکھنے کے باوجود ختم نبوت اور زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا اور اپنے اس عمل سے قیامت تک کے لئے راہنمائی فرمادی کہ جو شخص دین کی بنیادی حقیقتوں میں سے کسی حقیقت کا انکار کرے وہ دعویٰ اسلام کے باوجود کافر مرتد اور واجب القتل ہے۔ چنانچہ ان کے عقیدے سے آگاہ

ہوتے ہی ہمارا فرض ہے کہ بلاتاخیر اس کے کفر و ارتداد کو بے نقاب کرنے کے لئے کوشاں ہو جانا چاہیے اب جبکہ شیعوں کے عقائد منظر عام پر آچکے ہیں ان سے آگاہ ہونے والے ہر مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کے کفر و ارتداد کے اعلان و اظہار میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے تاکہ مسلمان ان کے دجل و فریب سے بچ جائیں کیونکہ بقول مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ ' العالی

"شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس لئے کہ یہ بطور تقیہ مسلمانوں میں گھس کر ان کی دنیاوی و آخرت دونوں برباد کرنے کی تگ و دو میں ہر وقت مصروف کار رہتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں"۔ (بینات صفحہ 165)

چوتھا شبہ: کہا جاتا ہے کہ شیعہ ' قادیانیوں سے بھی بدتر کافر ہیں حال آنکہ قادیانی اسلامی عقائد میں سے ایک بنیادی عقیدے ختم نبوت کے منکر ہیں اور شیعہ تو ختم نبوت کے قائل ہیں۔

وضاحت: شیعہ یقیناً قادیانیوں سے بڑھ کر کافر ہیں کیونکہ قادیانی رسول اللہ ﷺ کے لئے خاتم النبین کے الفاظ مانتے ہیں مگر اس کی حقیقت بدل دیتے ہیں یعنی اس کے قطعی مفہوم میں تبدیلی کر دیتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ بھی ختم نبوت کے صرف الفاظ کے قائل ہیں اور ان کا عقیدہ امامت ختم نبوت کی حقیقت کا صاف انکار ہے ! دوسرے یہ کہ قادیانی قرآن مجید کو اصل حالت میں مانتے ہیں مگر اس کے معانی میں تحریف کرتے ہیں جبکہ شیعہ قرآن مجید کی محفوظیت ہی کے منکر ہیں نیز صرف معنوی ہی نہیں بلکہ لفظی اور معنوی دونوں قسم کی تحریفوں کے مرتکب ہیں۔ تیسرے یہ کہ قادیانی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس طرح مخالفت نہیں کرتے جب کہ شیعہ صحابہ کرام کی مخالفت تو درکنار ان کے ایمان ہی کے منکر ہیں حتیٰ کہ ان کے ایمان و صداقت کی جو خبر قرآن مجید اور احادیث متواترہ میں موجود ہے اس کے بھی قطعی انکاری ہیں۔ چوتھے یہ کہ قادیانیوں کی اذان ' نماز اور دیگر فقہی مسائل تقریباً تقریباً وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں جبکہ کلمہ سے لے کر تدفین تک کے ہر مسئلہ میں شیعہ مسلمانوں سے الگ ہیں۔

پانچواں شبہ: اگر شیعہ کفر میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں تو پھر اس سے پہلے ان کے کفر کا اعلان و اظہار اس شدومد سے کیوں نہیں کیا گیا۔

وضاحت: مسلمانوں کو اپنے بارے میں غلط فہمی اور دھوکہ میں رکھنے کے لئے اپنے کفریہ عقائد کو چھپانا شیعوں کے دین کا حصہ ہے جسے وہ تقیہ کہتے ہیں ان کے مذہب میں تقیہ کی کتنی اہمیت ہے اس کا اندازہ ان کی ان روایات سے کیا جا سکتا ہے:۔

☯ ــــ دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے" (اصول کافی صفحہ 482 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 229)

☯ ــــ "جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس میں ایمان ہی نہیں" (اصول کافی صفحہ 484 بحوالہ ایضاً صفحہ 230)

☯ ــــ "تقیہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ حضرت القائم (امام مہدی) کا ظہور نہیں ہو جاتا پس جو کوئی

ان کے ظہور سے پہلے اسے چھوڑے گا وہ اللہ کے دین سے اور امامیہ کے دین سے نکل جائے گا اور اپنے اس عمل سے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور ائمہ معصومین کی مخالفت کرے گا۔ (احسن الفوائد شرح اعتقادیہ صفحہ 472۔ بحوالہ بینات صفحہ 71)

شیعہ گروہ کی شروع ہی سے کوشش رہی کہ اپنے عقائد پر پردہ ڈالتے ہوئے مسلمانوں میں شامل رہیں مگر جن علماء پر ان کے کفریہ عقائد یا کوئی ایک کفریہ عقیدہ بھی قطعی طور پر ظاہر ہو گیا تو انہوں نے نہ صرف ان کے کفر کا برملا اعلان کیا بلکہ دیگر علماء کو بھی اس اظہار کی نصیحت کی: مثلاً امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ "رد روافض" کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان کو برا بھلا کہنے کی گستاخی کرتے ہیں اس لئے علماء اسلام کے لئے واجب و لازم ہے کہ شیعوں کی تردید کریں اور ان کے مفاسد کو ظاہر کریں۔" (بینات صفحہ 35)

اور جن علماء کو ان کے کسی ایک کفریہ عقیدہ سے بھی قطعی آگاہی حاصل نہ ہو سکی۔ انہوں نے انہیں تو کافر قرار نہ دیا۔ البتہ وہ اصول و قواعد بیان کر دیئے جن کی روشنی میں شیعہ عقائد سے آگاہ ہونے والا فرد کسی تذبذب کے بغیر بآسانی شیعہ کے کفر کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ گروہ جتنا پرانا ہے اس کے کفر کے فیصلہ کا سلسلہ بھی اتنا ہی پرانا ہے۔

چھٹا شبہ: شیعہ کے کفر کا فتویٰ اگر اسلاف نے دیا ہے تو بھی وہ محدود ہے اور اگر اب بھی ان کے خلاف کفر کے فتویٰ کو محدود اور انفرادی رہنے دیا جائے تو کیا حرج ہے؟

وضاحت: البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلاف کے ہاں شیعوں کو کافر قرار دینے کی مثالیں موجود ہیں مگر ان کے فیصلہ میں اجتماعیت کثرت و وسعت اور وہ زور و شور موجود نہیں جس کی ضرورت اب محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس زور و شور سے شیعوں نے اپنے عقائد اور تشخص کا اظہار ایرانی انقلاب کے بعد کیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا' دوسرے یہ کہ ان کی کتابوں کی اشاعت اور دیگر ذرائع سے ان کے عقائد کی آگاہی کی جو سہولیات اب ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں تھیں' تیسرے یہ کہ جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ان کے کفر کے اعلان و اظہار کے جتنے مواقع اب میسر ہیں اسلاف کو حاصل نہیں تھے اور قاعدہ یہ ہے کہ جس طرح یہ ضروری ہے کہ علماء کرام جب تک کسی کے بارے میں کفر کی قطعی وجوہات سے مکمل و مستند معلومات کے ذریعے آگاہ نہ ہوں اس کے بارے میں کفر کا فتویٰ نہ دیں۔ اسی طرح ان پر یہ بھی فرض ہے کہ کسی کے کفریہ عقائد کے قطعی طور پر سامنے آجانے کے بعد دوسرے مسلمانوں کو اس سے بچانے کے لئے اس کے کفر کا برملا اعلان و اظہار کر دیں۔

خمینی کے آنے کے بعد شیعہ اثنا عشریہ نے اسے امام غائب کا نمائندہ قرار دے کر بین الاقوامی طور پر جس شدومد کے ساتھ خود کو اسلام کا حقیقی نمائندہ بنا کر پیش کیا ہے اور اتحاد بین المسلمین کے دلفریب نعرے سے صاف دل و خوش گمان مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنے کی کوشش کی

ہے اس کا تقاضا ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں میں ان کے کفر و ارتداد کی بھرپور اشاعت کی جائے تاکہ:۔

- عام مسلمان ان کے دجل و فریب اور گمراہ کن نظریات سے بچ جائیں۔

- مسلمان اہل علم و دانش میں یہ احساس و ادراک پیدا ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کے لئے اخروی اور دنیاوی ہر دو لحاظ سے عظیم فتنہ ہے جسے ایک طاقت ور حکومت کی سرپرستی ہی نہیں بلکہ اس کے بھرپور وسائل بھی حاصل ہیں نیز یہ کہ یہود و نصاریٰ کو اسلام دشمنی میں جتنی ضرورت شیعوں کی ہے شیعوں کو بھی اتنی ہی ضرورت یہود و نصاریٰ کی ہے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ حرمین شریفین کے تقدس کو (عیاذاً باللہ) پامال کرنے کی پرانی حسرت رکھتے ہیں جبکہ شیعہ بھی امام غائب کے غار سے نکل کر مکہ مکرمہ اور پھر مدینہ منورہ میں آنے اور شیخین کے مبارک جسموں کو قبروں سے نکال کر بے حرمتی کرنے کے فرضی افسانہ کو اس وقت تک حقیقت بنا کر پیش نہیں کر سکتے جب تک کہ حرمین شریفین پر ان کا قبضہ نہ ہو۔

- غیر مسلم معترضین بر اسلام کو یہ معلوم ہو جائے کہ شیعہ اہل اسلام میں سے نہیں تاکہ وہ شیعوں کے غیر اسلامی، غیر انسانی اور غیر اخلاقی عقائد و نظریات کو اسلام سے منسوب کر کے اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ نہ بنا سکیں۔

- وہ غیر مسلم جو دین حق کے متلاشی ہونے کی وجہ سے اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ غلط فہمی کی وجہ سے شیعوں کو مسلمان سمجھتے ہوئے۔ ان میں شامل ہو کر جہنم کے ساتویں طبقے کا ایندھن نہ بن جائیں اور قیامت کے دن گمراہ ہونے والے یہ انسان اہل اسلام پر حجت قائم کرنے والے نہ ہو جائیں اور یہ بات یقینی ہے کہ شیعوں کے کفر کی اشاعت میں سستی کرنے والوں اور مسلمانوں کی حیثیت سے شیعہ کے ساتھ منعقدہ تقریبات میں شرکت کرنے والوں کے پاس قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حجت کے جواب میں کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا اور انہیں اس وقت اس حقیقت کا لاحاصل پچھتاوا ہوگا کہ وہ لاشعوری طور پر شیعوں کے مسلمان ہونے کی تصدیق کرتے رہے اور ان کے مذموم عزائم کا آلۂ کار بنتے رہے۔

ساتواں شبہ: جو شیعہ ان کفریہ عقائد کا انکار کرتے ہیں اور خاص طور پر قرآن مجید کو اہل سنت کی طرح ہر تحریف سے محفوظ اصل قرآن سمجھتے ہیں انہیں کافر کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔

وضاحت: قرآن مجید کے بارے میں تحریف کا کفریہ عقیدہ ہی ان کے کفر و ارتداد کا واحد سبب نہیں بلکہ ان کا ہر عقیدہ ہی نہیں ہر عقیدہ کا جز انہیں کافر قرار دینے کے لئے کافی ہے۔

اگر بالفرض اسی عقیدے ہی کو سامنے رکھا جائے تب بھی کسی شیعہ کا تحریف قرآن کے عقیدے کا انکار محض تقیہ ہے کیونکہ ان کے مذہب کی بنیادی کتاب اصول کافی میں یہ عقیدہ پوری تفصیل سے موجود ہے اور یہ کتاب ان کے عقیدے کے مطابق ان کے امام غائب کے سامنے غار میں پیش کی گئی اور انھوں نے یہ کہا کہ یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے پوری طرح کافی ہے اس لئے اس کا نام کافی رکھا گیا اور ان کے امام غائب

کا یہ قول ان کی اس کتاب کے سرورق پر چھپا ہوا ہے اب اگر کوئی شیعہ تحریف قرآن یا کسی اور کفریہ عقیدہ کا انکار کرتا ہے جو اصول کافی میں موجود ہے تو اس کا یہ انکار اپنے بنیادی عقیدے یعنی عقیدہ امامت کا انکار ہے اور امامت کے انکار پر وہ شیعہ رہ ہی نہیں سکتا۔

اصول کافی کے علاوہ تحریف قرآن اور دیگر کفریہ عقیدے باقر مجلسی کی کتابوں جلاء العیون، حق الیقین، حیات القلوب وغیرہ میں موجود ہیں اور شیعوں کو دینی معلومات کے لئے ان کتابوں کے مطالعہ کی نصیحت خمینی نے بھی اپنی کتاب کشف الاسرار میں کی ہے۔

(کشف الاسرار صفحہ 121۔ بحوالہ بینات صفحہ 44)

نوری طبرسی کی تین سو اٹھانوے (398) صفحات کی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ خالصتاً تحریف قرآن کے اثبات میں لکھی گئی ہے اور اس کتاب کے مصنف نوری طبرسی کو شیعہ دنیا میں عظمت و تقدس کا یہ مقام حاصل ہے کہ اسے انہوں نے نجف اشرف میں "مشہد مرتضوی" کی عمارت میں دفن کیا ہے جو ان کے نزدیک روئے زمین کا مقدس ترین مقام ہے۔

اب اگر کوئی شیعہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ شیعوں کے مذکورہ کفریہ عقائد سے انکار تقیہ کی وجہ سے نہیں کر رہا تو پھر اسے چاہئے کہ ان عقائد کے حامل مصنفین و مجتہدین کو اپنا اکابر اور دینی رہنما تسلیم کرنے کی بجائے انہیں علانیہ کافر قرار دے اور ان کی ان کتابوں کو احترام و ادب سے رکھنے کی بجائے علی الاعلان جلا ڈالے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یقیناً وہ بھی یہی عقائد رکھتا ہے اور بلاشک و شبہ کافر ہے۔

آٹھواں شبہ: اگر شیعہ عقیدہ امامت کی وجہ سے کافر ہیں تو حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی بھی تو امامت کے قائل ہیں۔

وضاحت:

ا: شیعہ صرف اپنے عقیدہ امامت ہی کی وجہ سے کافر نہیں بلکہ ان کے وجوہات کفر متعدد ہیں بلکہ ان کے عقائد مجموعہ کفریات ہیں۔

ب: شیعوں کا کسی کو امام کہنا یا ماننا کفر نہیں بلکہ امامت کے جس تصور اور مفہوم کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ کفر ہے اور دیگر کفریہ عقائد کا بنیادی سبب ہے: مثلاً: خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کا انکار، اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کا انکار قرآن مجید میں تحریف وغیرہ یہ تمام کفریہ عقیدے ان کے اسی عقیدہ امامت کے منطقی نتائج ہیں۔

ج: شیعوں کے عقیدہ کے مطابق ان کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد ہوتا ہے، معصوم ہوتا ہے، کمالات وصفات نبوت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا قول و فعل شرعی حکم کا درجہ رکھتا ہے، وہ اپنے منصب کی وجہ سے ذاتی طور پر اطاعت کئے جانے کا حق رکھتا ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی طرح اطاعت کئے جانے کا حق رکھتی ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی اطاعت کی طرح فرض ہوتی ہے۔ جبکہ مقلدین اپنے امام کے بارے میں ان میں سے کوئی تصور نہیں رکھتے۔ ان کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد نہیں ہوتا، معصوم نہیں۔ اس کا کوئی قول یا فعل شریعت کا درجہ نہیں رکھتا اور نہ ہی اس نے شریعت میں اپنا کوئی ذاتی قول داخل کیا ہے۔ اس کی اطاعت نہ فرض ہے نہ ہی مقصود بالذات ہے۔ بلکہ ذاتی پسند و ناپسند کی خواہشاتی غلامی اور لاعلمی و کم علمی کی گمراہی سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یعنی اہل سنت کے

نزدیک کسی علم کا امام وہ فرد ہوتا ہے جو اس علم میں وسیع معلومات اور مکمل مہارت رکھتا ہے اس لئے ان کے نزدیک فقہ کے امام سے مراد وہ دیانت دار اور صاحب تقویٰ فرد ہے جو فقہ یعنی دین کی سمجھ رکھتا ہے، قرآن و حدیث کا وسیع علم رکھتا ہے اور قرآن و حدیث و آثار صحابہ سے شرعی احکام اخذ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے ایسے شخص کی تقلید کا مطلب صرف اور صرف یہ ہے کہ مقلد اپنے امام کے کسی قول کو قرآن و حدیث حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے مقابلہ میں قبول نہیں کرتا بلکہ وہ اسے اس اعتماد کی وجہ سے قابل عمل سمجھتا ہے کہ یہ میرے امام کی ذاتی رائے نہیں بلکہ شریعت کا وہ حکم ہے جو میرے امام نے دیانت و امانت اور خدا خوفی سے کام لیتے ہوئے اپنی علمی پختگی، اجتہادی صلاحیت اور کمال محنت سے قرآن و حدیث سے اخذ کر کے بیان کیا ہے اور مقلد واضح شرعی احکام میں قرآن و حدیث پر نہیں بلکہ اپنے علم پر اپنے امام کے علم کو ترجیح دیتا ہے۔ اختلافی مسائل میں حدیث و آثار صحابہ پر نہیں بلکہ اپنی تحقیق پر اپنے امام کی تحقیق کو ترجیح دیتا ہے اور غیر واضح احکام میں اس کے اجتہاد کو دوسرے مجتہدین کے اجتہاد پر ترجیح دیتا ہے، چار اماموں میں تقلید کو اس لئے محدود سمجھتا ہے کہ قرآن و حدیث سے ماخوذ شرعی اصول و احکام کا مکمل مجموعہ ان چار کے علاوہ کسی اور فقہی امام کا موجود نہیں نیز یہ کہ ایسے تمام اختلافی مسائل جن کی ہر صورت صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے عمل کے مطابق جائز قرار پاتی ہے ان چار فقہی مجموعوں کے اندر موجود ہے اور کوئی شرعی مسئلہ جو جواز کا درجہ رکھتا ہے ان کے اندر موجود ہے اور کوئی شرعی مسئلہ جو جواز کا درجہ رکھتا ہے ان سے باہر نہیں۔ اور پھر ہر مقلد فقہ کے ان چاروں مجموعوں میں سے کسی ایک مجموعہ کا خود کو صرف اس لئے پابند کر لیتا ہے کہ وہ ایک مسئلہ کی اختلافی صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کرنے کے لئے اپنی ذاتی پسند و ناپسند کا تابع ہو کر اپنی نفسانی خواہشات کا غلام نہ بن جائے کیونکہ قرآن و حدیث کے واضح احکام کے مطابق شریعت میں خواہشات کی غلامی حرام اور کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ پاک و ہند میں رہنے والے مقلدین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید اس لئے بہتر سمجھتے ہیں کہ اس خطہ میں فقہ حنفی کے علماء کی عظیم اکثریت موجود ہے اور اس وجہ سے دینی مسائل میں جو رہنمائی آسانی کے ساتھ فقہ حنفی سے حاصل ہو سکتی ہے وہ یہاں دیگر ائمہ کرام کے مقلد علماء کی جماعت کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے فقہی مجموعوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

نواں شبہ: جب یہودی، عیسائی اور ہندو وغیرہ دوسرے کافروں کے خلاف کافر ہونے کا نعرہ نہیں لگتا تو پھر شیعوں کے خلاف یہ نعرہ کیوں لگایا جاتا ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ پہلے نہیں لگتا تھا۔

وضاحت: دوسرے کافر مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں رکھتے ان کا غیر مسلم ہونا مسلمانوں میں اور خود ان سمیت تمام غیر مسلموں میں معروف و مسلم ہے۔ جبکہ شیعہ مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور مسلم و غیر مسلم دنیا میں ان کے مسلمان ہونے کی غلط فہمی بھی موجود ہے اس لئے جب تک مسلم و غیر مسلم دونوں پر ان کا کفر و ارتداد واضح نہیں ہو جاتا اس وقت تک ان کے کافر ہونے کا اعلان اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور شخصیت کی ملکیت پر دعویٰ نہیں رکھتا تو صاحب ملکیت اس کے غیر مالک ہونے کے اعلان کی ضرورت محسوس نہیں کرتا مگر جب غیر حقیقی مالک ملکیت کا غلط دعویٰ کرتا ہے تو پھر حقیقی صاحب ملکیت کے لئے

ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس وقت تک جھوٹے مدعی کے خلاف پر زور احتجاج اور غیر معمولی حفاظتی اقدامات کرے جب تک کہ جھوٹے دعویٰ کو باطل تسلیم نہیں کر لیا جاتا اور حقیقی مالک کو جھوٹے مدعی کی بے جا مداخلت سے نجات نہیں مل جاتی۔

دسواں شبہ: خمینی نے اقتدار میں آکر جس شدت کے ساتھ اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار کہا، اس کے جواب میں ہمارے پاس کوئی حکومت نہ تھی۔ ہم اس کفر کو اسلام کے دعوے سے روکنے کیلئے یہ نعرہ لگا کر امت مسلمہ سے کفر کو علیحدہ کیا ہے۔ کیا نعروں سے بھی کوئی مسئلہ حل ہوا ہے۔

وضاحت:

ا: فرد کی سطح سے بین الاقوامی سطح تک یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کا حصہ نہیں ہے بلکہ کفر و ارتداد کی ایک مستقل شاخ ہے۔

ب: پاکستان آئینی طور پر ایک سنی اسٹیٹ بن جائے کیونکہ یہ اسلامی ملک ہے اور اسلامی عقائد کے امین اور دین اسلام کی حقیقی روح صرف اور صرف اہلسنت ہیں۔ دوسرے یہ کہ اس ملک کی عظیم ترین اکثریت سنی ہے اور جمہوری اصول و روایات کے مطابق بھی اسے سنی اسٹیٹ قرار دیا جانا ضروری ہے۔

ج: شیعہ کے خلاف کفر کا نعرہ ایک احتجاج ہے تاکہ قادیانیوں کی طرح ان کو بھی غیر مسلم تسلیم کیا جائے۔ شیعہ کے عقائد کے مطابق ان کا کفر واضح ہو چکا ہے۔ لیکن پاکستان کے قانون میں ان کو کافر قرار دلوانا ہماری اہم ترجیحات میں شامل ہے اس لئے ہم اپنے نمائندوں کو پارلیمنٹ میں بھیجتے ہیں اور وہاں ہم نے جو ناموس صحابہؓ بل پیش کیا ہے وہ شیعہ کے کفر کو منوانے کی پہلی کڑی ہے۔

خلاصہ کلام

حرمین شریفین میں شیعہ کا داخلہ روکنا امت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے!

...ور بدترین کائنات کا شیعہ کہ ہے ہوگئی ثابت بات یہ سے اس ہے کیا مطالعہ کا عنوانات جن میں مقدمہ کے دستاویز تاریخی نے قارئین
...و عن کو کفر فتویٰ پر شیعہ سے دستخطوں کے علماء (۴۰۰) سو چار سے طرف کی نعمانی احمد منظور مولانا اسلام مفکر نے ہم لئے کے اس ۔ہے کافر ترین غلیظ
نقل کیا ہے۔ گزشتہ دور کے علماء کے فتاویٰ جات کے بعد تاریخی دستاویز کی اشاعت کے ساتھ ہی ——————— دنیا بھر کے ہر مسلمان
خواہ وہ کسی بھی سوسائٹی میں رہتا ہو، مسلمانوں کے کسی مکتب فکر سے متعلق ہو، فقہاء کے کسی طبقے سے ان کا رشتہ ہو لازم ہے کہ وہ زیر نظ...
تاریخی دستاویز کو سامنے رکھ کر اپنے اپنے شہر ملک اور مسلک کے اکابرین کی تصدیق تحریری طور پر اس دستاویز کے ساتھ لف کر کے ہمیں روانہ کری...
تاکہ 58 ملکوں کے مفتیان، علماء اور مشائخ آئمہ حرمین کی آراء سامنے آجانے کے بعد تاریخی دستاویز کے حوالے سے عالم اسلام کے متفقہ فتاو...
جات کا ایک دیوان ترتیب دیا جاسکے۔ بعد ازاں انہی فتاویٰ جات کی روشنی میں سعودی حکومت سے درخواست کی جائے کہ عیسائیوں، یہودیو...
اور اب قادیانیوں کی طرح شیعہ کا داخلہ بھی ان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے حرمین شریفین میں روک دے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ

24 دسمبر 1994ء

پہلا باب

شیعہ اور عقیدہ توحید

و توھین باری تعالیٰ

البابُ الاول

الشّیعةُ و عقیدةُ التوحیدِ

Chapter I

The Shias and the faith of oneness of Allah Almighty

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی سترہ (17) کتابوں کے تمیں (30) حوالہ جات ہیں۔

الاصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الاسلام ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق

الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ ه

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي اكبر الغفاري

نهض بمشروعه

الشيخ محمد الآخوندي

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الجزء الاول

الناشر

دار الكتب الاسلامية

مرتضى آخوندي

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

اللہ کی طرف بدا یعنی جھوٹ کی نسبت کا اقرار

بنسبة البداء (الكذب) الى الله

BIDA (GOD TELLS A LIE) A SHI'ATE DOCTRINE

الاصول من الكافي جلد اول تاليف ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكليني المتوفى ۳۲۸ طبع ایران

٩ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما بدا لله في شيء إلا كان في علمه قبل أن يبدو له .

١٠ ـ عنه ، عن أحمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن داود بن فرقد ، عن عمرو بن عثمان الجهني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله لم يبد له من جهل .

١١ ـ علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن منصور بن حازم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام هل يكون اليوم شيء لم يكن في علم الله بالأمس ؟ قال : لا ، من قال هذا فأخزاه الله ، قلت : أرأيت ما كان وما هو كائن إلى يوم القيامة أليس في علم الله ؟ قال : بلى قبل أن يخلق الخلق .

١٢ ـ علي ، عن محمد ، عن يونس ، عن مالك الجهني قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : لو علم الناس ما في القول بالبداء من الأجر ما فتروا عن الكلام فيه .

١٣ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمد بن عمرو الكوفي أخي يحيى ، عن مرازم بن حكيم قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : ما تنبأ نبي قط ، حتى يقر لله بخمس خصال : بالبداء والمشيئة والسجود والعبودية والطاعة .

١٤ ـ وبهذا الإسناد ، عن أحمد بن محمد ، عن جعفر بن محمد ، عن يونس ، عن جهم ابن أبي جهمة ، عمن حدثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله عز وجل أخبر محمداً صلى الله عليه وآله بما كان منذ كانت الدنيا ، وبما يكون إلى انقضاء الدنيا ، وأخبره بالمحتوم من ذلك واستثنى عليه فيما سواه .

١٥ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الريان بن الصلت قال : سمعت الرضا عليه السلام يقول : ما بعث الله نبياً قط إلا بتحريم الخمر وأن يقر لله بالبداء .

١٦ ـ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد قال : سئل العالم عليه السلام كيف علم الله ؟ قال : علم وشاء وأراد وقدر وقضى وأمضى ؛ فأمضى ما قضى ، وقضى ما قدر ، وقدر ما أراد ، فبعلمه كانت المشيئة ، و بمشيئته كانت الإرادة ، و بإرادته كان التقدير ، وبتقديره كان القضاء ، وبقضائه كان الإمضاء ؛ والعلم متقدم على المشيئة ، والمشيئة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

مترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی

شیعہ کا بناء اسلام میں کلمہ طیبہ کا انکار

انکار اهل تشیع للکلمة الطیبة من بناء الاسلام

REFUSAL OF KALIMAH TAYYABA BY SHI'ITE

عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الولایه والصلوٰة والزکوٰة وصوم شهر رمضان والحج.

فرمایا، امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ولایت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، رمضان کا اور حج۔

عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الصلوٰة والزکوٰة والصوم والحج والولایة ولم ینادِ بشیءٍ ما نودی بالولایة یوم الغدیر.

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روزِ غدیر کیا گیا تھا۔

عن عیسی بن السری قال قلت لابی عبد الله حدثنی عما بنیت علیه دعائم الاسلام اذا انا اخذت بها زکی عملی ولم یضرنی جهل ما جهلت بعده فقال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله والاقرار بما جاء به من عند الله وحق فی الاموال من الزکاة والولایة التی امر الله عز وجل بها ولایة آل محمد فان رسول الله قال من مات ولم یعرف امامه مات میتة جاهلیة قال الله عز وجل اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فکان علی ثم صار من بعده حسن ثم من بعده حسین ثم من بعده علی بن الحسین ثم من بعده محمد بن علی ثم هکذا یکون الامر ان الارض لا تصلح الا بامام ومن مات ولم یعرف امامه مات میتة جاهلیة واحوج ما یکون احدکم الی معرفته اذا بلغت نفسه هٰهنا واهوی بیده الی صدره یقول حینئذ لقد کنت علی امر حسن.

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کر کے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے۔ اور اپنے مال میں زکاۃ کو حق سمجھنا اور وہ ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آلِ محمدؐ ہے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا، تو وہ کفر کی موت مرا۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ اللہ کی اطاعت کرو، اور اطاعت کرو رسولؐ کی۔ اور ان اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں۔ وہ علیؑ ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی بن حسینؑ پھر محمد بن علی پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا۔ روئے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر امام سے۔ جو شخص مر گیا اور امام کو نہ پہچانا، وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفتِ امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہوگا۔ جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا۔ (وقتِ مرگ) اور اشارہ کیا اپنے سینہ کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

۱۰۔ عن ابی الجارود قال قلت لابی جعفر یا ابن رسول الله هل تعرف مودتی لکم وانقطاعی الیکم وموالاتی ایاکم قال فقال نعم قال فقلت فانی اسألک مسألة تجیبنی فیها فانی مکفوف البصر قلیل المشی ولا استطیع زیارتکم کل حین قال هات حاجتک قلت اخبرنی بدینک الذی

ابوالجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یا ابن رسول اللہ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجئے۔ میں اندھا ہوں، چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں۔ اس لئے

الزكاة لانه قرنها بها وبدأ بالصلوة قبلها وقال رسول الله الزكاة تذهب الذنوب قلت والذى يليها فى الفضل قال الحج قال الله عز وجل ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ومن كفر فان الله غنى عن العالمين وقال رسول الله لحجة مقبولة خير من عشرين صلاة نافلة ومن طاف بهذا البيت طوافا احصى فيه اسبوعه واحسن ركعتيه غفر الله له وقال فى يوم عرفة ويوم مزدلفه ما قال قلت فماذا يليه قال الصوم قلت وما بال الصوم صار آخر ذلك اجمع قال قال رسول الله الصوم جنة من النار قال ثم قال ان افضل الاشياء ما اذا انت فاتك لم يكن منه توبة دون ان ترجع اليه فتؤديه بعينه ان الصلوة والزكوة والحج والولاية ليس يقع شئ مكانها دون ادائها وان الصوم اذا فاتك او قصرت او سافرت فيه اديت مكانه اياما غيرها وجزيت ذلك الذنب بصدقة ولا قضاء عليك وليس من تلك الاربعة شئ يجزيك مكانه غيره قال ثم قال ذروة الامر وسنامه ومفتاحه وباب الاشياء ورضا الرحمن الطاعة للامام بعد معرفته ان الله عز وجل يقول من يطع الرسول فقد اطاع الله ومن تولى فما ارسلناك عليهم حفيظا اما لو ان رجلا قام ليله وصام نهاره وتصدق بجميع ماله وحج جميع دهره ولم يعرف ولاية ولى الله فيواليه ويكون جميع اعماله بدلالته اليه ما كان له على الله جل وعز حق فى ثوابه ولا كان من اهل الايمان ثم قال اولئك المحسن منهم يدخله الله الجنة بفضل رحمته۔

قال قلت لابى عبد الله اخبرنى بدعائم الاسلام التى لا يسع احدا التقصير عن معرفة شئ منها الذى

کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ زکوٰۃ گناہوں کو دور کرتی ہے۔ میں نے کہا۔ اس کے بعد کون افضل ہے۔ فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عالموں سے بے پروا ہے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ایک حج مقبول بہتر ہے بیس نافلہ نمازوں سے اور جو خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ اور سات سات بار گن کرے۔ اور دو رکعت اچھے طریقہ سے بجا لائے۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرت نے یوم عرفہ اور یوم مشعر کے بارے فرمایا میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے۔ فرمایا روزہ۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے پھر فرمایا افضل اشیاء وہ ہے۔ کہ جب وہ تم سے فوت ہو جائے۔ تو اس کے سوا چارہ کار نہ ہو کہ اس کو بجا لایا جائے اور بعینہٖ ادا کیا جائے۔ نماز۔ زکوٰۃ حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی۔ اور بغیر ادا کئے چارہ کار نہیں۔ لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے۔ یا کمی ہو یا ماہ رمضان میں سفر ہو۔ تو جو روزے قضا ہو جائیں۔ تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا۔ اور قضا بجا لانا ضروری نہ ہوگا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا۔ امر الٰہی کی چوٹی یا بلندی اس کی کنجی اور باعث رضائے رحمٰن طاعت امام ہے اس کی معرفت کے بعد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی تو کرنے دو اے رسول۔ ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو اگر کوئی شخص قائم اللیل اور صائم النہار ہو۔ اور اپنا تمام مال راہ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو۔ اور اس کے اعمال اس کی رہنمائی میں نہ ہوں۔ تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے۔ اور نہ وہ اہل ایمان سے ہے۔ پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکوکار ہیں۔ اللہ ان کو اپنی رحمت سے داخل جنت کرے گا۔

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے اسلام کے وہ ستون بتائیے جن میں کسی چیز کی کمی کی گنجائش نہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ:

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸

سنہ ۱۹۸۸ء

اہل تشیع کے نزدیک ایمان اور کفر کے شرائط!

امام باقر نے فرمایا ہماری محبت ایمان ہے ہمارا بغض کفر ہے

شروط الا یمان والکفر عند الشیعه الا ثنا عشریة

قال ابوجعفر حبنا ایمان وبغضنا کفر.

PRINCIPLES OF FAITH PERTAINING TO IMAN AND KUFR. OUR OBEDIENCE IS IMAN AND OUR DISOBEDIENCE IS INFEDILITY. SAID IMAM BAQIR.

وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے سوالی ہیں لوگوں کو چاہیے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچا دیں

۱۱ - علي بن إبراهيم، عن صالح بن السندي، عن جعفر بن بشير، عن أبي سلمة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سمعته يقول: نحن الذين فرض الله طاعتنا، لا يسع الناس إلا معرفتنا ولا يعذر الناس بجهالتنا، من عرفنا كان مؤمنا ومن أنكرنا كان كافرا ومن لم يعرفنا ولم ينكرنا كان ضالا حتى يرجع إلى الهدى الذي افترض الله عليه من طاعتنا الواجبة فإن يمت على ضلالته يفعل الله به ما يشاء.

۱۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو بغیر ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہوگا جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اقرار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجبہ کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مر گیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

۱۲ - علي، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن محمد بن الفضيل قال: سألته عن أفضل ما يتقرب به العباد إلى الله عز وجل، قال: أفضل ما يتقرب به العباد إلى الله عز وجل طاعة الله وطاعة رسوله وطاعة أولي الأمر. قال أبوجعفر عليه السلام: حبنا إيمان وبغضنا كفر.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ بندہ کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر۔

۱۳ - محمد بن الحسن، عن سهل بن زياد، عن محمد بن عيسى، عن فضالة بن أيوب، عن أبان، عن عبدالله بن سنان، عن إسماعيل بن جابر، قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام: أعرض عليك ديني الذي أدين الله عز وجل به، قال: فقال: هات، قال: فقلت: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله والإقرار بما جاء به من عند الله وأن عليا كان إماما فرض الله طاعته، ثم كان بعده الحسن إماما فرض الله طاعته، ثم كان بعده الحسين إماما فرض الله

اہل تشیع کے دین کی تعریف!

علیؓ اور انکے بعد حسنؓ ، حسینؓ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے

تعريف الدين عند الاثنا عشرية: علي ثم الحسن والحسين وعلي ائمة فرض الله طاعتهم. هذا دين الله ودين ملائكة.

DEFINITION OF ISLAM BY SHI'ATE "ALI" ﷺ HAZRAT "HASSAN" ﷺ AND HAZRAT HUSSAIN ﷺ ARE IMAMS AND GOD HAS MADE THEIR OBEDIENCE OBLIGATIORY)

طاعَتَهُ ، ثُمَّ كانَ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِماماً فَرَضَ اللهُ طاعَتَهُ حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَيْهِ. ثُمَّ قُلْتُ: أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللهُ، قالَ: فَقالَ: هٰذا دِينُ اللهِ وَدِينُ مَلائِكَتِهِ.

۱۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدلہ دے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہٗ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور اقرار ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے لے کر آئے اور یہ کہ علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسنؑ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسینؑ اور ان کے بعد علی بن الحسینؑ اور ان کے بعد آپ امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

١٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي إِسْحاقَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قالَ: قالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اعْلَمُوا أَنَّ صُحْبَةَ الْعالِمِ وَاتِّباعَهُ دِينٌ يُدانُ اللهُ بِهِ وَطاعَتَهُ مَكْسَبَةٌ لِلْحَسَناتِ مَمْحاةٌ لِلسَّيِّئاتِ وَذَخِيرَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرِفْعَةٌ فِيهِمْ[٢] فِي حَياتِهِمْ وَجَمِيلٌ بَعْدَ مَماتِهِمْ.

۱۴۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جان لو صحبت عالم اور اس کی پیروی وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا اور اس کی اطاعت سے نیکیاں حاصل ہوں گی اور بدیاں محو ہوں گی اور ذخیرۂ حسنات ہے مومنین کے لئے اور ان کے درجات کی بلندی ہے ان کی زندگی میں اور رحمت خدا ہے بعد ان کے مرنے کے۔

١٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْماعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذانَ ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حازِمٍ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ ، قالَ: صَدَقْتَ ، قُلْتُ: إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذٰلِكَ الرَّبِّ رِضاً وَسَخَطاً ، وَأَنَّهُ لا يُعْرَفُ رِضاهُ وَسَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَأَنَّ لَهُمُ الطّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ ، فَقُلْتُ لِلنّاسِ: أَلَيْسَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ؟ قالُوا: بَلَى ، قُلْتُ: فَحِينَ مَضَى صلى الله عليه وآله مَنْ كانَ الْحُجَّةَ؟ قالُوا: الْقُرْآنُ ، فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذا هُوَ يُخاصِمُ بِهِ الْمُرْجِيُّ وَالْقَدَرِيُّ وَالزِّنْدِيقُ الَّذِي لا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجالَ بِخُصُومَتِهِ ، فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ ، فَما قالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كانَ حَقّاً ، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ؟ فَقالُوا: ابْنُ مَسْعُودٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

مترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی

مشہور آفسٹ پریس کراچی

اسلام کے بنیادی رکن کا انکار

الانکار رکن الاسلام الاساسی

DENIAL OF THE FUNDAMENTAL PRINCIPLE OF ISLAM.

منہاج محمد لاذہ حلال الی یوم القیامۃ وحرامہ حرام الی یوم القیامۃ فہولاء اولوا العزم من الرسل علیہم السلام

نبی جو انبیاء مرادو صیائے عیسیٰ ان کے بعد آئے انہوں نے شریعت عیسوی پر عمل کیا۔ ان کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ قرآن لے کر آئے اور اپنی شریعت و منہاج لائے پس حلال محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک کے لئے حرام ہے پس یہ ہیں اولوالعزم رسول

باب ۱۲

دعائم اسلام

۱۔ عن ابی جعفرؑ قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ والزکاۃ والصوم والحج والولایۃ ولم ینادِ بشیٔ کما نودی بالولایۃ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

۲۔ عن عجلان ابی صالح قال قلت لابی عبد اللہ اوقفنی علی حدود الایمان فقال شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ والاقرار بما جاء بہ من عند اللہ وصلوٰۃ الخمس واداء الزکوٰۃ وصوم شہر رمضان وحج البیت وولایۃ ولینا وعداوۃ عدونا والدخول مع الصادقین۔

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ سے کہا مجھے حدود ایمان سے آگاہ کیجئے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار پنجگانہ نماز، زکوٰۃ دینا اور ماہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔

۳۔ عن الصادق علیہ السلام قال اثافی الاسلام ثلاثۃ الصلوٰۃ والزکاۃ والولایۃ لاتصح واحدۃ منہن الا بصاحبتیہا۔

فرمایا صادق آل محمد نے اسلام کے بنیادی تین ہیں نماز اور ولایت ان میں سے کوئی بغیر اپنے دوسرے کے صحیح نہیں۔

۴۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج والولایۃ ولم یناد بشیٔ کما نودی بالولایۃ فاخذ الناس باربع وترکوا ھذہ یعنی الولایۃ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے زیادہ اس چیز ولایت سے لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

۵۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمسۃ اشیاء علی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والحج والصوم والولایۃ قال زرارہ فقلت وای شیٔ من ذالک افضل فقال الولایۃ افضل لانہا مفتاحہن والوالی ھو الدلیل علیہن قلت ثم الذی یلی ذالک فی الفضل فقال الصلوٰۃ ان رسول اللہ قال الصلوٰۃ عمود دینکم قال قلت ثم الذی یلیہا فی الفضل قال الزکوٰۃ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت زرارہ نے پوچھا ان میں افضل کون ہے فرمایا ولایت اس لئے کہ وہ ان سب کی کنجی ہے اور والی ان سب چیزوں کی طرف ہدایت کرنے والا ہے میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ خدا نے

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھر بلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

آئمہ بطور الٰہ

ائمة أم آلهة

IMAMS AS GOD

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۸۵

سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائد موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر است پس مصلی را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نہ شود تا انوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردد اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ بعض عارفین نے کہا ہے کہ تشہد میں یہ خطاب اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہے پس حضور علیہ السلام نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تا کہ قربت کے نور اور معرفت کے بھیدوں سے واقف ہو جائے غرضکہ سنی اور شیعہ علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور یہ ان ہی کی صفت ہے نہ کہ خدا کی صفت ہے کیونکہ خداوند کریم وہ ذات ہے لا یجری علیہ زمان ولا یشتمل علیہ مکان خدا پر نہ زمانہ گزرتا ہے کیونکہ زمانہ متعلق اجسام پر زمین میں رہ کر گزرتا ہے ان کی عمریں ہوتی ہیں جیسے چاند سورج انسان وغیرہ و لہذا خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر کہنا بے دینی ہے یہ صفت محمد و آل محمد علیہم السلام کی ہے اور ان میں یہ صفت بالذات نہیں بلکہ بعطا تعالیٰ ہے اور اس کو ماننا عین ایمان ہے مولا نے کائنات کا ایک وقت میں چالیس جگہ حاضر ہونا حیات رسالت میں ثابت ہے جناب مولا نے امیر المومنین نے فرمایا ہے۔ مومن۔ منافق۔ کافر غرضکہ کوئی آدمی نہیں مرتا جب تک میں اس کے سرہانے جا کر حکم نہ دوں ایک وقت میں روئے زمین پر کتنی موتیں واقع ہو رہی ہیں ہر جگہ علی موجود ہے اور جب نکیرین قبر میں آتے ہیں تو سرہانے مولا کی کرسی لگی ہے فرشتے تیرا رب کون ہے رسول کون ہے دین کیا ہے قبلہ کیا ہے اور امام کیا ہے کتاب کیا ہے ان تمام سوالوں کے جواب کے بعد جب میت بتا دیتی ہے اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرا نبی ہے اور اسلام میرا دین ہے قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ میرا قبلہ ہے جناب علی میرا پہلا امام ہے اور امام حسن سے لیکر امام مہدی علیہ السلام تک نام بتا دیتا ہے اس وقت فرشتے پوچھتے ہیں۔ مَا تَقُوْلُ فِی ھٰذَا الرَّجُلِ۔ صحیح بخاری باب المیت اور مشکوٰۃ باب المیت کیا کہتا ہے تو اس مرد کے بارے میں یعنی پانچوں سوالوں کے جواب دینے پر نجات نہیں نجات ہے اس پر کہ یہ کرسی پر بیٹھنے والا کون ہے صاحب عرفان مومن فوراً بتا دے گا یہ میرا مولا علی ہے ایک وقت میں کتنی قبریں بنتی ہیں روئے زمین پر اور ہر جگہ مولا قبر میں تشریف لاتے ہیں امام زین العابدین نے فرمایا جہاں اور جب مجلس امام حسین علیہ السلام بپا ہوتی ہے جہاں وہ

ربّ علی ہیں

(رب علی ہیں قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں)

علی هوالرب! حیث ذکر فی القرآن الرب فالمراد به صاحب الکوثر "علی"

ALI IS GOD

(SHIA BELIEF)

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۶۶

ہر ایک نبی نے مصائب میں پکارا ہے رب کو اب قرآن میں دیکھئے رب سے کون مراد ہے سن
معل اتی میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے۔ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۔ میدان حشر
میں روز قیامت جماعت مومنین کو جب قیامت کی گرمی سے اُن کا برا حال ہو رہا ہوگا زبان
شدت پیاس سے سوکھ کر مانند چوب خشک ہو رہی ہوگی آواز گلے سے نہ نکلتی ہوگی اس
وقت ان کا رب اُن کو پاک خوشبودار ٹھنڈا پانی پلائے گا عالم اسلام کا اتفاق ہے وہ ٹھنڈے
اور میٹھے پانی کا چشمہ حوض کوثر ہے اور جناب ابوبکر روایت کرتے ہیں فرمود رسول خدا (ص) ساقی حوض
علی مرتضیٰ بود مدارج النبوۃ جناب خاتم النبیین نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساقی حوض کوثر مولا علی
علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہے انبیاء نے تبلیغ فرمائی توحید کی
معبود کی اور اللہ کی جب آفات آئیں تو پکارا ہے رب (علی) کو اب بھی مصائب میں پکارتا
اپنے اپنے حالات کے تحت علی کو صفت انبیاء اور قرآن پاک ہے اور رب کا معنی ہے مشکل کشا
پرورش کنندہ نگہبان۔

ظاہری پیدائش سے قبل وجود

محمد و آل محمد علیہم السلام عالمین ہیں اور تخلیق عالمین سے قبل تخلیق کے ساتھ اور نیز بعد میں ہر
زمانہ میں ہر نبی کے ساتھ ان عالمین کا وجود رہا ہے۔ لفظ رب بتلاتا ہے یہ موجود تھے جناب عبداللہ
اور جناب ابوطالب کے گھر سرزمین مکہ میں تو یہ لوگ بشر میں آتے ہیں۔ رسول کے متعلق ہے
لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اے حبیب اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔ یعنی
خلقت افلاک سے قبل وجود محمدی تھا اور جناب سرکار رسالت فرماتے ہیں اَنَا وَعَلِیٌّ
مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ میں اور علی ایک نور سے ہیں لہٰذا نور محمدی تھا تو نور علی بھی تھا جب یہ
دونوں تھے تو نور فاطمہ بھی تھا دیگر ائمہ بھی تھے۔ تو کیا یہ صرف انبیاء کی مدد کرتے رہے
یا تمام مخلوق کی جس نے پکارا اس اور جس نے نہیں پکارا اس کی بھی جناب
فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا وجود اور مدد کرنا وجود لباس بشریہ محمدیہ و علویہ اور فاطمیہ سے
دو ہزار سال پہلے امریکہ جس کو دنیا میں کوئی جانتا بھی نہ تھا ادھر کی دنیا صرف اپنے کو دنیا
سمجھتی اور کہتی تھی تو سرزمین امریکہ میں ایک راہبہ ول گیوی رہا کرتی تھی لوگ اس کے پاس
اپنی حاجات لے کر جاتے اور اس سے دعا کرواتے چنانچہ ہر طرح کی مصیبت میں لوگ آتے
حتیٰ کہ اولاد کے لئے بھی پہلے تو اس راہبہ نے صاف انکار کر دیا کہ وہ اولاد دینے کی اہل

اللہ تعالیٰ اور حضرت علیؓ میں فرق

الفرق بین اللہ سبحانہ و تعالی ، وبین علی بن ابی طالب

A DIFFERENCE BETWEEN GOD ALIMGHTY AND ALI(RA)

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۶۰

محمد وآل محمد علیہم السلام

محمد وآل محمد علیہم السلام کا وجود بعد آدم ونسل آدم نہیں ہوا بلکہ خلقت آدم سے پہلے ان کا وجود تھا۔ استکبرت ام کنت من العالین تو نے تکبر کیا یا تو عالین سے ہے اس وقت میں ہستیاں تھیں۔ آدم ملک شیطان۔ آدم کو سجدہ ہے ملک اور شیطان کو حکم سجدہ ہے لہذا عالین تینوں سے نہیں بلکہ ان سے پہلے ہیں۔ اور عالین سوائے خدا کے کسی کے تابع نہیں آدم اور ملک عالین سے تابع۔ اور آدم کا انکاری ابلیس ہے عالین یہی ہستیاں تھیں عالین جمع ہے عالی کی اور عالی ہے ذات محمد ولی لفظ عالین بتاتا ہے کہ آدم اور اولاد آدم سے قبل محمد جیسے اور محمد بھی تھے اور وہ ہیں آل محمد محمد وآل محمد قبل آدم تھے اور اولاد آدم کے ساتھ ہیں اولاد آدم کے بعد ہوں گے۔ الحجت قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق حجت مخلوق سے پہلے مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد ہے اللہ اور ہے حجت اور ہے اللہ حجت نہیں اور حجت اللہ نہیں ہے فرمان رسول ہے نحن حجج اللہ ہم اللہ کی حجت ہیں یہی مخلوق سے پہلے اور مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد ہیں جب یہ مخلوق سے پہلے اور مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد تو سرزمین مکہ اور مدینہ میں لباس بشر میں آنے کے بعد یہ وجود میں نہیں آئے اور نہ مدینہ میں آکر کام کرنے لگے بلکہ یہ عبدہٗ پہلے سے فرائض عبدیت ادا کرتے رہے ہیں۔

قال علی علیہ السلام فی بعض خطبہ انا عندی مفاتیح الغیب لا یعلمہا بعد رسول اللہ الا انا ذو القرنین المذکور فی صحف الاولی۔ انا صاحب خاتم سلیمان۔ انا ولی الحساب انا صاحب الصراط والموقف انا قاسم الجنۃ والنار انا آدم الاول انا نوح الاول انا آیۃ الجبار انا حقیقۃ الاسرار انا مورق الاشجار انا مولج الاثمار انا مفجر العیون انا مجری الانہار انا خازن العلم انا طود الحلم انا امیر المومنین انا عین الیقین انا حجۃ اللہ فی السموات والارض۔

جناب علی علیہ السلام نے اپنے بعض خطبات میں ارشاد فرمایا ہے میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی چابیاں ہیں جنہیں بعد رسول میرے بعد کوئی نہیں جانتا۔ میں وہ ذوالقرنین ہوں جس کا ذکر صحف اولیٰ میں ہے میں خاتم سلیمان کا مالک ہوں میں یوم حساب کا مالک ہوں میں صراط اور میدان حشر کا مالک ہوں میں قاسم جنت والنار ہوں میں اول آدم ہوں میں اول نوح ہوں میں جبار کی آیت ہوں میں اسرار کی حقیقت ہوں میں درختوں کو پتوں کا لباس دینے والا ہوں۔ میں پھلوں کا پکانے والا ہوں میں چشموں کو جاری کرنے والا ہوں میں نہروں کو بہانے والا ہوں میں علم کا خزانہ ہوں میں علم کا پہاڑ ہوں میں امیر المومنین ہوں میں سرچشمہ یقین ہوں میں زمینوں اور آسمانوں

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھریلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

ولایت علی کے اقرار کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا ہے

لا یکون مسلماً من لم یقر بولایة علی رضی اللہ عنہ

IT IS OBLIGATORY TO ACCEPT ALI'S WILAYA FOR A MUSLIM.

من سرہ ان یحیی حیاتی و یموت مماتی ... و یبغض عدو ... عنہ۔ مقدمہ تفسیر مراۃ الانوار۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ صحابہ نے رسول
پاکؐ سے عرض کیا یا نبی فرمائیے کیا ہر ایک لا الہ الا اللہ کہنے والا مومن ہے۔ فرمایا ہماری عداوت یہود و
نصاریٰ کے ساتھ ملحق کر دیتی ہے۔ تحقیق تم لوگ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جب تک مجھ سے محبت
نہ کرو گے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہو اور علی سے بغض رکھتا ہو وہ کاذب ہے۔ وفی تفسیر الامام انہ لا
یکون مسلماً من قال ان محمد الرسول اللہ فاعترف بہ ولم یعترف علیاً وصیہ و خلیفتہ
و خیر امتہ و قال ان تمام الاسلام باعتقاد ولایة علیاً ولا ینفع الاقرار بالنبوة مع
جحود امامة علی کما لا ینفع الاقرار بالتوحید مع جحد النبوة (تفسیر امام حسن عسکری ...)
امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ جناب محمد مصطفیٰؐ کی رسالت کے اقرار سے اور صرف لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہنے سے انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک علی کے وصی، خلیفہ اور افضل امت
ہونے کا اقرار نہ کرے۔ تکمیل اسلام اقرار ولایت علی سے ہی ہے اور انکار امامت علی کے ساتھ اقرار
نبوت محمدؐ کا کوئی فائدہ نہیں۔ جس طرح منکر نبوت کو اقرار توحید کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ ترمذی جلد دوم
عن ابن عباس قال نظر رسول اللہ الی علی فقال لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق۔
جناب ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے حضرت علیؑ کی طرف نظر فرما کر فرمایا کہ اے علی تیرے
ساتھ محبت رکھے گا مگر مومن اور تیرے ساتھ بغض رکھے گا مگر منافق۔ اچھی طرح معلوم ہو گیا
مندرجہ بالا احادیث سے کہ صحابہ کے لئے مسلم و مومن ہونے کے لئے توحید، نبوت کے اقرار کے ساتھ ساتھ
محبت اہل بیت رسولؐ کا اقرار کرنا بھی واجب تھا۔ جو ان تینوں شرائط میں سے کسی ایک سے پھر جائے
نبوت و محبت اہل بیت کا اقراری، توحید کا انکاری۔ توحید، نبوت کا اقراری محبت اہل بیت کا
انکاری۔ وہ صحابی رسولؐ، ایمان سے خارج بلکہ قیامت تک دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے
ان تینوں کا اقرار لازم ہے اور ان تینوں کے مجموعہ کا نام ہے کلمہ طیبہ۔ لہٰذا جنہوں نے زیارت رسولؐ
کی اور رسول پاکؐ کے دست مبارک پر بیعت کر کے ان تینوں کلمات کا اقرار کر کے دائرہ اسلام
میں داخل ہوئے اور ان تین کلمات پر وفات پائی وہ ہیں صحابی رسولؐ۔ ان کی توہین کرنے والا،
ان کو قتل کرنے والا، ان کو بے گھر کرنے والا، ان کو سب کرنے والا، ان کو گالیاں دینے والا اسلام
سے خارج ہے کیونکہ یہ صحابہ رسولؐ بڑی منزلت کے مالک تھے۔ ہمارے زمانے کے چار ہزار ولیوں
کی طاقت مجموعیت سمٹ کر ایک مقام پر آ جائے لیکن پھر بھی یہ مقام صحابہ کے بال کے ہم پلہ بھی
نہیں ہو سکتا۔ رسالت مآبؐ کا ارشاد گرامی ہے۔ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ

یوم ندعوا کل اناس بامامھم

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجم

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۲ . لاہور ۸

توحید باری تعالی اور انکار

الکفر بتوحید اللہ تعالی

DENIAL OF TAWHEED.

کی ہے کہ خدا نے لوگوں کو روز الست اپنی معرفت پر پیدا کیا ہے اور توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ عَلِیٌّ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہِ پر یہاں تک داخل توحید ہے اور اگر امامت امیر المومنینؑ کا اقرار نہیں کیا ہے خدا کی وحدانیت کا اس کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے۔

ایضاً بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے خداوند عالم کے اس ارشاد اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَہُمْ وَ لَا لِیَہْدِیَہُمْ سَبِیْلًا کی تفسیر میں روایت ہے یعنی جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ان کا کفر زیادہ ہوا تو ممکن نہیں کہ خدا ان کو بخشے اور نہ ان کی راہ خیر و نجات کی جانب ہدایت فرمائے گا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ آیت اول و دوم و سوم کے حق میں نازل ہوئی ہے جو ابتدا میں زبانی ایمان لائے پھر کافر ہوگئے یعنی اپنے کفر کو ظاہر کیا جس وقت کہ پیغمبر خداؐ نے ان پر ولایت امیر المومنینؑ پیش کیا اور فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنی جس کا میں مولا اور حاکم ہوں اُس کے علی مولا اور پیشوا ہیں۔ پھر جب حضرتؐ نے ان کو بیعت کرنے کے لئے فرمایا تو مجبوراً زبان سے اقرار کیا اور بیعت بھی کی۔ اس کے بعد جبکہ پیغمبرؐ نے رحلت فرمائی تو بیعت سے مکر گئے اور کفر میں ترقی حاصل کی اور ان لوگوں پر جنھوں نے غدیر خم میں امیر المومنینؑ سے بیعت کی تھی سختی کی کہ فلاں کی بیعت کریں، یا امیر المومنینؑ پر بیعت کے لئے سختی کی لہٰذا اس گروہ کے لئے قطعی خیر و نیکی اور ایمان کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا اور اس آیت اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِہِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمُ الْہُدَی الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَہُمْ وَ اَمْلٰی لَہُمْ (پ۲۶ سورہ محمد آیت ۲۵) کی تفسیر میں فرمایا کہ بیشک جو لوگ دین سے برگشتہ ہوگئے اپنے پیچھے لوٹ گئے یعنی اسی حالت کفر پر جس پر کہ تھے اس کے بعد جبکہ ہدایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی شیطان نے ان کے لئے ضلالت کو زینت دی اور ان کی آرزوئیں دراز کر دیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ اول و دوم و سوم ہیں۔ امیر المومنینؑ کی ولایت اختیار کر کے ایمان سے برگشتہ ہوگئے

ایضاً انہی حضرتؑ نے اس ارشاد رب العزت وَ مَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْہُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (پ۱۷ سورہ الحج آیت ۲۵) کی تفسیر میں فرمایا یعنی جو شخص امر حرام کا

جلد اول

از مجلدات تفسیر کبیر

منهج الصادقین

فی الزام المخالفین

از تصنیفات عارف ربانی

ملا فتح الله کاشانی

با مقدمه و پاورقی و تصحیح کامل آقای حاج میرزا ابوالحسن شعرانی

با کشف الایات صحیح

بسرمایه

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری تلفن ۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیه

متعہ پروردگار کی سنت ہے (استغفر اللہ)

المتعة من سنت الله (استغفر الله)

HUTTA IS THE PRACTICE OF GOD.

کرده وهر که مخالفت آن کند مخالفت من کرده وهر که مخالفت من کند مخالفت خدا کرده
وهر که مخالفت خدا کرده از اهل دوزخ باشد. وبدانید که متعه امریست که حقتعالی مرا بآن
مخصوص ساخته بجهت شرف من بر غیر من از انبیای سابق هر که یکبار در مدت عمر خود متعه کند از
اهل بهشت باشد وهر گاه متمتع ومتمتعه باهم بنشینند فرشتهٔ بر ایشان نازل گردد وحراست ایشان
کند تا آنکه از آن مجلس برخیزند واگر باهم سخن کنند سخن ایشان ذکر وتسبیح باشد وچون
دست یکدیگر را بدست گیرند هر گناهی که کرده باشند از انگشتان ایشان ساقط شود وچون یکدیگر
را بوسه نهند حقتعالی بهر بوسهٔ حجی وعمرهٔ برای ایشان بنویسد وچون خلوت کنند بهر لذتی و
شهوتی حسنهٔ برای ایشان بنویسند مانند کوههای برافراشته، بعد از آن فرمود که جبرئیل مرا
گفت یارسول الله صلی الله علیه وآله حقتعالی میفرماید که چون متمتع ومتمتعه برخیزند وبغسل کردن مشغول
شوند در حالتیکه عالم باشند بآنکه من پروردگار ایشانم واین متعه سنت من است بر پیغمبر من و
من املائکه خود گویم ای فرشتگان من نظر کنید باین دو بندهٔ من که برخاسته‌اند وبغسل کردن
مشغولند ومیدانند که من پروردگار ایشانم گواه شوید بر آنکه من آمرزیدم ایشان را، وآب بر هیچ
موئی از بدن ایشان نگذرد مگر که حقتعالی بهر موئی ده حسنه برای ایشان بنویسد وده سیئه محو
کند وده درجه رفع نماید. پس امیر المؤمنین علیه السلام برخاست و گفت وانا مصدقك من تصدیق کننده‌ام
ترا یارسول الله صلی الله علیه وآله چیست جزای کسیکه در این باب سعی کند؟ فرمود له اجر همه مرا ورا باشد
اجر متمتع ومتمتعه. گفت یارسول الله اجر ایشان چه چیز است؟ فرمود چون بغسل مشغول شوند بهر
قطرهٔ آب که از بدن ایشان ساقط شود حقتعالی فرشتهٔ بیافریند که تسبیح وتقدیس او سبحانه کند
وثواب آن از برای غاسل ذخیره باشد تا روز قیامت، ای علی هر که این سنت را سهل فرا گیرد واحیای
آن نکند از شیعهٔ من نباشد ومن از او بری باشم. ونیز در روایت آمده که رسول خدای صلی الله علیه وآله روزی
با اصحاب نشسته بود و از هر جانب سخنی میگذشت واز جمله سخن متعه درمیان آمد آنحضرت
فرمود ای مردمان هیچ میدانید که متعه را چه فضیلت وثواب است؟ گفتند نه یارسول الله، فرمود جبرئیل
اکنون بر من نازل شد و گفت ای محمد حق ترا سلام می رساند و بتحیت و اکرام مینوازد و ـ
می فرماید که امت خود را بمتعه کردن امر کن که آن از سنن صالحان است هر که روز
قیامت بمن رسد ومتعه نکرده باشد حسنات او بقدر ثواب متعه ناقص باشد، ای محمد درهمی که
مؤمن صرف متعه کند نزد خدای افضل از هزار درهم است که درغیر آن انفاق نماید، ای محمد
در بهشت جمعی از حور العین هستند که حقتعالی ایشان را از برای اهل متعه آفریده ای محمد چون
مؤمنی مؤمنهٔ را عقد متعه کند از جای خود برنخیزد تا که حق تعالی او را بیامرزد ومومنه را

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابجى حقيقت
الحاج سيد هادي بنى هاشم

شارع تربيت
سوق المسجد الجامع

تبريز
ايران

مطبعة «شركت چاپ»

(بانی مذہب شیعہ)

عبد اللہ ابن سبا نے امامت کے واجب ہونے اور علی کے سچا رب ہونے اور دوبارہ آنے کا دعوی کیا تھا

اول من اظهر القول بوجوب امامة علی عبد الله بن سبا و ان علیا هو الا له حقا

ABDULLAH - ABIN - SABAH MAINTAINED THE INDISPENSABILITY OF IMAMAT AND CLAIMED THAT ALI WAS THE TRUE LORD.

الانوار النعمانیہ جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

وخلقه لامن قام به وحل فيه ؛ ولايرى الله في الآخرة ، والعبد خالق لفعله ؛ ومرتكب الكبيرة لامؤمن ولا كافر، واذا مات بلاتوبة يخلد في النار، ولا كرامات للأولياء ، ويجب على الله رعاية ماهو الأصلح ، والأنبياء معصومون، وشارك ابوعلي في هذا كله ابا هاشم ثم إنفرد عنه بأن الله تعالى عالم بذاته بلاايجاب صفة هي علم ولاحالة توجب العالمية، وكونه تعالى سميعاً بصيراً معناه انه حي لاآفة به، ويجوز الإيلام للعوض

ومنهم البهشمية انفرد ابو هاشم عن ابيه بامكان إستحقاق الذم والعقاب بلامعصية مع كونه مخالفا للاجماع والحكمة ، وبأنه لاتوبة عن كبيرة مع الإصرار على غيرها عالما بقبحه ؛ ويلزمه ان لايصح إسلام الكافر مع أدنى ذنب أصر عليه ، ولاتوبة مع عدم القدرة فلا يصح توبة الكاذب عن كذبه بعد ما صار أخرس ، ولاتوبة الزاني عن زناه بعد ما جب ، ولا يتعلق علم واحد بمعلومين على التفصيل ، وله أحوال لامعلومة ، ولامجهولة ولا قديمة ولا حادثة ، قال الآمدي هذا تناقض اذ لا معنى لكون الشئ حادثا الا انه ليس قديما ولا لكونه مجهولا الا انه ليس معلوما

الفرقة الثانية من الفرق الاسلامية الشيعة ، وهم الذين شايعوا عليا عليه السلام وقالوا انه الإمام بعد رسول الله صلى الله عليه وآله بالنص ، اما جليا و إما خفيا ، واعتقدوا ان الامامة لاتخرج عنه وعن اولاده ؛ فان خرجت فاما بظلم يكون من غيرهم ، وإما بتقية منه اومن أولاده ، وهم اثنان وعشرون فرقة ، أصولهم ثلاث فرق ، غلاة ، وزيدية ، وإمامية ، أما الغلاة فثمانية عشر

السبائية قال عبدالله بن سبا لعلي عليه السلام أنت الا له حقا فنفاه علي عليه السلام الى المدائن ، وقيل انه كان يهوديا فأسلم ، وكان في اليهودية يقول في يوشع بن نون وفي موسى مثل ما قال في علي ، وقيل انه أول من أظهر القول بوجوب امامة علي ، ومنه تشعبت أصناف الغلاة ؛ وقال ابن سبا ان عليا عليه السلام لم يمت ولم يقتل ؛ وانما قتل ابن ملجم شيطانا تصور بصورة علي ، وعلي عليه السلام في السحاب ؛ والرعد صوته ، والبرق سوطه ؛ وانه ينزل بعد هذا الى الأرض ويملأها عدلا ، وهؤلاء يقولون عند سماع الرعد عليك السلام

نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو

ان الرب الذی خلیفة نبیه ابوبکر لیس ربنا ولا ذلك النبی نبینا

WE NEITHER ACCEPT THAT GOD NOR PROPHET WHOSE SUCCESSOR IS ABU-BAKR ﷺ.

الانوار النعمانیہ جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

الصفات ذاتیّة واعترض شیخهم فخرالدین الرازی علیهم بأنّه (بانهم) قال انّ النصاری کفروا لأنّهم قالوا انّ القدماء ثلثة والاشاعرة أثبتوا قدماء تسعة

أقول فالاشاعرة لم یعرفوا ربّهم بوجه صحیح بل عرفوه بوجه غیر صحیح فلافرق بین معرفتهم هذه وبین معرفة باقی الکفّار لأنّه مامن قوم ولاملّة الّا وهم یدینون بالله سبحانه ویثبتونه ؛ وانّه الخالق سوی شرذمة شاذّة وهم الدهریّة القائلون ومایهلکنا الّا الدهر ؛ وأسوء الناس حالا المشرکون اهل عبادة الأوثان ومع هذا فهم انّما یعبدون الأصنام لتقرّبهم الی الله سبحانه زلفی کما حکاه عنهم فی محکم الکتاب بطریق الحصر فتکون الأصنام وسائل لهم الی ربّهم ، فقد عرفوا الله سبحانه بهذا الباطل وهو کون الاصنام مقرّبة الیه وکذلك الیهود حیث قالوا عزیر ابن الله ، والنصاری حیث قالوا المسیح بن الله ، فهما قد عرفاه سبحانه بأنّه ربّ ذوولد فقد عرفاه بهذا العنوان ؛ وکذلك من قال بالجسم والصورة والتخطیط ؛ وذلك لما عرفت فی أوّل الکتاب من أنّ الکل قد طلبوا معرفته وخاضوا بحار وحدانیّته ولکانت مضایق وعرة وسبلا مظلمة ، فمن کان لعوله عارف عرف الله سبحانه ، ومن کان دلیله أعمی مثله خاض معه بحار الظلمات ؛ ومازاده کثرة السیر الّا بعداً ، فالاشاعرة ومتابعوهم أسوء حالا فی باب معرفة الصانع من المشرکین والنصاری ، وذلك انّ من قال بالولد او الشریك لم یقل انّه تعالی محتاج الیهما فی ایجاد أفعاله وبدائع محکماته ؛ فمعرفتهم له سبحانه علی هذا الوجه الباطل من جملة الأسباب الّتی أورثت خلودهم فی النار مع إخوانهم من الکفّار ؛ وأفادتهم الکلمة الاسلامیّة حقن الدماء والأموال فی الدنیا ؛ فقد تباینّا وانفصلنا عنهم فی باب الربوبیّة ؛ فربّنا من تفرّد بالقدم والأزل وربّهم من کان شرکاؤه فی القدم ثمانیة

ووجه آخر لهذا لاأعلم الّا انّی رأیته فی بعض الأخبار وحاصله انّا لم نجتمع معهم علی إله ولا علی نبیّ ولا علی امام ، وذلك انّهم یقولوا انّ ربّهم هوالّذی کان محمّد ﷺ نبیّه وخلیفته بعده ابوبکر ، ونحن لانقول بهذا الربّ ولابذلك النبیّ ، بل نقول انّ الربّ الّذی خلیفة نبیّه ابوبکر لیس ربّنا ولاذلك النبیّ نبیّنا ووجه آخر لکنّه جواب عن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

خورشید و ماہ و [illegible] شرق میں سے ہے
[illegible]

(۱۴) چودہ ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم العلماء مؤرخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی قبلہ

ناظم اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر [illegible] کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

شیعت کے (۱۴) چودہ خدا

اربعة عشر (١٤) آلهة للشيعة الاثنا عشرية !!

FOURTEEN SELF CREATED GODS OF SHI'ITE.

چودہ ستارے (مع اضافہ) از سید نجم الحسن، ممبر جج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان طبع امامیہ کتب خانہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

ہوتے نہ گر ازل میں "چودہ ستارے" ہادی
رہتی خراب ہوتی آدم سے رہنما کی

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں جن میں سرخیل انبیا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شفیع روزِ جزا خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا اور بارہ امام علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔ یہ جب عالم نور میں تھے، انھوں نے ملائکہ کو تسبیح و تحمید کا سبق دیا۔ جبریل کو علم معرفت سے بہرہ ور کیا۔ آدم و حوا جو گرے ہوئے آنسوؤں کی طرح بے وقعت ہو چکے تھے انھیں شرفِ انسانیت میں توبہ کے ذریعے عروج و فروغ بخشا۔ اور جب عالم ظہور میں آئے تو عقولِ انسانی کو علم و معرفت کی جلا دے کر چمکایا۔ گمراہوں کو رہبری کا جادۂ مستقیم بتایا۔ جنت میں جانے کا راستہ دکھایا۔

ان کی مدح سرائی کے لیے زبانِ قدرت ناطق۔ ان کے وضاحتِ حالات کے لیے اوراقِ قرآن شاہد۔ انسان کی کیا مجال کہ ان کے کشفِ حالات کے لیے قلم اٹھا سکے۔ حالات و اوصاف اُن کے لکھے جا سکتے ہیں جن کی کُنہ معلوم اور حقیقت آشکار ہو۔ اور جن کو دنیا میں آزاد زندگی بسر کرنے کا موقع ملا ہو یہ وہ ذوات ہیں جن کے سمجھنے سے عقل انسانی قاصر اور فہم انسانی معذور ہے۔ میں نے اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ احادیث، تواریخ اور کتب کی مدد سے لکھا ہے مجھے ہرگز اس کا دعویٰ نہیں کہ میں ان حضرات کے حالات کا ایک شمہ بھی لکھ سکا ہوں۔ بہرحال احباب کی خواہش تھی کہ میں ان کے حالات قلم بند کروں۔ اس لیے قلم اٹھایا اور کچھ نہ کچھ لکھ دیا۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میں نے اس کی پوری سعی کی ہے کہ واقعات صحیح الفاظ و عبارت موجز و مختصر اور حالات درست لکھے جائیں۔ تاریخ ولادت و شہادت کی صحت پر بھی پوری قوت صرف کی جائے اور میں نے اس کی سعی بلیغ میں بھی دریغ نہیں کیا کہ صحیح تاریخ منظر عام پر آ جائے۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق اس کی بھی کوشش کی ہے کہ جو واقعات بعض معاصرین نے غیر مناسب لکھ دیے ہیں وہ بھی صاف ہو جائیں اور اعتراض

باسمہ سبحانہ

ہٰذا بصائر للناس وہدی ورحمۃ لقوم یوقنون

کل آدمیوں کے لیے یہ کھلی دلیلیں ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں ہدایت اور رحمت

منتخب

بصائر الدرجات

ترجمہ و تالیف

الفاضل الجلیل محمد مختار بن شیر محمد [illegible] رضوی [illegible]

الناشر

مکتبۃ [illegible]

حضرة علیؓ کی خدائی کا اعلان کھلا کفر و شرک

الا دعاء بالالوهية علی کرم الله وجهه (کفر و شرک واضح)

A DECLARATION OF ALI'S DIVINE ATTRIBUTES.

بصائر الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الباکستانی

۲۲

الحجبات وانا قرن من حديد وانا
عبد الله واخو رسول مقدوس، وانا
امين الله وخازنه وعيبة سره وحجابه
ووجهه وصراطه وميزانه وانا الحاشر
إلى الله وانا كلمة الله التي
يجمع بها المفترق ويفرق بها المجتمع
وانا اسماء الله الحسنى وامثاله العليا
وآياته الكبرى وانا صاحب الجنة
والنار اسكن اهل الجنة الجنة واسكن
اهل النار النار وإلي تزويج اهل الجنة
وإلي عذاب اهل النار وإلي اياب الخلق
جميعا وانا الاياب الذي يؤوب إليه كل
شيء بعد القضاء وإلي حساب الخلق جميعا
وانا صاحب الهنات وانا المؤذن
على الاعراف وانا بارز الشمس وانا
دابة الارض وانا قسيم النار وانا خازن
الجنان وصاحب الاعراف وانا امير
المؤمنين ويعسوب المتقين وآية
السابقين ولسان الناطقين وخاتم
الوصيين ووارث النبيين وخليفة رب
العالمين وصراط ربي المستقيم وفسطاطه
والحجة على اهل السموات والارضين
وما فيهما وما بينهما انا الذي احتج الله بكم

کبھی بار حملہ کروں گا کبھی بار انتقام لوں گا میں
عجیب و غریب سلطنتوں کا مالک ہوں گا میں رب
کا قرآن ہوں میں اللہ کا عبد ہوں رسول اللہ کا
بھائی ہوں میں امین اللہ ہوں اللہ کا خزینہ
اس کے راز کی صندوق اس کا پردہ و چہرہ
صراط اور میزان ہوں میں اللہ کی طرف اکٹھا
کرنے والا ہوں۔ میں اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس
سے الگ لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں میں اللہ کے
اسمائے حسنہ ہوں اور اس کے بلند امثال ہوں اور
اس کے آیات کبریٰ ہوں میں جنت اور دوزخ
کا مالک ہوں جنتی کو بہشت اور جہنمی کو جہنم
میں ٹھہراؤں گا، جنتیوں کی شادی میں کروں گا
جہنمیوں کو عذاب میں دوں گا میری طرف تمام
خلق لوٹ کر آئے گی میں وہ ایاب ہوں جس کے
پاس موت کے بعد ہر چیز آئے گی۔ میں تمام خلق
سے حساب لوں گا میں صاحب ھنات ہوں اعراف
پر میں اذان دوں گا میں سورج کو نکالتا ہوں میں
دابۃ الارض ہوں میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں
جنت کا خزانچی ہوں صاحب اعراف ہوں میں
المؤمنین متقین کا سردار ہوں سابقین کی آیت ہوں
بولنے والے کی زبان ہوں تمام الوصیین ہوں انبیاء
کا وارث ہوں رب العالمین کا خلیفہ ہوں اپنے رب کا
صراط مستقیم ہوں زمینوں اور آسمانوں کے

خدائی صفات کے حامل امام

الائمة يتمتعون بالصفات الالوهية

POSSESSION OF DIVINE ATTRIBUTES BY IMAM.

بصائر الدرجات از فاضل الجليل محمد شريف بن شير محمد شاه رسولوي الپاكستانی

۲۳

فِي ابْتِدَاءِ خَلْقِكُمْ وَأَنَا الشَّاهِدُ يَوْمَ
الدِّينِ وَأَنَا الَّذِي عَلِمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا
وَالْبَلَايَا وَالْقَضَايَا وَفَصْلَ الْخِطَابِ وَ
الْأَنْسَابِ وَاسْتَحْفَظْتُ آيَاتِ النَّبِيِّينَ
الْمُسْتَخْفِينَ الْمُسْتَحْفَظِينَ وَأَنَا صَاحِبُ
الْعَصَا وَالْمِيسَمِ وَأَنَا الَّذِي سُخِّرَتْ لِيَ
السَّحَابُ وَالرَّعْدُ وَالْبَرْقُ وَالظُّلَمُ وَالْأَنْوَارُ
وَالرِّيَاحُ وَالْجِبَالُ وَالْبِحَارُ وَالنُّجُومُ وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ وَأَنَا الَّذِي أَهْلَكْتُ عَاداً وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ
الرَّسِّ وَقُرُوناً بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيراً وَأَنَا
الَّذِي ذَلَّلْتُ الْجَبَابِرَةَ وَأَنَا صَاحِبُ
مَدْيَنَ وَمُهْلِكُ فِرْعَوْنَ وَمُنْجِي مُوسَى (ع)
وَأَنَا الْقَرْنُ الْحَدِيدُ وَأَنَا فَارُوقُ الْأُمَّةِ
وَأَنَا الْهَادِي وَأَنَا الَّذِي أَحْصَيْتُ كُلَّ
شَيْءٍ عَدَداً بِعِلْمِ اللَّهِ الَّذِي أَوْدَعَنِيهِ
وَبِسِرِّهِ الَّذِي أَسَرَّهُ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَسَرَّهُ النَّبِيُّ (ص) إِلَيَّ وَأَنَا
الَّذِي أَعْطَانِي رَبِّي اسْمَهُ وَكَلِمَتَهُ وَ
عِلْمَهُ وَفَهْمَهُ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ اسْأَلُونِي
قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونِي اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ
وَأَسْتَعْدِيكَ عَلَيْهِمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مُتَّبِعِينَ

درمیان جو کچھ ہے ان کے لئے حجت ہوں تمہاری
پیدائش کے وقت سے میں حجت خدا ہوں میں
جزا کے روز کا گواہ ہوں میں وہ ہوں جو علم منایا
بلایا، قضایا، فصل الخطاب اور انساب کا
عالم ہوں جس نے انبیاء کی آیات کو یاد کیا ہوا ہے
میں عصا و میسم کا مالک ہوں میں وہ ہوں جس کے
بادل، رعد و بجلی، تاریکی اور روشنیاں
ہوائیں، پہاڑ، سمندر، ستارے، سورج اور چاند
تابع کر دیئے گئے ہیں میں وہ ہوں جس نے عاد و ثمود
اصحاب الرس اور بہت ساری قوموں کو ہلاک کیا
ہے میں وہ ہوں جس نے بڑے بڑے جابروں کو ذلیل
کیا ہے میں صاحب مدین ہوں فرعون کو میں نے
ہلاک کیا موسیٰ کو میں نے نجات دی میں سب کا
قرن ہوں میں فاروق امت ہوں میں ہادی ہوں
میں وہ ہوں جس نے ہر چیز کو ایک ایک کر کے گن
لیا ہے، اللہ کے اس علم کے ساتھ جو مجھے ودیعت
کیا گیا ہے اور اس راز کے ذریعے جس کو اللہ نے
محمد کو آگاہ کیا اور اس کو نبی نے مجھے آگاہ کیا میں وہ
ہوں مجھے میرے رب نے اپنا نام، کلمہ، علم اور فہم عطا کیا
ہے لوگو! جو کچھ چاہو مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ مجھے کھو دو
اے اللہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں اور ان پر تیری
مدد چاہتا ہوں نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ

اشرہ ... عظیم ہے ... تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور اس کے امر کی اتباع کرتے ہیں ...

ریاض المصائب جدید

مصنفہ

عمدۃ الذاکرین عالیجناب

مولانا سید ریاض الحسن صاحب قبلہ

ناشران

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی

اندرون موچی دروازہ حلقہ ۶ لاہور

خود ساختہ کلمہ کا اقرار اور تمام ملائکہ علیہم السلام کی توہین

الاقرار بکلمة مختلفه واهانة جميع الملائكه

AN ACCEPTANCE OF SELF CREATED KALIMAH AND INSULT OF AN ANGELS.

ریاض المصائب جدید از سید ریاض الحسن امامیہ کتب خانہ لاہور

۷۸

کھڑے کل لشکر کو شکست دی۔ اب لوگ سمجھے کہ یہ ابن عباسؓ نہیں ہیں، بلکہ خود علیؑ ابن ابی طالب ہیں اور شاید اسی استقلال کو دیکھ کر رسولؐ نے ہمیشہ علمداری کا عہدہ انھیں کے سپرد کیا۔ اس لیے کہ علمدار کی قوت پر فوج کی قوت موقوف ہے۔ اگر علمدار سے کسی وقت سستی ظاہر ہو تو فوج لڑ نہیں سکتی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر غزوہ میں علم ان ہی جناب کے ہاتھ میں ہوتا تھا، لطف یہ ہے کہ قیامت کے دن بھی اس خدمت کو سلب نہیں کیا، علمداری کے عہدے کے واسطے انھیں کا انتخاب ہوگا، شان اس علم کی یہ ہوگی کہ طول میں ہزار سال کی راہ تک بلند اور قبضہ اس کا نقرئی ہوگا، اور وسط کا حصہ زمرد سبز کا سنان یاقوت سرخ کی، تین پھریرے ہوں گے، ایک نور کا دنیا کے مشرقی حصے کو گھیرے ہوئے۔ دوسرا مغرب میں تیسرا خانۂ کعبہ کو اپنے سائے میں لیے ہوئے اور اس پھریرے پر تین سطریں قلم قدرت سے لکھی ہوں گی پہلے میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، دوسرے میں الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ۔ ملائکہ کو حکم ہوگا کہ اس علم کو اٹھائیں۔ جب کوئی ملک نہ اٹھا سکے گا تو دست قدرت سے آواز آئے گی۔ این اسد اللہ الغالب۔ کہاں ہیں شیر خدا علیؑ ابن ابی طالبؑ اس ندا کو سن کر وہ جناب مجمع محشر سے اٹھیں گے اور اس علم کو جسے ملائکہ نہ اٹھا سکتے ہوں گے، مثل گلدستے کے لیے ہوئے پھریرا سر پر تاج کی طرح لہراتا ہوا، صراط پر سے عبور کریں گے۔ کوئی نبی مرسل اور ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُل هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

[illegible] خدا کی طرف بلاتا ہوں [illegible] اور خدا پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں

کتاب مستطاب

اصول الشریعة فی عقائد الشیعة

از افادات عالیہ

صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار علامہ الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ مجتہد اعظم

صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان

ناشر

مکتبۃ السبطین، کوٹ فرید سرگودھا

قیمت [illegible] روپے

علیحدہ کلمہ طیبہ کا اقرار

الاقرار بكلمة غير الكلمة الطيبة .

AN ACCEPTANCE OF SEPERATE KALIMAH.

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از شیخ محمد حسین مجتہد العصر صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان

۴۲۲

دارین دو مخالفت کو موجب ہلاکت کو یقین جانتے ہیں۔ اور ان کے مقابلین کو اس منصب جلیل کا نااہل اور مقام اہلبیت کا غاصب سمجھتے ہیں۔ مگر یہ فرقہ دیگر تمام غیر اثنا عشری فرقوں کی طرح ائمہ طاہرین کی خلافت و امامت کا منکر ہے۔ وہ ان معصوم و مقدس ہستیوں سے روحانی رشتہ توڑ کر آل رسولؐ کے مخالفین سے اپنا رشتہ جوڑتا ہے۔ وہ انہی لوگوں کو اپنا دینی و دنیوی ہادی و راہنما اور آں حضرتؐ کے خلفاء اور خلق کے پیشوا مانتا ہے۔ اور یہ امر عیاں راچہ بیان کا مصداق ہے مسئلہ امامت کے تمام مباحث کو بالتفصیل دیکھنے کے خواہشمند حضرات ہماری کتاب "اثبات الامامت" کی طرف رجوع فرمائیں۔

نواں فرق عقیدۂ افضلیت

ہم نہ صرف یہ کہ ائمہ اہل بیتؑ کو تمام امت محمدیہ سے اشرف و افضل جانتے ہیں بلکہ سرکار خاتم الانبیاءؐ کے سوا باقی تمام مخلوق خدا حتیٰ کہ دوسرے انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین سے بھی ان ذوات مقدسہ کو افضل و اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ اس مطلب کے ثبوت کے لئے ہماری کتاب احسن الفوائد کے اوراق شاہد ہیں۔ مگر فرقہ وہابیہ دیگر جمہور اہل سنت کی طرح اپنے شیخین کو ائمہ طاہرینؑ سے افضل کہتا ہے اور اس نظریہ کے مخالف کو نہ صرف خطاکار بلکہ شرعی تعزیر کا سزاوار قرار دیتا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ الدہلوی اپنی کتاب "ازالۃ الخفاء" ص۔۔ مقصد اول میں لکھتے ہیں: "ہر کہ مرتضیٰ را تفضیل دہد بر شیخین مبتدع است و مستحق تعزیر" یعنی جو شخص حضرت مرتضیٰ (علیؑ) کو شیخین (ابوبکر و عمر) پر فضیلت دیتا ہے وہ بدعتی ہے اور تعزیر کا مستحق ہے۔" گویا ایں جہ ہمارے کرم فرماؤں کی نظر میں شاہ ولی اللہ مسلمان عالم دین اور ان کے معتقدین داخل زمرۂ مسلمین مگر ائمہ طاہرینؑ کو بجز حضرت ختمی مرتبتؐ دیگر تمام کائنات سے افضل ماننے والے قابل گردن زدنی اور بے دین ہیں۔ والی اللہ المشتکیٰ وھو خیر الحاکمین۔

دسواں فرق کلمۂ ولایت

یہ بات بھی محتاج بیان نہیں ہے کہ ہمارا کلمۂ شہادت، توحید و رسالت اور شہادت ولایت سے مرکب ہے (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ) مگر اس فرقہ کا کلمہ دیگر عام اسلامی فرقوں کی طرح صرف شہادت توحید و رسالت پر مشتمل ہے۔ (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) وہ شہادت ولایت کو جائز و جزو کلمہ نہیں سمجھتے لیکن ہم کلمہ طیبہ کے اس حصہ کو اسلام کا جزو مکمل و متمم جانتے ہیں۔ جیسا کہ آیت اکمال دین (الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ) کے شان نزول سے واضح و عیاں ہے۔ (شیعی کلمہ کے ثبوت کے لئے کتاب مودۃ القربیٰ ص۔۔ مودۃ ششم ملاحظہ ہو)

گیارھواں فرق تقلید شخصی

ہم فروعات دین میں صحت و قبولیت اعمال کے لئے تین باتوں میں سے کسی ایک بات کو مکلف کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ (۱) خود مجتہد ہو (۲) کسی جامع الشرائط مجتہد کا مقلد ہو۔ (۳) یا پھر محتاط ہو اور موارد احتیاط کو سمجھ کر اس پر عمل درآمد کرے۔ مگر فرقہ وہابیہ تقلید شخصی کے سخت مخالف ہے اسی لئے اسے غیر مقلد گروہ کہا جاتا ہے۔ اور اس نے تقلید شخصی کی رد میں بڑی بڑی ضخیم کتب تالیف کی ہیں بطور مثال شاہ نذیر حسین محدث دہلوی کی کتاب "معیار الحق" دیکھی جا سکتی ہے۔

فرمایا رسولِ خدا نے کہ:
"میرے اہلِ بیت کی مثال
کشتی نوح کی مانند ہے
جو اس میں سوار ہوا نجات
پا گیا جو رہ گیا …"

لا اله الا الله محمد رسول الله

علی ولی الله وصی رسول الله وخلیفته بلافصل

شیعہ مذہب حق ہے

کی کتاب سنی مذہب حق ہے

من گھڑت کلمہ کی تصریح

التصریح با الکلمۃ المخترعۃ

EXPLANATION OF SELF CREATED KALIMAA

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۲ المعصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

توحید و رسالتؐ کے ساتھ اقرار ولایت کو ضروری سمجھا اور کہا
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و
خلیفتہ بلا فصل ؏

سُنّی خُلفاء کا غلبہ عارضی تھا

میں نے یہ بھی بھانپ لیا کہ سُنّی خلیفوں کا اعزاز ان کی مادی حکومتوں سے وابستہ ہے ورنہ روحانی حکومت میں ان کو کوئی منصب حاصل نہیں ان کو عارضی طور پر غلبہ حاصل رہا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ تسلط اور غلبہ دوسروں کے ہاتھ آ گیا۔ مگر شیعہ خلیفوں کی شان یہ ہے کہ ان کو حکومت ارضی کے بغیر ہی وہ سلطانی نصیب ہے کہ آج تک دُنیا میں ان کا سکہ جاری ہے۔ کروڑوں دلوں پر ان کی حکمرانی ہے۔ پس میں نے عارضی غلبہ پر دائمی غلبہ کو فوقیت دی۔

میں نے مغضوب علیہم کی راہ ترک کر دی

میں نے صحیح بخاری میں خاتون جنت سیدۃ النساء العالمین کی ناراضگی سُنّی خلفاء کے خلاف اس شدت سے محسوس کی کہ سیدہؑ نے ان سے تا دم وفات کلام کرنا مناسب نہ سمجھا۔ پھر مجھے رسولؐ کی حدیث بھی بخاری میں ملی کہ جس نے فاطمہؑ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا میں یہ بھی جانتا تھا کہ رسولؐ کی ناراضگی خداؑ کے غضب کا سبب ہے لہٰذا مجھے ہو ذی "مغضوب علیہم" کے زمرے میں نظر آئے جبکہ ہر روز نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے میں دُعا کرتا تھا کہ اے خدا مجھے سیدھی راہ پر قائم رکھ جو اُن لوگوں کا راستہ ہے جن پر تیرا انعام ہوا نہ کہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہو گئے کلام ربانی کے اس دعائیہ اقتباس کی لاج رکھنے کے لئے میں نے ضروری سمجھا

مسلمانوں سے علیحدہ کلمہ طیبہ کا اظہار

لا الہ اللہ محمد رسول اللہ دلیل ایمان نہیں

اظهار كلمة غير كلمة المسلمين .

لا اله الا الله محمد رسول الله ليس بدليل الايمان .

SEPERATE KALIMAH TAYYABA (SELF MADE) INSTEAD OF ORIGINAL ISLAMIC KALIMA TAYYABA.

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۲۴

مرزا حیرت نے اپنی کتاب شہادت میں صاف اعلان کیا کہ "علی سے جو محبت رکھنا ضروری دین وجزو ایمان کہا جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے صوفی لوگ جو ان کو بادی اسلام اور پیشوا سے اولیائے کرام کہتے ہیں یہ ان کا دھوکا ہے۔

(کتاب مذکور صفحہ ۱۳۰-۱۳۹)

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو "ایمان کل" اور خیر البریۃ کے القابات سے نوازتے ہیں اور ان کی سنت کی پیروی کے جھوٹے دعویدار اُن کے بغض کو شرط ایمان کہیں اور اُن سے دشمنی کو اہل سنت کی شرط قرار دیں۔ میرے ضمیر نے "ایمان کل" کو پسند کیا اور اہل سنت کو چھوڑ دینے پر شدید دباؤ ڈالا۔ لہٰذا میں اختیار ایمان میں ایمان لے آیا۔ اور نفاق کے بت کو توڑ کر اعلان کر دیا کہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل"

سنی کلمہ پر اعتبار نہیں ہے

میں نے خدا کی عطا کردہ عقلی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے بخود فیصلہ کر لیا کہ جب سنیوں کا کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ لینا دلیل ایمان نہیں بلکہ اس کے اقرار پر بھی خدا نے صحابہ کو منافق قرار دے دیا اور دور حاضر میں احمدی اس کلمہ کو گوئی کے باوجود کافر ہیں لہٰذا سمجھ لیا کہ اس کلمے کا کوئی اعتبار نہیں کلمہ حق وہی ہے جو قبول اور مقبول ہو۔ لہٰذا قرآن میں "الکلمہ طیبہ" میرے لئے رہنما بنا کہ کلمہ جمع ہے اور تین سے کم پر جمع کا اطلاق نہیں لہٰذا طیب کلمات تین ہوں گے پس

محرف کلمہ طیبہ کا اقرار

الاقرار بكلمة الشهادتين المحرفة.

AN ACCEPTANCE OF CHANGED KALIMAH TAYYABA.

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

علیؑ ولی اللہ تحریراً اور تقریراً ثابت ہے"

پس جب احادیث سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حکم تحریراً و تقریراً ثابت ہے کہ توحید و رسالتؐ کے ساتھ علیؑ کی امامت خلافت اور وصایت کا اقرار کیا جائے تو اس تیسرے عہد کو کلمہ میں شامل کرنا عین اطاعت خدا و رسولؐ ہے اور اس کی مخالفت بلا جواز ہے یہی وجہ ہے کہ اس ولایت کو مسلم و منافق میں کسوٹی بنایا گیا اور ترمذی شریف اور دیگر کتب صحاح کی روایات کے مطابق منافق و مسلم کی پہچان بغض علیؑ سے کی جاتی تھی۔

ہم اگر غور و انصاف کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ موحد کی پہچان لا الٰہ الا اللہ سے ہوتی ہے۔ مسلم کی پہچان محمد رسول اللہ سے ہوتی ہے اور مومن و منافق میں تمیز علی ولی اللہ سے ہوتی ہے۔

پس سید عقیل حیدر دام اقبالہ نے جو دلیل بیان کی ہے دل کو لگتی ہے کہ اقرار ولایت علویہ" کے بعد منافقت کا قلع قمع از خود ہو جاتا ہے لہٰذا کوئی معتقد ولایت یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ حضورؐ کے بعد کوئی دوسرا نبی آئے گا۔ بلکہ وہ سلسلہ امامت کو سلسلہ ہدایت سمجھتا ہے مگر جو منکر ولایت ہوتے ہیں کبھی وہ دبے الفاظ میں کہتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ہوتا" مگر کچھ سال بعد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول" کہنے والے نقش خاتم النبیا کی پرواہ کئے بغیر غلام احمد جیسے سنی عالم کی نبوت فاسقہ پر ایمان لا کر

مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کا انکار اور خود ساختہ کلمہ طیبہ کا اعلان

انکار الکلمة الطیبة و اعلان کلمة الشیعیة المخترعة

DENIAL OF ISLAMIC KALIMAH TAYYABA AND DECLARATION OF SELF MADE KALIMAH.

مِنْ نَفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ فرمایا جس کا میں مولا بنا کرتا تھا اس کا حیدرِ کرارؑ مولا ہے۔

جب علیؑ کا ہاتھ پکڑ کے مَنْ کُنْتُ مَوْلَا کہا تو آوازِ قدرت آئی میرے محبوب!

آ لیتے نہیں کچھ ہاتھوں سے بھی کر کے دکھا، مسند ابو طیالسی سے پڑھتا ہوں، ص ۲۳ سے پڑھتا ہوں، حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا نے تبرکات کا صندوق منگایا کھول کر اس سے ایک پگڑی نکالی عَنْ عَلِیٍّ عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ غدیر خم پر رسولِ خدا میرے سر پر پگڑی کے پیچ آپ باندھ رہے تھے جب آخری پیچ باندھ رہے تھے تو عرشِ اعظم سے آواز آئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کہ میں نے آج دین مکمل کر دیا اور نعمت پوری کر دی تو خدا کے بندے! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دین ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی دین ہے مگر کامل تب ہوتا ہے جب عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ آجائے ورنہ کامل نہیں ہوتا۔

کہتے ہیں مولا کے معنی وہ نہیں ہیں جو تم کہتے ہو، میں کہتا ہوں جھگڑا کیسا پتہ کر لو کہ حضورؐ کس معنی میں مولا ہیں جس معنی میں حضورؐ مولا ہوئے اسی معنی میں علیؑ بھی مولا ہوں گے۔ بخاری شریف ص ——— پہلی جلد ——— صفحہ نمبر ۳۲۳ ———

حضرت ابو ہریرہ راوی۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَکَ مَالًا فَلْیَرِثْہُ عَصَبَتُہٗ مَنْ کَانُوْا وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاہُ۔

جب کوئی آدمی فوت ہو جاتا، لوگ آتے کہ یا رسول اللہ! آپ اس کا جنازہ

کلمہ طیبہ میں تبدیلی کا اقرار

الاقرار بالتحريف فى الكلمة الطيبة .

AN ACCEPTANCE OF ALTERATION IN THE KALIMAH TAYYABA.

مبلغ اعظم ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی خوشاب

جواہرات دُر مرجان تھے۔ فرمایا اسے لے جا اور اپنے مال کے ساتھ اسے بھی رکھ دے۔ تیرا مال اور زیادہ ہو جائے گا۔ پھر فرمایا کہ فاطمہؑ کے بارے میں مجھے کوئی دخل نہیں ہے وہ خدا کی کنیز خاص ہے اس کا اختیار اسی کے دستِ قدرت میں ہے جسے چاہے دے۔ بہرکیف یہ عقد جناب فاطمہؑ کا علی ابن ابیطالب کے ساتھ ہوا۔ اولاً آسمان پر حکم خدا سے پہلی یا چھٹی ذی الحجہ کو ۲ ہجری میں زمین پر واقع ہوا

محمود فرشتہ کا آنا

منقول ہے کہ رسول خدا بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے چوبیس منہ تھے۔ حضرت نے فرمایا اے اخی جبرئیل میں نے تمہیں اس حیثیت سے تم کو نہیں دیکھا تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میں جبرئیل نہیں ہوں میرا نام محمودؑ ہے۔ مجھے خداوند عالم نے بھیجا ہے کہ آپ کو اس کا پیام پہنچاؤں وہ یہ ہے کہ آپ ایک نور کو دوسرے نور کے ساتھ تزویج کر دیں۔ پوچھا کس کو کس کے ساتھ کہا ارشاد خدا ہے کہ ہم نے تو آسمان پر علیؑ کا عقد فاطمہؑ کے ساتھ کر دیا ہے اب آپ بھی زمین پر دونوں کا عقد کر دیجئے فرمایا سمعاً وطاعۃً بسر و چشم مجھے منظور ہے۔ جب وہ فرشتہ یہ پیام پہنچا کے چلا تو آپ نے دیکھا کہ اس کے دونوں شانوں کے درمیان لکھا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہِ اَیَّدْتُہٗ بِہٖ رسول خدا نے پوچھا کب سے یہ تمہارے شانوں کے درمیان لکھا ہوا ہے؟ اس نے کہا چوبیس ہزار برس قبل آدمؑ کے۔

عقد جناب سیدہ سلام اللہ علیہا

رسول اللہ نے جناب امیرؑ کو بلا بھیجا۔ جب آئے فرمایا اے علیؑ مجھے خدا کی جانب سے حکم ہوا ہے کہ تمہارا عقد فاطمہؑ کے ساتھ کر دوں۔ اے علیؑ! مہر کے لئے تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ! آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ایک اسپ ایک شتر آب کش اور ایک تلوار اور ایک زرہ ہے۔ فرمایا اسپ و تیغ جہاد کے لئے تمہارے واسطے ضروری ہے اور شتر آبکش کی بھی ہمیشہ حاجت ہے مگر زرہ کی تمہارے ایسے شجاع کے لئے ضرورت نہیں ہے۔ بغیر زرہ کے بھی تم دشمنوں پر غالب رہو گے۔ اسے جا کر بیچ کے قیمت لے آؤ کہ جہیز فاطمہؑ کا سامان کیا جائے۔

جناب امیرؑ کا زرہ بیچنا اور جبرئیلؑ کا خریدنا

جب جناب امیرؑ زرہ لے کر بازار کی طرف چلے راہ میں ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس

؎ بحار الانوار ج ۱۰ ص ۳۶-

ہاتھی کے دانت

کھانے کے اور



از قلم:

علیؓ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیاء ہے

الاستعانة بعلی لیس بشرک بل هی سنة خاتم الانبیاء

TO ASK FOR HELP FROM ALI (RA) IS NOT A POLYTHEISM BUT A WAY OF THE HOLY PROPHET (SAW).

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور جلد دوم از عبد الکریم مشتاق

"درود کا مختصر کرنا تو "صلعم" ہر جگہ لکھا گیا ہے۔ حضرت کے لفظ
کو لکھنا ضروری نہیں سمجھتا حضرت جی! اور "صلی اللہ علیہ وسلم"
کا جملہ ہمارے نزدیک ادھورا ہے۔ ہم ادھورا درود بھیج کر حضورؐ کی
ناراضگی رسول مول لینا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ حضورؐ کا ارشاد
ہے کہ مجھ پر دم کٹا درود نہ بھیجا کرو۔ پھر یہ کہ درود کا حکم اس وقت
ہے جب آپؐ کا نام نامی لیا جائے۔ تاہم اگر سرکار کے اسم گرامی کے
بعد ہم نے "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھنے میں کسی جگہ سہو کیا ہے تو
ہم اس بھول کے لئے توبہ کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول سے
اس کی معافی مانگتے ہیں۔ برادر عزیز! اگر خدائی عہدیداروں
کے اقتدار واختیار کو مان لینا، اللہ کے اقتدار اعلیٰ سے اس کی
عملاً معطلی ہے تو یہ انداز فکر اور روش فہم انتہائی گھٹیا ہیں۔
خدائے قدوس کی بادشاہت، عظمت اور جلالت کا حقیقی
اعتراف یہی ہے کہ اس کے مقرر کردہ اہل کاروں کی ہدایات کے
مطابق اس کے قوانین کی اطاعت کی جائے۔ نہ کہ اس کے مقرر کردہ
عمال سے بغاوت کر کے براہ راست حاکم اعلیٰ کی اطاعت کا زبانی
دعویٰ کیا جائے۔

مفوضہ کے بارے میں جو اشارہ فاضل مجیب نے کیا ہے
احقر نے اپنی کتاب "شیعہ مذہب حق ہے" میں اس کا جواب
دے دیا ہے۔ باقی دشمن بھاگے یا مرے میں تو "یا علی مدد" کہکر
رزق، اولاد، صحت، فتح حاجت بر آری مولا مشکل کشا سے
چاہوں گا۔ میں اسے شرک نہیں سمجھتا علیؑ سے مدد مانگنا میرے
نزدیک سنت انبیاءؑ ماسبق ہی نہیں سنت خاتم الانبیاءؐ ہے

ادیانِ عالم اور فرقہ ہائے اسلام



شیعہ کے علیحدہ کلمہ کا کھلا اعلان

. اعلان صريح لكلمة الشيعة غيرالكلمة الطيبة .

DECLARATION OF SEPERATE KALIMAH TAYYABA OF SHIA RELIGION.

ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ از سید علی حیدر نقوی

بہر حال کلمہ عقائد کا زبانی اظہار ہے اور دین کی حقیقت کا تعلق عقیدے سے ہے ورنہ کلمہ تو قادیانی بھی پڑھتے ہیں لیکن ان کو غیر مسلم قرار دیدیا گیا کیونکہ دل سے ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ آخری نبی ہیں چنانچہ ایک مومن اور سچے مسلمان کے لیے تین شرطیں ہیں:

۱- عقیدے کا زبان سے اقرار کیا جائے۔
۲- عقیدے کے اصولوں کو دل سے مانا جائے۔
۳- عقیدے کے مطابق عمل اختیار کیا جائے۔

شیعہ اور سُنی کلمہ میں فرق

شیعہ کلمہ	سُنی کلمہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْل	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نوٹ: شیعہ کلمہ میں خدا کی یکتائی اور محمد مصطفیٰؐ کی رسالت کی گواہی دینے کے بعد یہ بھی گواہی شامل ہے کہ امام المتقین علی المرتضیٰ خدا کے ولی ہیں اور رسول خدا کے وصی یا امت بلا شرکت غیرے خلیفہ رسولؐ ہیں کیونکہ شیعہ عقیدے میں نبوت کی خلافت یا امامت مسئلہ شرعی یا روحانی عہدہ ہے اور حکومت نہیں۔ اس طرح اس کلمہ میں رسولؐ کے بعد حضرت علیؑ کے مقام کا اقرار اور اعتراف ہوتا ہے۔ اہلسنت کے امام فقہ شافعی فرماتے ہیں (بحوالہ ینابیع المودۃ ص۸۳)

علی حبہ جنۃ - قسیم النار والجنۃ
وصی مصطفیٰ حقاً - امام الانس والجنۃ

فرمایا رسول خدا نے
میرے اہل بیت کی مثال
کشتی نوح کی مانند ہے
جو اس میں سوار ہوا نجات
پا گیا جو رہ گیا

الکلمة الطیبة قول مردود بغیر (الکفر الواضح) بغیر علی ولی اللہ

KALIMAH TAYYABA WITHOUT ALI WALI ULLAH IS FALSE.

رسولؐ کے روبرو کلمہ پڑھنا بھی دلیل ایمان نہیں

لہٰذا ایمان یا اسلام کے لئے محض لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۲۸۴

کہہ دینا ہرگز کافی نہیں ہے۔ سورۂ منافقون میں خداوند ذوالجلال والاکرام نے اس کلمے کا اقرار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کبھی مسلمان ہونے کی دلیل نہیں مانا پس شیعوں نے توحید و رسالت کے ساتھ جو ولایت علیؑ کے اقرار کو شرط ایمان قرار دیا ہے تو وہ اس لحاظ سے مفید ترین ہے۔ کہ کلمہ مستند و مقبول ہو جاتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ قول مردود ہونے سے قطعی طور پر محفوظ رہتا ہرگز یہ خدشہ نہیں رہتا کہ یہ کلمہ دلیل ایمان نہیں۔ امیرالمومنینؑ کی ولایت و خلافت کا اقرار اس لئے ضروری ہے۔ یہ حکم کتاب و سنت سے براہین واضحہ سے ثابت ہے۔ میں یہ تفصیل اثبات اپنی کتاب "علی ولی اللہ" میں پیش کر چکا ہوں اقرار ولایت علیؑ کو کتب اہلسنت سے مدلل طریقہ پر جزو ایمان ثابت کر چکا ہوں۔

دو ٹوک فیصلہ

اگر کلمہ ایمان لانے کی دلیل ہے تو میں قاضی صاحب کے اعتراف ہی کی اساس پر دو ٹوک فیصلہ پیش خدمت کرتا ہوں۔ قاضی جی نے اپنی زیر بحث کتاب کے صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے کہ "ان (علی) کی محبت کو ہم جزو ایمان تسلیم کرتے ہیں"۔ یعنی جب تک "ولایت علیؑ" تسلیم نہ کی جائے ایمان کا جزو [illegible] سے جدا رہتا ہے اور ولایت علیؑ کے بغیر ایمان ناقص رہتا ہے اگر "ولایت علیؑ" فی الواقع اہل سنت کے نزدیک ایمان کا جزو ہے تو پھر جب تک اقرار کلمہ ایمان میں اس جزو کو شامل نہ کیا جائے گا کلمہ اپنے جزو سے محروم رہ کر کامل نہیں بلکہ ادھورا رہے گا۔ واضح رہے کہ اکثر اہلسنت "ولایت" کا مطلب محبت ہی لیتے ہیں۔ پس اگر کلمہ پڑھنے کا مقصد اظہار ایمان ہے تو پھر ضروری ہوگا کہ مکمل ایمان لایا جائے

دوسرا باب

شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

الباب الثانی

الشّیعةُ و عقیدةُ تحریفِ القرآنِ الکریمِ

Chapter II

The Shias and the belief of the perversion of the Holy Quraan

تاریخی دستاویز کے اس باب میں، شیعہ کتب کی تیس (30) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔

کتاب الشافی
جلد دوم

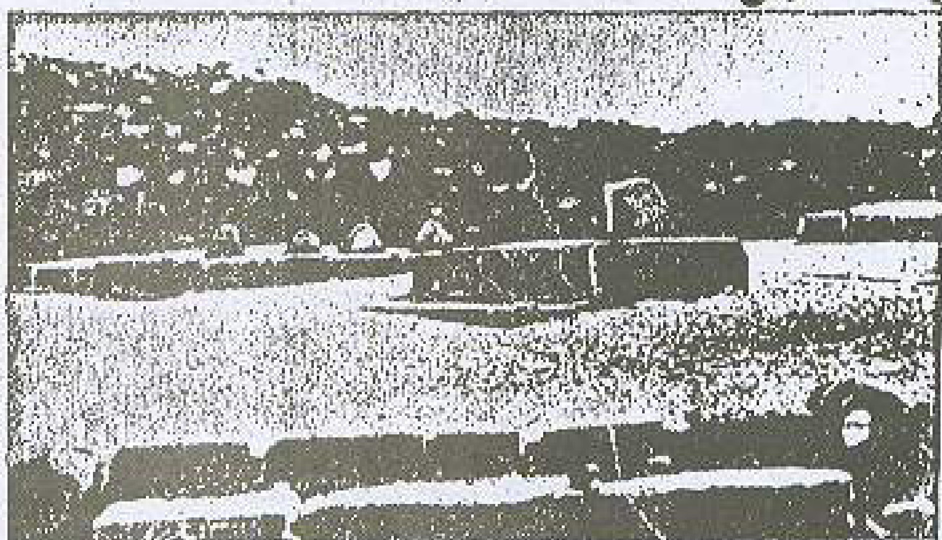
ترجمہ

اُصولِ کافی جلد دوم



جنت البقیع ماضی

حال



حضرت ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

امروہوی

اصل قرآن میں سترہ ہزار آیات ہیں۔ عقیدہ الاثنا عشریہ

لو شعر بذلك فقال سبحان الله ذلك من الشيطان ما بهذا نعتوا انما هو اللين والرقة والدمعة والوجل۔

ہاتھ پاؤں کاٹ لئے جائیں، تو ان کو خبر نہ ہو، حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ یہ عمل شیطان ہے۔ ان کا وصف نرمی طبیعت رقت قلب، اشک باری اور خوف خدا سے ہونا چاہیئے۔

★ عبد اللہ بن الحکم نے جابر سے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

باب ۱۱

قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

۱۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام اقرء القرآن فی لیلة قال لا یعجبنی ان تقرأه فی اقل من شهر۔

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا مجھے یہ پسند نہیں، کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

۲۔ عن علی بن ابی حمزة قال دخلت علی ابی عبد الله فقال له ابو بصیر جعلت فداك اقرأ القرآن فی شهر رمضان فی لیلة فقال لا قال ففی لیلتین قال لا قال ففی ثلاث قال ها واشار بیده ثم قال یا ابا محمد ان لرمضان حقا وحرمة لا یشبهه شیء من الشهور وکان اصحاب محمد یقرأ احدهم القرآن فی شهر او اقل ان القرآن لا یقرأ هذرمة ولکن یرتل ترتیلا واذا مررت بآیة فیها ذکر الجنة فقف عندها وتعوذ بالله من النار۔

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا، کہ ابو بصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات کو ایک قرآن ختم کرتا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں۔ انہوں نے کہا تو پھر دو رات میں ختم کروں۔ فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابو محمد ماہ رمضان کا پر حق ہے۔ اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کوئی عظمت نہیں باقی مہینوں کے لئے حضرت رسول خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے ایک مہینہ یا کچھ کم میں قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہئے۔ بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے۔ اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو تو رک جاؤ۔ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له فی کم اقرء القرآن فقال اقرءه خمساً او سبعاً اما ان عندی مصحفاً مجزّی اربعة عشر جزءاً۔

راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے میں میں قرآن کو ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزا پر تقسیم کیا گیا ہے کہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو۔ (صاحب الشافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے۔ کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں۔ اور ہم اہل بیت کے قرآن میں ۱۷ ہزار آیتیں ہیں۔ ہمارا قرآن چودہ اجزا میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ۱ ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸

۱۹۸۸ سنہ

قرآن الٰہی بمقابل قرآن شیعت

قرآن الله و فی مقابلة قرآن الشيعة

THE COMPARISON BETWEEN THE HOLY QURAN AND SHIA QURAN, (WHICH WAS COMPILED BY HAZRAT ALI AND WILL BE BROUGHT BY IMAM GHAIB NEAR QIYAMAH)

ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام

بَابٌ فِيهِ ذِكْرُ الصَّحِيفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْجَامِعَةِ وَمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ کھکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجیے حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپ نے غضبناک لہجہ میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علما کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے بلحاظ تفصیل و توضیح احکام، وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ما کان و ما یکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ہاں اس کے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوئی ہے اور قیامت تک ہونے والی ہے ہمیں اس کا بھی علم ہے

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: تَظْهَرُ الزَّنَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَذَلِكَ أَنِّي نَظَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع)، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزْنِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكاً يُسَلِّي غَمَّهَا وَيُحَدِّثُهَا، فَشَكَتْ ذَلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: إِذَا أَحْسَسْتِ بِذَلِكِ وَسَمِعْتِ الصَّوْتَ قُولِي لِي، فَأَعْلَمَتْهُ بِذَلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى أَثْبَتَ مِنْ ذَلِكَ مُصْحَفاً قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَلَكِنْ فِيهِ عِلْمُ مَا يَكُونُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ (لامذہب) ظاہر ہوں گے جو منکر اسلام و توحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم و اندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس

توارات، زبور، انجیل، صحف ابراہیمی اور مصحف فاطمہؑ کی قرآن مجید پر فضیلت

تفضيل التوراة و الانجيل و الزبور ومصحف ابراهيم و مصحف فاطمه على القرآن عند الشيعة .

SUPERIORITY OF DIVINE BOOKS HOLY TEXTS AND MUSHAF - E FAITMA OVER HOLY QURAN (THE LAST AND COMPLETE DIVINE BOOK WHICH WAS REVEALED ON PROPHET MUHAMMAD (SAW)

الشافی ترجمہ اصول الکافی جلد دوم ترجمہ مفسر قرآن سید ظفر حسن نقوی ناشر ظفر شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی ۱۸، طبع ۱۹۸۸ء

اس علم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جو ان سے کلام کرتا۔ حضرت فاطمہ نے یہ واقعہ امیر المومنین علیہ السلام سے بیان کیا حضرت نے فرمایا اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے مطلع کیا۔ امیر المومنین علیہ السلام فرشتہ کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِنْدِي الْجَفْرَ الأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ : زَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَى وَ إِنْجِيلُ عِيسَى وَصُحُفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلالُ وَ الْحَرَامُ وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَزْعُمُ أَنَّ فِيهِ قُرْآناً وَفِيهِ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَلا نَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ حَتَّى فِيهِ الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَرُبُعُ الْجَلْدَةِ وَ أَرْشُ الْخَدْشِ ، وَ عِنْدِي الْجَفْرَ الأَحْمَرَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَفْرِ الأَحْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلاحُ وَ ذَلِكَ إِنَّمَا يُفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَيَعْرِفُ هَذَا بَنُو الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ : إِي وَاللهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَ النَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَلَكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَطَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَالإِنْكَارِ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم، حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں اور ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں دُرّہ (سزا کے لئے) ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شئے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کے لئے کھولا جائیگا کھولے گا اس کو صاحب سیف (مراد قائم آل محمد) عبداللہ ابن ابی یعفور نے کہا اللہ آپ کی نگہداشت کرے۔ اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ فِي الْجَفْرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَا يَسُوؤُهُمْ ، لأَنَّهُمْ لا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَالْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَفَرَائِضَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَسَلُوهُمْ عَنِ الْخَالاتِ وَالْعَمَّاتِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو ۔ ناظم آباد ۲ ۔ کراچی ۱۸

سنہ ۱۹۸۸

ائمہ (اوصیاء) کے علاوہ کسی کے پاس نہ پورا قرآن ہے نہ قرآن کا پورا علم

انه لم يجمع القران الا الائمة وانهم يعلمون علمه كله

NO ONE POSSESS COMPLETE KNOWLEDGE OF HOLY QURAN EXCEPT IMMAMS.

الاصول من الكافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

فقلت كما كان يقول في سجوده ، ثمّ اندفع فيه بالسريانيّة فلا والله [1] ما رأينا قسّاً ولاجاثليقاً أفصح لهجة منه به [2] ثمّ فسّره لنا بالعربيّة ، فقال : كان يقول في سجوده : أتراك معذّبي وقد أظمأت لك هواجري [3] ، أتراك معذّبي وقد عفّرت لك في التراب وجهي ، أتراك معذّبي وقد اجتنبت لك المعاصي ، أتراك معذّبي وقد أسهرت لك ليلي ؛

قال : فأوحى الله إليه أن ارفع رأسك فانّي غير معذّبك ، قال : فقال : إن قلت : لاأعذّبك ثمّ عذّبتني ماذا ؟ ألست عبدك وأنت ربّي ؟ [قال] : فأوحى الله إليه أن ارفع رأسك ، فانّي غير معذّبك ، إنّي إذا وعدت وعداً وفيت به .

﴿ باب ﴾

☆(انه لم يجمع القرآن كله الا الائمة عليهم السلام وانهم)☆
☆(يعلمون علمه كله)☆

١ ــ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عمرو بن أبي المقدام عن جابر قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : ما ادّعى أحدٌ من الناس أنّه جمع القرآن كلّه كما اُنزل إلّا كذّاب ، وماجمعه وحفظه كما نزّله الله تعالى إلّا عليّ بن أبي طالب عليه السلام والأئمّة من بعده عليهم السلام .

٢ ــ محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن الحسن ، عن محمّد بن سنان ، عن عمّار بن مروان عن المنخّل [4] ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال : ما يستطيع أحدٌ أن يدّعي أنّ عنده جميع القرآن كلّه ظاهره وباطنه غير الأوصياء [5] .

---

(١) اندفع فيه أى شرع . « فلا والله » في بعض النسخ [لا والله] .

(٢) القس بالفتح رئيس النصارى في العلم كالقسيس . والجاثليق يكون فوقه و يطلق على قاضيهم . (في) .

(٣) الهاجرة : نصف النهار حين يستكن الناس في بيوتهم كأنهم قد تهاجروا شدة الحر . (في)

(٤) المنخل بضم الميم وفتح النون وتشديد المعجمة المفتوحة وربما يقرء منخل بسكون النون وتخفيف الخاء . (آت)

(٥) قوله عليه السلام « ان عنده القرآن كله الخ » الجملة وإن كانت ظاهرة في لفظ القرآن و مشعرة بوقوع التحريف فيه لكن تقييدها بقوله : ظاهره و باطنه يفيد أن المراد هو العلم بجميع القرآن من حيث معانيه الظاهرة على الفهم العادى و معانيه المستبطنة على الفهم العادى ، وكذا قوله في الرواية السابقة : « وماجمعه وحفظه الخ » حيث قيد الجمع بالحفظ فافهم (الطباطبائى) .

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدس سره

المتوفى ٤٦٠ هـ

الجزء السابع

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه
الشيخ علي الآخوندي

الناشر
دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني

الطبعة الثالثة

تلفن ٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة
في التصحيح
الشيخ محمد الآخوندي

وطی فی الدبر کے جواز کے لئے قرآن مقدس کے مفہوم میں ردوبدل

۱۰ التحریف المعنوی فی القرآن لجواز وطی فی الدبر (نعوذ باللہ)

AN ALTERATION IN THE HOLY QURAN FOR THE JUSTIFICATION OF SODOMY

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

علي بن يقطين وموسى بن عبد الملك عن رجل قال: سألت ابا الحسن الرضا عليه السلام عن اتيان الرجل المرأة من خلفها فقال: احلتها آية من كتاب الله عز وجل قول لوط: ﴿ هؤلاء بناتي هن اطهر لكم ﴾ (١) وقد علم انهم لا يريدون الفرج .

﴿ ١٦٦٠ ﴾ ٣٢ — وعنه عن معمر بن خلاد قال: قال ابو الحسن عليه السلام: أي شيء يقولون في اتيان النساء في اعجازهن ؟ قلت: انه بلغني ان اهل المدينة لا يرون به بأساً فقال: ان اليهود كانت تقول إذا اتى الرجل المرأة في خلفها خرج الولد احول فأنزل الله عز وجل: ﴿ نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم ﴾ من خلف أو قدام خلافاً لقول اليهود ولم يعن في ادبارهن .

﴿ ١٦٦١ ﴾ ٣٣ — وعنه عن ابن فضال عن الحسن بن الجهم عن حماد ابن عثمان قال: سألت ابا عبدالله عليه السلام او اخبرني من سأله عن رجل يأتي المرأة في ذلك الموضع وفي البيت جماعة فقال لي: ورفع صوته قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من كلف مملوكه ما لا يطيق فليبعه ثم نظر في وجوه اهل البيت ثم اصغى إلي فقال: لا بأس به .

﴿ ١٦٦٢ ﴾ ٣٤ — وعنه عن معاوية بن حكيم عن أحمد بن محمد عن حماد ابن عثمان عن عبد الله بن ابي يعفور قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يأتي المرأة في دبرها قال: لا بأس به .

﴿ ١٦٦٣ ﴾ ٣٥ — وعنه عن علي بن الحكم قال: سمعت صفوان يقول: قلت للرضا عليه السلام: ان رجلا من مواليك أمرني ان اسألك عن مسألة فهابك واستحى منك أن يسألك قال: ما هي قال: قلت الرجل يأتي امرأته في دبرها ؟ قال:

* (١) سورة هود الآية: ٧٨

- ١٦٦٠ - الاستبصار ج ٣ ص ٢٤٤

- ١٦٦١ - ١٦٦٢ - ١٦٦٣ - الاستبصار ج ٣ ص ٢٤٣ واخرج الثالث الكليني في الكافي ج ٢ ص ٦٦

یا فتاح — یا حسین

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ بامحاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولٰنا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی ہالا کلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ افتخار بکڈپو [illegible] کرشن نگر لاہور

قرآن میں شراب خور خلفاء راشدین کی خاطر تبدیلی (نعوذ باللہ)

فِيْ سُنْۢبُلِهٖ ۔ لفظی معنی ہیں کہ اناج کو اُسکی بال ہیں رہنے دینا ۔ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ ایک نصیحت تھی جسکو تعبیر سے کوئی تعلق
رجم حضرت یوسف علیہ السلام کی اس نصیحت سے نہ صرف اہل مصر نے فائدہ اُٹھایا بلکہ تمام اہل عالم کو ایسا قاعدہ معلوم ہوا جس
ہ اُٹھاتے ہیں ۔ جس غلہ کو زیادہ زمانہ تک رکھنا منظور ہو اُسکے محفوظ رکھنے کی اس سے زیادہ اچھی کوئی صورت نہیں کہ اُس
کو اسکی بال میں رکھا جائے ۔ اس نصیحت کی قدر و قیمت تجربہ کار و سے پوچھئے ۱۲ ۰ ۰ ۰

۲ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت یوں تلاوت کی ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ یعنی يَعْصِرُوْنَ کو معروف پڑھا جیسا کہ آپ موجودہ قرآن شریف میں دیکھتے ہیں ۔ حضرت نے فرمایا ۔ وائے ہو تجھ پر وہ کیا نچوڑینگے کیا خمر نچوڑینگے ۔ اس شخص نے عرض کی یا امیرالمومنین پھر میں اسے کیونکر پڑھوں ۔ فرمایا خدا نے تو یوں نازل فرمایا ہے ۔ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يُعْصَرُوْنَ یعنی يُعْصَرُوْنَ کو مجہول بتلایا جس معنی میں یہ فرمایا کہ انکو بادلوں سے پانی بکثرت دیا جائیگا اور دلیل اس امر پر خدا کا یہ قول لائے وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا اور ہم نے بدلیوں سے موسلا دھار پانی اتارا ۔ قول مترجم ۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں ظاہرا اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خوار خلفا کی خاطر يُعْصَرُوْنَ کو يَعْصِرُوْنَ سے بدلکر معنی کو زیر و زبر کیا گیا ہے یا مجہول کو معروف سے بدلکر لوگوں کیلئے اُنکے کرتوت کی معرفت

پارہ ۱۲ ۴۷۹ یوسف ۱۲

وَسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ

ت دبلی پتلی گائیں کھا گئیں اور سات ہری بھری بالوں کو سات سوکھی بالیں لپٹے

اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ (۴۶)

لوگوں کے پاس پلٹ کے جاؤں تو وہ بھی جان لیں (کہ تعبیر بتلانیوالے ایسے ہوتے ہیں)

زْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ

کہ تم سات برس تک لگاتار کھیتی کرتے رہوگے پس جیسے تم اُس کھیتی کو کاٹو

هُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ (۴۷)

ں تھوڑے سے غلہ کے جو تمہارے کھانے میں آئے باقی سب کو بالوں ہی میں

تِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ

اس کے بعد سات برس سختی کے آئیں گے جن میں سوائے اُس تھوڑ

لْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا

بیج وغیرہ کے لئے رکھتے ہو اور جو کچھ جمع کیا ہوگا سب کھا

وْنَ (۴۸) ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ

پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئیگا کہ جس میں لوگ

اثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ (۴۹) وَقَالَ

ب ہو جائیں گے اور جس میں وہ نچوڑیں گے ۔ بادشاہ نے

تُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ

حکم دیا کہ تعبیر کرنیوالے کو میرے پاس لاؤ جب شاہی قاصد

ع ۷ ۱۶

منزل ۳

چھپے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم اُسکو اُسی کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنیوالے کا عذاب کم کر دو اہل جہاں کو اصل حال سے مطلع کر دو ۔ قرآن مجید کو اُسکی اصلی حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السلام کا حق ہے اور اُنہی کے وقت میں اعلانیہ پڑھا جائیگا ۱۲ ۰ ۰ ۰

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنۃ اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب وصحیفۂ انتخاب جامع مسائل

حرام وحلال حاوی وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تُحفۃُ العَوام

حسب فتاوی سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام

مجتہد العصر جناب مولانا ومقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ

العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان

جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

توہین قرآن کریم

اہانة القرآن الکریم ۔

INSULT OF HOLY QURAN.

باب ساتواں بیانمیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ کے

ہرگاہ اولاد نہ ہوتی ہو سورہٴ آل عمران زعفران و گلاب سے لکھکر عورت باندھے حمل
رہے گا سورہٴ فجر گیارہ مرتبہ پڑھ کے آلتِ تناسل پر دم کرے اور زوجہ سے نزدیکی
کرے اللہ تعالیٰ فرزند عطا کریگا جو عورت سات دن روزہ رکھے اور وقت افطار
اکیس مرتبہ اَلْمُقْتَدِرُ پانی پر پڑھ کر پیے فرزند نیک صورت حاملہ ہوگی مجمع الدعوات
میں وارد ہے ہرگاہ چاہے بیٹی نہ ہو بیٹا ہو پس جب حمل کے چار مہینے گذر جاویں رو
بقبلہ ہو کر شکم پر عورت حاملہ کے ہاتھ رکھے اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا
پس جب بیٹا پیدا ہو نام اس کا محمد رکھے ہرگاہ سورہٴ یٰسٓ لکھکر پانی سے دھو کر حاملہ
پیے تو حمل اس کا سلامت رہیگا ہر آفت اور گرنے سے ہرگاہ کسی عورت کا حمل گر پڑتا
ہو پس شہادت کی انگلی اس کے پیٹ پھرائے اور ستائیس بار اَلْمُبْدِیُٔ کہے اور جس
امر کی ابتدا میں اگر چھپن بار یہی اسم مبارک کہے تو جلد یا سانی ہوگا ہرگاہ یہ آیت
پوست آہو پر لکھکر حاملہ باندھے ابتدائے حمل سے چالیس دن پاس اس کے پیے
پھر کھول رکھے اور پھر نویں مہینہ کے شروع سے باندھے سب آفات سے فرزند
محفوظ رہیگا وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین
فاستجبنا لہ فکشفنا ما بہ من ضر واتینٰہ اھلہ ومثلھم معھم
رحمة من عندنا وذکریٰ للعابدین اگر عورت حاملہ ہرگاہ سورہٴ ذاریات
یا واقعہ یا انشقاق لکھکر اپنے پاس رکھے وضع حمل باسانی ہوگا اگر عورت کے
فرزند نہ ہوتا ہو بمشک و زعفران لکھکر بازوئے راست پر عورت باندھے
بحکم خدا حمل رہیگا علی علی علی علی علی لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ
الا الا الا الا الا الا اھیا اسرا ھیا یا رؤف یا قدوس بعزتک یا عزیز
بقدرتک یا قدوس بجبروتک یا جبار بعظمتک یا عظیم بمنک یا
منان بجلالک یا حلیم بحلمک یا علیم بمغفرتک یا غفار برحمتک
یا ارحم الراحمین بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ الطاہرین یہ شکل لکھکر ران راست میں حاملہ کے باندھیں باسانی

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ [illegible]

مِفتاحُ القرآن

المعروف بہ

دیباچہ مقبول ترجمہ

[illegible]

[illegible]

قرآن حکیم [illegible] حضرت مولانا مولوی حکیم حافظ سید مقبول احمد

صاحب قبلہ دہلوی اعلی اللہ مقامہ

شیعہ کے عقیدہ تحریف القرآن کا ثبوت

ثبوت عقیدة الشیعة فی تحریف القرآن .

A PROOF OF SHIA'S BELIEF IN TAMPREING WITH OR ALTERATION IN THE QURAN

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دھلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

دیباچہ مقبول ترجمہ

تمہارے بعد ہوں گے میری یہ دعا قبول فرمالی۔

اس پر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ میرے شرکاء ہیں جو آپ کے بعد کون ہوں گے، فرمایا وہی جن کو خدا نے تمہارے ساتھ اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت میں ملا دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (دیکھو صفحہ ۱۴۲ سطر ۶ مقبول ترجمہ) اللہ کی اطاعت کرو اور اس رسول کی اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں۔

اس پر میں نے عرض کی کہ آخر وہ ہیں کون؟ فرمایا وہ سب میرے اوصیاء ہیں جن کا سلسلہ اس وقت تک رہیگا جب تک کہ حوض کوثر پہ میرے پاس وارد ہو جائیں۔ وہ سب کے سب ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہوں گے۔ جو شخص ان کو چھوڑ دے گا ان کا کوئی نقصان نہ کریگا اس لئے کہ وہ قرآن کے ساتھ رہیں گے اور قرآن ان کے ساتھ رہیگا نہ قرآن ان کو چھوڑے گا اور نہ وہ قرآن کو چھوڑیں گے انہیں کے ذریعہ سے میری امت کی نصرت کی جائے گی اور انہی کے ذریعہ سے ان کو بارش میسر آیا کریگی۔ اور انہی کی وجہ سے ان سے طرح طرح کی بلائیں دفع ہوتی رہیں گی اور انہی کے سبب سے ان کی دعائیں قبول کی جائیں گی۔ اس پر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے ان سب کے نام تو بتا دیجئے، اس پر فرمایا کہ اول تو ان میں سے تم ہو۔ پھر یہ میرا بیٹا اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دست اقدس جناب امام حسن علیہ السلام کے سر مبارک پر رکھا پھر یہ میرا بیٹا اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دست مبارک جناب امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس پر رکھا پھر اس کا بیٹا ہوگا جس کا نام علی ہوگا اور قریب ہے کہ وہ تمہارے ہی زمانہ حیات میں پیدا ہو جائے تو اس سے میرا سلام کہہ دینا۔ پھر آنحضرت نے اپنی اولاد کے سلسلے کو بارہ تک پہنچا دیا۔ سلیم ابن قیس ہلالی کہتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کی کہ مولا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں مجھے بھی ان کے نام سنا دیجئے۔ اس وقت جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ایک ایک بزرگ کا نام لیا۔ پھر فرمایا کہ اسے خاندان ہلال کے شخص مہدی امت محمد ہیں ان سے ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح معمور فرما دیگا جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ خدا کی قسم میں ان سب لوگوں کو پہچانتا ہوں جو رکن و مقام کے مابین اس سے بیعت کریں گے اور میں ان کے باپ اور دادا کے نام بھی جانتا ہوں اور ان کے قبیلوں کو بھی پہچانتا ہوں۔

کافی میں باسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ تمام آدمیوں میں سے جو شخص بھی اس کا مدعی ہو کہ میں نے تمام قرآن مجید کو جس شان سے وہ نازل ہوا تھا اسی طرح جمع کر لیا ہے وہ بہت ہی بڑا جھوٹا ہے حالانکہ جس شان سے اللہ تعالی نے اس کو نازل فرمایا اس شان سے صرف علی ابن ابی طالب نے اس کو جمع بھی فرمایا اور حفظ بھی کیا۔

نیز باسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سوائے اوصیائے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی شخص یہ دعوی کر ہی نہیں سکتا کہ تمام قرآن مجید اس کے پاس ہے یعنی اس کا ظاہر

تحریف قرآن کا اقرار

الاقرار بالتحریف فی القرآن .

AN ACCEPTANCE OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دھلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

اُس انداز سے پڑھیں جیسی کہ ہم کو آپ حضرات سے پہنچی ہیں تو آیا ہم وہاں ہیں گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں تم لوگ تو اُسی طرح پڑھو جیسے تم کو تعلیم دی جائے۔ کیونکہ وہ تو عنقریب آئے گا۔ جو تم کو (صحیح) تعلیم دیگا۔

قول صاحب تفسیر صافی اس حدیث میں آئندہ آنیوالے سے مراد جناب صاحب الامر علیہ السّلام ہیں۔

صاحب کتاب کافی باسناد خود سالم ابن سلمہ سے روایت کرتے ہیں اُن کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کے حضور میں قرآن مجید کے کچھ الفاظ اس انداز سے پڑھے جس انداز سے عام لوگ نہیں پڑھتے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس قرأت سے باز رہو اور اُسی قرأت سے پڑھو جس طرح کہ عام لوگ پڑھتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آل محمدؑ کا زمانہ نہ آجائے اس لئے کہ جب اُن حضرت کا زمانہ آجائیگا تو کتاب خدا اپنی حد پر (یعنی جس شان سے نازل ہوئی تھی اسی طرح) پڑھی جائے گی اور وہ اس مصحف کو جاری فرما دیں گے جسے خود جناب علی مرتضےٰ نے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا۔ نیز ان حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جناب امیرالمومنین اُس کی کتابت سے جب فارغ ہوئے تھے تو اُسے لوگوں کے سامنے لائے تھے اور اُن سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ کتاب خدا اُسی ترتیب کے مطابق ہے جس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے بندہ اور اپنے رسول جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر نازل فرمائی۔ اور میں نے آنحضرت کے ارشاد کے موافق اُس کو ان دونوں دفتیوں کے مابین جمع کر دیا ہے تو اُن لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس جو مصحف ہے اس میں بھی سارا قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے جمع کئے ہوئے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ آگاہ رہو کہ آج کے بعد سے تم اس کو کبھی نہ دیکھو گے۔ میرے ذمہ فقط اتنی ہی بات تھی کہ جب میں اس کو جمع کر چکوں تو تم کو اطلاع دے دوں۔ تاکہ تمہارا جی چاہے تو اُس کو پڑھ کر اس سے نفع حاصل کرو (اور نہ جی چاہے تو نہ سہی) اسی کتاب میں صاحب کتاب نے باسناد خود بزنطی سے روایت کی ہے وہ ذکر کرتے ہیں کہ جناب امام رضا علیہ السّلام نے مجھے ایک مصحف عنایت فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ اس میں نظر نہ ڈالیو۔ مگر میں نے اُسکو کھولا اور اُس میں سورۂ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کو پڑھا تو اس میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام معہ اُن کے باپ دادے کے نام کے لکھے پائے حضرت نے کسی شخص کو میرے پاس بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ وہ مصحف ہمارے پاس واپس بھیجدو۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ اگر کتاب خدا کے معنی و مطالب میں بڑھایا اور گھٹایا نہ گیا ہوتا تو ہمارا حق کسی صاحب عقل پر پوشیدہ نہ رہتا اور جب ہمارا قائم ظاہر ہو کر گفتگو کرے گا تو قرآن مجید اس کی ہر بات کی تصدیق کرے گا۔ نیز اُسی تفسیر میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن مجید اُسی ترتیب سے پڑھا جاتا جس ترتیب سے کہ وہ نازل ہوا تھا تو تم ہمارے نام بھی اس میں پا لیتے۔ نیز اُسی تفسیر میں انہی حضرت سے مروی ہے کہ قرآن مجید میں جو گذر گیا وہ بھی اور جو اب ہو رہا ہے وہ بھی سب اور جو آئندہ ہونے والا ہے وہ بھی ہے اس میں آدمیوں کے نام بھی موجود تھے جو نکال دیے گئے اور اُس میں ایک ایک اسم سے اتنی مختلف صورتیں

تحریف قرآن کے بارہ میں کھلی صراحت

صراحة بينة عن عقيدة التحريف

AN EXPLANATION OF TAMPERING THE HOLY QURAN IN DETAIL.

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دھلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

فرق نہ کر سکے۔ مکی کو مدنی سے الگ نہ جانے۔ شان نزول کے اسباب سے ناواقف ہو قرآن مجید میں جو الفاظ مبہم ہیں وہ خواہ یکجائی ہوں یا علیحدہ علیحدہ اُن سے واقفیت نہ رکھتا ہو۔ مقامات میں علم قضا و قدر، تقدیم و تاخیر، مبین و عمیق و ظاہر و باطن ابتدا و انتہا، سوال و جواب، قطع و وصل، متشابہ و مستثنیٰ منہ کو جو ہیں ان سے کچھ لگاؤ نہ رکھتا ہو۔ آگے پیچھے کی آیتوں کو نہ جانتا ہو اُس صفت سے واقف نہ ہو جو پہلے والی چیز کی بیان ہو چکی ہے اور اس کی دلیل اس کے بعد والی سے معلوم ہوتی ہے۔ مؤکد و مؤکد بہ سے بے خبر ہو۔ مفصل و رخصت رخصت فرائض و احکام کے مواقع احرام و حلال کے معنی جن کی وجہ سے ملحد گمراہ ہو گئے پھر نہ کچھ سمجھتا ہو نہ اس سے واقف ہو کہ کس مقام کے الفاظ کا کس جگہ کے الفاظ سے تعلق ہے۔ آیا ان کے معنی ما قبل پر محمول ہوتے ہیں یا ما بعد پر۔ غرض جو ان چیزوں سے بے خبر ہو وہ نہ قرآن مجید کا عالم ہو سکتا ہے اور نہ اُس کا اہل اور جو شخص بغیر دلیل واضح کے ان قسموں کی معرفت کا مدعی ہو وہ جھوٹا ہے۔ اور اللہ اور اللہ کے رسول پر بہتان باندھنے والا قرار پائے گا اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہی سخت بری بازگشت ہے۔

چھٹا مقدمہ

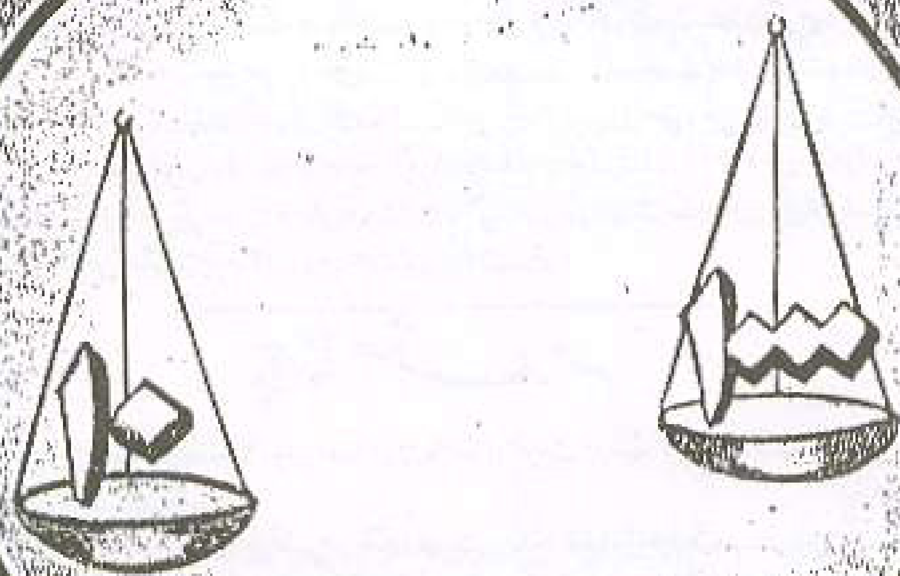
قرآن مجید کے جمع ہونے کا بیان اور اُس میں معنوی تحریف ہونے کا ذکر اور یہ کہ اس میں کوئی کمی بیشی ہوئی ہے یا کچھ نہیں۔

علی ابن ابراہیم قمی نے اپنی تفسیر میں باسناد خود جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے فرمایا اے علی قرآن مجید سب کا سب میرے بستر کے پیچھے صحیفوں میں حریر اور کاغذات میں موجود ہے۔ تم اُس سب کو لیکر جمع کر لینا۔ اور اُس کو اس طرح ضائع نہ ہونے دینا جیسے یہودیوں نے توریت کو ضائع کر دیا تھا۔ پس علی مرتضیٰ نے تعمیل ارشاد پر کمر بستہ ہو گئے اور اُس کو ایک زرد کپڑے میں جمع کر لیا۔ پھر اُس پر مہر لگا کر اپنے گھر لے گئے اور یہ اظہار کر دیا کہ جب تک میں اُس کو مطابق منشاء خدا و رسول کے جمع نہ کر لوں گا اُس وقت تک ردا نہ اوڑھوں گا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک جناب امیر علیہ السلام نے پورا قرآن مجید جمع نہ کر لیا۔ اگر کوئی شخص حضرت کی خدمت میں آتا۔ تو آپ بغیر چادر اوڑھے اور کوئی اس سے ملنے کے لئے آجاتے۔ کافی میں محمد ابن سلیمان نے یہ روایت کسی صحابی کے جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ صحابی ذکر کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں ہم قرآن مجید کی کچھ آیتیں اس انداز سے سنتے ہیں جیسے ہمارے پاس نہیں ہیں اور ہم اسے اچھا بھی نہیں جانتے کہ ہم اُس کو

ذکاء الاذہان بجواب جلاء الاذہان

ہزار تمہاری دس ہماری



الأصول من الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

نهض بمشروعه الشيخ محمد الآخوندي

الجزء الأول

الطبعة الثالثة
١٣٨٨

الناشر
دار الكتب الإسلامية
مرتضى آخوندي
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

پانچواں باب

شیعہ اور عقیدہ امامت

الباب الخامس

الشّیعةُ و عقیدةُ الامامةِ

Chapter V

The Shias and the doctrine of Imaa-mat (The religions Guidance and Leadership).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی انتیس (29) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔



ذاکرین عظام و مقررین کیلئے

نایاب تحفہ

المجالس الفاخرہ
فی
اذکار العترۃ الطاہرہ

علامہ حسین بخش جاڑا

نبیوں کو نبوت امامت کے اقرار سے ملی

اعطیت النبوة للانبیاء لاقرار هم بالا مامة .

APOSTLEHOOD WAS GIVEN TO THE PROPHETS AFTER THE ACCEPTANCE OF IMAMAT

غلام کا نہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ بے شک اگر غلام کا گھر ہوتا تو یہ آزادی نہ ہوتی۔
جب کنیز نے واپس جا کر اپنے مولا کو امام کے یہ کلمات سنائے تو وہ شخص تائب
نیک نصیب ہے وہ انسان جو بروز قیامت یہ کہنے کی جرأت رکھے کہ
القدمیں نے اپنے اعضاء کو تیری غلامی میں استعمال کیا تھا۔ اور بدنصیب ہوگا
جس کے پاس یہ جواب نہ ہوگا۔

بعض غلام اپنے آقا کے سو فیصدی، بعض اسی فیصدی، بعض اس سے کم
بعض صفر فیصدی ہوا کرتا ہے۔ پس سو فیصدی تو حلال رزق کھاتے ہیں۔ باقی
بابت حرام خوری رہتے ہیں۔ ہم اپنے اندر جھانکیں کہ ہم اللہ کے عبد کس نسبت سے
بے شک جو غلام غلاموں میں سے سو فیصدی غلام ہو وہ باقی غلاموں کا سردار
ہے۔ یہی وجہ ہے حضرت محمد و آل محمد چونکہ مقام عبدیت میں سو فیصدی کی حیثیت رکھتے
حتیٰ کہ ان سے ترک اولیٰ بھی نہیں ہوا۔ تو لولاک لما خلقت الافلاک کے خطاب
سے خدا نے ان کو نوازا۔ اور تمام جہان کی سرداری انکو عنایت فرمائی اور حضور
فرمایا۔ کوئی نبی نبی نہیں بن سکا جب تک اس نے ولایت علی کا اقرار نہیں کیا۔
لم یبعث نبی قط الا بولایة علی بن ابی طالب اور شب معراج حضرت رسالتمآب نے
تمام ارواح انبیاء سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم سے تین اقرار لیے گئے توحید
رسالت محمد۔ ولایت علی (برہان)

کیسا آباد دنیا میں صحن ناقص ہوا۔ کس کی نظر لگی کہ یہ گھر ماتمی ہوا۔
اسی تبلیغ عبدیت کے لیے سادانیاں جنگلوں پہاڑوں میں ماری ماری پھرتی رہیں
ممالک اسلامیہ میں کوئی پہاڑ، جنگل، آبادی، ویرانہ۔ ایسا نہیں جہاں کسی غریب مسافر
سید یا سیدزادی کی مزار نہ ہو۔ دیکھئے کجا شہید۔ کجا مدینہ۔ کجا قم کجا مدینہ۔
وعلی ہذا القیاس۔ امام موسیٰ کاظم کی بتیس اولادوں میں سے کہیں بھی دو کی مزار اکٹھا
نظر نہیں آتی۔ ہائے غریب بغداد کی شہزادی فاطمہ خدا معلوم قم میں کیسے پہنچی ہوگی
اور بی بی کو دفن کس نے کیا ہوگا؟ جب کہ اپنا محرم قریب موجود نہ تھا۔ شہر سادہ

دنیا کے حضرت عباس شاہ ہیں
حسنِ وفا پہ مشک و علم دو گواہ ہیں

ذکر العباس علیہ السلام

از

قبلہ و کعبہ مولینا سید نجم الحسن صاحب

۱۹۵۶ء

شیعہ جنرل بک ایجنسی
نے شائع کیا

انبیاء سے بلند حضرت عباسؑ کا درجہ ہے

سیدنا العباس افضل من الانبیاء

A RANK OF HAZRAT ABBAS IS SUPERIOR TO ALL PROPHETS

ذکر عباس از سید نجم الحسن ۱۹۵۶ء شیعہ بک ایجنسی لاہور

حضرت عباسؑ کا عبد صالح ہونا یہ ظاہر ہے کہ عبدیت کا درجہ بہت بلند ہے۔ کم ایسے انبیاء بھی گزرے ہیں جنہیں خدا نے اپنا عبد قرار دیا ہو، کیونکہ عبد اپنے معبود سے ایسا مستحکم رشتہ رکھتا ہے جو بڑے بڑے انبیاء کو بھی نصیب نہ ہو سکا۔ قرآن مجید میں چند انبیاء ایسے نظر آتے ہیں، جنہیں اس خاص لقب سے خدا نے نوازا ہے۔ ان میں خاص طور پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب، حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس لقب و خطاب سے ممتاز قرار دیئے گئے ہیں۔" حضرت عباسؑ جو اپنے کمالات نفسی و نفسی کی وجہ سے اس خاص خطاب کے قابل تھے انہیں عبد صالح قرار دیا گیا، جس کی سند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس زیارت مخصوصہ میں دے رہے ہیں، جس کے راوی ابو حمزہ ثمالی ہیں، ارشاد فرماتے ہیں:

السلام علیک یایھا العبد الصالح

اے عبد صالح آپ پر خدا کی طرف سے سلامتی ہو

علامہ عبدالرزاق موسوی اپنی کتاب "قمر بنی ہاشم" کے صفحہ ۲۸ و ۵۶ میں لکھتے ہیں کہ

"حضرت عباسؑ کو یہ وہ بلند درجہ نصیب ہوا ہے، جس سے بہت سے انبیاء بھی محروم رہ گئے۔"

حضرت عباسؑ آئمہ طاہرین کی نظر میں

اہل عصمت ہی سمجھتے ہیں تری شان وفا

دنیا میں بہت کم ایسے افراد ہوں گے جو کسی بلندی پر فائز ہونے کے بعد دوست اور دشمن طرف دار و جانبدار اور مخالف نہ رکھتے ہوں۔ لیکن مدح اسی طرح اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ جو خود بلند ترین درجہ کا مالک ہو۔ اگر کوئی ایسی شخصیت موجود ہو، جس کی مدح خدا کرے، جس کی ستائش محمد کریں اور جس کی تعریف میں آئمہ معصومین رطب اللسان ہوں تو پھر اس کی فضیلت کی کوئی حد نہ ہوگی۔ حضرت عباس علیہ السلام کی ہستی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ خداوند عالم تذکرۃ الشہداء میں آپ کو سراہ رہا ہے۔ اور لاتقولو المن یقتل فی سبیل اللہ کہہ کر مرنے کے بعد بھی آپ کو دیگر شہداء کی طرح زندگی دے رہا ہے اور خدا پہنچانے کا وعدہ فرما رہا ہے اور شہادت کے بعد بقول معصوم دونوں ہاتھوں کے بجائے دو پر پرواز دے کر جنت میں اڑنے کا موقع دے رہا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم پیدائش سے پہلے آپ کی شجاعت کی

احباب رسول

اصحاب رسول

علامہ حسین بخش جاڑا

احباب رسول بجواب اصحاب رسول از علامہ حسین بخش جاڑا

۱۲

احکام کو نافذ کرنے والی پارٹی اور پیغمبرؐ کی طرف منسوب کر کے روایت کرنے والے مجبور تھے راوی سب اس زد میں آئیں گے۔

جعلی احادیث کا پس منظر

- خیر القرون قرنی الخ۔ میرا زمانہ سب زمانوں سے اچھا ہے (میرے صحابہ اچھے لوگ ہیں)
- صحابی کالنجوم الخ۔ میرے اصحاب ستارگان سماوی کی طرح ہیں۔
- لا تسبوا اصحابی۔ میرے اصحاب کو سب نہ کرو۔
- اکرموا اصحابی۔ میرے اصحاب کی قدر کرو۔
- لا تجعلوھم غرضاً۔ میرے اصحاب کو اسب دشنام کا نشانہ نہ بناؤ

شرح عقائد نسفی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی میں تفتازانی نے یہ اور اس قسم کی حدیثیں نقل کی ہیں اور "اصحاب رسول" میں بخاری صاحب نے بھی ان میں سے کچھ نقل کی ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ ان احادیث مذکورہ میں حضرت پیغمبرؐ صحابہ کو خطاب فرما رہے تھے یا بعد میں آنے والی نسلوں کو خطاب تھا۔ یقیناً بعد میں آنے والے مسلمان تو مخاطب ہو نہیں سکتے بلکہ براہ راست مخاطب وہی حاضر مسلمان تھے۔ جن کو صحابہ کہا جاتا ہے اور بعد میں آنے والے تبعاً اس خطاب میں شامل ہیں۔ پس احادیث مذکورہ میں جن صحابہ کو خطاب کیا جا رہا تھا کیا انہوں نے خود ان احادیث پر عمل کیا؟

- کیا جنگ جمل میں فریقین سے مارے جانے والے ہزاروں کی تعداد میں صحابی نہیں تھے؟

اشاعت دوم مارچ ۱۹۸۳ء

جامعہ علمیہ "باب النجف" جاڑا کی پہلی پیش کش

شیعان آل محمد خصوصاً واعظین و مبلغین کے لئے نادر و نایاب تحفہ

مقدمہ تفسیر

انوار النجف فی اسرار المصحف

مصنفہ

حجۃ الاسلام علامہ حسین بخش مد ظلہ بانی و سرپرست جامعہ علمیہ باب النجف جاڑا
[illegible] پرنسپل جامعہ جعفریہ جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ
و درسگاہ امامیہ دریا خان۔ ضلع بھکر

ناشر مکتبہ انوار النجف دریا خان ضلع میانوالی۔ رجسٹریشن نمبر ۲۳

ائمہ معصومین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کے قائم مقام ہیں اور وہ انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں

الائمة المعصومین قائم مقام سید المرسلینؐ و هم افضل من الانبیاءؑ

IMAMAS ARE SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

انوار النجف فی اسرار مصحف (مقدمہ تفسیر القرآن) از علامہ حسین بخش جاڑا سرپرست جامعہ علمیہ باب النجف

(۱) تفسیر برہان میں امالی صدوقؒ سے منقول ہے کہ حضرت رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مومن مر جائے اور کوئی ایک ورقہ کاغذ دنیا میں چھوڑ جائے جس پر علمی مطالب مکتوب ہوں تو وہی کاغذ بروز محشر اس کے اور جہنم کے درمیان حائل ہوگا اور اس کے ہر ہر حرف کے بدلہ میں خدا اسے ایک ملک عطا کرے گا جو پوری دنیا سے سات گنا بڑا ہوگا۔

(۲) کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ عالم جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے، ستر ہزار عابد سے افضل ہے۔

(۳) تفسیر برہان میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ تمام خلق سے ائمہ ہدیٰ کے بعد کون افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ علمائے صالحین۔ پھر پوچھا گیا کہ تمام خلق خدا سے ابلیس، فرعون اور تمہارے اعداء کے بعد کون بدترین مخلوق ہے؟ تو فرمایا کہ وہ علمائے فاسدین ہیں۔ جو باطل کو ظاہر کرتے ہیں اور حق پر پردہ ڈالتے ہیں۔

توضیح جس طرح مادی دنیا میں خلق خدا کے درمیان ظاہری اصلاحات کے ذمہ دار افراد کو سلاطین یعنی بادشاہ کہا جاتا ہے اسی طرح روحانی دنیا میں خلق خدا کے نفوس کی اصلاح کے ذمہ دار افراد روحانی حکمران و بادشاہ ہوتے ہیں۔ ان کی بادشاہت و سلطنت ظاہری طاقت و اقتدار کے بل بوتے پر نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ دولت علم و معرفت سے سرفراز فرما کر خدا خود انہیں اس عہدہ کے لئے نامزد فرماتا ہے اور حضرت آدم ابو البشر سے لے کر حضرت خاتم الانبیاء جناب محمد مصطفےٰ تک کل ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین اور ان کے بعد ان کے اوصیاء طاہرین علیہم السلام سب کے سب خدا کی جانب سے روحانی حکمران ہیں۔

چونکہ جناب رسالتمآبؐ اس سلسلہ میں سلطان السلاطین کی حیثیت رکھتے ہیں اور سید الانبیاء والمرسلین کے مقدس لقب سے ملقب ہیں۔ لہٰذا ان کے اوصیاء طاہرینؑ ان کے قائمقام ہونے کی حیثیت سے صرف گذشتہ اوصیاء سے افضل نہیں۔ بلکہ تمام انبیائے سابقین سے بدرجہا افضل و اشرف ہیں۔

کیونکہ بادشاہ کے وزراء یا قائمقام صرف اپنے بادشاہ ہی کے ماتحت ہوا کرتے ہیں اور باقی تمام رعایا کے حاکم ہوا کرتے ہیں اور رعایا سب ان کی محکوم ہوتی ہے۔ خواہ عام انسان ہوں یا ان میں افسر وغیرہ ہوں۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ تمام انبیاء سابقین حضور سرور کائنات کے سامنے رعایا کی حیثیت سے ہیں۔ لہٰذا وہ ان کے اوصیاء کی بھی رعایا ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت قائم عجل اللہ فرجہ علیہ السلام کے انتظار میں مرہون ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کر کے دنیا والوں کو اپنے عمل سے بتائیں گے کہ حاکم کون ہے اور محکوم کون؟ جب حضرت خاتم الانبیاء کے آخری جانشین گذشتہ انبیاء کے سردار اور حاکم ہیں تو ان کے پہلے جانشین کیونکر نہ ہوں گے؟

پس جس طرح مادی حکمرانوں کی دفتری ملازمتیں اور عہدہ جات ظاہری عزت و وقار اور چند روزہ وجاہت کی خاطر

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ

براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ

جلد ۵



مؤلف، جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

دار التبلیغ جعفریہ امام بارگاہ سانده کلاں لاہور

حضرۃ علیؓ کی فضیلت انبیاء اور ملائکہ پر

فضیلة سیدنا علی ، علی الانبیاء والملائکة .

SUPERIORITY OF HAZRAT ALI (RA) OVER PROPHETS AND AN ANGELS.

مسلم اول جلد پنجم از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفری دار التبلیغ سادہ لاہور

۵۱

● خدائے ذوالجلال نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخوت کا نمونہ بنا کر بھیجا تھا۔ اور خلق عظیم کے اس مجسمے نے واقعی عرب کی کایا پلٹ دی تو جو تیس چالیس سال کی عمریں گزارنے کے بعد حضور اکرمؐ سے آن کر ملے حالانکہ اس عمر میں یہ بات مشکل ہوتی ہے لیکن پھر بھی اتنی تبدیلی آئی کہ حضور اکرمؐ کی محفل میں بیٹھنے والے اللہ کے محبوب انسان بن گئے تو جو پیدا ہوتے ہی صغیر سنی کے عالم میں حضور کی گود میں آ گیا تھا اور حضور اکرمؐ نے اپنے لعاب دہن کے ساتھ اس کی جسمانی و روحانی تربیت کی تھی اگر وہ خدا کی مرضیوں کا مالک اور قسیم جنت و نار ہو گیا تو اس میں تعجب کیا

● گزشتہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ جس طرح پرندہ اپنے پوٹے میں جمع شدہ غذا جوں کی توں اپنے بچے کے منہ میں منتقل کرتا ہے اسی طرح حضور اکرمؐ نے خدا کے تفویض کردہ علوم دیدوں کے تول حضرت علیؓ کے سپرد کر دیئے۔ اور یہ بھی صرف انہی علوم تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے ہر ایک در وازے سے مزید ایک ایک ہزار دروازے کھول دیئے۔

● جب بچہ کسی مربی کے ہاں تربیت پاتا ہے۔ یا کسی استاد کے پاس پڑھتا ہے تو اپنے آقا و استاد کے اقوال کی نقل کرتا ہے اور انہیں اپنے دل و دماغ میں جگہ دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت علیؓ بھی حضور اکرمؐ کے تمام طور و اطوار اپنے آپ میں ڈھال دیئے۔ گویا کہ حضرت علی علیہ السلام سیرت مصطفوی کا عکس ہیں۔ اگر کسی نے سیرت محمدیہ کو دیکھنا ہے تو وہ حضرت علی علیہ السلام کو دیکھے جیسے حضور کریمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بیان کیا فرمایا کہ:-

جس نے حضرت اسرافیل کو اس کی ہیبت میں حضرت میکائیل کو اس کے رتبے میں حضرت جبرائیل کو اس کی جلالت میں حضرت آدم کو اس کے علم میں حضرت نوحؑ کو اس کے خدا سے خوف کرنے میں حضرت ابراہیم کو خلیل خدا ہونے میں حضرت یعقوب کو حزن و ملال میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کے رب پروردگار میں حضرت ایوب کو اس کے صبر میں حضرت یحییٰ کو اس کے زہد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کی عبادت میں حضرت یونس علیہ السلام کو اس کی پرہیزگاری میں حضرت محمدؐ کو اس کے کمال حسب و خلق میں دیکھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کی طرف نظر کرے۔ کیونکہ ان میں پیغمبروں کی نوے خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں جمع کی ہیں اور اس کے سوا اور کسی میں اکٹھی جمع نہیں کیا

لہ انشاء اللہ جلد ۳۳ میں اس کا با تفصیل ذکر کیا جائے گا۔

یہ کتاب

خاص تہذیب شیعہ کیلئے لکھی گئی ہے

حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ نہ فرمائیں!!

کتاب

رد ہفوات شیعہ

و

مکابرات شیعہ

کا

حصہ اول، دوم

موسوم بہ،

تنزیہ الانساب

فی قبائل الاعراب شیوخ الاصحاب

مؤلفہ و مترجمہ و مصنفہ عفی عنہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصۂ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت مجدد ملت ماحی بدعت

عالم جلیل فاضل نبیل لاثانی مقتدانا جناب مولوی محمد ماہِ عالم صاحب قبلہ و کعبہ مصطفوی چشتی

رضی اللہ عنہ

آنحضرة صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

اهانة النبی صلی الله علیه وسلم ۔

DESECRATION OF PROPHET MUHAMMAD ﷺ

تنزیہ الانساب فی شجرۃ الاصحاب جلد دوم از مولوی مرزا عالم مصطفوی چشتی طبع ۱۹۱۹ء لکھنؤ

الریاسة وحمل عصی الخلافة وعقی النبی وخفقان الهوی فی قعقعة الرایات واشتباک ازدحام الخیول وفتح الامصار وسقاهم کأس الهوی وحملهم الی الخلافة فعادوا الی الخلاف لا الی فیئة وساقهم الی خصمهم بالشبهة وشنوا علیه فتنتهم بما یشتهون۔

انتقال پیغمبر کے بعد محبت حکومت نے غلبہ کیا اور بالراس حکومت پر حملہ اور خلافت کا اقتدار اور جھنڈوں کا ... و مصارین حکومت کا جھنڈا گویا علم کی ... کا ہوا مین اڑنا سوار و نکا جلوس مین چلنا گھوڑو نکی ... کا شور و غل کے معلوم ہوتا شہرونکا فتح ہو جانا ان سب خیالات نے ان کو یعنی شیخین کو اجام خواہش نفسانی پلا دیا اسکی ... سے خلافت پر حملہ کیا اور جیسے قبل قبول اسلام مخالف ظاہر تھے ویسے ہی دشمن ظاہر ہوگئے اور اس ... کی ... رد جو غدیر خم پر کی تھی اسکے بدلے مین ادنی چیز کو خرید لیں کیا بری چیز خریدی۔ انتہی محصلاً

نفس الامر مین پیغمبر خدا کا خاتمہ تھا بما ان ابو بکر کے ۱۱ تھون شوال سنہ ہجری مین بمقام عقبہ ہو جاتا کیونکہ حضرت عائشہ نے آنحضرت سے پوچھا کہ یوم احد سے بڑھکر بھی آپ پر کوئی مصیبت پڑی ہے

قال لقد لقیت من قومک ما لقیت وکان اشد ما لقیت منهم یوم العقبة (بخاری کتاب بدء الخلق باب اذا قال احدکم آمین کی آٹھوین حدیث)

آپ نے فرمایا تیری قوم کی طرف سے جو مصائب پڑے ہین ان کو میرا دل ہی جانتا ہو سب سے زیادہ مصیبت کا دن عقبہ کا تھا۔ انتہی

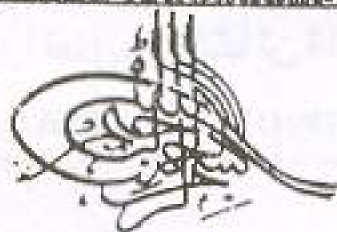
لیکن عقبہ سے بچے تو کیا ہوا تین ماہ بعد زہر سے تمام کر دیے گئے دیکھو مشارق الانوار باب الثالث اور بخاری جزو ثالث کتاب الطب باب اللدود۔ چونکہ اسوقت عوام کو حکومت کی تبدیلی کا انتشار تھا کہ دیکھیے اب حکومت کس کس کے ہاتھ رہتی ہے اور اس انقراض سلطنت سے کیا کیا فساد پیدا ہوتے ہین اور مہاجرین و انصار کو اپنی حکومت ہونے کی خواہش تھی اس وجہ تمام دوکانات بند ہڑتال ہو گئی تھی نہ سقہ میسر تھا نہ کفن نہ گورکن کیونکہ تمام ساکنان مدینہ سقیفہ مین بنی ساعدہ پہنچکر خلافت کی بحث مین بدل مصروف تھے اور دو رات دو دن سب وہین رہے اور زہر خورانی کے سبب میت پکس گئی اور پیٹ پھول گیا تھا جو تون نہلا کر کفن تو پہنا دیا مگر

دیے جائیں گے۔ پیدا ور کرنے والا کنیز خدا (نرجس) کا بیٹا ہوگا۔ توریت کے سفر انبیاء میں ہے کہ مہدی ظاہر ہوں گے۔ عیسیٰ آسمان سے اتریں گے، دجال کو قتل کریں گے۔ انجیل میں ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دجال اور شیطان کو قتل کریں گے۔ اسی طرح کل واقعہ جس میں شہادت امام حسینؑ اور ظہور مہدی علیہ السلام کا اشارہ ہے۔ انجیل کتاب دانیال باب ۱۲ فصل ۱۹ آیت ۲۲ رویا ۷ میں موجود ہے (کتاب الوسائل صفحہ ۱۲۹ طبع بمبئی ۱۳۳۸ھ طبع)۔

امام مہدیؑ کی غیبت کی وجہ

مذکورہ بالا تحریروں سے علماء اسلام کا اعتراف ثابت ہو چکا یعنی واضح ہو گیا کہ امام مہدیؑ کے متعلق جو عقائد اہل تشیع کے ہیں وہی منصف مزاج اور غیر متعصب اہل سنت کے علماء کے بھی ہیں اور مقصد اصل کی تائید قرآن کی آیتوں نے بھی کر دی، اب رہی غیبت امام مہدیؑ کی ضرورت اس کے متعلق عرض ہے کہ رب خلاق عالم نے ہدایت خلق کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور کثیر التعداد ان کے اوصیاء بھیجے۔ پیغمبروں میں سے ایک لاکھ تئیس ہزار ۹ سو ننانوے انبیاء کے بعد چونکہ حضور رسول کریم تشریف لائے تھے۔ لہٰذا اُن کے جملہ صفات و کمالات و معجزات حضرت محمد مصطفےٰ صلعم میں جمع کر دیئے گئے تھے اور آپ کو خدا نے تمام انبیاء کے صفات کا جلوہ قرار دیا یا خود اپنی ذات کا مظہر قرار دیا تھا اور چونکہ آپ کو بھی اس دنیائے فانی سے ظاہری طور پر جانا تھا۔ اس لیے آپ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت علیؑ کو ہر قسم کے کمالات سے بھرپور کر دیا تھا۔ یعنی حضرت علی اپنے ذاتی کمالات کے علاوہ نبوی کمالات سے بھی ممتاز ہو گئے تھے۔

سرور کائنات کے بعد کائنات عالم میں صرف ایک علی کی ہستی تھی جو کمالات انبیاء کی حامل تھی آپ کے بعد سے یہ کمالات اوصیاء میں منتقل ہوتے ہوئے امام مہدیؑ تک پہنچے۔ بادشاہ وقت امام مہدی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ اگر وہ قتل ہو جاتے تو دنیا سے انبیاء و اوصیاء کا نام و نشان مٹ جاتا اور سب کی یادگار بیک ضرب شمشیر ختم ہو جاتی اور چونکہ انہیں انبیاء کے ذریعے سے خداوند عالم متعارف ہوا تھا۔ لہٰذا اُس کا بھی ذکر ختم ہو جاتا۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ایسی ہستی کو محفوظ رکھا جائے جو جملہ انبیاء اور اوصیاء کی یادگار اور تمام کے کمالات کی مظہر ہو۔ خداوند عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے: وجعلها کلمة باقیة فی عقبه ۔ ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دے دیا ہے۔ نسل ابراہیم دو فرزندوں سے چلی ہے ایک اسحاق اور دوسرے اسمٰعیل۔ اسحاق کی نسل سے خداوند عالم جناب عیسیٰ کو زندہ و باقی قرار دے کر آسمان پر محفوظ کر چکا تھا۔ اب بمقتضائے انصاف ضرورت تھی کہ نسل اسمٰعیل سے بھی کسی ایک کو باقی رکھے اور وہ بھی زمین پر کیونکہ آسمان پر ایک باقی موجود تھا۔ لہٰذا امام مہدی کو جو نسل اسمٰعیل سے ہیں زمین پر زندہ اور باقی



عمدة المطالب
جلد اول

ترجمہ بر مناقب آل ابی طالب

از

ملک العلماء مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ سلوی
ملتان



مکتبۃ الساجد ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

38/

عدد ۱۵

(بار دوم)

علی تمام کائنات میں افضل ہیں۔ (عقیدہ امامیہ عقیدہ الاثناء عشری مذہب)

ان علیا یکون افضل من الکائن قائلین مفسرین۔

ALI (RA) IS SUPIRIOR TO THE WHOLE UNIVERSE.

من یشاء فی رحمتہ (۴) ایمان کا داخل ہونا منہ رحمۃ (۵) نبی کا وما ارسلناک الا رحمۃ (۶) علی کا فضل بفضل اللہ و رحمتہ۔ اللہ نے حضرت علی کے حرکات و سکنات کی مدح کی ہے۔ علی کی نماز الا المصلین، قنوت۔ امن ھو قانت، روزہ وجزاھم بما صبروا زکوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ، صدقات الذین ینفقون اموالھم، طواف من اللہ و رسولہ، جہاد اجعلتم سقایۃ الحاج، صبر الذین اذا اصابتھم مصیبۃ۔ ذکر الذین یذکرون اللہ، وفا یوفون بالنذر، خیرات انما نطعمکم لوجہ اللہ، تواضع۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء، صدق وکونوا مع الصادقین آپ کے آباء و اجداد کی۔ وتقلبک فی الساجدین آپ کی اولاد کی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت آپ کے ایمان کی مدح کی۔ السابقون السابقون آپ کے علم کی ومن عندہ علم الکتاب قال النبی صلعم یا علی ما عرف اللہ حق معرفتہ غیری وغیرک وما عرف حق معرفتک غیر اللہ وغیری۔ نبی اکرم نے فرمایا اے علی! اللہ تبارک و تعالیٰ کو کما حقہ میرے اور تیرے سوا کسی نے نہیں پہچانا۔ اللہ اور میرے سوا تجھے کما حقہ کسی نے نہیں پہچانا۔

— نبی اکرم نے فرمایا۔ علی آسمان میں ایسے ہیں جیسے سورج زمین پر، آسمان دنیا میں اس طرح ہیں جس طرح رات میں چاند زمین پر۔ نبی اکرم نے فرمایا علی کی مثال بیت اللہ الحرام کی طرح ہے جو ہر شخص اس کی زیارت کو جاتا ہے وہ کسی کی زیارت نہیں کرتا۔ جب چاند نکلتا ہے تو تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ علی کی مثال سورج کی طرح ہے جب ظاہر ہوتا ہے تو دنیا روشن ہو جاتی ہے۔ نبی نے فرمایا اے علی تم میری طرف سے میرے پیغامات پہنچاؤ گے۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تبلیغ نہیں کی؟ آپ نے فرمایا میں نے تبلیغ کی ہے۔ لیکن تم میری طرف سے تفسیر کتاب کی تبلیغ کرو گے۔ رسول اکرم نے علی کو شب ہجرت اپنا جانشین بنایا۔ اور جنگ تبوک کے روز حفظ کیا اور تحویل اعدا کے لئے اپنا خلیفہ بنایا۔ عبادت علی کی امامت کی دلیل ہے۔ اکرم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی۔ علی کو اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ وفات کے وقت اپنے بستر پر سلایا۔ رسول نے علی کو مواخات مباہلہ اور غدیر کے روز مقرر کیا۔ آپ نے فرمایا حسین کا میں سردار ہوں اس کے علاوہ سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح، نبی پیدائش میں تمام انبیاء سے مقدم تھے۔ اور بعثت کے لحاظ سے موخر تھے۔ نبی اکرم نے فرمایا ہم لوگ آنے میں موخر ہیں۔ اور قیامت کے روز سابق ہوں گے۔ نیز آپ نے فرمایا میں اور علی ایک نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ فرمایا ہم ابتداء میں مقدم ہیں۔ اور انتہا میں موخر ہیں۔ محمد نے عہد کو زیادہ کیا۔ اور علی نے بلندی کو زیادہ کیا۔ لوگوں نے علی کا حق غصب کیا۔ اللہ نے اس کے بدلے آپ کو جنت عطا کی۔ وجزاھم بما صبروا جنۃ۔ انہوں نے صبر کیا۔ جنت دی۔ خلافت سے آپ کو لوگوں نے علیحدہ کیا۔ اللہ نے آپ کو آخرت کا ملک عطا کیا۔ واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا اے تم دیکھو تو بہت بڑا ملک اور نعمتیں ملاحظہ کرو گے۔ علی نے ایک گروہ کو روٹیاں کھلائیں۔ اللہ نے اس کے بدلے آیت اتاری آیتیں ہیں۔ ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا۔ نیک لوگ جنت کی ایسی شراب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ اللہ کی محبت میں لوگوں کو کھانا کھلایا۔ اللہ نے آپ کی محبت لوگوں پر واجب قرار دی اللہ کی رضا جوئی میں اپنے نفس کو صرف کیا۔ اللہ نے اپنی رضا علی کی رضا قرار دی۔ شیخ اول نے کہا میں تمہارا خلیفہ تو ہو گیا ہوں لیکن تم سے افضل نہیں ہوں۔ اللہ نے علی کی شان میں فرمایا۔ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ علی تمام کائنات سے افضل ہیں پانی دو قسمیں ہیں پاک اور نجس۔ علی پاکیزہ پانی ہیں۔ وھو الذی خلق من الماء بشرا۔ پانی سے انسان پیدا کیا۔ علی کے دشمن نجس ہیں۔ انما المشرکون نجس۔ مشرک ناپاک ہیں۔

پاکیزہ چیز خود پاک ہوتی ہے۔ اور دوسری چیزوں کو پاک کرتی ہے۔ نجس چیز جب خود نجس ہے۔ تو دوسری چیز کو کس طرح پاک کر سکتی ہے۔ محمد طہور ہیں۔ علی صعید پاک مٹی ہیں۔ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا۔ پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کرو۔ محمد ابو الطاہر ہیں۔ اور علی ابو تراب ہیں۔ قرآن مجید میں اومن اور افمن دس مقامات پر آئے ہیں سب کے سب علی کے دشمنوں کے حق میں ہیں۔ مثلاً افمن کان مومنا کمن کان فاسقا کیا مومن اور فاسق برابر ہیں۔ امن ھو قانت۔ افمن کان علی بینۃ۔ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام

امہات ائمہ علیہم السلام

از مولانا ملک غلام حیدر صاحب کلو



مکتبۃ الساجد
85 شمس آباد کالونی ملتان

ناشر
مکتبۃ الساجد ملتان
(مغربی پاکستان)

رسول اللہ پر ولایت علی کے اقرار کا بہتان

الافتراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاقرار بولایۃ علی کرم اللہ وجہہ .

ALLEGATION OF ACCEPTING ALI'S ﷺ WILAYAT BY HOLY PROPHET MUHAMMAD ﷺ .

امامت ائمہ از مولانا ملک غلام حیدر کلو ملتان

۵۷

عبداللہ در قبر خود بنشست وبگفت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان
محمد رسول اللہ حضرت فرمود اکنوں شہادت بدہ کہ علی ولی من است
عبداللہ شہادت بولایت امیر المومنین دادہ رسول خدا فرمود اکنوں برگرد در
باغستان خود کہ بودی پس نیز بر قبر مادر خود آمنہ خاتون آمد و بازچناں کرد قبر
شگافتہ شدہ آمنہ در میان قبر بنشست وے گفت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و
اشہد ان محمد رسول اللہ حضرت فرمود ولی تو کی است اے مادر عرض کرد ولی
کیست اے فرزند حضرت فرمود شہادت بدہ کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام
ولی تو است پس آمنہ شہادت داد حضرت فرمود اکنوں برگرد بجہاں باغستانے
کہ بودی ۔ خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنے والدین کو بعد
موت زندہ فرمایا اور وہ اپنی اپنی قبر میں آ بیٹھے ہی شہادت توحید و رسالت
ادا کرنے لگے تو آنحضرت نے فرمایا کہ ان دو شہادتوں کے بعد اب یہ بھی ضروری
ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار کرو چنانچہ انہوں نے فرداً فرداً
اقرار ولایت کیا تو فرمایا کہ اب لیٹے اپنے باغوں میں جہاں تمہیں رکھا گیا ہے ،
جاؤ چنانچہ وہ بصورت اول ہو گئے ۔

اسی حدیث کو نقل کرنے کے بعد علامہ مجلسی نے نوٹ دیا ہے ، ازیں روایت
ظاہر مے شود کہ ایشاں ایمان بشہادتین داشتند و برگردانیدن ایشاں برائے
اقرار بولایت علی ابن ابی طالب بودہ تا ایمان ایشاں کامل بود کامل تر شود ،
یعنی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اقرار شہادتین تو عین حیات میں یہ دونو
حضرات رکھتے تھے لیکن زندہ کرنے کا صرف واحد مقصد یہ تھا کہ علیؑ کی ولایت

اسرار آل محمد (ص)

ترجمهٔ

اولین کتاب شیعه در زمان امیرالمؤمنین (ع)

تألیف

سلیم بن قیس

متوفای ۹۰ ق ه

امام صادق (ع):

هر کس از پیروان و دوستان ما کتاب سلیم بن قیس هلالی را نداشته باشد

چیزی از مسائل امامت ما نزد او نیست و از وسیله های ما هیچ

آگاهی ندارد. آن کتاب الفبای شیعه و سری از اسرار آل محمد (ص) است.



دعای پیامبر ص، در حق امیرالمومنین ع

پیامبر (ص) در سفر یک لحاف داشت

آبان از سلیم چنین نقل می‌کند : از مقداد در باره علی (ع) پرسیدم ، چنین گفت : همراه پیامبر (ص) قبل از آنکه به زنانش دستور حجاب دهد در سفر بودیم ، و خدمتکار پیامبر علی بود و خدمتکار دیگری نداشت . پیامبر هم یک‌لحاف بیشترنداشت و عایشه هم همراه وی بود . پیامبر (ص) بین علی (ع) و عایشه می‌خوابید ولحافی جز همان یکی نداشتند . شب هنگام که پیامبر (ص) بر می‌خاست لحاف را از وسط ، میان علی و عایشه پائین می‌آورد تا به فرش می‌چسبید ، بعد بر می‌خاست ونمازمیخواند.

بیماری علی (ع) و غمناک شدن پیامبر (ص)

یک شب ، علی (ع) را تب گرفت و او را بیدار نگهداشت . پیامبر هم به بیداری او بیدار ماند و سراسر آن شب ، گاهی نماز می‌خواند و گاهی نزدعلی‌علیه‌السلام‌می‌امد و به او تسلی می‌داد و به وی می‌نگریست تا صبح شد .

وقتی نماز صبح را با اصحابش خواند چنین فرمود : خداوندا ، علی راشفاوعافیت عنایت فرما ، او از دردش مرا بیدار نگه داشت .

علی (ع) چنان عافیت پیدا کرد مثل اینکه از بند آن مرضش رها شده باشد .

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ

براہین الطالب علی بن ابی طالبؑ

جلد ۱

خلقتِ نورانیہ

مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

جعفریہ دار التبلیغ امامیہ بارگاہ ساندہ کلاں لاہور

علیؑ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں

الرسل اولوا لعزم فقراء مسؤلون علی باب علی

ARCH PROPHETS SEEKS HELP FROM HAZRAT ALI (علیہ السلام).

خلقت نورانیہ جلد اول از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفری دار التبلیغ امامبارگاہ لاہور

نبی اور صلب ابو طالب سے نکالتے وقت علی کو امام بنا دیا۔

حدیث کے اس جملے سے واضح ہو گیا کہ خدا نے امامت علی کا اعلان خلقت ابوالبشر جناب حضرت آدم سے تقریباً چودہ ہزار سال پہلے کر دیا تھا۔ اور یہ فیصلہ فرما دیا تھا کہ اب دنیا کوئی حضرت علی کو چھوڑ کر کسی اور کے در پہ اپنی جبین نیاز خم نہ کرنا۔ بس محمد کے سوا جو ہے اس کا امام علی ہے لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ علم میں حلم میں فصاحت میں بلاغت میں، شجاعت میں عدالت میں بلکہ ہر صفات حسنہ میں حضرت علی سے راہنمائی حاصل کریں اور اس میں کوئی عار بھی نہیں ہے کیونکہ خدا نے خود اپنی لاریب کتاب میں ان کے در پر آنے اور اپنے مسائل حل کرانے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا آپ کو چاہیے کہ آپ ہر معاملے میں حضرت علی کی راہبری حاصل کریں اور جب آپ اس در پر آئیں گے تو وہاں آپ کو انبیاء جھولیاں پھیلاتے ملیں گے، جنہوں کی صدائیں ملیں گی اور ملائکہ کی آوازیں سنائی دیں گی۔ کوئی مانگ رہا ہے اور کوئی مراد پوری ہونے پر شکریہ ادا کر رہا ہے غرضیکہ حضرت علی کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں آپ کیوں شرما رہے ہیں۔ آپ کے قدموں میں زنجیریں کیوں پڑ گئی ہیں۔ آپ ان کو توڑ کر آگے بڑھیے شہر علم کا در اور حکمت کا گھر آپ کے لیے کھلا ہے۔ آپ جھولی پھیلائیں اور بھر بھر کر لائیں پھر جائیں اور بھر کر لائیں یقیناً آپ تھک جائیں گے لیکن امام کے خزانے میں کمی نہیں آئے گی۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ اب نبوت ختم ہو گئی ہے اور امامت شروع ہو رہی ہے اور امامت جناب حضور اکرم کے امام حضرت علی اور ان کے بعد ان کی اولاد سے گیارہ امام ہیں جو کہ محافظ نظام مصطفیٰ اور دنیا کی بقا ہیں۔ حضور اکرم نے متعدد مقامات پر بالوضاحت فرما دیا کہ میرے بعد امامت کا وارث علی ہے، امامت کا مالک علی ہے، امامت کا داتا علی ہے۔ لہٰذا امام وہ ہو گا جو علی والا ہو گا۔ جو حضرت علی کی مخالفت کرے گا امام بننا تو کجا وہ مومن تک نہیں بن سکتا لہٰذا امام وہی ہو گا جس کا نام مستقبل جلی کرے، اعلان نبی کرے اور تصدیق علی کرے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ امامت حضرت علی کا اعلان قبل از خلقت دو عالم نبوت جناب محمد مصطفیٰ کے ساتھ ہوا لہٰذا حضور اکرم کے سوا حضرت علی تمام مخلوق کے امام ہیں۔

حضور اکرمؐ نے حدیث نور میں امامت کا ذکر فرما کر یہ واضح فرمایا کہ امام وہ ہو گا جو نور ہو گا لہٰذا لوگ جو بھی امام بننا چاہیں پہلے اس کا نور ہونا ثابت کریں۔

چوتھا باب

شیعہ کی طرف سے اہل بیت اور خاندان نبوت کی توہین

الباب الرابع

إهانةُ اهلِ البيتِ و آلِ النبوّةِ من قِبلِ الشيعةِ

Chapter IV

Disgrace of the Members of the Family and Progen of the Holy Prophet by Shias.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی چھبیس (26) کتابوں کے چھتیس (36) حوالہ جات ہیں۔

الفروع

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وقابله وعلق عليه

علي أكبر الغفاري

الناشر

دار الكتب الإسلامية

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

الجزء الخامس

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

١٣٩١ هـ ق

١٣٥٠ ش

في التصحيح

الشيخ محمد الآخوندي

زنا بالجبر کے جواز کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر الزام

الاتهام على سيدنا على بالقول بإباحة الزنا (نعوذ بالله)

A FALSE ALLEGATION ON HAZRAT ALI (RA) TO PROVED RAPE LAWFUL.

الاصول من الكافی جلد پنجم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ (طبع ایران)

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن معمر بن خلّاد قال : سألت أبا الحسن الرّضا عليه السلام عن الرجل يتزوّج المرأة متعة فيحملها من بلد إلى بلد ، فقال : يجوز النكاح الآخر ولا يجوز هذا [1].

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن نوح بن شعيب ، عن عليّ بن حسّان ، عن عبد الرحمن بن كثير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : جاءت امرأة إلى عمر فقالت : إنّي زنيت فطهّرني ، فأمر بها أن ترجم فاُخبر بذلك أمير المؤمنين عليه السلام فقال : كيف زنيت ؟ فقالت : مررت بالبادية فأصابني عطش شديد فاستسقيت أعرابياً فأبى أن يسقيني إلّا أن أمكّنه من نفسي فلمّا أجهدني العطش و خفت على نفسي سقاني فأمكنته من نفسي ، فقال أمير المؤمنين عليه السلام : تزويج وربّ الكعبة [2].

٩ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمّار بن مروان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : رجل جاء إلى امرأة فسألها أن تزوّجه نفسها فقالت : اُزوّجك نفسي على أن تلتمس منّي ما شئت من نظر أو التماس و تنال منّي ما ينال الرجل من أهله إلّا أنّك لا تدخل فرجك في فرجي وتتلذّذ بما شئت فإنّي أخاف الفضيحة ، قال : ليس له إلّا ما اشترط .

١٠ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن أسباط ؛ ومحمّد بن الحسين جميعاً ، عن الحكم بن مسكين ، عن عمّار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام لي ولسليمان بن خالد : قد حرّمت عليكما المتعة من قبلي ما دمتما بالمدينة لأنّكما تكثران الدّخول عليّ فأخاف أن تؤخذا ، فيقال : هؤلاء أصحاب جعفر .

---

(١) ظاهره أنه سأل السائل عن حكم المتعة أجاب عليه السلام بعدم جواز اصل المتعة ثانية و حمله الوالد العلامة ـ رحمه الله ـ على أن المعنى أنه يجب على المتمتعة اطاعة زوجها في الخروج من البلد كما كانت تجب في الدائمة . أقول : يحتمل على بعد ان يكون المراد بالنكاح الآخر المتعة أي غير الدائم أي يجوز أصل المتعة ولا يجوز جبرها على الاخراج من البلد . (آت)

(٢) محمول على وقوع النكاح بينهما بمهر معين وهو سقاية الماء . (كذا في هامش المطبوع) وفي المرآة لعل المعنى والمراد بهذا الخبر أن الاضطرار يجعل هذا الفعل بحكم التزويج ويخرجه عن الزنا و الظاهران الكليني حمله على أنها زوجه نفسها متعة بشربة من ماء لذكره في هذا الباب وهو بعيد لانها كانت متزوجة والا لم يستحق الرجم يدفع عنه الا ان يقال ان هذا ايضا كان من خطائه لكن الامر سهل لانه باب النوادر .

کتاب الشافی

جلد دوم

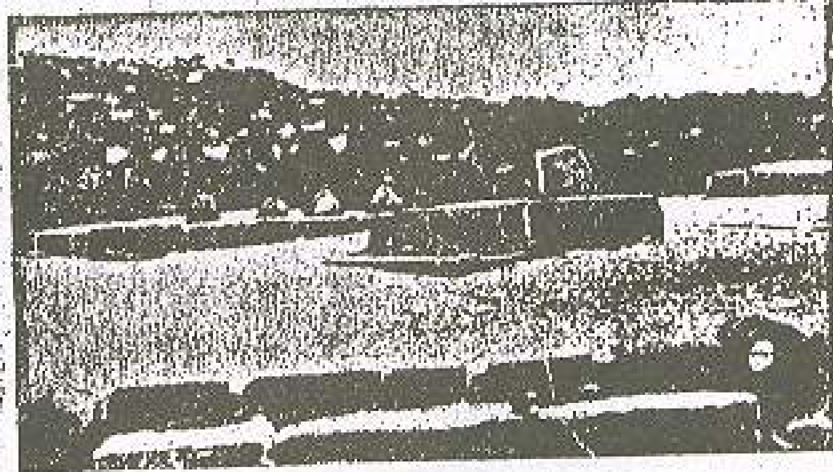
ترجمہ

اصولِ کافی جلد دوم



جنت البقیع ماضی

حال



حضرت ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

امروہوی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اہل تشیع کے نزدیک گالی دینا جائز ہے

عند اهل التشيع يجوز سب علي رضي الله عنه

ABUSING HAZRAT ALI (RA) IS LAWFUL BY SHI'ITE

الاعياد ويشدون الزنانير فاعطاهم الله اجرهم مرتين

حاضر ہوتے تھے۔ اور از روئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دو بار اجر عطا فرمایا

۹۔ قال استقبلت ابا عبد الله في طريق فاعرضت عنه بوجهي ومضيت فدخلت عليه بعد ذلك فقلت جعلت فداك اني لالقاك فاصرف وجهي كراهة ان اشق عليك فقال لي رحمك الله ولكن رجلا لقيني امس في موضع كذا وكذا فقال عليك السلام يا ابا عبد الله ما احسن ولا اجمل

راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے ملا میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں آیا۔ اور کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں آپ سے ملا تھا۔ اور میں نے کراہت سے منہ پھیر لیا تھا۔ تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے لیکن ایک شخص کل فلاں مقام پر مجھے ملا اور جبکہ مخالفوں کا مجمع تھا۔ اس نے کہا علیک السلام یا ابا عبداللہ اس نے یہ اچھا نہ کیا۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا۔ اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے حضور ختمی مرتبت کو ظاہر کیا مخالفوں کی موجودگی میں ایسا ذکر نہ کرنا چاہیے تھا۔ بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا۔

۱۰۔ قيل لابي عبد الله عليه السلام ان الناس يروون ان عليا قال على منبر الكوفة ايها الناس انكم ستدعون الى سبي فسبوني ثم تدعون الى البراءة مني فلا تبرؤوا مني فقال ما اكثر ما يكذب الناس على علي عليه السلام ثم قال انما قال انكم ستدعون الى سبي فسبوني ثم تدعون الى البراءة مني واني على دين محمد ولم يقل ولا تبرؤوا مني فقال له السائل أرأيت ان اختار القتل دون البراءة فقال والله ما ذلك عليه وما له الا ما مضى عليه عمار بن ياسر حيث اكرهه اهل مكة وقلبه مطمئن بالايمان فانزل الله عز وجل فيه الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان فقال له النبي عندها يا عمار ان عادوا فعد فقد انزل الله عز وجل عذرك وامرك ان تعود ان عادوا۔

ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا لوگو عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے برائت ظاہر کرنے کو کہیں۔ تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا۔ لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا حضرت نے یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے برائت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمد پر ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برائت نہ کرنا۔ سائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برائت نہ کرنی چاہیے لہذا اس نے یہ کہا اور پوچھا کیا برائت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ بخدا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے۔ بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیے جو عمار بن یاسر نے کیا جبکہ اہل مکہ نے انہیں مجبور کیا کلمہ کفر کہنے پر ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا۔ خدا نے یہ آیت نازل کی۔

مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا۔ اگر وہ لوگ پھر طلب کریں تو

شرح

نهج البلاغة

الجامع لخطب ورسائل وحكم

أمير المؤمنين أبي الحسن علي بن أبي طالب

عليه وعلى آله السلام

لابن أبي الحديد

الجزء الأول

حضرت علی اور حضرت عباس منافق تھے۔ (اہل تشیع کا دعوی)

كان علی و عباس رضی الله عنهما منافقين (الاثنا عشرية)

HAZRAT ALI (RA) AND HAZRAT ABBAS WERE HYPOCRITE (SHI'IATE CLAIM)

الله بن الزبير يبغض عليا عليه السلام و ينتقصه و ينال من عرضه وروى عمر بن شبة وابن الكلبي والواقدي وغيرهم
من رواة السير انه مكث أيام ادعائه الخلافة أربعين جمعة لا يصلي فيها على النبي صلى الله عليه وآله وقال لا يمنعني من ذكره الا
أن تشمخ رجال بآنافها وفي رواية محمد بن حبيب وأبي عبيدة معمر بن المثنى ان له أهيل سوء ينغضون رؤوسهم عند ذكره
وروى سعيد بن جبير أن عبد الله بن الزبير قال لعبد الله بن عباس ما حديث أسمعه عنك قال وما هو قال تأنيبي وذمي فقال
اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول بئس المرء المسلم يشبع ويجوع جاره فقال ابن الزبير اني لأكتم بغضكم
أهل هذا البيت منذ أربعين سنة وذكر تمام الحديث وروى عمر بن شبة أيضا عن سعيد بن جبير قال خطب عبد الله
ابن الزبير فنال من علي عليه السلام فبلغ ذلك محمد بن الحنفية فجاء اليه وهو يخطب فوضع له كرسي فقطع عليه خطبته
وقال يا معشر العرب شاهت الوجوه أينتقص علي وأنتم حضور ان عليا كان يد الله على أعداء الله وصاعقة من أمره
أرسله على الكافرين والجاحدين لحقه فقتلهم بكفرهم فشنئوه وأبغضوه وأضمروا له السيف والحسد وابن عمه صلى الله
عليه وآله حي بعد لم يمت فلما نقله الله الى جواره وأحب له ما عنده أظهرت له رجال أحقادها وشفت أضغانها فمنهم من
ابتزه حقه ومنهم من ائتمر به ليقتله ومنهم من شتمه وقذفه بالاباطيل فان يكن لذريته وناصري دعوته دولة تنشر عظامهم
وتحفر على أجسادهم والابدان منهم يومئذ بالية بعد ان تقتل الاحياء منهم وتذل رقابهم فيكون الله عز اسمه قد عذبهم
بأيدينا وأخزاهم ونصرنا عليهم وشفا صدورنا منهم انه والله ما يشتم عليا الا كافر يسر شتم رسول الله صلى الله عليه وآله
ويخاف ان يبوح به فيكني بشتم علي عليه السلام عنه أما انه قد تخطت المنية منكم من امتد عمره وسمع قول رسول الله
صلى الله عليه وآله فيه لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضك الا منافق وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون فعاد ابن الزبير الى
خطبته وقال عذرت بني الفواطم يتكلمون فما بال ابن أم حنيفة فقال محمد يا ابن أم رومان وما لي لا أتكلم وهل فاتني من
الفواطم الا واحدة ولم يفتني فخرها لانها أم أخوي أنا ابن فاطمة بنت عمران بن عائذ بن مخزوم جدة رسول الله صلى الله
عليه وآله وأنا ابن فاطمة بنت أسد بن هاشم كافلة رسول الله صلى الله عليه وآله والقائمة مقام أمه أما والله لولا خديجة بنت
خويلد ما تركت في بني أسد بن عبد العزى عظما الا هشمته ثم قام فانصرف وذكر شيخنا أبو جعفر الاسكافي رحمه الله تعالى
وكان من المتحققين بموالاة علي عليه السلام والمبالغين في تفضيله وان كان القول بالتفضيل عاما شائعا في البغداديين
من أصحابنا كافة الا ان أبا جعفر أشدهم في ذلك قولا وأخلصهم فيه اعتقادا ان معاوية وضع قوما من الصحابة وقوما من
التابعين على رواية أخبار قبيحة في علي عليه السلام تقتضي الطعن فيه والبراءة منه وجعل لهم على ذلك جعلا يرغب
في مثله فاختلقوا ما أرضاه منهم أبو هريرة وعمرو بن العاص والمغيرة بن شعبة ومن التابعين عروة بن الزبير وروى
الزهري أن عروة بن الزبير حدثه قال حدثتني عائشة قالت كنت عند رسول الله اذ أقبل العباس وعلي فقال يا عائشة ان
هذين يموتان على غير ملتي أو قال ديني وروى عبد الرزاق عن معمر قال كان عند الزهري حديثان عن عروة عن عائشة
في علي عليه السلام فسألته عنهما يوما فقال ما تصنع بهما وبحديثهما الله أعلم بهما اني لأتهمهما في بني هاشم قال فأما
الحديث الاول فقد ذكرناه وأما الحديث الثاني فهو ان عروة زعم أن عائشة حدثته قالت كنت عند النبي صلى الله عليه
وآله اذ أقبل العباس وعلي فقال يا عائشة ان سرك ان تنظري الى رجلين من أهل النار فانظري الى هذين قد طلعا
فنظرت فاذا العباس وعلي بن أبي طالب وأما عمرو بن العاص فروي عنه الحديث الذي أخرجه البخاري ومسلم في
صحيحيهما مسندا متصلا بعمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول ان آل أبي طالب ليسوا لي
بأولياء انما وليي الله وصالح المؤمنين وأما أبو هريرة فروي عنه الحديث الذي معناه ان عليا عليه السلام خطب ابنة
أبي جهل في حياة رسول الله صلى الله عليه وآله فأسخطه فخطب على المنبر وقال لاها الله لا تجتمع ابنة ولي الله وابنة عدو
الله أبي جهل ان فاطمة بضعة مني يؤذيني ما يؤذيها فان كان علي يريد ابنة أبي جهل فليفارق ابنتي وليفعل ما يريد
أو كلاما هذا معناه والحديث مشهور من رواية الكرابيسي قلت هذا الحديث أيضا مخرج في صحيحي مسلم والبخاري
عن المسور بن مخرمة الزهري وقد ذكره المرتضى في كتابه المسمى تنزيه الانبياء والائمة وذكر انه رواية حسين

الكرابيسي

جلاء العیون

در زندگانی و مصائب چهارده معصوم علیهم السلام

علامه مولی محمد باقر مجلسی ره

کتابفروشی اسلامیه

حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے کا الزام

اتهام اطعام السم رسول الله صلى الله عليه وسلم على عائشة و حفصة

AN ACCUSATION OF POISENING TO HAZRAT MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM) BY HAZRAT AYESHA (RA) & HAZRAT HAFSA (RA)

جلاء العیون (فارسی) مولی محمد باقر مجلسی کتاب فروشی اسلامیہ۔ ایران

دادند آنحضرت را در دست بزغالهٔ چون حضرت لقمهٔ تناول فرمود آن گوشت بسخن آمد و گفت یارسول الله مرا بزهر آلوده‌اند پس حضرت درمرض موت خود میفرمود که امروز پشت مرا درهم شکست آن لقمه که درخیبر تناول کردم وهیچ پیغمبری و وصی پیغمبر نیست مگر آنکه بشهادت ازدنیا میرود. و در روایت معتبر دیگر فرمود که زن یهودیه آنحضرت را زهرداد درذراع گوسفندی چون حضرت قدری از آن تناول فرمود آن ذراع خبرداد که من زهر آلودم پس حضرت آنرا انداخت وپیوسته آن زهر در بدن آنحضرت اثر می کرد تا آنکه بهمان علت از دنیا رحلت نمود.

وعیاشی رحمه الله بسند معتبر از حضرت صادق ﷺ روایت کرده است که عایشه وحفصه علیهما اللعنه آنحضرت را بزهر شهید کردند ومحتملست که هر دو زهر درشهادت آنحضرت دخیل بوده باشد.

وشیخ مفید وشیخ طوسی وشیخ طبرسی وسایر محدثان خاصه و عامه روایت کرده‌اند که چون حضرت رسالت ﷺ از دنیا رحلت نمود منافقان مهاجران وانصار مانند ابوبکر و عمر و عبدالرحمن بن عوف وامثال ایشان اهلبیت آن حضرت را بر آنحال گذاشتند وبتعزیت ایشان نپرداختند ومتوجه تجهیز آنحضرت نگردیدند ورفتند بسقیفهٔ بنی ساعده ومتوجه غصب خلافت شدند وباین سبب اکثر ایشان نماز بر آنحضرت رادرنیافتند وامیرالمومنین ﷺ بریره را بنزد ایشان فرستاد که بنماز آنحضرت حاضر شوند و ایشان نرفتند تا آنکه بیعت خود را وقتی تمام کردند که حضرت را دفن کرده بودند چون صبح شد فاطمه ﷺ فریاد بر آورد که واسوء صباحاه یعنی روز بدیا که روز تست چون ابوبکر لعین این سخن را شنید از روی شماتت گفت که روز تو بدترین روزهاست، پس آن ملاعین فرصت را غنیمت شمردند که امیرالمومنین ﷺ متوجه تغسیل وتجهیز ودفن آنحضرتست وبنی هاشم بمصیبت آن حضرت درمانده‌اند، پس رفتند بایکدیگر اتفاق کردند که ابوبکر را خلیفه گردانند چنانچه درحیات حضرت رسول ﷺ چنین توطئه کرده

جلاء العیون



مکتبہ تعمیر ادب
نامی پریس بلڈنگ پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور

مجلسی کتب خانہ
محلہ اکال گڑھ شیخوپورہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رض حضرۃ فاطمہ رض کی توہین

اهانة الرسول صلى الله عليه وسلم وعلى و فاطمة رضى الله عنهما

AN INSULT OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM), HAZRAT ALI رضي الله عنه AND HAZRAT FATIMA رضي الله عنها.

جلاء العیون ناشرین مکتبہ تعمیر ادب نامی پریس چیمبر اخبار سٹریٹ لاہور مجلس کتب خانہ محلہ اکال گڑھ شیخوپورہ

کہے فرمایا میں غضب خدا و رسولؐ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔

کلینیؒ نے بسند ہائے معتبر امام محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت امیرؑ نے ایک چادر کہنہ اور ایک زرہ جس کی قیمت تیس درہم تھی اور ایک بچھونا پوست گوسفند کہ جب اس پر آرام کرنا چاہتے تو اُلٹا لیتے اور اس کے بالوں پر سو رہتے تھے جناب فاطمہؑ کو مہر میں دیا۔ ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسول خداؐ جناب فاطمہؑ کے پاس آئے اور انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہ کیوں روتی ہو۔ قسم بخدا اگر میرے اہلبیتؑ میں جناب امیرؑ سے کوئی بہتر ہوتا تو تجھے اس سے تزویج کرتا اور میں نے تجھے اس سے تزویج نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے تزویج کیا۔ اور جب تک آسمان و زمین باقی ہے پانچواں حصہ دنیا کا تیرے مہر میں دیا۔ ایضاً بسند حسن جناب جعفر صادقؑ سے روایت ہے حالانکہ جس کے بیان کرنے میں شرم جائز نہیں ہے۔ کیونکہ رسولؐ خدا نے شب زفاف جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں کوئی کام نہ کرنا۔ جب حضرتؐ تشریف لائے اپنے دونوں پاؤں بستر میں ان کے درمیان دراز فرمائے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ لوگ زفاف فاطمہؑ میں مبارکباد بالرفاء والبنین جس طرح اب بھی مشہور تھا کہتے تھے۔ یعنی یہ مزاوجت اتفاق اور اولاد والی ہو۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا ایسا مت کہو بلکہ یوں کہو علی الخیر والبرکت۔ یعنی یہ مزاوجت با خیر و برکت ہو۔ ابن شہر آشوب نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے جناب امیرؑ پر جناب فاطمہؑ کی زندگی میں اور عورتیں حرام کی تھیں۔ کیونکہ وہ طاہرہ تھیں اور کبھی حائض نہ ہوتی تھیں۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے سورہ ہل اتی میں بہشت کی نعمتوں کی اقسام بیان فرمائی ہیں اور حوروں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ شاید اس وجہ سے کہ یہ سورہ اہلبیت کی شان میں نازل ہوا ہے۔ اس لیے حق تعالیٰ نے حضرت فاطمہؑ کی رعایت کے سبب حوروں کا ذکر نہ کیا ہو۔

حق الیقین

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

حضرة فاطمہؓ پر حضرة علیؓ کی توہین کا الزام

افتراء اهانة علی علیه السلام علی فاطمة الزهراء

AN ALLEGATION OF INSULTING HAZRAT ALI (رضی الله عنه) BY HAZRAT FATIMA (رضی الله عنها).

چون ترا ندیدند زمین را بر ما تنگ کردند و بودی ماه تابان و آفتاب درخشان که با روشنی
یافتیم بر تو و نازل میشد از جانب پروردگار عزت کتابها و جبرئیل به آیات قرآن مونس ما
بود پس تو ناپیدا شدی و جمیع خیرات پنهان شد کاش پیش از تو مارا مرگ رو میداد چون رفتی
و جمال خود را از ما پوشیدی ما مبتلا شدیم ببلائی چند که هیچ اندوهناکی از خلایق بمثل
آن مبتلا نشده بود نه از عجم و نه از عرب پس حضرت فاطمه بجانب خانه بر گردید و حضرت
امیر انتظار معاودت او میکشید چون بمنزل شریف قرار گرفت از روی مصلحت خطابهای
شجاعانه درشت باسید اوصیاء نمود که مانند جنین در رحم پرده نشین شده و مثل خائنان
درخانه گریخته ای و بعد از آنکه شجاعان دهر را بخاک هلاک افکندی مغلوب این نامردان
گردیده ای اینک پسر ابو قحافه بظلم و جبر بخشیده پدر مرا و معیشت فرزندانم را از من میگیرد
و باواز بلند با من لجاج و مخاصمه میکند و انصار مرا یاری نمیکنند و مهاجران خود را
بکنار کشیده اند و سایر مردم دیده ها پوشیده اند نه دافعی دارم و نه مانعی و نه یاوری و نه
شافعی خشمناک بیرون رفتم و غمناک بر گشتم خود را ذلیل کردی در روزی که دست از سطوت
خود برداشتی گرگان میدرند و میبرند و تو از جای خود حرکت نمیکنی کاش پیش از
این مذلت و خواری مرده بودم وای بر من در هر صبحی و شامی محل اعتماد من مرد و یاور
من سست شد شکایت من بسوی پدر منست و مخاصمهٔ من بسوی پروردگار منست خداوندا
قوت تو از همه بیشتر است و عذاب و نکال تو از همه شدیدتر است پس حضرت امیر ؑ فرمود
ویل و عذاب بر تو نیست بر دشمن تو است صبر کن و آتش حزن خود را فرونشان ای دختر
برگزیدهٔ عالمیان و ای باقیماندهٔ ذریهٔ پیغمبری من سستی در امر دین خود نکردم و آنچه
از جانب خدا مأمور بودم بعمل آوردم و آنچه مقدور بود از طلب حق خود در آن تقصیر
نکردم روزی تو و اولاد تو را خدا ضامنست و آنکه کفیل امر تو است مأمونست و آنچه
حقتعالی مهیا کرده است در آخرت بهتر است از آنچه این اشقیاء از تو قطع کرده اند
پس اجر از خدا طلب نما و صبر کن حضرت فاطمه گفت خدا بس است مرا و نیکو وکیلست
از برای من و ساکت شد.

مؤلف گوید که در این مقام تحقیق بعضی از امور لازمست (اول) دفع شبههٔ چند
که ممکن است در خاطرها خطور کند اگر کسی گوید که اعتراض حضرت فاطمه (س) با
حضرت امیر ؑ چه صورت دارد باو جواب گوئیم که این معارضه محمول بر مصلحت است از
برای آنکه مردم بدانند که حضرت امیر ؑ ترک خلاف برضای خود نکرده و بسبب فقدان

حق الیقین

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

نویس : محمد حسن علمی

حضرت عائشہ کو زندہ کر کے عذاب دیا جائے گا (العیاذ باللہ)

تعذب عائشة رضی الله عنها بعد احیائها

WHEN MAHDI WILL APPEAR, HE WILL BRING TO LIFE HAZRAT AYESHA (RA) AND AWARD LEGAL PUNISHMENT TO HER.

الى المنزل نصبه وانفجرت منه اثنتا عشر عينا فيروى ويشبع من شرب منها فاذا بلغ النجف وسكن فيها انفجر من تلك الصخرة ماء ولبن فيكون هو الغذاء عوض الطعام والشراب .

وفي روايات اخرى انه يخرج من تلك الصخرة ماء وطعام وعلف لهم ولدوابهم ويخرج ؑ ومعه عصا موسى ؑ اذا القاها من يده صارت ثعبانا ويكون مابين فكيها مقدار اربعين ذراعاً وتلقف في حلقها كلّ مايأمرها بابتلاعه ويلبس ثوب ابراهيم الذى أتى به جبرئيل ؑ لما رماه نمرود في النار فصارت عليه بردا وسلاما وهو قميص يوسف ؑ الذى ألقوه على وجه يعقوب فارتدّ بصيراً ويخرج وهو لابس خاتم سليمان ومعه تابوت بني اسرائيل الذى فيه جميع مواريث الأنبياء وآثارهم ولم يبق كافر على وجه الارض ولو انّ كافرا اختبأ الى صخرة اوشجرة لنادت الصخرة هذا الكافر عندي فاقتلوه ، ويمسح يده على رؤوس المؤمنين فتتضاعف عقولهم واحلامهم وتصير كاملة ويكون المؤمن من القوّة مالو اراد قلع جبل الحديد لقلعه ويطيعهم كلّ شئ حتّى سباع الهوى ويفخر بقاع الأرض بعضها على بعض بانّ واحداً من اصحاب القائم ؑ مشى عليها وينزع الله الخوف والحزن من قلوب المؤمنين ويلبسها قلوب اعدائهم ويتوّ زاد الله سبحانه اسماعهم وابصارهم حتّى انّهم اذا كانوا في بلاد والمهدى ؑ في بلاد اخرى يكون لهم من السمع والبصر مايرونه ويشاهدون أنواره ويسمعون كلامه ومخاطباته معهم ويتكلمون معه ويدفع الله عنهم الضعف والكسل والبلاء والأمراض وتنزل امطار (قطارع) السماء بالبركات التى منعت منذ غصبوا خلافة أمير المؤمنين ؑ ويرتفع الحقد والبغضاء من بين المخلوقات حتّى يرعى الذئب والشاة والسبع والبقر ، وحتّى أنّ المرأة تخرج وحدها من العراق الى الشام ولاتضع رجلها الاّ فوق الورود والأزهار ، مع أنّها لابسة حليّها ولايضرّها سارق ولاسبع ، وأوّل ما يظهر يقطع أيدى بني شيبة الذين معهم مفاتيح الكعبة في هذه الأعصار ويعلقها (يعلّقهاخ) على الكعبة ؛ وينادى عليهم هولاء بنوشيبة سرّاق الكعبة ! ويخرج أولاد قاتلي الحسين ؑ فيقتلهم لأنّهم رضوا بصنع آبائهم ومن رضى بفعل قبيح كان كمن أتاه ، ويحيى عايشة

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

کتاب مستطاب فیض بخش وارتیاب روح بخش مردہ دلان نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات خلاصۂ موجودات حضرت ختمی مآب محمد مصطفی خاتم المرسلین و رحمۃ للعالمین صلوات اللہ علیہ و علی الائمۃ الطاہرین من عترتہ

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین الشارعین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کارکنان مطبع

در مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ و حسن انطباع یافت

حضرۃ عائشہؓ کافرہ تھیں

كانت السيدة عائشة رضی الله عنها كافرة

HAZRAT AIYSHA WAS AN INFIDEL WOMAN.

تو او یا رسول الله مرا بکاری که میفرستی زود و تعجیل آوردم مانند میخ سرخ کرده که در میان پشم شتر فرو میبرد
یا آنکه تأمل و تثبت کنم تا حقیقت آن امر بر من ظاهر شود حضرت فرمود که تثبت و تأمل بکن و مبادرت
مکن پس حضرت امیر بسوی جریج رفت و بیک روایت جریج در باغی بود حضرت چون در باغ را زد
جریج آمد که در بگشاید از رخنه در آثار غضب را از جبین مبارک حضرت مشاهده کرد و شمشیر برهنه در دست
آنجناب دید ترسید و در را نگشود حضرت از دیوار باغ بالا رفت و جریج گریخت و آنجناب از عقب او
شتافت چون نزدیک شد که حضرت باو برسد بر درخت خرما بالا رفت چون حضرت نزدیک او رسید
خود را از درخت انداخت چون بر زمین افتاد عورتش گشوده شد و نظر آنجناب بی اختیار بر عورت او
افتاد و دید که آلت مردان و زنان هیچیک ندارد و بروایت دیگر حضرت بسوی غرفه ام ابراهیم رفت
واز دیوار غرفه بالا رفت چون نظر جریج بر آنجناب افتاد گریخت و خود را بزیر افکند و بر درخت خرما بالا رفت
و چون حضرت بپای درخت رسید فرمود که از درخت بزیر آی جریج گفت یا علی از خدا بترس و گمان بد
مبر که آنچه مردی مرا پاک بریده اند پس عورت خود را گشود و نظر حضرت بر عورت او افتاد و بهمان حال
حضرت او را برداشت و بخدمت حضرت رسول آورد و حضرت از او پرسید که ای جریج حال خود را
بگو که چون چنین شد گفت یا رسول الله قاعده قبطیان آنست که از خدمتکاران ایشان هر که داخل خانه ایشان
میشود او را خواجه میکنند و چون قبطیان غیر از من خدمتکار ندیدند ماریه را با او بخدمت شما فرستادند که نزد او تردد
و خدمت او کنم و مونس او باشم پس حضرت رسول فرمود که شکر میکنم خدا را که همیشه بدیها را از
ما اهل بیت دور میگرداند و کذب دروغ گویان را ظاهر میکند پس حقتعالی این آیه را فرستاد یا ایها الذین آمنوا
ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوما بجهالة فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین
و ترجمه اش سابقا مذکور شد پس حقتعالی آیات قذف را که سنیان میگویند که برای عائشه نازل شد از برای
بیان کفر عائشه و نفاق او فرستاد و علی بن ابراهیم بسند معتبر دیگر روایت کرده است که عبدالله بن بکیر از
حضرت امام جعفر صادق پرسید که فدای تو شوم آیا حضرت رسول در وقتی که امر فرمود که جریج قبطی را بکشد
آیا میدانست که این نسبت بر او افتراست یا آنکه نمیدانست و حق تعالی بسبب حجت کردن حضرت
امیرالمؤمنین کشتن را از آن قبطی دفع کرد حضرت فرمود که بلی حضرت رسول میدانست که آن افترا
است و از برای مصلحت آن امر را فرموده و اگر حضرت رسول حکم جزم بکشتن او میفرمود حضرت امیر تا او را
نمیکشت برنمیگشت ولیکن حضرت برای آن این حکم را فرمود که شاید عائشه منافقه چون ببیند که کسی
او کشته میشود از گناه خود برگردد پس آن منافقه برنگشت و پروا ننمود و نخواهد نمود که مردم مسلمان

حضرۃ عائشہؓ پر امام مہدی حد جاری کریں گے

يقيم المهدى الحد على ام المؤمنين عائشة .

IMAM MEHDI WILL PUNISH HAZRAT AIYSHA (RA) WITH STRIPS

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مولف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

شیخ طوسی و سید ابن طاؤس نے بسند معتبر حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت کی ہے۔ وہ حضرتؑ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں موجود تھے۔ میں بھی آنحضرتؐ کے اور عائشہ کے درمیان بیٹھ گیا۔ عائشہ نے کہا میری اور آنحضرتؐ کی گود کے سوا کہیں اور جگہ نہ تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا خاموش اے عائشہ علیؑ کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔ بے شبہ وہ آخرت میں میرا بھائی ہے اور مومنوں کا امیر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو روز قیامت صراط پر بٹھائے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جنہوں نے جناب رسولؐ خدا پر جھوٹ بہت باندھا ہے۔ ابوہریرہ، انس بن مالک اور عائشہ۔ اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمدؑ ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور ان پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے پوچھا میں آپ پر فدا ہوں ان پر کس سبب سے حد جاری کریں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ مادر ابراہیمؑ پر جو افترا کی تھی۔ راوی نے پوچھا کہ خود آنحضرتؐ نے ان پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور خدا نے قائم آل محمدؑ تک ملتوی کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم المنتظرؑ کو انتقام لینے کے لیے بھیجے گا۔

(بقیہ از ص۹۰۰) اگرچہ وہ نسبت اشرف خلق کے ساتھ ہو جو انبیا و مرسلینؑ ہیں اور ایمان ہونے کے سبب سے کافروں کے ساتھ نسبت ہونا کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اگرچہ وہ کافر فرعون کے مانند ہو۔

واضح ہو کہ ابتدائے سورۃ میں جو خداوند عالم نے جناب رسولؐ خدا پر عتاب فرمایا وہ ظاہر ہے کہ انتہائے لطف و رحمت ہے یعنی اے حبیب کیوں اپنی عورتوں کی خاطر سے ان لذتوں کو اپنے اوپر حرام کرتے ہو جو خدا نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان لذتوں کو خود ترک کرنا خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ مصلحت ہو حرام نہیں تھا اور نہ وہ فعل حضرتؐ کا معصیت ہو سکتا ہے اور عتاب جو آنحضرتؐ پر آیت سے ظاہر ہوتا ہے حقیقت میں وہ بھی انہی دونوں بیویوں پر تعریض ہے کہ ان کی خاطر داری کے لیے کیوں اپنے کو چند لذتوں سے محروم کرتے ہو۔ اور ان دونوں کا ابوبکر و عمر کی خلافت کے بارے میں کہنا اگر واقعی حدیث ہو تو بہت سی مصلحتیں ہیں جس میں ان کا امتحان اور ان کے کفر و نفاق کا اظہار ہے اور بہت سی مصلحتیں ہیں جن کے ادراک سے اکثر انسانوں کی عقلیں قاصر ہیں مثل شیطان کو خلق کرنے کی مصلحت اور نفس انسانی میں خواہشیں اور ان کا فساد پر قادر بنانا وغیرہ۔ اور مومن کو چاہیے کہ ہر معاملہ میں ایمان پر ثابت و قائم رہے اور شبہ و اعتراض کا دروازہ اپنے اوپر نہ کھولے اور شیطان کے وسوسوں میں نہ پھنسے اور ائمہ دین سے جو کچھ اس کو حاصل ہو اس سے انکار نہ کرے اور ان معاملات کا علم انہی پر چھوڑ دے۔ ۱۲

ام المومنین حضرۃ عائشہؓ کیلئے کفریہ کلمات

الكلمات الكفرية على ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها .

UNISLAMIC REMARKS ABOUT HAZRAT AYESHA (رضی اللہ عنہا)

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم موئف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

حضرتؑ درخت کے نیچے پہنچے فرمایا کہ نیچے آ۔ جریح نے کہا یا علیؑ خدا سے ڈریئے اور مجھ پر گمان بد مت کیجیے کیونکہ میرے آلۂ مردی قطعی کاٹ ڈالے گئے ہیں۔ پھر اپنی شرمگاہ کھول دی اور حضرتؑ کی نگاہ اس پر پڑی۔ غرض حضرتؑ اس کو پکڑ کر جناب رسولؐ خدا کے پاس لائے۔ حضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ اپنا حال بیان کر کہ کیوں تو ایسا ہو گیا ہے اس نے کہا یا رسولؐ اللہ قبطیوں کا یہ قاعدہ ہے کہ خدمت گاروں میں سے جو شخص بھی ان کے گھروں میں جاتا آتا ہے اس کو خواجہ سرا بنا دیتے ہیں۔ اور چونکہ قبطی غیر قبطی کو پسند نہیں کرتے ماریہ کے باپ نے مجھ کو اس کی خدمت کے لیے آپ کے پاس بھیجا تھا تاکہ اس کی خدمت کروں اور اس کا مونس و ہمدم رہوں۔ یہ سنکر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں شکر کرتا ہوں اس خدا کا جو ہم اہلبیتؑ سے ہمیشہ برائیوں کو دور رکھتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والوں پر ان کا جھوٹ و افترا ظاہر کر دیتا ہے۔ اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ (آیت ۶ سورۃ الحجرات پ۲۶) جس کا ترجمہ سابقاً مذکور ہو چکا۔ تو خداوند عالم نے آیات قذف نازل کیں جن کو اہل سنت کہتے ہیں کہ عائشہ کے حق میں نازل ہوئی وہ عائشہ کے کفر و نفاق کے اظہار کے لیے خدا نے بھیجی ہے۔

علی بن ابراہیم نے بسند معتبر دیگر روایت کی ہے کہ عبداللہ بن بکیر نے جناب امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ آپ پر فدا ہوں کیا جناب رسولؐ خدا نے کسی وقت فرمایا تھا کہ جریح کو قتل کر دیں کیا حضرتؐ جانتے تھے کہ یہ اس کی نسبت افترا ہے یا نہیں جانتے تھے۔ اور خداوند عالم نے محض ثابت کرنے کے لیے جناب امیرؑ کے ہاتھ سے اس قبطی کے قتل کو دفع فرما دیا۔ حضرتؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ جانتے تھے کہ یہ بات افترا ہے لیکن مصلحتاً وہ حکم دیا اگر آنحضرتؐ نے تاکیداً وہ حکم دیا ہوتا تو جناب امیرؑ بغیر اس کو قتل کئے واپس نہ آتے۔ لیکن حضرتؐ نے صرف اس لیے یہ حکم دیا تھا کہ شاید عائشہ جب یہ سنیں گی کہ ان کے کہنے سے ایک شخص ناحق قتل کیا جا رہا ہے تو اپنے گناہ سے توبہ کر لیں گی۔ لیکن وہ اپنے قول سے نہ پھریں اور ان کو ایک مسلمان کا ناحق قتل ہونا ناگوار نہ ہوا۔

باونواںؐ باب

آنحضرتؐ کی ازواج کی تعداد اور ان کے مختصر حالات

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے پندرہ عورتوں سے تزویج فرمایا اور تیرہ عورتوں سے مقاربت کی جب دار آخرت کی جانب رحلت فرمائی تو نو عورتیں آپ کی

حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کافرہ اور منافقہ عورتیں تھیں

كانت عائشة و حفصة كافرتين و منافقتين .

HAZRAT AISHA ﷺ AND HAZRAT HAFZA WERE HYPOCRITE AND INFIDEL WOMEN.

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

فرمایا کہ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ (آیت ۴و۵ سورۃ تحریم پ۲۸) یعنی اے عائشہ وحفصہ اگر خدا کی بارگاہ میں توبہ کرلو اس گناہ سے جو تم نے کیا (تو تمہارے واسطے بہتر ہے) کیونکہ بلاشبہ تمہارے قلوب کفر وضلالت کی طرف مائل ہوئے۔ اور اگر آنحضرتؐ کی اذیت پر تم ایک دوسرے کی آپس میں مددگار ہو جاؤ تو کچھ پروا نہیں) پیغمبرؐ کا مددگار خدا ہے اور جبرئیلؑ اور صالح المومنینؑ ہیں جس سے مراد باتفاق خاصہ و عامہ امیرالمومنینؑ ہیں اور ان کے بعد تمام فرشتے مددگار ہیں۔ اگر پیغمبرؐ تم کو طلاق دے دیں تو خدا تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیویاں عطا کرے گا جو مسلمان ہوں گی، ایمان والی ہوں گی، نماز پڑھنے والی، فرمانبردار، عبادت گذار اور روزہ رکھنے والی ہوں گی۔ ان میں سے بعض شوہر کر چکی ہوں گی اور بعض کنواری ہوں گی اس کے بعد خدا نے اس اشکال کو دور کرنے کے لئے کہ جاہل لوگ یہ نہ کہیں کہ کیسے ممکن ہے کہ پیغمبرؐ کی بیویاں کافرہ و منافقہ ہوں خدا نے ایک مثال ان کے لئے بیان فرمائی جس میں ان کا کفر ہر عاقل پر ظاہر کر دیا جیسا کہ ان آیتوں کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ (آیت ۱۰ سورۃ تحریم پ۲۸) یعنی خدا نے ان کے لیے جو کافر ہو گئیں ایک مثال بیان کی ہے اور وہ نوحؑ و لوطؑ کی بیویوں کی مثال ہے وہ دونوں عورتیں ہمارے دو شائستہ بندوں کی زوجہ تھیں پھر ان دونوں نے میرے ان دونوں بندوں سے کفر و نفاق کے ساتھ خیانت کی تو ان دونوں پیغمبروں نے ان عورتوں سے خدا کا عذاب کچھ دفع نہیں کیا اور ان عورتوں سے قیامت کے روز کہا جائے گا یا عالم برزخ میں کہ کافروں کے ساتھ آتش جہنم میں داخل ہو جاؤ۔" علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ ان کی ایک خیانت عائشہؓ کا طلحہ و زبیر کے ساتھ امیرالمومنینؑ سے جنگ کے لیے بصرہ جانا تھا اور حضرت صاحب الامرؑ عائشہ کو بحکم خدا زندہ کریں گے اور اس خیانت کے سبب حد جاری کریں گے۔[1]

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ جناب اقدس الٰہی نے ان آیتوں میں عائشہ وحفصہ کا کفر و نفاق اور ان کا آنحضرتؐ کی ایذا پر متفق ہونا اس طرح ظاہر و واضح فرمایا ہے جو کسی صاحب عقل سے پوشیدہ نہیں ہے اور ان آیتوں کی صراحت و وضاحت کی وجہ سے جو ان کے کفر کے بارے میں نمایاں ہے زمخشری اور فخر رازی نے انتہائی تعصب کے باوجود کہا ہے کہ ان دونوں مثالوں میں خدا وند عالم نے جو اس آیت میں اور اس کے بعد کی آیت میں جو زن فرعون کے بارے میں بیان کی ہے عظیم اشارہ ان دونوں مومنین کی ماؤں کے بارے میں فرمایا ہے جو آنحضرتؐ کے آزار پر اتفاق اور حضرتؐ کے راز افشا کرنے میں ان سے صادر ہوا۔ اور حق تعالیٰ نے ان مثالوں میں ان کو بیان کیا ہے کہ بوجہ کفر و نفاق نسبی اور سببی رشتہ فائدہ نہیں دیتا (باقی برصفحہ ۹۰۱)

امہات المومنین حضرۃ عائشہؓ حضرت حفصہؓ کافرہ تھیں

كانت ام المؤمنين عائشة و حفصة كافرتين !!

MOTHERS OF MUSLIMS, HAZRAT AYESHA (RA) AND HAZRAT HAFSA (RA) WERE INFIDELS.

حیات القلوب جلد اول از ملا محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ کشتی سے اُترے ابلیس نے ان کے پاس آ کر کہا کہ زمین میں کسی شخص کا احسان مجھ پر آپ کے احسان سے زیادہ نہیں ہے آپ نے اُن فاسقوں پر لعنت کی اور سب کو جہنم میں پہنچا دیا اور مجھ کو اُن کے گمراہ کرنے (کی محنت) سے راحت بخشی۔ لہٰذا دو خصلتیں آپ کو تعلیم کرتا ہوں۔ اوّل یہ کہ ہرگز کسی پر حسد نہ کیجیے کیونکہ حسد نے میرے ساتھ کیا جو کچھ کیا۔ دُوسرے حرص ہرگز نہ کیجیے کیونکہ حرص نے آدمؑ کے ساتھ کیا جو کچھ کیا۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ نے اپنی قوم پر بددُعا کی اور وہ ہلاک ہو گئی تو شیطان نے آپ کے پاس آ کر کہا کہ آپ کا مجھ پر ایک احسان ہے چاہتا ہوں کہ اس کا عوض دوں۔ نوحؑ نے کہا کہ میں اس بات سے نفرت رکھتا ہوں کہ تجھ پر احسان کروں۔ بتا وہ احسان کیا ہے۔ اس نے کہا یہ کہ آپ نے اپنی قوم پر نفرین کی اور غرق کر دیا۔ اب کوئی باقی نہیں ہے جسے میں گمراہ کروں۔ اور اب مجھ کو راحت ہے جب تک کہ دُوسرا قرن آئے پھر گمراہ کروں گا۔ نوحؑ نے فرمایا اس کا عوض کیا ہے؟ کہا بندوں پر میرے قابو کے موقع یاد رکھیے ان تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ہو تو میں اُن سے بہت قریب رہتا ہوں: جبکہ وہ غصہ میں ہوں۔ جبکہ دو آدمیوں کے درمیان حکم کرتا ہو۔ اور جس وقت بندہ کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے۔

بسند معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب نوح علیہ السلام حیوانات کو کشتی میں داخل کر رہے تھے بکری نے نافرمانی کی آپ نے اُس کو کشتی میں پھینک دیا اُس کی دُم ٹوٹ گئی۔ اسی وجہ سے اُس کی شرمگاہ کھلی رہ گئی۔ اور گوسفند نے کشتی میں داخل ہونے میں سبقت کی تو نوحؑ نے اُس کی دُم اور پشت پر ہاتھ پھیرا اس سبب سے اس کی بڑی دُم پیدا ہو گئی جس سے اُس کی شرمگاہ پوشیدہ رہی۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ نجف دُنیا میں سب سے بلند ایک پہاڑ تھا اور

(بقیہ صفحہ ۱۶۲) ان کی نوحؑ کا باعث ہو۔ اسی طرح اس آیت میں حق تعالیٰ نے جس میں کہ حفصہ و عائشہ کی مثال بیان کی ہے فرمایا ہے کہ ان عورتوں کی مثال زنِ نوحؑ و لوطؑ کی سی ہے۔ وہ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے تصرف میں تھیں پھر ان دونوں نے ان سے خیانت کی تو ان بندوں نے عذاب خدا سے بچا لے جانے کو کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔ اور ان عورتوں سے کہا گیا کہ دوزخ کی آگ میں جہنم والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اور واقعہ رضا قہ کے طریق پر حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ ان (زنِ نوحؑ و لوطؑ) عورتوں کی خیانت یہ تھی کہ وہ کافرہ تھیں اور کافروں سے مومنوں کی چغلخوری کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کو آزار پہنچاتی تھیں کوئی اور خیانت نہ تھی۔ ۱۲ (منہ)

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

کتاب مستطاب فیض گنج وارتیاب زدا روح بخش مردہ دلان نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات خلاصۂ موجودات حضرت ابو القاسم محمود سیدنا و نبینا خاتم المرسلین و رحمۃ للعالمین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ الطاہرین

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین المتالہین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ بتصحیح علمائے شیعہ کارکنان مطبع

در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ بحسن و توفیق انطباع یافت

حضرۃ عائشہؓ منافقہ تھیں

كانت السيدة عائشة رضى الله عنها منافقة

HAZRAT AYESHA WAS HYPOCRITE.

افگندند و در میان خانه گذاشتند و هر گروهی که داخل خانه میشدند بر دور آنجناب می ایستادند و صلوات
بر آنجناب میفرستادند و برای او دعا میکردند و بیرون میرفتند پس گروهی دیگر داخل میشدند چون همه
از صلوات بر آنجناب فارغ شدند حضرت امیرالمومنین داخل قبر آنجناب شد و فضل بن عباس
را نیز با خود بقبر برد و چون آنجناب را بر روی دست خود گرفت که داخل قبر کند در این حال مردی از
انصار از بنی الحبلی که او را اوس ابن خولی میگفتند از بیرون خانه نگاه کرد و گفت سوگند میدهم شما را که
حق ما را قطع مکنید و خدمتهای ما را فراموش مکنید ما را نیز از این خدمت بهره دهید پس حضرت
امیرالمومنین او را نیز طلبید و داخل قبر گردید و او در جنگ بدر حاضر شده بود راوی پرسید که جنازه آنجناب
را در کجای قبر گذاشتند حضرت فرمود که نزد پای قبر گذاشتند و از آنجا داخل قبر کردند و در کتاب احتجاج
و کتاب سلیم بن قیس هلالی از سلمان روایت کرده اند که چون حضرت امیرالمومنین از غسل و کفن حضرت
رسول فارغ شد داخل خانه کرد مرا و ابوذر و مقداد و فاطمه و حسن و حسین را و خود پیش ایستاد و ما در
عقب آنجناب صف بستیم و بر آنجناب نماز کردیم و عایشه منافقه هم در آن حجره بود و مطلع نشد
بر نماز کردن ما بسبب آنکه جبرئیل چشمهای او را گرفته بود پس ده نفر ده نفر مهاجران و انصار را داخل حجره
میگردانید و ایشان بر آنجناب صلوات میفرستادند و بیرون میرفتند تا آنکه همه مهاجران و انصار چنین کردند و نماز
بر آنجناب همان بود که در اول واقع شد و در کتاب کفایة الاثر بسند معتبر از [illegible] روایت کرده است
که چون هنگام وفات حضرت رسول شد علی بن ابیطالب را طلبید و راز بسیاری با او گفت پس فرمود
که یا علی تو وصی منی و وارث منی و حق تعالی بتو عطا کرده است علم و فهم مرا و چون من از دنیا بروم
ظاهر خواهد شد برای تو کینه های دیرینه که در سینه های جماعتی پنهان است و غصب حق تو خواهند نمود پس
حضرت فاطمه و حسن و حسین گریستند حضرت با فاطمه فرمود که ای بهترین زنان چرا میگریی گفت ای پدر
میترسم که حق ما را بعد از تو ضایع کنند و حرمت ما را رعایت ننمایند حضرت فرمود که بشارت باد ترا ای
فاطمه که تو اول کسی خواهی بود که از اهلبیت من بمن ملحق میگردی گریه مکن و اندوهناک مباش بدرستیکه
تو بهترین زنان اهل بهشتی و پدر تو بهترین پیغمبرانست و پسر عم تو بهترین اوصیای پیغمبرانست و دو پسر
تو بهترین جوانان اهل بهشت اند و حق تعالی از صلب حسین نه امام بیرون خواهد آورد که همه مطهر و معصوم
باشند و از ما خواهد بود مهدی این امت پس با علی بن ابیطالب خطاب کرد که یا علی متوجه غسل
و کفن من نشود کسی بغیر از تو حضرت امیر گفت یا رسول الله کی معاونت من خواهد نمود در غسل
تو فرمود که جبرئیل معاونت تو خواهد کرد و فضل بن عباس آب بدست تو دهد و در فقه الرضا مذکور [illegible]

یا فتاح — یا ناصر

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ

قرآن مجید

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و
مناظر لاثانی جناب مولنا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ
بحسن اہتمام و سعی بالاکلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی
و مشہدی دہلوی۔

باہتمام
افتخار بک ڈپو [illegible] کرشن نگر لاہور

تعداد ۱۰۰۰ — (استقلال پریس لاہور) — بار پنجم

حضرت عائشہؓ کو فاحشہ مبینہ کی مرتکب تحریر کیا ہے (العیاذ باللہ)

التحريف المعنوى للقرآن .

واتهام عائشة باقتراف الفاحشة المبينة .

A GREAT INSULT OF HAZRAT AIYSHA (RA). SHE WAS CHARGED OF COMMOITING OPEN VULGARITY.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار دوم استقلال پریس لاہور

سلہ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ ... تا ... مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ تفسیر قمی میں ان آیتوں کی شانِ نزول یہ لکھی ہے کہ جب جناب رسولِ خدا غزوۂ خیبر سے واپس ہوئے اور یہودیوں کے بڑے بڑے خزانے حضرت کے ہاتھ آئے تو ازواج نے عرض کی کہ جو کچھ آپکو ملا ہے۔ اُس میں سے ہمیں بھی دیجئے۔ حضرت نے اُنسے فرمایا کہ مجھے جو کچھ ملا وہ تو میں نے حکم خدا کے بموجب مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ سنکر وہ خفا ہوئیں اور کہنے لگیں کہ اسکا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپ ہمیں طلاق دیدیں تو ہماری قوم میں ہمکو ہمارے ہمسر شوہر نہ ملینگے جو ہم سے شادی کرلیں۔ اُن کی یہ بات خدا تعالےٰ کو اپنے رسول کی خاطر سے بُری معلوم ہوئی۔ اپنے رسول کو حکم دیا کہ آپ ان سے الگ رہو۔ چنانچہ حضرت اُنتیس دن تک اُن سے الگ رہے۔ مشربۂ ام ابراہیم میں سکونت گزیں تھے۔ اس عرصے میں اُن سب کو ایام بھی آئے اور پاک بھی ہو گئیں۔ اسکے بعد خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی۔ اور اختیار دینے والی آیت ہے کہ خواہ دنیا کی کمائی ہو یا پیچھے پھیرنی لو اور کئی بیبیاں حضرت ام سلمہؓ پہلی تھیں جنھوں نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میں تو اللہ اور اللہ کے رسول کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر اور بھی کھڑی ہوئیں اور کہنے لگیں۔ پھر خدا تعالےٰ نے یہ آیت تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُنَّ وَتُـْٔوِیْٓ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ یعنی اس کا اختیار جناب رسولِ خدا کو دیدیا کہ ان میں سے جسکو چاہو طلاق دیدو اور جسکو چاہو رکھ لو۔ چنانچہ جناب امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ جس کو آنحضرت نے اسوقت رکھ لیا وہ تو نکاح میں رہی اور جسکو رخصت کر دیا وہ مطلقہ ہوگئی اور یہ آیت تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُنَّ الخ۔ آیت یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ الخ کے ساتھ تھی مگر قرآن مجید جمع کرنے کے وقت پیچھے ڈال دی گئی ۱۲۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ

اے نبی تم اپنی ازواج سے یہ کہدو کہ اگر تم زندگانی دنیا

تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ

اور اُس کی زینت کی خواستگار ہو تو آؤ میں تم کو

اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا (۲۸)

نفع پہنچا دوں اور پھر تمہیں نہایت خوبی سے رخصت کر دوں

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اور آخرت کے گھر کی خواستگار ہو تو

الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ

اللہ نے تم میں سے جو نیکوکار ہوں گی اُن کے لئے بہت بڑا

مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا (۲۹) يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ

اجر مہیا کر رکھا ہے اے نبی کی بیبیو! جو

مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

تم میں سے کوئی کھلی بدی کریگی تو اُس کو

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ

عذاب بھی دوہرا دیا جائے گا۔ اور اللہ پر یہ

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (۳۰)

بات آسان ہے۔

منزل ۵

سلہ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ فاحشۂ مبینہ سے مراد وہ تلوار کے ساتھ لڑائی کے لئے نکلنا۔ قول مترجم جنگ جمل میں افواج بصرہ کی جرنیل کا نڈنگ حضرت عائشہ اس آیت کی رو سے فاحشۂ مبینہ کی مرتکب ہیں جو جناب امیر المومنین وصی رسول رب العالمین کے خلاف فوج کشی کرکے مقابلے میں اپنے بیوت سے نکل آئیں۔

حلیة المتقین

از تألیفات

عالم ربانی

مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

درمحاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

بانضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیه

با تصحیح کامل

چاپ افست

کتابفروشی اسلامیه

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن - ۵۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیه

امام غسل کی حالت میں ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے

یسلم الائمة بعضهم علی بعض فی حالة الغسل

IMAMS EXCHANGED (GOOD WISHES (SALAAM) TO EACH OTHER DURING BATH.

حلیة المتقین تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

که غسل کند از آبیکه از غسل مردم جمع شده باشد در حمام و خوره باو برسد ملامت نکند مگر خود را و در حدیث موثق از حضرت صادق علیه السلام منقولستکه زینهار که در حمام بر پهلو مخواب که پیه گردها را آب میکند و بر پشت مخواب که درد اندرون بهم میرسد و شانه مکن که مو را میریزاند و مسواك مکن که دندانها را میریزاند و سر را بگل مشو که رو را سمج و بدنما میکند و لنگ را بر سر و رو ممال که آبرو را میبرد و کف پا را بسفال مسای که باعث پیسی میشود و از آبیکه در حوضهای کوچك در حمامهای سنیان جمع میشود از غسل مردم غسل مکن که در آن غساله یهودی و نصرانی و گبر و دشمن ما اهلبیت که از همه بدتر است جمع میشود و خدا خلقی از سگ نجستر خلق نکرده است و کسیکه عداوت ما اهلبیت دارد از سگ نجستر است و از حضرت امیر المؤمنین علیه السلام منقولستکه بول کردن در حمام مورث فقر و پریشانی است و در حدیث دیگر فرمود که مرد با کنیزانش بحمام برواند اما باید که لنگ بسته باشند مانند خران برهنه نباشند که نظر بعورت یکدیگر کنند و در روایتی وارد شده است که در حمام سلام نکنند و آن در صورتی است که لنگ نبسته باشند زیرا که در احادیث بسیار وارد شده است که ائمه در حمام سلام کرده اند بر مردم.

فصل چهارم در فضیلت شستن سر و بدن و دفع بو های بد از خود کردن از حضرت رسول صلی الله علیه و آله منقولستکه کافی است آب از برای خوشبو کردن بدن فرموده که جامه بپوشد باید که پاکیزه باشد و از حضرت امیر المؤمنین علیه السلام منقولستکه شستن سر چرك را میبرد و آزار چشم را دفع میکند و شستن جامه غم و اندوه را میبرد و پاکیزگی است برای نماز و فرمود که خود را پاکیزه کنید بآب از بوی بدی که مردم از آن متأذی میشوند و در پی اصلاح بدن خود باشید بدرستیکه خدا دشمن میدارد از بندگانش آن کثیف گندیده را که پهلوی هر که بنشیند از او متأذی شود فرمود که آب را بوی خوش خود گردانید و از حضرت امام رضا علیه السلام منقولستکه حق تعالی غضب نکرد بر بنی اسرائیل مگر وقتیکه ایشانرا داخل مصر کرد و راضی نشد از ایشان مگر وقتیکه ایشانرا از مصر بیرون کرد و حضرت رسول صلی الله علیه و آله فرمود که سر خود را بگل مصر مشوئید و از کوزه ای که در مصر میسازند آب مخورید که خواری و مذلت میآورد و غیرت را میبرد و از حضرت امام محمد باقر علیه السلام منقولست که دوست نمیدارم که سر خود از گل مصر بشویم از ترس آنکه مرا ذلیل گرداند و غیرت مرا ببرد و از جابر جعفی منقولستکه شکایت کرد بحضرت امام محمد باقر علیه السلام از آنکه گری در سرم هست و بسیار میریزد و جامه ام را چرکین میکند فرمود که

تفسير
فرات الكوفي

تأليف

فرات بن ابراهيم بن فرات الكوفي
احد علماء الحديث
في القرن الثالث

« التفسير القيم الذي طالما تشوقت لرؤيته
نفوس العلماء ضم (على صغر حجمه)
ما لم تضمه التفاسير الكبيرة مطابق تمام
المطابقة لأحاديث واخبار النبي والأئمة
عليهم الصلاة والسلام »

طبع في المطبعة الحيدرية بالنجف الأشرف

قرآنی آیات سے غلط استدلال

استدلال باطل من الايات القرانية

WRONG LOGIC THROUGH QURANIC VERSES.

تفسير فرات الكوفي جلد سوئم تاليف فرات بن ابراهيم الكوفي المتوفى قرن ثالث (طبع نجف)
٣٩

(فرات) قال حدثنا جعفر بن احمد معنعنا عن علي (ع) قال نزلت هذه الاية على نبي الله وهو في بيته (انما وليكم الله ورسوله الى قوله وهم راكعون) خرج رسول الله (ص) فدخل المسجد ثم نادى سائل فسأل فقال له اعطاك احد شيئاً قال لا الاذاك الراكع اعطاني خاتمه يعني عليا

(فرات) قال حدثني عبيد بن كثير معنعنا عن ابن عباس في قوله (انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الى قوله راكعون) فقال اتى عبد الله بن سلام ورهط معه من اهل الكتاب الى نبي الله (ص) عند الظهر فقال يا رسول الله بيوتنا قاصية ولا متحدث لنا دون هذا المسجد وان قومنا لما رأونا قد صدقنا الله ورسوله وتركنا دينهم اظهروا لنا العداوة واقسموا ان لا يخالطونا ولا يجالسونا ولا يكلمونا فشق علينا فبينهم يشكون الى النبي (ص) اذ نزلت هذه الاية (انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا) فتلا عليهم فقالوا رضينا بالله وبرسوله وبالمؤمنين واذن بلال بالصلوة وخرج رسول الله (ص) الى المسجد والناس يصلون بين راكع وساجد وقاعد واذا مسكين يسأل فدعاه النبي (ص) فقال هل اعطاك احد شيئاً قال نعم قال ماذا قال خاتم فضة قال من اعطاك قال ذاك الرجل القائم فاذا هو علي بن ابي طالب «ع» قال اني اعطاك قال اعطانيه وهو راكع فزعموا ان رسول الله (ص) كبر عند ذلك يقول ومن يتول الله ورسوله والذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون) الاية

«فرات» قال حدثني ابو علي احمد بن الحسين الحضرمي معنعنا عن ابن عباس قال نزلت «انما وليكم الله ورسوله» الى آخر الاية جاء بالنبي «ص» الى المسجد فاذا سائل فدعاه قال من اعطاك من هذا المسجد قال ما اعطاني الا هذا الراكع والساجد يعني عليا فقال النبي (ص) الحمد لله الذي جعلها في وفي اهل بيتي قال وكان في خاتم علي (ع) الذي اعطاه السائل سبحان من فخري باني له عبد

«فرات» قال حدثني جعفر بن محمد بن سعيد معنعنا عن ابي هاشم عبد الله بن محمد بن الحنفية قال اقبل سائل فسأل رسول «ص» فقال هل سألت احدا من اصحابي قال لا قال فأت المسجد فسألهم ثم عد الي فاخبرني فاتى المسجد فلم يعطه احد شيئاً فال فمر بعلي وهو راكع فناوله يده فاخذ خاتمه ثم رجع الى رسول الله «ص» فقال هل تعرف هذا الرجل قال لا قال فارسل معه فاذا هو علي بن ابي طالب «ع» قال

المجلد الاول

من كتاب البرهان

في تفسير القرآن

لمؤلفه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسيني

البحراني التوبلي الكتكاني المتوفى في سنة ١١٠٧ او ١١٠٩ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفي المخلص الصفي

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو القاسم بن محمد تقي

المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقف على تصحيحه محمود بن جعفر الموسوي الزرندي

بمساعدة الثقة الصالح الشيخ نجي الله بن كريم الله القرشي الآذربايجاني

تهران در چاپخانه آفتاب طبع شده

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مچھر کہا گیا۔ (العیاذ باللہ)

العلی رضی اللہ عنہ شبیہ ببعوضۃ۔ (استغفر اللہ)

HAZRAT ALI (RA) WAS CALLED "A MOSQUITO"

و يهدي به كثيراً ، اي يقول الذين كفروا ان الله يضل بهذا المثل كثيراً و يهدي به كثيراً اي فلا معنى للمثل لانه و ان نفع به من يهديه فهو يضر به من يضله به، فرد الله تعالى عليهم قيلهم فقال «وما يضل به» يعني ما يضل الله بالمثل «الا الفاسقين» الجانين على انفسهم بترك تأمله و بوضعه على خلاف ما امر الله بوضعه عليه ثم وصف هؤلاء الفاسقين الخارجين عن دين الله و طاعته ثم قال عز وجل «الذين ينقضون عهد الله» المأخوذ عليهم بالربوبية و لمحمد ﷺ بالنبوة و لعلي عليه السلام بالامامة و لشيعتهما بالجنة والكرامة «من بعد ميثاقه» واحكامه و تغليظه «و يقطعون ما امر الله به ان يوصل» من الارحام و القرابات ان يتعاهدوهم و يقضوا حقوقهم و افضل رحم واوجبه حقاً رحم رسول الله ﷺ فان حقهم بمحمد كما ان حق قرابات الانسان بابيه و امه و محمد اعظم حقاً من ابويه و كذلك حق رحمه اعظم و قطيعته افظع وافضح «و يفسدون في الارض» بالبراءة ممن فرض الله امامته واعتقاد امامة من قد فرض الله مخالفته «اولئك» اهل هذه الصفة «هم الخاسرون» قد خسروا انفسهم واهليهم لما صاروا الى النيران وحرموا الجنان فيالها من خسارة الزمتهم عذاب الابد وحرمتهم نعيم الابد. وقال الباقر عليه السلام الا ومن سلم لنا ما لا يدريه ثقة بانا محقون عالمون لا نقف به الا على اوضح المحجات سلم الله تعالى اليه من قصور الجنة ايضاً ما لا يعلم قدرها هو ولا يقادر قدرها الا خالقها او واهبها. الا ومن ترك المراء والجدال واقتصر على التسليم لنا و ترك الاذى حبسه الله على الصراط فجاءته الملائكة تجادله على اعماله وتواقفه على ذنوبه فاذا النداء من قبل الله عز وجل يا ملائكتي عبدي هذا لم يجادل وسلم الامر لائمته فلا تجادلوه وسلموه في جناني الى ائمته يكون متبجحاً فيها بقربهم كما كان مسلماً في الدنيا لهم و اما من عارض بلم و كيف و نقض الجملة بالتفصيل قالت له الملائكة على الصراط واقفنا يا عبد الله و جادلنا على اعمالك كما جادلت انت في الدنيا الحاكين لك عن ائمتك فياتيهم النداء صدقتم بما عامل فعاملوه الا فواقفوه فيواقف و يطاول بحسابه و يشدد في ذلك الحساب عذابه فما اعظم هناك ندامته و اشد حسراته لا ينجيه هناك الا رحمة الله ان لم يكن فارق في الدنيا جملة دينه والا فهو في النار ابد الابدين. قال الباقر عليه السلام و يقال للموفي بعهوده في الدنيا في نذوره و ايمانه و مواعيده: يا ايها الملائكة وفى هذا العبد في الدنيا بعهوده فوفوا له هاهنا بما وعدناه وسامحوه ولا تناقشوه فحينئذ تصيره الملائكة الى الجنان واما من قطع رحمه فان كان وصل رحم محمد وقد قطع رحمه شفع ارحام محمد الى رحمه و قالوا لك من حسناتنا و طاعتنا ما شئت فاعف عنه فيعطونه منها ما يشاء فيعفى عنه و يعطي الله المعطين ما ينفعهم فان كان وصل ارحام نفسه وقطع ارحام محمد ﷺ بان جحد حقوقهم و دفعهم عن واجبهم وسمى غيرهم باسمائهم ولقبهم بالقابهم و نبز بالقاب قبيحة مخالفيه من اهل ولايتهم قيل له يا عبد الله اكتسبت عداوة آل محمد الطهر ائمتك لصداقة هؤلاء فاستعن بهم الآن ليعينوك فلا يجد معيناً ولا مغيثاً و يصير الى العذاب الاليم المهين.

قال الباقر عليه السلام و من سمانا باسمائنا و لقبنا بالقابنا ولم يسم اضدادنا باسمائنا ولم يلقبهم بالقابنا الا عند الضرورة التي عند مثلها نسمي نحن ونلقب اعداءنا باسمائنا والقابنا فان الله تعالى يقول لنا يوم القيمة اقترحوا لاوليائكم هؤلاء ما تعينونهم به فنقترح لهم على الله عز وجل فما يكون قدر الدنيا كلها فيها كقطرة في البحر له في السموات والارض فيعطيهم الله تعالى اياه و يضاعفه لهم اضعافاً مضاعفات فقيل للباقر عليه السلام فان بعض من ينتحل موالاتكم يزعم ان البعوضة علي عليه السلام وان ما فوقها و هو الذباب محمد رسول الله ﷺ فقال الباقر عليه السلام سمع هؤلاء شيئاً لم يضعوه على وجهه انما كان رسول الله ﷺ قاعداً ذات يوم هو و علي اذ سمع قائلا يقول ما شاء الله وشاء محمد وسمع آخر يقول ما شاء الله و شاء علي فقال رسول الله ﷺ لا تقرنوا محمداً وعلياً بالله عز وجل ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء محمد ثم شاء علي ان مشية الله هي القاهرة التي لا تساوى ولا تكافى ولا تدانى وما محمد رسول الله ﷺ في الله

ترجمه جلد سیزدهم

از کتاب

((بحار الانوار))

از تالیفات

علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه

رحمة الله علیه

بسرمایه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران-خیابان۱۵خرداد(بوذرجمهری) تلفن۵۲۱۹۶۶-۵۳۵۴۴۸

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ افست اسلامیه

امام قائم سیدہ عائشہؓ کو زندہ کر کے (کوڑے ماریں گے) حد جاری کریں گے (معاذ اللہ)

الامام الغائب یحیی ام المؤمنین عائشة ویجلدها ویقیم علیها الحد !!

IMAM MEHDI WILL MAKE HAZRAT AIYSHA (RA) ALIVE AND SCOURGE HER WITH STRIPES.

بحار الانوار سیز جلد دہم تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران

هر اهلبیت را جواب دهند؛ هست که یکرده های اهل خود شاهد است و برای امثال ایشان شفاعت کننده ـ مولف گوید مراد از نجیب همه ائمه (ع) است یا قائم ﵇ است تنها و اول اظهر است در نظر شیخ صدوق در کتاب علل الشرایع از پدرش و ابن ولید در یکجا ایشان از برقی او از ابی زهیر شبیب بن انس او از بعضی اصحاب صادق ﵇ روایت نموده او گفته که ابوحنیفه بخدمت آنحضرت داخلشد باو فرمود خبرده بمن از قول خدای تعالی « سیروا فیها لیالی وایاماً آمنین » یعنی در روی زمین شبها و روزها راه بروید در حالتی که در امن هستید آنحضرت از او پرسید این امنیت در کدام سرزمین است از بقعه های روی زمین ابوحنیفه در جواب گفت چنان گمان دارم که آن سرزمین مابین مکه و مدینه باشد پس آنحضرت باصحاب خود متوجه شده فرمود آیا میدانید در میان مکه و مدینه سر راه خلایق بریده میشود و اموالشان از ایشان گرفته میشود و از خودشان خاطرجمع نمیشوند تا اینکه کشته میگردند ایشان عرضکردند آری چنین است که میفرمائی ـ راوی گوید پس ابوحنیفه ساکت گردید بعد از آن آنحضرت نیز فرمود که یا اباحنیفه خبرده بمن از قول خدای تعالی « من دخله کان آمناً » یعنی هر که بآنجا داخلشد در امن میباشد آنحضرت از او پرسید آن سرزمینی که هر که بآنجا داخلشود در امن است کدامست ابوحنیفه گفت کعبه آنحضرت فرمود آیا از این قضیه خبر داری که حجاج بن یوسف پسر زبیر را در کعبه ببالای منجنیق گذاشت و او را کشت آیا بنابراین پسر زبیر در امن بود ـ راوی گوید پس ابوحنیفه نیز ساکت شد وقتیکه ابوحنیفه از مجلس آنحضرت بیرون رفت ابوبکر حضرمی بخدمت آنحضرت عرض کرد فدای تو شوم جواب این دو مسئله چیست فرمود یا ابابکر آیة « سیروا فیها لیالی وایاماً آمنین » عبارتست از سیر کردن و راه رفتن با قائم ﵇ ما اهلبیت یعنی کسانیکه در ایام ظهورش در خدمتش راه میروند در امن میباشند و معنی آیة « ومن دخله کان آمناً » اینست که هر که به بیعت قائم ﵇ داخل گردد و بدست مبارکش دست زند و داخل اصحاب آنحضرت شود هر آینه در امن میباشد تا آخر حدیث در کتاب علل الشرایع از ماجیلویه او از عم خویش او از برقی او از پدرش او از محمد بن سلیمان او از داود بن نعمان او از عبدالرحیم قصیر روایت کرده او گفته ابوجعفر بمن فرمود آگاه باش هرگاه قائم ﵇ ما قیام نماید هر آینه حمیرا یعنی عایشه زنده گردانیده شده بخدمت آن حضرت آورده میشود تا اینکه باو تازیانه حد بزند و تا اینکه انتقام فاطمه (ع) دختر محمد ﷺ را از او بستاند عرض کردم فدای تو شوم برای کدام معصیت باو حد میزند فرمود برای افترا گفتنش بمادر ابراهیم ﵇ رسول خدا ﷺ عرضکردم چگونه شد که خدای تعالی آن حد را تا قیام قائم ﵇ تأخیر نمود فرمود که تأخیر آن ازاین راهست که خدا محمد ﷺ را برای خلق رحمت فرستاده

بحار الانوار

حصہ سوم

در حالات حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

تالیف

علامہ

مجلسی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

حجۃ الاسلام علامہ مفتی سید طیب آغا جزائری مجتہد العصر

مقیم نجف اشرف عراق

زاہد بیگ مشین مین
عنایت خاں پلیٹ میکر

قریش کی عورتوں پر حضرت علیؓ کی توہین کا الزام

الافتراء علی نساء قریش باهانة علی کرم الله وجهه .

AN ALLEGATION OF INSULTING HAZRAT ALI (RA) BY QURESHI (A TRIBE) WOMEN.

بحار الانوار حصہ سوم از باقر مجلسی ترجمہ مفتی سید طیب آغا جزائری

اس نے اس خوشی میں جنت کے درختوں کو حکم دیا کہ وہ زیورات، اور حلّے یاقوت زرقی و دُر و ساکنین جنت پر نچھاور کریں چنانچہ انھوں نے اس نچھاور کو بے اندازہ اکٹھا کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے درخت طوبیٰ کو فاطمہؑ زہرا کے مہر میں قرار دیا ہے اور اس کو علیؑ کے گھر میں قرار دیا ہے۔

شب معراج علیؑ کے فضائل

تفسیر قمی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بھی فاطمہ زہراؑ کی خواستگاری کرتا تھا تو آپ اس سے اعراض فرما لیتے تھے یہاں تک کہ لوگ اس امر سے مایوس ہوگئے۔ پھر اس کے بعد جب آپ نے چاہا کہ فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے کریں تو خلوت میں اس امر کے متعلق فاطمہؑ سے بات چیت کیا حضرت زہراؑ نے جواب دیا یا رسول اللہ آپکی رائے عالی ہے وہی سب سے اولیٰ ہے مگر قریش کی عورتیں علیؑ کے متعلق چہ میگوئیاں کرتی ہیں کہ انکا پیٹ بڑا ہے ہاتھ لمبے ہیں ان کے جوڑ کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں سر پر بال بھی نہیں ہیں انکی آنکھیں بھی بڑی بڑی ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں ان کے پاس مال بالکل نہیں، یہ سنکر جناب رسالتمآب نے فرمایا۔ اے فاطمہؑ کیا تم کو نہیں معلوم کہ اللہ نے ایک مرتبہ دنیا پر نگاہ کی تو مجھ کو عالمین کے مردوں میں سے چنا پھر دوسری مرتبہ نگاہ کی تو علیؑ کو چنا اسکے بعد تیسری مرتبہ نگاہ کی تو تم کو عالمین کی عورتوں میں سے انتخاب کیا۔ اے فاطمہؑ جس رات مجھکو معراج کیلئے لیجایا گیا اس رات میں نے بیت المقدس کے پتھر پر لکھا دیکھا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ سوائے خدا کے کوئی دوسرا خدا نہیں محمد اس کے رسول ہیں میں نے ان کے وزیر کے ذریعہ انکی تائید و نصرت کی۔ اس وقت میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ میرا وزیر کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا علی ابن ابی طالبؑ۔

پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہونچا تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا۔ انی انا اللہ لا الٰہ الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ میں وہ خدا ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں اور محمد میری مخلوق میں سب سے برگزیدہ نبی ہیں میں نے انکو ان کے وزیر کے ذریعہ مؤید و منصور گردانا۔

پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے گزر کے عرش الٰہی کے پاس پہونچا تو میں نے قائمہ عرش پر

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

آثارِ حیدری

اردو ترجمہ عربی تفسیر پُر تنویر منسوب بہ

حضرت حُجّۃ اللہ فی الانام الامام الحسن العسکری علیہ السلام

مترجمہ

جناب مولوی سید شریف حسین صاحب بھرلوی

ناشران

امامیہ کتب خانہ لاہور ۸
مغل حویلی۔ حلقہ ۴۲۔ اندرون موچی دروازہ

ولایت علی ابن طالب کا اقرار شرمگاہوں سے

اعلان ولایة علی من قبل الفروج ۔

EVEN REPRODUCTIVE ORGANS OF THE BODY ACCEPTED THE WILAYAT OF HAZRAT ALI (   )

آثار حیدری (اردو ترجمہ تفسیر حسن عسکری) موچی دروازہ لاہور

۵۵۶

اُس کے سامنے سے شق ہوگئیں اور راستہ بن گیا پھر از سر نو آکر باہم مل گئیں ۔ کیا تم کو غدیر خم کا واقعہ کافی نہیں ہے جبکہ میں نے علیؑ کو اپنا جانشین کیا تو تُم نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھُل گئے تھے اور فرشتے ان میں سے سر نکالے جھانک رہے تھے اور تم کو پکار رہے تھے یہ ولی خدا ہے اسکی متابعت کرو ۔ ورنہ تم پر عذاب خدا نازل ہوگا ۔ اس سے ڈرو کیا تم کو یہ بات کافی نہیں ہے کہ تم نے دیکھا کہ علیؑ چلتا تھا اور پہاڑ سامنے سے ہٹتے جاتے تھے تاکہ ٹھوکر کھانے کی ضرورت نہ پڑے جب وُہ گزر گیا تو پہاڑ پھر اپنی جگہ پر آگئے ۔ بعد ازاں علیؑ نے دُعا کی کہ اے خدا ان لوگوں کو پھر اپنی نشانیاں دکھا کہ یہ امر تیرے نزدیک سہل ہے تاکہ تیری حُجت ان پر اور زیادہ تاکید کرے الغرض جب وُہ لوگ اپنے گھروں کی طرف واپس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا زمین نے انکے پاؤں پکڑ لیے اور ان کو اندر جانے سے روک دیا اور آواز دی کہ ہمارے اندر قدم رکھنا تم پر حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب پر ایمان نہ لاؤ تب انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہہ کر گھروں میں داخل ہوئے پھر اندر جا کر دُوسرے کپڑے بدلنے کے لیے لباس اُتارنے کا ارادہ کیا تب وُہ لباس اُن پر بھاری ہوگئے اور وُہ ان کو نہ اُتار سکے اور کپڑوں نے انکو آواز دی کہ تم پر ہمارا اُتارنا آسان نہ ہوگا جب تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو ۔ تب انھوں نے اس کی ولایت کا اقرار کیا اور کپڑوں کو اُتار دیا ۔ پھر رات کا لباس پہننے کا ارادہ کیا تب وہ بھاری ہوگئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا پہننا حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت انھوں نے اقرار کیا پھر کھانا کھانے لگے اُس وقت لقمہ ان کے لیے بھاری ہوگیا اور جو لقمے بھاری نہ ہوئے تھے وُہ ان کے مُنہ میں جاکر پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو ۔ تب انھوں نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا بعد ازاں وُہ پیشاب و پاخانہ کی ضروریات کو رفع کرنے گئے ۔ تب وُہ عذاب میں مُبتلا ہوئے اور ان کا دفعیہ ان کو متعذر ہوا اور ان کے پیٹوں اور آلات تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے ۔ جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت انھوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر اُن میں سے بعض نے دلتنگ ہوکر اس طرح پر دُعا کی اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

پارہ ۹
سورہ الانفال
ع ۴

پارہ ۹
سورۃ الانفال
ع ۴

شیعانِ علی زندہ باد

دشمنانِ علی مُردہ باد

یا علی مدد

تحفہ حنفیہ

در

جواب

تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں۔

نوٹ:- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

ازقام حقیقت رقم

خادمِ مذہب شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

حالت حیض میں بی بی عائشہ کے خصوصی پروگرام

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۶۲ کتاب الحیض

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص۳۰۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص۶۵۱ م عبدالوھاب شعرانی

پہلا پروگرام بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں فیباشرنی رسول اللہ وانا حائض کہ میں جب حالت حیض میں ہوتی تھی تو رسول پاکؐ میرے ساتھ مباشرت فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ نے رسول پاکؐ پر مخالفت قرآن کی تہمت لگائی

بیان قرآن پاک پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت ۲۲۲ میں اللہ پاک نے فرمایا ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض" کہ جب عورتیں حالت حیض میں ہوں تو تم ان سے دوری اختیار کرو اور انکے قریب نہ جاؤ انکے پاک ہونے تک" مطلب یہ ہے کہ ان سے ملاپ اور جماع نہ کرو۔ حضرت عائشہ کہتی ہے کہ میری حالت حیض میں میرے ساتھ نبی کریم مباشرت کرتے تھے اور مباشرت کا معنی بھی جماع کرنا ہے۔ کما فی قولہ تعالیٰ فالئٰن باشروھن آغاز اسلام میں مسلمانوں پر ماہ رمضان میں رات کے وقت جماع کرنا منع تھا حضرت ایسے عمر رات کے وقت جماع کرلیتے تھے اُسکے بعد پھر حکم ہوا کہ اللہ پاک تمہاری خیانت کو جانتا ہے۔ اور اب تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم رات کے وقت عورتوں سے جماع اور مباشرت کرو۔ بحکم قرآن مباشرت کا معنی ملاپ اور جماع ہے۔ پس عائشہ کا یہ کہنا کہ نبی پاک حیض میں میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے گویا بی بی جی نے مخالفت قرآن کی نبی پاک

ہمارے اور عائشہ کے درمیان پردہ تھا ۔ یہ فرمایا ہے کہ اتنا ستر نہ ساتھی بدنہا ۔ کہ وقت غسل عائشہ نے بدن کا نچلا حصہ چھپایا ہوا تھا مگر شارح بخاری نے نچلے حصہ کی حد بندی نہیں فرمائی کہ ناف سے نیچے یا چھاتی سے نیچے ، لعنت خدا کی بخاری لکھنے والے پر اور اسکی شرح کرنے والے پر کہ ان دونوں کو نبی کریم کی عزت کا کوئی خیال نہ تھا ۔ حضرت عائشہ تو جیسی تھی اسی روایت سے اور دیگر روایات سے ظاہر ہے کہ وہ کیسی تھی ۔ مگر ان دونوں کو تو کچھ خیال کرنا چاہئے تھا ۔ ارباب انصاف اگر یہ روایت درست ہے تو پھر حضرت عائشہ کی ذہنیت معلوم ہو گئی کہ وہ کس مزاج کی خاتون تھی جب نبی کریم نے لوگوں کو نیم برہنہ ہو کر غسل کا طریقہ نہیں سمجھایا تو حضرت عائشہ نبی پاک کے بعد کوئی نبیہ تو نہیں تھی کہ وہ نیم برہنہ ہو کر لوگوں کو غسل جنابت سکھاتی ۔

مروان کی روحانی اولاد کو دعوت انصاف

وہ ملا جو سگہائے بنوامیہ ہیں اور شیعیان حیدر کرار کے مذہب کے بارے یوں عوعو کرتے ہیں کہ شیعوں نے لکھا ہے کہ جب امام مہدیؑ آئے گا تو برہنہ آئے گا ، اسکا پہلا جواب امام مہدیؑ جب آئے گا تو علانیہ آئے گا دوسرا جواب کھلا کھلا آئے گا نہ کہ ننگا ہو کر آئے گا اور کپڑے اتار کر آئے گا امام مہدیؑ مرد ہے عورت نہیں ہے جس طرح بھی آئے گا وہ بعد کی بات ہے دیکھ لینا جس طرح بھی آئے گا اور حضرت عائشہ عورت ہے اور نیم برہنہ ہو کر مردوں کو غسل کر کے دیکھا چکی ہے ہمیں اہل سنت بھائی جواب دیں کہ اس نیم برہنہ غسل کرنے سے عائشہ نے سسرال کی شان بڑھائی ہے یا میکے گھرانے کی عزت ، بڑھائی ہے ۔ یا دونوں کی عزت اتار کر اچھے انتقہ بجلائی ہے ۔

غسل کی مزید تفصیلات کے لئے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ ملاحظہ کریں اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل ننگے ہو کر غسل کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہؓ نبی کریم کے ساتھ ایک برتن میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب الغسل عن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا والنبی من اناء واحد۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

(نوٹ) حضرت عائشہؓ نے یہ رپورٹ عروہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھی شرفا گھرانوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں کرتی۔ جیسی روح ویسے فرشتے

فقہ دیوبندیہ میں بغیر غسل کے کئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۸ کتاب الغسل۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم دن اور رات میں صرف ایک گھنٹہ میں اپنی گیارہ بیویوں سے ہمبستری فرما لیتے تھے کسی نے پوچھا کہ کیا حضور پاک میں اتنی قوت باہ تھی انس نے کہا انجناب میں تیس مردوں

جناب معاویہ بی بی عائشہ کے قاتل ہیں

۲۹ - اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ حبیب السیر جزو سیم جلد اول ص ۵۸
در تاریخ حافظ ابرو از ربیع الابرار و کامل السفینہ منقول
است کہ در شہور سنہ ستہ و خمسین کہ معاویہ بن ابی سفیان
بہت بیعت یزید بمدینہ رفتہ حسین ابن علی عبداللہ بن عمر -
عبدالرحمن بن ابی بکر - عبداللہ بن زبیر را برنجانید صدیقہ رضی اللہ
عنہا زبان ملامت و اعتراض بروے بکشاد و معاویہ در خانہ
خویش چاہ کندہ سر آنرا بخاشاک پوشید و کرسی آبنوسی بر زبر
آں نہاد - آنکہ صدیقہ را جہت ضیافت طلب داشت و برآں
کرسی نشاند تا در چاہ افتاد و معاویہ سر چاہ را با آہک مضبوط
کردہ از مدینہ بمکہ رفت۔

ترجمہ

۵۶ھ میں معاویہ مدینے آیا بیعت یزید لینے کی خاطر امام
حسین علیہ السلام ، عبداللہ بن عمر ، عبدالرحمن بن ابی بکر اور
عبداللہ بن زبیر کو بیعت یزید کے بارے میں دکھ پہنچایا۔
بی بی عائشہ صدیقہ نے یزید کی بیعت لینے کے بارے میں
معاویہ کو ملامت اور توہ اپہٹ کی۔ معاویہ نے کسی عزیز کے
گھر میں ایک کنواں کھدوایا اور گھاس سے اس کا منہ چھپا

بی بی عائشہؓ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی

اکانت عائشة رضی اللہ عنہا آنسة امریکیة ام سید آروبیه؟

HAZRAT AYESHA (RA) WAS NOT AN AMERCIAN OR EUROPEAN LADY.

حقیقت فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
۶۴

۴۷۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ عائشہ تو مجھے شادی سے پہلے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔ فرشتہ تجھے ریشمی چادر میں لایا۔ جب میں نے چادر کھولی خدا دھی دنت میں تو اس میں تھی۔

بخاری شریف۔ جلد ۳ پ ۲۹ کتاب الرؤیا باب الحریر فی المنام

نوٹ۔ بی بی عائشہ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت دور رہتی تھی اور اس کے رشتہ کی خاطر اس کا فوٹو دکھانا پڑا۔ حضورِ پاک اور عائشہ دونوں مکہ میں رہتے تھے اور بقول اہلسنت وہ چھ سال کی لڑکی تھی۔ پس حضورِ پاک تو خود عائشہ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے یہ تصویر والا ڈھکوسلا من گھڑت ہے۔

۴۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ تزوجہا دھی بنت ستہ سنین کہ حضور نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی اور میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی۔

بخاری شریف جلد ۳ پ ۲۱ کتاب النکاح

نوٹ۔ مکہ کی زلیخا بی بی عائشہ میں کیا رکھا تھا کہ حضورِ پاک نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔

شیعانِ علیؑ زندہ باد

دشمنانِ علیؑ مُردہ باد

یا علیؑ مدد

تحفہ حنفیہ

در

جواب

تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنّی مذہب کے خلاف پیش کیے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے سے ہی گزارہ نہ کریں۔

نوٹ:- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

از قلم حقیقت رقم

خادمِ مذہب شیعہ وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضلِ عراق

ام المومنین حضرت حفصہؓ بد خلق تھیں جس بد خلق عورت کو لینے کیلیے کوئی تیار نہیں تھا
اس کیلیے فقہ میں اہل سنت نے ایک باب بنا دیا

كانت ام المؤمنين حفصة رضى الله عنها سيئة الأخلاق ولم يكد احد يقبلها وقد بوّب اهل السنة حول الموضوع فى الفقه

HAZRAT HAFZA (RA) WAS INDECENT WOMAN.

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

بخاری شریف کتاب النکاح ص ۱۴

نوٹ ۔ بی بی حفصہ بد خلق تھی جیسا کہ معارج النبوۃ میں ہے کہ اسی بد خلقی کے باعث حضور نے اسے طلاق دی تھی اور طلاق کے بعد حضرت عمر نے سر میں خاک ڈالی تھی ۔ سنی بھائیوں نے کیا مکاری کی ہے کہ جس بد خلق عورت کو لینے کے لئے کوئی تیار نہ تھا اس کے لئے فقہ میں ایک باب بنا دیا کہ اپنی بہن اور بیٹی اہل خیر کو پیش کرنا چاہیئے ۔

ص ۱۲۲ سنی فقہ میں ہے کہ شادی کے موقعہ پر گھر میں ڈھولک بجنی چاہیئے کیونکہ ربیع بنت معوذ سے جب حضور پاک نے نکاح کیا تھا تو اس موقعہ پہ طبلہ نوازی ہوئی تھی ۔

بخاری شریف کتاب النکاح باب ضرب الدف فی النکاح ص ۱۹

نوٹ ۔ بچے بچے بخاری شریف ۔ صرف طبلے اور ڈھولک سے کیا بنے گا ۔ کچھ کنجریاں بھی اگر منگوا لی جائیں اور تھوڑا سا مزہ بھی کروا لیا جائے تو محفل کی رونق دوبالا ہو جائے گی اور پھر اس نیک عمل کا ثواب امام بخاری کی روح کو ہدیہ کر دیا جائے تو کیا ہرج ہے ۔

۱۲۴ شادی سے پہلے دلہن کا فوٹو دولہا میاں کو دکھایا جائے کیونکہ رسول پاک کے پاس ریشمی رومال میں نکاح سے پہلے فرشتے بی بی عائشہ کی تصویر لائے تھے ۔ بخاری شریف کتاب النظر قبل التزویج ص ۱۲

نوٹ ۔ اسی بخاری شریف کتاب النکاح صفحہ ۲۳۵ پر لکھا ہے کہ فرشتوں کو تصویر سے اتنی نفرت ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل ہی نہیں

حضرۃ عائشہؓ کے بارہ میں فحش کفریہ کلمات

كلمات الكفر حول ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها .

INDECENT AND VULGAR LANGUAGE USED AGAINST HAZRAT AIYSHA (RA).

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

اہل دیوبند کی بی بی عائشہ پر تہمت کی بی بی جی نے نیم برہنہ ہو کر مردوں کو غسل جنابت سکھایا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۵ کتاب الغسل

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۲۶۵ باب الغسل بالصاع

بخاری شریف کی عبادت | دخلت انا واخو عائشة على عائشة فسألها اخوها عن غسل النبى فدعت باناء نحو من صاع فاغتسلت و افاضت على راسها وبيننا وبينها حجاب ۔

ترجمہ :۔ عمر بن سعد قاتل امام حسینؑ کا پوتا ابوبکر بن حفص بیان کرتا ہے کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میں اور کوئی بھائی عائشہ کا عائشہ کے پاس آئے پس عائشہ کے بھائی نے ان سے نبی کریمؐ کے غسل کے بارے سوال کیا عائشہ نے ایک برتن جس میں ایک صاع تقریباً تین سیر پانی آسکتا تھا منگوایا پھر اس پانی سے غسل کر کے ہمیں دکھایا اور پانی سر پر ڈالا اور ہمارے اور اسکے درمیان پردہ تھا۔ (نوٹ) ارباب انصاف اس روایت میں علماء اہل سنت نے شرم وحیا کی تمام حدیں توڑ دیں۔ اور اس روایت نے گواہی دی کہ صحابہ کرام میں ایسے بے حیا لوگ تھے کہ وہ نبی کی بوڑھی بیویوں کو چھوڑ کر آں جناب کی محبوبہ اور جوان بیوی سے غسل جنابت کا طریقہ سیکھتے تھے اور اس شریعت کی ٹھیکہ دار بیوی سے کوئی نبی کریمؐ کے جماع کرنے کا طریقہ پوچھ لیتا تو پھر کیا وہ لیٹ جاتی اور نقشہ دکھا کر علمی دنیا میں اپنا نام روشن کرتی لاحول ولا قوۃ الا باللہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی نے بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں اس جملہ کی تشریح میں کہ۔

حضرۃ عائشہؓ کی ناقابل تحریر توہین

اهانة غليظة لام المؤمنين عائشة رضى الله عنها .

HUMILIATION AND INSULT OF HAZRAT AYESHA رضي الله عنها

تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

مگر دونوں صورتوں میں مرد و عورت پر نہ کسی کفارہ کا ذکر ہے اور نہ ہی اُن کی اس حرکت کی مذمت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حالت نماز میں فقہ دیوبند میں عورت سے جماع کرنا جائز ہے صرف بے چاری عورت پر یہ نزلہ گرا ہے کہ عورت کی نماز باطل ہے وہ دوبارہ پڑھے یہ فتویٰ دہلوی دجال کے منہ پر ایک اور جوتا ہے کہ مسائل ضرورت کے تحت ہوتے ہیں اہل سنت اپنی نمازی بیویوں سے اُنکی حالت نماز میں جماع کرتے تھے اسی لئے علماء اہل سنت کو ایسے مسائل بیان کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔

فقہ دیوبند بلے بلے نبیؐ پاک کا نماز میں عائشہ کو پیار کرنا

دیوبندی احباب اب تو روشن ہو گیا کہ تمہاری فقہ میں عورت کو بحالت نماز چومنا اور اُسکی شرمگاہ کی زیارت کرنا اور اس کو چھونا یہ سب جائز ہے۔ اور تمہاری بخاری شریف ص۵۲ کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ علی الفراش میں یہ صاف لکھا ہے نبی کریمؐ جب نماز پڑھتے تھے تو میں اُن کے قبلہ کی طرف سو جاتی تھی آنجناب جب سجدہ میں جاتے تھے تو حضورؐ غمزہ کرتے تھے یعنی مجھے ہاتھ کے ساتھ دبا دیتے تھے ۔ معلوم ہوا کہ بحالت نماز اپنی بیوی کو فقہ دیوبند میں مٹھی بھرنا جائز ہے۔ بلکہ ابوبکر و عمر و عثمان بھی اور دیگر صحابہ کرام بھی اور مشائخ دیوبند بھی اور شرفاء دیوبند بھی بحالت نماز بیویاں کو چومتے تھے اُنکی شرمگاہ کی زیارت کرتے تھے اُن کے ساتھ جماع کرتے تھے اور اُن کو مٹھیاں بھرتے تھے۔

شیعہ

اور

تحریفِ قرآن

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین آقای علی میلانی مدظلہ

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۰۔ گنگا رام بلڈنگ، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور

قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو ہوچکا ہے ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا

فی القرآن کل ما کان وما یکون وما هو کائن .

QURAN IS THE MENIFESTAION OF PAST, PRESENT AND FUTURE.

(۲) دوسرے حصے میں حرام کا تذکرہ۔

(۳) تیسرے حصے میں سنن واحکام ہیں۔

(۴) چوتھے حصے میں تم سے جو گزر گئے یا تمہارے آنے والوں کی خبریں ہیں۔

نیز الیسی چیز ہے جو تمہارے درمیان موجود اختلاف کو رفع (دور) کرنے کی موجب بنے گی[۱]

امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ قرآن چار حصوں میں نازل ہوا ایک حصہ ہمارے بارے میں ہے دوسرا ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے تیسرے حصے میں سنن وامثال ہیں اور چوتھا حصہ فرائض و احکام پر مشتمل ہے[۲]

۶۔ محمد بن سلیمان بعض اصحاب سے اور وہ امام ابوالحسنؑ سے نقل کرتے ہیں:

ہم نے امام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ پر فدا ہوں۔

ہم قرآن میں الیسی آیات سنتے ہیں کہ ہم نے ابھی تک جو قرآن سنا اس میں وہ آیات نہیں ہیں۔ نیز جس طرح آپ اُن کی عمدہ انداز میں قرائت کرتے ہیں ہم اُس طرح قرائت بھی نہیں کرسکتے کیا ہم گناہگار ہیں؟

تو امام نے فرمایا کہ نہیں تم گناہگار نہیں ہو البتہ قرآن کو ایسے پڑھو جیسے تمہیں تعلیم دی گئی ہے اور پھر عنقریب تمہارے پاس ایک شخص تمہیں تعلیم دینے اور سکھانے کے لیے آئے گا[۳]

۷۔ امام جعفر الصادقؑ سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا:

قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو کچھ ہوچکا۔ ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا اس میں لوگوں کے نام ہیں اور وہ مجھے بتائے گئے ہیں نیز اس میں ایک ہی نام اتنے طریقوں سے آیا ہے کہ ناقابل شمار ہیں اور اس کو فقط وصی ہی جانتے ہیں[۴]

۱۔ اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۲۸

۲۔ اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۲۸

۳۔ اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۱۹

۴۔ تفسیر عیاشی جلد ۱ صفحہ ۱۲

الشہید المسموم

فی تاریخ

حسن المعصوم

از

مولانا سید مظہر حسن سہارنپوری اعلی اللہ مقامہ

ومصنف

تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنینؑ

و دیگر سوانح عمری ائمہ معصومین علیہم السلام

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ، رتہ متہ، ضلع جھنگ

حضرۃ حسن رضی اللہ تعالیٰ کی توہین

اِہانۃ الامام حسن رضی اللہ عنہ .

AN INSULT OF HAZRAT HASSAN (RA)

الشہید المسموم فی تاریخ حسن المعصوم از سید مظفر حسن سہارنپوری ولی العصر ٹرسٹ لاہور

۲۳۳

شادی کی۔ منذر بن زبیر بھی اس کے ساتھ نکاح کی خواہش رکھتا تھا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تو طلاق دیا جب منذر نے خطبہ کیا حفصہ نے درخواست منذر کی مسترد کی اور کہا میں اسکے نکاح میں نہ آؤنگی کیونکہ اس نے مجھے مشہور کیا ہے۔

بذل و بخشش اموال بہ ازواج

جناب مجتبیٰ صلوات اللہ علیہ نے بعض اوقات گران گران رقوم بہ ازواج میں بذل کی ہیں۔ روایت ہے کہ ایکبار ایک عورت کے ساتھ شادی کی اس کے گھر کی سو کنیزیں اسکی پیشوائی کو بھیجیں اور ہرایک کے ساتھ ایک تھیلی ہزار درہم کی تھی۔

دیگر حسن بن سعید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ نے دو عورتوں سے متعہ کیا بیس ہزار درہم اور کچھ مشکیں بھری ہوئی شہد کی ان کے لئے مہر میں بھیجیں انہوں نے کہا ایک حبیب قلبی سے جدائی ہوئی ہے اس کے مقابلہ میں یہ متاع کیا چیز ہے۔ ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ عورات آپکے مقابلہ میں مال کی ذرا حقیقت نہ سمجھتی تھیں۔

صورت طلاق آں امام آفاق

ابن ابی الحدید معتزلی نے ابو جعفر محمد بن حبیب سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ کسی بی بی کے طلاق کا قصد کرتے تو انکے پاس بھیج کر فرماتے الیتک ان اعطیک کذا وکذا چاہتی ہو کہ تم کو مقدار مال بخشوں وہ کہتے جو کچھ مرضی مبارک ہو یا کبھی ہاں فرماتے جو تجھکو دینگا اچھے تو مقدار مال اور پیام طلاق اسکے پاس بھجوا دیتے۔

ابو عبداللہ جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنے پچاس بیبیوں کو طلاق دی۔ اور ابو الحسن مدائنی مورخ کا قول ہے کہ امام حسن کثیر التزویج تھے۔ خولہ بنت منظور بن ریان سے شادی کی جس کے شکم سے حسن بن حسن پیدا ہوئے اور ام اسحاق بنت طلحہ بن عبید اللہ سے عقد کیا اس سے ایک پسر ہوا جسکا نام طلحہ تھا۔ ایک زوجہ آپکی ام بشر بنت مسعود انصاری تھی جس کے بطن سے زید بن حسن وجود میں آئے۔ جعدہ بنت اشعث بن قیس وہ زوجہ تھی جسنے زہر ہلاہل پلا کر آپ کو شہید کیا اور شہ

الشہید المسموم فی تاریخ حسن المعصوم از سید مظفر حسن سہارنپوری ولی العصر ٹرسٹ لاہور

اور حمص شہر سے فرار ہو کہ امام حسینؑ تیرے قتل کی فکر میں ہیں۔ وہ خود پہلے سے خائف و ترساں تھی دفعتہً عزم کا ارادہ کیا۔ مروان نے دو غلام تین کنیزیں اسکے ہمراہ کیں اور معاویہ کو خط لکھا کہ اس عورت کو پوشیدہ رکھو کسی سے بات نہ کرنے دو اگر قصہ زہر خورانی امام حسنؑ سے ذرا بھی اسکے لب آشنا ہوئے تو آتش فتنہ و فساد مشتعل ہو جائے گی یہ خط اور جعدہ شام میں پہنچے تو معاویہ نے حکم دیا کہ صورت حسنؑ میں آثار سوگ پر شہر کو در و بام سیاہ کریں دوکانیں بند کریں اور تین شب و روز تمام شہر کے لوگ رسوم تعزیت ادا کریں پھر جعدہ کو خلوت میں بلا کر حال دریافت کیا اسنے ریزہ ہائے الماس پانی میں ڈالنے اور آپ کی شہادت پانے کی مفصل کیفیت بیان کی اور کہا یہ سب کام محبت یزید اور تابعداری فرمانبرداری میں کئے امیر شام نے کہا تو یزید کو کیا فلاح دیگی جبکہ تجھکو خدا و رسول سے شرم نہ آئی اور رخسار گلعذار و گیسوئے تابدار اس پیشی سے اختیار کو ذرا خیال نہ کیا۔ جعدہ خلق و کرم و ملاطفت و محاملت امام حسنؑ کو یاد کر کے رو پڑی۔ راوی کہتا ہے کہ تین شبانہ روز مشغول گریہ و بکا رہی تھی چوتھے روز معاویہ نے حکم دیا کہ اسکو دم اسپ سے باندھ کر چار شخص اسکا سوار کر کے دوڑیں اور شہر بگشت ہوا کہ اسکا جسم ریزہ ریزہ کملی میں لپیٹیں اور دست و پا باندھ کر دریا میں ڈالدیں ایک فرسخ تک وہ جزیرہ میں گئے گئے کہ طوفان عظیم برپا ہوا سیاہ پیدا ہوئی اور ایک بگولا اسکو اڑا کر لیگیا اور اس جزیرہ میں لٹکا ڈالدیا۔ پھر اس کا کہیں پتہ و نشان نہ ملا ع آنرا کہ چنان کند چنین آید پیش ۔

ازواج

بیبیاں جو آنحضرتؑ کے عقد میں آئیں کثرت سے ہیں حتی کہ بعض روایات میں تعداد ازواج جنسے آپکے عہد و نگر سے نکاح ہوا ستر تک بیان ہوئی ہے کنیزیں ان کے سوا تھیں بظاہر زیادہ تر باعث اسکا یہ ہے کہ جمال جہاں آرائی آنحضرت صلوات اللہ علیہ کا دیکھ کر عورات فریفتہ ہوتیں اور اکثر ابتدا خواہش انکی طرف سے کیجاتی۔ نیز فرزند رسول خدا جان کر بقصد تبرک عورات آپکی ہم بستری کی خواہشمند ہوتیں اور گو ان کو یہ معلوم تھا کہ عرصہ دراز تک اس شرف سے مشرف نہ رہیں گی تاہم تھوڑی مدت بھی اس سے مستفید ہونا اپنے لئے کافی جانتی تھیں یہی باعث تھا کہ امیر المومنین نے جو اکثر تنبیہ بطور عذر خواہی سر منبر پکار کر کہا اے اہل کوفہ حسن مطلاق ہیں یعنی ازواج کو کثرت سے طلاق دیتے ہیں تم اپنی لڑکیاں ان سے باز رکھو۔ تو بعض کابر قوم نے جواب دیا ایک بزرگ نے قبیلہ ہمدان سے اٹھ کر کہا اے فرزند

سیاستِ امریکہ

علی کیشاہ

ماخوذ
از
"البلاغ
المبین"

ایک
تاریخی تجزیہ

اجدہ اکیڈمی

اھانۃ الازوج المطھرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن

DISOWNING THE WIVES OF RASUL ALLAH ﷺ

سیاست راشدہ از علی اکبر شاہ ساجدہ اکیڈمی

چند کے نام پیش کرتے ہیں۔
صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل اہلبیت۔ مسند احمد ابن حنبل جزو
اول جزو ثالث۔ مستدرک حاکم جزو ثالث۔ صحیح ترمذی ک ۳۴۴ سورۃ حج۔
اشعۃ اللمعات شیخ عبد الحق محدث دہلوی جلد چہارم۔
آنحضرت نے چاہا کہ لوگوں کے دلوں میں یہ بات راسخ ہو جائے کہ اہلبیت
میں ازواج شامل نہیں ہیں لہذا مسلسل نو مہینہ تک روزانہ بعد نماز پنجگانہ خانۂ زہراؑ
پر جاتے رہے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ دروازے ہی سے اہلبیت رسالت کہہ کر مخاطب
ہوتے۔ تفسیر درمنثور میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ :۔
" ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جناب رسول خدا روزانہ
نو مہینہ تک بعد نزول آیہ تطہیر حضرت علی کے دروازے پر ہر ایک نماز کے بعد تشریف
لاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اے اہلبیت رسالت السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ پھر آیہ تطہیر تلاوت فرماتے پھر الصلوٰۃ رحمکم اللہ۔ روزانہ ہر نماز کے بعد
پانچ وقت آنحضرت ایسا کرتے۔"
آیہ تطہیر پنجتن پاک کے لئے نازل ہوئی۔ اسکے راوی بڑے پائے کے صحابہ ہیں جن میں
ازواج رسول بھی شامل ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں۔ انس بن مالک۔ سعد بن ابی وقاص
عائشہ۔ ام سلمہ۔ ابو سعید خذری۔ عبداللہ ابن عباس۔ جابر ابن عبداللہ۔ زید بن
ارقم اور حضرت علی۔
تقریباً سب ہی علماء اہل سنت اس بات کو تسلیم کرتے ہیں سوائے چند کے۔ ان کے
نذر آگیا تو انھوں نے ازواج کو بھی اہل بیت میں شامل کر کے پاک و طاہر کر دیا۔
اگر ہم اس کا جائزہ لیں تو بات صاف ہو جائے گی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آیت
ازواج پر چسپاں بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ ازواج رسول کیلئے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا
کہ وہ معصوم تھیں پھر یہ بات کتنی عجیب ہے کہ معصوم بھی نہ تھیں اور ہر نجاست سے
پاک بھی تھیں۔

کتاب مستطاب

خورشید خاور ترجمہ شبہائے پشاور

حصہ دوم

مُصنّفہ

حضرت حجۃ الاسلام سید محمد سلطان الواعظین شیرازی دام ظلہ

مترجمہ

جناب الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب باقری رئیس جوارس ضلع بارہ بنکی

ناشر

کتب خانہ شاہ نجف مغل حویلی لاہور

ملنے کا پتہ

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ مین بازار اسلام پورہ۔ لاہور۔

ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ نبی کریم کی رسالت و نبوت کے بارہ میں مشکوک تھیں

كانت ام المؤمنين عائشة في ريب من نبوة الرسول

HAZRAT AYESHA (RA) WAS DOUBTFUL ABOUT THE APOSTLEHOOD OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM)

نور سید عاد خورشید خاور ترجمہ تھمانے پشاور حصہ دوم ۱۴۰ از سید محمد سلطان شیرازی افکار بک ڈپو لاہور حصہ دوم

ابو بکر اپنی بیٹی کے گھر پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ عائشہ سے ناراض ہیں، انہوں نے کہا کہ تمہارے درمیان جو قضیہ ہوا اس کو بیان کرو تا کہ میں فیصلہ کر دوں، پیغمبر نے عائشہ سے فرمایا تکلمین او اتکلم تم کہو گی یا میں بیان کروں؟

انہوں نے جواب دیا بل تکلم ولا تقل الا حقا تم ہی بیان کرو لیکن بات سچ ہی کہنا جھوٹ نہ بولنا،

اور اپنے دوسرے جملہ میں آں حضرت سے کہا۔۔

انت الذی تزعم انک نبی اللہ۔

تم تو وہ ہو کہ اپنے کو واقعی خدا کا نبی کہہ بیٹھے ہو۔

آیا ان جملوں سے مقام نبوت پر حملہ نہیں ہوا؟ معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ شاید بی بی عائشہ رسول خدا کو جیسا چاہیے نبی نہیں سمجھتی تھیں اور جب تو آں حضرت کی شان میں ایسے تنفر سے استعمال کرتی تھیں۔

اس قسم کی باتیں آپ کی کتابوں میں کثرت سے منقول ہیں جو سب کی سب آں حضرت کے آزار، اذیت اور رنج و رنجش کا باعث تھیں۔

آخر فریقین کے علماء و مورخین بلکہ غیر لوگ بھی جو تاریخ اسلام میں … دوسری ازواج رسول کے لئے کوئی بات کیوں نہیں لکھتی؟ اور کوئی تنقید کیوں نہیں کی؟ حتی کہ حفصہ دختر عمر کے لئے بھی اس قسم کی روایات نہیں لکھیں فقط عائشہ ہی کے طور طریقے ان کی بدنامی کا سبب بنے اور ہم بھی عائشہ کے بارے میں وہی کہتے ہیں جو خود آپ کے اکابر علماء نے کہا ہے۔ آیا آپ نے امام غزالی کی کتابیں، تاریخ طبری، مسعودی اور ابن اعثم کوفی وغیرہ کا مطالعہ نہیں کیا ہے کہ آپ کے بڑے بڑے علماء نے ان کو احکام خدا و رسول کے مقابلہ میں سرکش اور نافرمان قرار دیا ہے؟ آیا اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے انحراف نیک بختی اور سعادت کی دلیل ہے؟ اس کے بعد بھی آپ اس کی شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے ام المومنین کی تاریخ زندگی کو داغدار کیوں کیا؟ خدا و رسول کے احکام سے سرکشی، خلیفہ رسول کے مقابلہ میں بغاوت اور آں حضرت کے مسلم الثبوت وصی سے جنگ کرنے سے بڑھ کے اور کون سا تاریخی داغ ہو سکتا ہے؟

حالانکہ آیت ۳۳ سورہ ۳۳ (احزاب) میں خدا آں حضرت کی تمام بیویوں سے خطاب فرماتا ہے۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولی۔

یعنی اپنے گھروں میں سکون سے بیٹھو اور پچھلے زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھایا کرو۔

چنانچہ آں حضرت کی دوسری بیویوں نے اس حکم کی پابندی بھی کی اور بغیر کسی ضروری کام کے گھر سے باہر قدم نہیں رکھتی تھیں یہاں تک کہ اعمش نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نادِ علیؑ

مکتبہ ابن قسمت
زنجانی منزل زنجانی سٹریٹ:
مغلپورہ روڈ گڑھی شاہو لاہور ۔ ۵۴۸۴۰

ہی ہیں۔ سب سے پہلے یہ اسم مبارک خدا کی طرف سے انہی کو عطا ہوا۔

یہی وجود اقدس تمام انبیاء کے علاوہ بیت اللہ میں پیدا ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ خدا کا ہمنام فرشتہ اور ملک صدق اور ایلیا اسی وجود اقدس کے اسماء مقدسہ ہیں علی آپ کو خدا کا دیا ہوا نام ہے کہ خدا نے رکھا تھا اور ملک صدق وصفی نام تھا جو آپ کی سلامت روی سے مشہور ہوا یا انبیاء ماسلف کو ہر ہلاکت سے بچا کر سلامت رکھنے سے مشہور ہوا۔ فرشتہ آپ کو اس لئے کہا گیا کہ عالم دنیا میں اس وقت تک نہ آئے تھے اس واسطے وہ فرشتہ سیرت تھے۔

اس امر کو حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو وصیت کرتے ہوئے بیان کیا تھا۔
پیدائش باب ۴۹۔ آیت ۱۰۔ ۱۱

"یہوداہ سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اس کے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہے گا جب تک سیلا نہ آئے"۔

یہ ترجمہ ۱۸۹۶ء کا ہے اس سے قبل اس لفظ سیلا کو شیلا اور شلو اور شیلوہ لکھا جاتا رہا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ یہوداہ کے قبیلہ کی حکومت شیلا یا کہ سیلا و شلو و شیلوہ کے آنے تک قائم رہے گی پھر ختم ہوگی۔

اس امر کو حضرت یسعیا اس طرح بیان فرماتے ہیں۔
یسعیا باب ۹۔ آیت ۶

"کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا (ہوگا) اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا (جائیگا) اور سلطنت اس کے کاندھے پر ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب، مشیر خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔

پس اس فرمان سے سیلا یا کہ شیلا کی آمد کا ثبوت ملتا ہے جو ملک صدق ہے جس کو سلامتی کا بادشاہ کہا گیا ہے۔ اسی آیت میں اس کو سلامتی کا شہزادہ کہا ہے اور وہی ہمنام خدا ہونے کی وجہ سے عجیب ہوا یعنی مظہر العجائب جس کو مشیر خدائے قادر کہا گیا ہے سیلا یا کہ شیلا عبرانی لفظ ہے جس کا عربی ترجمہ اسد اللہ، شیر خدا ہوتا ہے اور دوسری طرف شیلو یا شلو کا ترجمہ قاتل اژدر ہوتا ہے جس کو حی در یعنی کہ

حضرت علی کی توہین

اہانة علی رضی اللہ

AN INSULT OF HAZRAT ALI (RA)

حیدر کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تسمیہ کے باعث مرحب یہودی کے جواب میں حضرت علی نے فرمایا:

"أنا الذی سمتنی امی حیدرہ"

"میں وہ ہوں جس کا نام ماں نے حیدر رکھا ہے۔"

حضرت عیسیٰؑ نے دنیا سے جانے کے قریب بنی اسرائیل کو فرمایا تھا۔

متی باب ۲۱ - آیت ۴۳

"اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور ایک اور قوم کو جو اس کے میوے لائے، دی جائے گی اور جو اس پتھر پہ گرے گا چور ہو گا اور جس پہ وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔"

"حضرت عیسیٰ کے بعد خدائی حکومت یا نبوت قوم عرب کو ملی۔ جن میں سے حضرت رسولِ خدا محمدؐ ہوئے جن کے ساتھ ان کے پیش کار و پیشرو خدا کے ہمنام حضرت علیؑ پیدا ہوئے جنہوں نے یہودی حکومت اور طاقت کا مرحب، عنتر اور حارث خیبری کو قتل کر کے ختم کر دیا۔ جو باوجود نبی و رسول نہ ہونے کے ابدی یعنی امام خلق ہوئے اور رہبر اور پیشوائے عالم پیدا کئے گئے جو سردار جہاں نبی موعود کے پیشکار و پیشرو تھے جن کے طریق پہ حضرت عیسیٰ بھی اُسی نبی موعود کے پیشرو تھے۔ یہی ملک صدق جو خدا کے ہمنام اور دربار کبریا کے ابدی کاہن تھے ان کے سوا اور کوئی وجود دنیا میں ان اوصاف کا نہیں پیدا ہوا۔ لہٰذا (ورڈ آف گاڈ اینڈ ورک آف گاڈ) کے مطابق خدا کے اس قول کا فعل ملک صدق ہمنام خدا کی اس درگاہ کا ابدی کاہن یہی وجود اقدس حضرت علیؑ ہی تھے اور ہیں جن کو ملاکی نبی اور حضرت عیسیٰ نے ایلیا کے مقدس نام سے یاد کیا۔ جن کی معرفت یسعیا نبی نے اپنے صحیفہ میں اس طرح کرائی ہے:

"جاگ جاگ توانائی پہن۔ اے خداوند کے بازو جاگ۔ جیسا اگلے زمانے میں اور سلف کی پشتوں میں کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے راہب کو کاٹا اور اژدھے کو گھائل کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے سمندر اور بڑے گہراؤں کا پانی سکھا ڈالا۔ جس نے دریا کی تھاہ کو رستہ بنا ڈالا تاکہ وہ جن کا فدیہ لیا گیا پار اتریں۔" (یسعیا باب ۵۱ - آیت ۹)



عمدۃ المطالب

جلد اوّل

ترجمہ بہ مناقب آلِ ابی طالب

از

ملک العلماء مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ سولوی
ملتان



مکتبۃ المساجد ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

(بار دوم)

ملعون ابلیس!... خدا کی قسم اے ابو طالبؑ کے فرزند! جو شخص بھی آپ سے بغض رکھتا ہے میں نطفہ کے قرار کے وقت میں اس کے باپ کے ساتھ اس کی ماں کے رحم میں شریک ہوں، اور اس کے مال میں بھی شریک ہوتا ہوں کیا آپ نے اللہ عزوجل کی کتاب کی یہ آیت نہیں پڑھی ارشاد ہے وشارکھم فی الاموال والاولاد۔ "اور ان کے مال اور اولاد میں شامل ہو جا"۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلعم اور حضرت علیؑ کے ساتھ خانہ کعبہ کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی اثناء میں ایک شخص آیا جو بہت بوڑھا تھا۔ [illegible] رکن یمانی کے نزدیک موجود تھا۔ رسولؐ خدا نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم پر لعنت ہو۔ علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا؟ فرمایا کیا تم نہیں جانتے یہ ابلیس لعین ہے۔ علیؑ نے لپک کر اس کی پیشانی اور سر کے بالوں کو پکڑ کر زمین پر گرا کر کہا یا رسول اللہ کیا اس کو ضرور قتل کر ڈالوں۔ فرمایا مجھے معلوم نہیں اس کو وقت معلوم تک مہلت دی گئی ہے۔ یہ سن کر حضرتؑ نے اسکو چھوڑ دیا۔

ابلیس نے کہا اے علیؑ! مجھے چھوڑ دیجئے۔ میں آپ کو ایک خوشخبری سناتا ہوں۔ مجھے آپ سے اور آپ کے شیعوں سے کوئی غرض [illegible]۔ خدا کی قسم جو شخص [illegible] آپ سے بغض رکھتا ہے میں اس کے والد کے ساتھ اس کی ماں کے رحم کا شریک ہوں [illegible] قرآن کریم میں موجود ہے، وشارکھم فی الاموال والاولاد الخ۔ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دیجئے۔ آپؑ نے چھوڑ دیا۔

[illegible] سے روایت ہے کتاب [illegible] اسماعیل [illegible] سے روایت ہے یہ دونوں حضرات [illegible] سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ اور بلالؓ رسول اللہ کے ساتھ [illegible] نکلے جب یہ لوگ پہاڑ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ کے قدم کا نشان گم ہو گیا۔ حضرت نے ایک شخص کو دیکھا جو تکیہ لگائے اور اپنے کندھے پر ایک چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے علیؑ نے فرمایا [illegible] رسول اللہ کے [illegible] دیکھا ہے [illegible] رسولؐ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت علیؑ ناخوش ہوئے [illegible] اس کی آنکھوں کے درمیان لگا [illegible] حضرت علیؑ اس کی طرف [illegible] پہاڑ کی طرف سے [illegible] ایک پرندے نے اس کو [illegible] اور اس شخص کو اپنے پروں سے مارنے [illegible] چلے گئے۔ وہ [illegible] پہاڑ پر بیٹھ گئے۔ حضرتؑ نے بلالؓ سے فرمایا [illegible] حضرت علیؑ اور بلالؓ پہاڑ پر چڑھ گئے [illegible] دیکھا [illegible] پہاڑ کے عقب سے رسول اللہ تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت علیؑ [illegible] رسول اللہ نے [illegible] آپ نے [illegible] تمام واقعات سے آگاہ کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ [illegible] وہ پرندے کون تھے؟ عرض کیا نہیں، فرمایا وہ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ تھے۔ [illegible] میرے ساتھ [illegible] اور وہ ابلیس ہے اور یہ دونوں [illegible]۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام، علیؑ، جعفرؑ [illegible] کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نماز میں مشغول تھے۔ جب سلام پھیرا تو اپنی داہنی جانب نگاہ کی [illegible] ابلیس [illegible] آپ کے [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ابلیس! آپ نے [illegible] کے سامنے [illegible] ایک سائل نے [illegible]

آپ نے صبح و شام اس حالت میں کی کہ آپ ہر مومن اور ہر مومنہ کے سردار ہو گئے۔" ابوبکر باقلانی نے تمہید میں صمعانی
نے فضائل الصحابہ میں اسناد خود سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ کسی نے حضرت عمر ابن خطاب
سے پوچھا آپ تو علی علیہ السلام کے بارے میں ایسی بات کہتے ہیں جو اور اصحاب النبی صلعم کے بارے میں نہیں کہتے
کہا علی تو میرے مولا ہیں۔"

علامہ ابن عباد امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ نے فرمایا من کنت
مولاہ فعلی مولاہ تو ایک عدوی شخص کہنے لگا خدا کی قسم یہ حکم خداوندی نہیں بلکہ یہ اپنی طرف سے غلط کہہ رہے ہیں
اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل الی کافرین۔ محمد بن حسان جمال
ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑے
ہوئے ہیں کہ ایک شخص کہنے لگا اس کی آنکھوں کو دیکھو کہ اس طرح گھوم رہی ہیں جس طرح مجنوں کی آنکھیں
گھومتی ہیں۔ اسی وقت جبرائیل یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔ وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک
بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون۔ کہ قریب قرآن کو سنتے تو اپنی نظروں سے تمہیں
پھسلا دیں۔ کہتے ہیں یہ دیوانہ ہے۔

عمر ابن یزید نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت قل انما اعظکم بواحدۃ کہ میں تمہیں ایک نصیحت
کرتا ہوں۔ کے بارے میں پوچھا فرمایا یہ ولایت ہے۔ میں نے عرض کیا یہ کیسے کہ فرمایا جب رسول اللہ نے علی
کو لوگوں کا امام مقرر کیا اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ جس کا میں سردار ہوں اس کے علی سردار
ہیں تو لوگ شک کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ محمد صلعم ہر وقت ہمیں ایک نئی بات کی طرف بلاتے ہیں۔ اپنے اہلبیت
کو ہماری گردنوں پر مسلط کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ آیت پڑھی۔ قل انما اعظکم بواحدۃ۔ میں تمہیں ایک
بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ میں نے وہ چیز ادا کر دی ہے جو تمہارے رب نے تم پر فرض کی ہے۔ ان تقوموا للہ مثنیٰ
وفرادیٰ۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر دو دو اور ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ مثنیٰ سے مراد وہ امام ہیں جو آنحضرت
کے بعد ان دونوں رسول اور علی کی اولاد سے ہوں گے۔ پھر کہنے لگے کہ دوسرے دن رسول اللہ نے تیرے سوا کسی کو
مراد نہیں لیا۔

علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے کتاب تنزیہ الانبیاء میں تحریر فرمایا ہے۔ ابتداء امر میں جب رسول اللہ صلعم نے
امیر المومنین کی امامت پر نص فرمائی۔ تو قریش نے کہا یا رسول اللہ یہ اسلام کا ابتدائی زمانہ ہے۔ یہ لوگ اس بات
پر راضی نہیں ہوں گے کہ نبوت تم میں اور امامت تیرے ابن عم میں ہو۔ اگر آپ امامت کسی اور میں مقرر کر
دیں۔ تو بہتر ہوگا۔ فرمایا میں نے یہ بات اپنی رائے اور اختیار سے نہیں کی۔ بلکہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے اور یہ
مجھ پر فرض کی ہے۔ کہنے لگے اگر آپ اللہ کے خوف کے مارے یہ کام نہیں کر سکتے۔ تو خلافت کے بارے میں علی کے
ساتھ قریش کا ایک آدمی شریک کر دیجئے۔ تاکہ لوگوں کا اضطراب بھی ختم ہو۔ اور آپ کا کام بھی پورا ہو جائے۔ اگر آپ
نے ایسا کر دیا۔ تو لوگ آپ کے مخالف نہیں ہوں گے۔ یہ آیت نازل ہوئی۔ لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن
من الخاسرین۔ اگر تم نے کسی کو شریک رکھا خلافت علی کے بارے میں کیا تو تیرے عمل ضبط ہو جائیں گے۔ اور
نقصان اٹھانے والے میں ہو جاؤ گے۔ عبدالعظیم حسنی رضا صاحب مزار ... نزد طہران حضرت امام جعفر صادق
سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کے ایک آدمی نے کہا قریش میرے پاس جمع ہوئے۔ پھر آپ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم نے بتوں کی عبادت چھوڑ دی۔ اور آپ کی پیروی کی۔ ہمیں علی علیہ السلام کی ولایت میں شریک
کر دیں۔ تاکہ ہم شریک ہو جائیں۔ جبرائیل نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے اے محمد! اگر آپ نے کسی کو شریک
کیا تو آپ کے اعمال ضبط ہو جائیں گے۔ انصاری آدمی نے کہا جب مجھے یہ سن کر تکلیف لاحق ہوئی تو میں بے اختیار ہو کر
بھاگا۔ مجھے اسفر گھوڑے پر سوار ایک آدمی ملا جس کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ اس کے جسم سے مشک کی خوشبو آ رہی

تہذیب و ترجمہ اردو

کتاب سُلیم بن قیس کوفی

متوفی حدود سنہ ھ

از

مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولوی ملتان

ناشر

مکتبۃ السّاجدہ ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان (پنجاب، پاکستان)

عزیز پریس [illegible]

بار اول تعداد ایک ہزار

ہیں علی کو ان کے ساتھیوں کے سامنے سے آتا دیکھا تو حضرت نے ... لشکر کو حکم دیا کہ وہ محمد بن حنفیہ کے لشکر کے ساتھ مل کر حملہ کر دیں۔ یہ لوگ ... ان پر ٹوٹ پڑے۔ محمد اور محمد کے ساتھیوں نے سامنے سے حملہ کر دیا۔ ان کو ان کے مقام سے ہٹا دیا۔ اور ان میں کافی مارے گئے۔

جو اپنے لئے مانگا۔ وہ تمہارے لئے مانگا

ابو سلیمؓ بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ ... میں نے مقدادؓ سے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا۔ مقدادؓ نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ رسول اللہ نے اپنی عورتوں کو پردہ کا حکم نہیں دیا تھا۔ مقداد اور رسول اللہ کی خدمت کرتے تھے۔ رسول اللہ کے پاس اور کوئی خادم نہ تھا۔ رسول اللہ کے پاس صرف ایک ہی لحاف تھا۔ رسول اللہ کے ساتھ بی بی عائشہ تھیں۔ رسول اللہ، علی اور بی بی عائشہ کے درمیان سوتے تھے۔ ان حضرات پر صرف یہی ایک لحاف ہوتا تھا جب رسول اللہ رات کو نماز شب کی خاطر اٹھتے تھے۔ تو رسول اللہ لحاف کو درمیان سے ہاتھ سے دبا دیتے تھے۔ رسول اللہ لحاف کو نیچے دبا دیتے تھے۔ کہ وہ بچھونے کے کپڑے کے ساتھ لگ جاتا تھا اور اسی لحاف کے درمیان یہ حضرت علیؑ اور بی بی عائشہ کے درمیان حد فاصل ہو جاتی تھی۔ پھر رسول اللہ نماز شب پڑھنے لگتے۔ حضرت علیؑ کو ایک رات بخار شروع ہو گیا۔ جس نے ساری رات آپ کو بیدار رکھا۔ حضرت کی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ بھی جاگتے رہے۔ رسول اللہ نے اس صورت میں رات بسر کی کہ کبھی نماز پڑھنے لگ جاتے تھے اور کبھی حضرت علی کی تسلی و تیمارداری میں مصروف ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ صبح تک ایسا ہی کرتے رہے۔ رسول اللہ نے

پانچواں باب

شیعہ اور عقیدہ امامت

الباب الخامس

الشّیعةُ و عقیدةُ الامامةِ

Chapter V

The Shias and the doctrine of Imaa-mat (The religions Guidance and Leadership).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی انتیس (29) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔

الاصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الاسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي اكبر الغفاري

نهض بمشروعه الشيخ محمد الآخوندي

الناشر
دار الكتب الاسلامية
مرتضى آخوندى
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

الجزء الثاني

الطبعة الثالثة
١٣٨٨ هـ

تبارك وتعالى بطاعتنا ونهى عن معصيتنا ، نحن الحجّة البالغة على من دون السماء و فوق الأرض .

٧ ــ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عبدالله بن بحر ، عن ابن مسكان ، عن عبدالرَّحمن بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن مسلم قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : الأئمّة بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وآله إلّا أنّهم ليسوا بأنبياء ولا يحلُّ لهم من النساء ما يحلُّ للنبيِّ صلى الله عليه وآله فأمّا ما خلا ذلك فهم فيه بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وآله .

« باب »

﴿ أن الائمة عليهم السلام محدثون مفهمون ﴾

١ ــ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن القاسم بن محمّد ، عن عبيد بن زرارة قال : أرسل أبو جعفر عليه السلام إلى زرارة أن يعلم الحكم بن عتيبة أنَّ أوصياء محمّد عليه وعليهم السلام محدَّثون .

٢ ــ محمّدٌ ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن زياد بن سوقة ، عن الحكم بن عتيبة قال : دخلت على عليِّ بن الحسين عليهما السلام يوماً فقال : ياحكم هل تدري الآية الّتي كان عليُّ بن أبي طالب عليه السلام يعرف قاتله بها ويعرف بها الاُمور العظام الّتي كان يحدِّث بها النّاس ؟ قال الحكم : فقلت في نفسي : قد وقعت على علم من علم عليِّ بن الحسين ، أعلم بذلك تلك الاُمور العظام ، قال : فقلت : لا والله لا أعلم ، قال : ثمَّ قلت : الآية تخبرني بها يا ابن رسول الله ؟ قال : هو والله قول الله عزَّ ذكره : « وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ (ولا محدَّث) » وكان عليُّ بن أبي طالب عليه السلام محدَّثاً فقال له رجلٌ يقال له : عبدالله بن زيد ، كان أخا عليّ لاُمّه ، سبحان الله محدَّثاً !؟ كأنّه ينكر ذلك ، فأقبل علينا أبو جعفر عليه السلام فقال : أما والله إنَّ ابن اُمّك بعدُ قد كان يعرف ذلك ، قال : فلمّا قال ذلك سكت الرجل ، فقال : هي الّتي هلك فيها أبو الخطّاب[1] فلم يدر ما تأويل المحدَّث والنبيّ .

---

(١) هو محمد بن مقلاص الاسدي الكوفي كان غاليا ملعونا ، وكان يقول : ان الائمة أنبياء ، لما سمع أنهم محدثون ولم يفرق بين المحدث والنبي ثم عدل عنه وكان يقول : انهم آلهة (ذكره الشهرستاني في الملل والنحل) .

الأصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ۳۲۸ / ۳۲۹ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

نهض بمشروعه

الشيخ محمد الآخوندي

الجزء الأول

الطبعة الثالثة

۱۳۸۸

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرتضى آخوندي

تهران - بازار سلطاني

تلفن ۲۰٤۱۰

« باب سؤال العالم وتذاكره »

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن مجدور أصابته جنابة فغسّلوه فمات قال : قتلوه ألّا سألوا فإنَّ دواء العيّ السؤال [1].

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز عن زرارة ومحمّد بن مسلم و بريد [2] العجليّ قالوا : قال أبو عبدالله عليه السلام لحمران بن أعين [3] في شيء سأله : إنّما يهلك النّاس لأنّهم لا يسألون .

٣ ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن ميمون القدّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال: إنَّ هذا العلم عليه قفل ومفتاحه المسألة.
عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام مثله .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس بن عبدالرحمن عن أبي جعفر الأحول ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا يسع النّاس حتّى يسألوا ويتفقّهوا ويعرفوا إمامهم ، ويسعهم أن يأخذوا بما يقول وإن كان تقيّة .

٥ ـ عليُّ ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أفّ لرجل لا يفرّغ نفسه في كلّ جمعة لأمر دينه فيتعاهده ويسأل عن دينه ، و في رواية أخرى لكلّ مسلم .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن

---

(١) المجدور : المصاب بالجدري ـ بضم الجيم وفتح الدال وكسر الراء ـ وهو داء معروف ، و قوله : « قتلوه » اي كان فرضه التيمم فمن أفتى بغسله أو تولى ذلك منه فقد أعان على قتله ، وقوله : « ألا » في « ألا سألوا » ـ بتشديد اللام ـ حرف تحضيض واذا استعمل في الماضي فهو للتوبيخ واللوم ويمكن أن يكون بالتخفيف استفهاماً توبيخياً . والعيّ ـ بفتح المهملة وتشديد الياء ـ الجهل وعدم الاهتداء لوجه المراد والعجز عنه . آت .

(٢) بالباء المضمومة والراء المفتوحة والياء الساكنة والدال مصغراً .

(٣) بفتح الهمزة وسكون العين المهملة وفتح الياء بعدها النون .

الأصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

نهض بمشروعه

الشيخ محمد الآخوندي

الجزء الأول

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرتضى آخوندي

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

« باب »

☼(الفرق بين الرسول و النبي والمحدث)☼

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن ثعلبة بن ميمون ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عزَّ وجلَّ : «وكان رسولاً نبيّاً» ما الرسول وما النبيّ؟ قال : النبيُّ الّذي يرى في منامه ويسمع الصوت ولا يعاين الملك ، والرَّسول الّذي يسمع الصوت ويرى في المنام ويعاين الملك ، قلت : الإمام ما منزلته؟ قال : يسمع الصوت ولا يرى ولا يعاين الملك ، ثمّ تلا هذه الآية : وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ «ولا محدَّث» (١) .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار قال : كتب الحسن بن العبّاس المعروفيّ إلى الرِّضا عليه السلام : جعلت فداك أخبرني ما الفرق بين الرسول والنبيّ والإمام؟ قال : فكتب أو قال : الفرق بين الرسول والنبيّ والإمام أنَّ الرَّسول الّذي ينزل عليه جبرئيل فيراه ويسمع كلامه وينزل عليه الوحي وربّما رأى في منامه نحو رؤيا إبراهيم عليه السلام ، والنبيُّ ربّما سمع الكلام وربّما رأى الشخص ولم يسمع والإمام هو الّذي يسمع الكلام ولا يرى الشخص .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن الأحول قال سألت أبا جعفر عليه السلام عن الرَّسول والنبيّ والمحدَّث ، قال : الرَّسول الّذي يأتيه جبرئيل قبلاً (٢) فيراه ويكلّمه فهذا الرَّسول ، وأمّا النبيُّ فهو الّذي يرى في منامه نحو رؤيا إبراهيم ونحو ما كان رأى رسول الله صلى الله عليه وآله من أسباب النبوَّة قبل الوحي حتّى أتاه جبرئيل عليه السلام من عند الله بالرسالة و كان محمّد صلى الله عليه وآله حين جمع له النبوَّة وجاءته الرسالة من عند الله يجيئه بها جبرئيل ويكلّمه بها قبلاً ، ومن الأنبياء من جمع له النبوَّة ويرى في منامه ويأتيه الرُّوح ويكلّمه ويحدِّثه ، من غير أن يكون يرى في اليقظة ، وأمّا المحدَّث فهو الّذي يحدَّث فيسمع ، ولا يعاين ولا يرى في منامه .

---

(١) قوله : «ولا محدث» انما هو في قراءة اهل البيت عليهم السلام وهو بفتح الدال المشددة (في)

(٢) قبلا بضمتين و كعنب و بكسرة وعنب اي عيانا و مقابلة . (في)

الأشياء بما يشاكل ذلك، ولو كان يصل إلى الله الأسف والضجر، وهو الّذي خلقهما وأنشأهما لجاز لقائل هذا أن يقول: إنّ الخالق يبيد يوماً ما، لأنّه إذا دخله الغضب والضجر دخله التغيير، وإذا دخله التغيير لم يؤمن عليه الإبادة، ثمّ لم يعرف المكوِّن من المكوَّن ولا القادر من المقدور عليه، ولا الخالق من المخلوق، تعالى الله عن هذا القول علوّاً كبيراً، بل هو الخالق للأشياء لا لحاجة، فإذا كان لا لحاجة استحال الحدّ والكيف فيه؛ فافهم إن شاء الله تعالى.

٧ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن ابن أبي نصر، عن محمّد بن حمران عن أسود بن سعيد قال: كنت عند أبي جعفر عليه السلام فأنشأ يقول ابتداء منه من غير أن أسأله: نحن حجّة الله، ونحن باب الله، ونحن لسان الله، ونحن وجه الله، ونحن عين الله في خلقه، ونحن ولاة أمر الله في عباده.

٨ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن حسّان الجمّال قال: حدّثني هاشم بن أبي عمارة الجنبي قال: سمعت أمير المؤمنين عليه السلام يقول: أنا عين الله، وأنا يد الله، وأنا جنب الله، وأنا باب الله.

٩ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع، عن عمّه حمزة بن بزيع، عن عليّ بن سويد، عن أبي الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام في قول الله عزّ وجلّ: «يا حسرتى على ما فرّطت في جنب الله»[1] قال: جنب الله: أمير المؤمنين عليه السلام وكذلك ما كان بعده من الأوصياء بالمكان الرّفيع إلى أن ينتهي الأمر إلى آخرهم[2].

١٠ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن محمّد بن جمهور، عن عليّ بن الصلت، عن الحكم وإسماعيل ابني حبيب، عن بُريد العجليّ قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: بنا عُبِدَ الله، وبنا عُرِفَ الله، وبنا وحّد الله تبارك وتعالى، ومحمّد حجاب الله تبارك وتعالى[3].

---

(١) الزمر: ٥٥.

(٢) الجنب القرب وقوله: «يا حسرتى على ما فرطت في جنب الله» أي في قرب الله و جواره ومنه قوله تعالى: «والصاحب بالجنب» وهو الرفيق في السفر الذي يصحب الانسان، وكنى عنه بالجنب لكونه قريباً منه ملاصقاً له وأول الجنب علي عليه السلام لشدة قربه من الله تعالى وكذا الائمة الهادون من ولده عليهم السلام فانهم من أكمل أفراد المقربين.

(٣) يعني بسبب تعليمنا و إرشادنا للناس و كوننا بينهم و بين الله يعبدونه و يعرفونه و يوحدونه ومحمد حجاب الله يعني أنه متوسط بينه و بين عباده به يصل الرحمة والهداية من الله الى عباده (في).

٤ ــ أحمد بن محمّد (١) ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليّ بن حسّان عن ابن فضّال ، عن عليّ بن يعقوب الهاشميّ ، عن مروان بن مسلم ، عن بريد، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام في قوله عزّ وجلّ : «وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ (ولا محدَّث)» قلت : جعلت فداك ليست هذه قراءتنا فما الرسول والنبيّ والمحدَّث؟ قال : الرّسول الّذي يظهر له الملك فيكلّمه و النبيّ هو الّذي يرى في منامه و ربما اجتمعت النبوّة والرسالة لواحد و المحدَّث الّذي يسمع الصوت ولا يرى الصورة، قال: قلت : أصلحك الله كيف يعلم أنّ الّذي رأى في النوم حقّ ، وأنّه من الملك ؟ قال : يوفّق لذلك حتّى يعرفه ، لقد ختم الله بكتابكم الكتب وختم بنبيّكم الأنبياء .

« باب »

(أنّ الحجّة لا تقوم لله على خلقه إلا بامام)

١ــ محمّد بن يحيى العطّار ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن محبوب ، عن داود الرقّيّ ، عن العبد الصالح عليه السلام قال : إنّ الحجّة لا تقوم لله على خلقه إلاّ بامام حتّى يُعرف (٢)

٢ــ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء قال: سمعت الرضا عليه السلام يقول : إنّ أبا عبدالله عليه السلام قال : إنّ الحجّة لا تقوم لله عزّ وجلّ على خلقه إلاّ بامام حتّى يُعرف .

٣ــ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن الحسن ، عن عباد بن سليمان ، عن سعد بن سعد عن محمّد بن عمارة ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : إنّ الحجّة لا تقوم لله على خلقه إلاّ بامام حتّى يُعرف .

٤ــ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن البرقيّ ، عن خلف بن حمّاد ، عن أبان بن تغلب قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : الحجّة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق.

---

(١) كذا في النسخ . (آت)

(٢) في بعض النسخ [حتّى يعرف] وكذا في الثاني والثالث .

﴿ باب ﴾

☼(أن الأرض لاتخلو من حجة)☼

١ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن أبي عمير ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : تكون الأرض ليس فيها إمام؟ قال : لا، قلت : يكون إمامان ؟ قال : لا إلّا وأحدهما صامت .

٢ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمّد بن أبي عمير ، عن منصور بن يونس وسعدان ابن مسلم ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول: إنّ الأرض لاتخلو إلّا وفيها إمام ، كيما إن زاد المؤمنون شيئاً ردّهم ، وإن نقصوا شيئاً أتمّه لهم .

٣ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن ربيع بن محمّد المسلي ، عن عبدالله بن سليمان العامريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : مازالت الأرض إلّا ولله فيها الحجّة ، يعرّف الحلال والحرام و يدعو الناس إلى سبيل الله .

٤ـ أحمد بن مهران ، عن محمّد بن عليّ ، عن الحسين بن أبي العلاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : تبقى الأرض بغير إمام ؟ قال : لا .

٥ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام قال : قال : إنّ الله لم يدع الأرض بغير عالم ولولا ذلك لم يعرف الحقّ من الباطل .

٦ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الله أجلّ و أعظم من أن يترك الأرض بغير إمام عادل .

٧ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي اُسامة ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي اُسامة وهشام بن سالم ، عن أبي حمزة ، عن أبي إسحاق ، عمّن يثق به من أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام أنّ أمير المؤمنين عليه السلام قال : اللّهمّ إنّك لاتخلي أرضك من حجّة لك على خلقك .

٨ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي حمزة ،

فأُكسى ويستنطق وأُستنطق فأنطق على حدّ منطقه، ولقد أُعطيت خصالاً ما سبقني إليها أحد قبلي علمت المنايا والبلايا، والأنساب وفصل الخطاب[1]، فلم يفتني ما سبقني، ولم يعزب عنّي ما غاب عنّي، أُبشّر بإذن الله وأُؤدّي عنه، كلّ ذلك من الله مكّنني فيه بعلمه.

الحسين بن محمّد الأشعريّ، عن معلّى بن محمّد، عن محمّد بن جمهور العمّيّ، عن محمّد بن سنان قال: حدّثنا المفضّل قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول، ثمّ ذكر الحديث الأوّل.

٢- عليّ بن محمّد، ومحمّد بن الحسن، عن سهل بن زياد، عن محمّد بن الوليد شباب الصيرفي قال: حدّثنا سعيد الأعرج قال: دخلت أنا وسليمان بن خالد على أبي عبدالله عليه السلام فابتدأنا فقال: ياسليمان ماجاء عن أمير المؤمنين عليه السلام يؤخذ به وما نهى عنه ينتهى عنه جرى له من الفضل ماجرى لرسول الله صلى الله عليه وآله ولرسول الله صلى الله عليه وآله الفضل على جميع من خلق الله، المعيّب[2] على أمير المؤمنين عليه السلام في شيء من أحكامه كالمعيّب على الله عزّ وجلّ وعلى رسوله صلى الله عليه وآله والرادّ عليه في صغيرة أو كبيرة على حدّ الشرك بالله، كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه باب الله الّذي لا يؤتى إلاّ منه، وسبيله الّذي من سلك بغيره هلك، وبذلك جرت الأئمّة عليهم السلام واحد بعد واحد، جعلهم الله أركان الأرض أن تميد بهم والحجّة البالغة على من فوق الأرض ومن تحت الثرى.

وقال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: أنا قسيم الله بين الجنّة والنار، وأنا الفاروق الأكبر وأنا صاحب العصا والميسم، ولقد أقرّت لي جميع الملائكة والرّوح بمثل ما أقرّت لمحمّد صلى الله عليه وآله ولقد حملت على مثل حمولة محمّد صلى الله عليه وآله وهي حمولة الربّ وإنّ محمّداً صلى الله عليه وآله يدعى فيكسى ويستنطق وأُدعى فأُكسى وأُستنطق فأنطق على حدّ منطقه، ولقد أُعطيت خصالاً لم يعطهنّ أحدٌ قبلي، علمت علم المنايا والبلايا، والأنساب وفصل الخطاب، فلم يفتني ما سبقني، ولم يعزب عنّي ما غاب عنّي، أُبشّر بإذن الله وأُؤدّي عن الله عزّ وجلّ، كلّ ذلك مكّنني الله فيه بإذنه.

٣- محمّد بن يحيى وأحمد بن محمّد جميعاً، عن محمّد بن الحسن، عن عليّ بن حسّان

---

(١) المنايا والبلايا: آجال الناس ومصائبهم وفصل الخطاب: الخطاب المفصول الغير المشتبه، فلم يفتني ما سبقني أي علم مامضى، ماغاب عني أي علم ما يأتي. (في)

(٢) في بعض النسخ [المتعقب] في الموضعين.

الّذي جدّ ثلث به عليّ - ولم تره عيناه ولكن وعا قلبه ووقر في سمعه[١] - ثمّ صفقك بجناحه فعميت قال فقال ابن عبّاس : ما اختلفنا في شيء فحكمه إلى الله[٢] ، فقلت له : فهل حكم الله في حكم من حكمه بأمرين ؟ قال : لا ، فقلت : ههنا هلكت وأهلكت[٣]

٣ـ وبهذا الإسناد ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال الله عزّ وجلّ في ليلة القدر « فيها يفرق كلّ أمر حكيم » يقول : ينزل فيها كلّ أمر حكيم ، والمحكم ليس بشيئين ، إنّما هو شيء واحد ، فمن حكم بما ليس فيه اختلاف ، فحكمه من حكم الله عزّ وجلّ ، ومن حكم بأمر فيه اختلاف فرأى أنّه مصيب فقد حكم بحكم الطاغوت إنّه لينزل في ليلة القدر إلى وليّ الأمر تفسير الأمور سنة سنة ، يؤمر فيها في أمر نفسه بكذا وكذا ، وفي أمر النّاس بكذا وكذا ، وإنّه ليحدث لوليّ الأمر سوى ذلك كلّ يوم علم الله عزّ وجلّ الخاصّ والمكنون العجيب المخزون ، مثل ما ينزل في تلك اللّيلة من الأمر ، ثمّ قرأ : « ولو أنّ ما في الأرض من شجرة أقلام والبحر يمدّه من بعده سبعة أبحر ما نفدت كلمات الله إنّ الله عزيز حكيم[٤] »

٤ـ وبهذا الإسناد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليّ بن الحسين صلوات الله عليه يقول : « إنّا أنزلناه في ليلة القدر » صدق الله عزّ وجلّ أنزل الله القرآن في ليلة القدر « وما أدراك ما ليلة القدر » قال رسول الله صلّى الله عليه وآله : لا أدري ، قال الله عزّ وجلّ « ليلة القدر خير من ألف شهر » ليس فيها ليلة القدر ، قال لرسول الله صلّى الله عليه وآله : وهل تدري لم هي خير من ألف شهر ؟ قال : لا ، قال : لأنّها تنزّل فيها الملائكة والرّوح بإذن ربّهم من كلّ أمر ، وإذا أذن الله عزّ وجلّ بشيء فقد رضيه « سلام هي حتّى مطلع الفجر » يقول : تسلّم عليك يا محمّد ملائكتي وروحي بسلامي من أوّل ما يهبطون إلى مطلع الفجر .

ثمّ قال : في بعض كتابه : « واتّقوا فتنة لا تصيبنّ الّذين ظلموا منكم خاصّة[٥] » في « إنّا أنزلناه في ليلة القدر » وقال في بعض كتابه : « وما محمّد إلّا رسول قد خلت

---

(١) جملة معترضة من كلام أبي عبدالله عليه السلام استمراراً لقول أبيه « ولم يره الملك » حيث أوهم في قلوب السامعين لهذا الحديث أن الملك ظهر على ابن عباس عياناً .

(٢) لقوله تعالى : « وما اختلفتم فيه من شيء فحكمه إلى الله » (٣) أي فرض المناظرة بين أبي جعفر (ع) وابن عباس لصغره (ع) وحياة أبيه السجاد فقد ولد أبو جعفر سنة ٥٧ ومات ابن عباس سنة ٦٨ ، وتوفي علي بن الحسين السجاد سنة ٩٥ . (٤) لقمان : ٢٧ . (٥) الأنفال : ٢٥ .

﴿ باب ﴾

☼(أن الائمة عليهم السلام اذا شاؤوا أن يعلموا علموا)☼

١ ــ عليُّ بن محمّد و غيره ، عن سهل بن زياد ، عن أيّوب بن نوح ، عن صفوان ابن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن بدر بن الوليد ، عن أبي الرَّبيع الشاميِّ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنَّ الإمام إذا شاء أن يعلم علم .

٢ ــ أبو عليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان ، عن ابن مسكان عن بدر بن الوليد ، عن أبي الرَّبيع ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنَّ الإمام إذا شاء أن يعلم أُعلم [١] .

٣ ــ محمّد بن يحيى ، عن عمران بن موسى ، عن موسى بن جعفر ، عن عمرو بن سعيد المدائنيِّ ، عن أبي عبيدة المدائنيِّ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أراد الإمام أن يعلم شيئاً أعلمه الله ذلك .

﴿ باب ﴾

☼(أن الائمة عليهم السلام يعلمون متى يموتون ، وانهم لايموتون)☼
☼(الا باختيار منهم)☼

١ ــ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن سليمان بن سماعة وعبد الله بن محمّد ، عن عبد الله بن القاسم البطل ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : أيُّ إمام لايعلم مايصيبه و إلى مايصير ، فليس ذلك بحجّة لله على خلقه .

٢ ــ عليُّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محمّد بن بشّار قال : حدَّثني شيخ من أهل قطيعة الرَّبيع من العامّة ببغداد ممّن كان ينقل عنه ، قال : قال لي : قد رأيت بعض من يقولون بفضله من أهل هذا البيت ، فما رأيت مثله قطُّ في فضله ونسكه فقلت له : من ؟ و كيف رأيته ؟ قال : جمعنا أيّام السنديِّ بن شاهك [٢]

---

(١) كذا في جميع النسخ التي رأيناها .
(٢) أي ايام دولته ووزارته لهارون الرشيد . (آت)

٥ ـ علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : إن الله عز وجل غضب على الشيعة [1] فخيرني نفسي أوهم ؛ فوقيتهم والله بنفسي .

٦ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الوشاء ، عن مسافر أن أبا الحسن الرضا عليه السلام قال له : يامسافر هذا القناة فيها حيتان ؟ قال : نعم جعلت فداك ، فقال : إني رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله البارحة وهو يقول : يا علي ما عندنا خير لك [2] .

٧ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الوشاء ، عن أحمد بن عائذ ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنت عند أبي في اليوم الذي قبض فيه فأوصاني بأشياء في غسله وفي كفنه وفي دخوله قبره ، فقلت : يا أباه والله ما رأيتك منذ اشتكيت [3] أحسن منك اليوم ، ما رأيت عليك أثر الموت ، فقال : يا بني أما سمعت علي بن الحسين عليهما السلام ينادي من وراء الجدار يا محمد تعال ، عجل ؟ .

٨ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن عبدالملك بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أنزل الله تعالى النصر على الحسين عليه السلام حتى كان [ما] بين السماء والأرض [4] ثم خير : النصر ، أو لقاء الله ، فاختار لقاء الله تعالى

﴿ باب ﴾

﴿ أن الأئمة عليهم السلام يعلمون علم ما كان وما يكون وأنه (٥) ﴾
﴿ لا يخفى عليهم الشيء صلوات الله عليهم ﴾

١ ـ أحمد بن محمد ، ومحمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر ، عن عبدالله بن حماد ، عن سيف التمار قال : كنا مع أبي عبدالله عليه السلام جماعة من

(١) لتركهم التقية أو عدم انقيادهم لإمامهم وخلوصهم في متابعته . (آت)
(٢) أي علي بمقينة ما أنزل كناية بكون الحيتان في هذا الماء . (آت)
(٣) أي مرضت .
(٤) أي أنزل الله تعالى ملائكة ينصرونه على الاعداء حتى إذا صاروا بين السماء والأرض خير بين الأمرين . (في) .
(٥) في بعض النسخ [أنهم] .

يومها ذلك إن كان نهاراً، أوليلتها إن كان ليلاً ، ثمّ ترى في منامها رجلاً يبشّرها بغلام، عليم،حليم ، فتفرح لذلك ، ثمّ تنتبه من نومها ، فتسمع من جانبها الأيمن في جانب البيت صوتاً يقول: حملت بخير وتصيرين إلى خير وجئت بخير ، أبشري بغلام ،حليم عليم ، وتجدخفّة في بدنها ثمّ لم تجد بعد ذلك امتناعاً[1] من جنبيها و بطنها فإذا كان لتسع من شهرها سمعت في البيت حسّاً شديداً ، فإذا كانت اللّيلة الّتي تلد فيها ظهر لها في البيت نور تراه لا يراه غيرها إلاّ أبوه ، فإذا ولدته ولدته قاعداً و تفتّحت له حتّى يخرج متربّعاً يستدير بعد وقوعه إلى الأرض ، فلا يخطئ القبلة حيث كانت بوجهه ، ثمّ يعطس ثلاثاً يشير بأصبعه بالتحميد،ويقع مسروراً[2] مختوناً ورباعيتاه من فوق وأسفل وناباه وضاحكاه ومن بين يديه مثل سبيكة الذهب نور و يقيم يومه وليلته تسيل يداه ذهباً و كذلك الأنبياء إذا ولدوا و إنّما الأوصياء أعلاق من الأنبياء .

٦ـ عدّة من أصحابنا،عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن جميل بن درّاج قال روى غير واحد من أصحابنا أنّه قال: لاتتكلّموا في الإمام فإنّ الامام يسمع الكلام وهو في بطن أمّه فإذا وضعته كتب الملك بين عينيه «وتمّت كلمة ربّك صدقاً وعدلاً لامبدّل لكلماته وهو السّميع العليم» فإذا قام بالأمر رفع له في كلّ بلدة منار ينظر منه إلى أعمال العباد .

٧ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد قال : كنت أنا وابن فضّال جلوساً إذ أقبل يونس فقال : دخلت على أبي الحسن الرّضا عليه السلام فقلت له : جعلت فداك قد أكثر النّاس في العمود ، قال : فقال لي : يا يونس ماتراه ، أتراه عموداً من حديد يرفع لصاحبك ؟ قال : قلت : ما أدري ، قال : لكنّه ملك موكّل بكلّ بلدة يرفع الله به أعمال تلك البلدة ، قال : فقام ابن فضّال فقبّل رأسه وقال : رحمك الله يا أبا محمّد لاتزال تجيئ بالحديث الحقّ الّذي يفرّج الله به عنّا .

٨ـ عليّ بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن ابن أبي عمير ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال: للامام عشر علامات : يولد مطهّراً مختوناً ، وإذا وقع على الأرض وقع على راحته رافعاً صوته بالشهادتين، ولايجنب ، وتنام عينيه ولاينام قلبه، ولايتثاءب ولايتمطّى ، ويرى من خلفه كمايرى من أمامه ، ونجوه كرائحة المسك، والأرض موكّلة

---

(١) في بعض النسخ [انساغاً] . (٢) اى مقطوع السرة .

فتذاكروا الاذاعة ، فقال : احفظ لسانك تعزّ ، ولا تمكّن النّاس من قياد رقبتك فتذلّ .

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن خالد بن نجيح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال ، إنّ أمرنا مستور مقنّع بالميثاق (١) فمن هتك علينا أذلّه الله

١٦ ـ الحسين بن محمّد ؛ ومحمّد بن يحيى ، جميعاً ، عن عليّ بن محمّد بن سعد ، عن محمّد بن مسلم ، عن محمّد بن سعيد بن غزوان ، عن عليّ بن الحكم ، عن عمر بن أبان ، عن عيسى بن أبي منصور قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : نفس المهموم لنا المغتمّ لظلمنا تسبيح وهمّه لأمرنا عبادة وكتمانه لسرّنا جهاد في سبيل الله ، قال لي محمّد بن سعيد : اكتب هذا بالذهب ، فما كتبت شيئاً أحسن منه .

﴿ باب ﴾

☆(المؤمن و علاماته و صفاته)☆

(☆) ١ ـ محمّد بن جعفر ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن عبدالله بن داهر ، عن الحسن ابن يحيى ، عن قثم أبي قتادة الحرّاني ، عن عبدالله بن يونس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قام رجل يقال له : همّام ـ وكان عابداً ، ناسكاً ، مجتهداً ـ إلى أمير المؤمنين عليه السلام وهو يخطب ، فقال : يا أمير المؤمنين صف لنا صفة المؤمن كأنّنا ننظر إليه ؟ فقال :

يا همّام المؤمن هو الكيّس الفطن ، بشره في وجهه ، و حزنه في قلبه ، أوسع شيء صدراً (٢) وأذلّ شيء نفساً ، زاجر عن كلّ فان (٣) ، حاضّ على كلّ حسن (٤) ،

---

(١) المقنّع اسم مفعول على بناء التفعيل أي مستور أصله من القناع ، « بالميثاق » أي بالعهد الذي أخذ الله ورسوله والائمة عليهم السلام أن يكتموه عن غير أهله (آت) .

(☆) منقول في النهج باختلاف كثير . (٢) في بعض النسخ [قدراً] .

(٣) « زاجر » أي نفسه أوغيره .

(٤) « حاضّ » أي حريص .

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی

ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان

مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر کھرلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

للظالمین بدلا (کہف) کیوں میرے حکم کے سوا شیطان اور اس کی اولاد کو ولی پکڑتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہی ہیں اور ظالموں کے لئے بہت برا بدلہ ہے۔ اس آیت سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ علاوہ ابلیس اور اس کی ذریت کے انسانوں میں سے بھی اکثر لوگوں نے اپنا ولی و مرشد مقرر کیا ہے جن کو ولی ہونے کا شرعی کوئی حق نہ تھا۔ اور وہ خدا کے نزدیک بمنزلہ ابلیس اور ذریت ابلیس ہی ہیں۔ بیشک وہ انسان صورت ابلیس سیرت ظالم ہیں جن کے لئے برا بدلہ ہے۔ دن رات کا مشاہدہ ہے۔ کہ ابلیس اور ذریت ابلیس کو کسی نے ولی نہیں بنایا۔ بلکہ انسان انسانوں کو ولی مقرر کرتے ہیں اور یہاں وہی اولاد آدم مراد ہے۔ جو لوگوں کو اپنے آپ کو ولی و مرشد ظاہر کرکے گمراہ کر رہی ہے۔

اہل بیت کے سوا کوئی ولی نہیں

خداوند عالم نے اپنے بعد ولایت مطلقہ نبویہ کا حصر اپنے رسول مقبولؐ اور ان کی اہل بیت ہی پر کیا ہے انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا۔ اور تمام کے تمام قرآن میں دوسری آیت نہ ملے گی جس سے ثابت ہو کہ باقی انبیاء اور ملائکہ بھی ولی ہیں اور ان کا تصرف بھی ماسوی اللہ تمام پر ہے اور یہ پہلے ثابت ہو چکا۔ کہ فوق درجہ ولایت مطلقہ اور کوئی درجہ نہیں اور ولایت بمعنی تصرف غلبہ حکومت بادشاہی ہدایت و حفاظت ہے۔ پس خدا کے بعد رسول اور اس کے بعد اہل بیت ہی جملہ ماسوی اللہ پر متصرف و غالب حاکم و بادشاہ اور ہادی و حافظ ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ معیار ولایت ان کو حاصل ہے۔ باقی انبیاء اور ملائکہ یہ منصب نہیں رکھتے۔ پس جبکہ انبیاء و ملائکہ اس عہدہ پر فائز نہیں۔ تو غیر معصوم جماعت کیونکر اس عہدے کو لے سکتی ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہو گیا۔ اور عقل سلیم نے تسلیم کیا۔ کہ تمام مخلوقات انس و جن ملائکہ و انبیاء سب کے درمیان واسطہ فیض اور وسیلہ کاملہ جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اہل بیت ہیں۔ جب تک لوگ ان کی معرفت حاصل نہیں کرتے معرفت خدا حاصل نہیں ہو سکتی۔ عام امت کے لوگ نہ ہادی ہیں نہ امام اور نہ لوگوں پر ان کی اطاعت ضروری بلکہ جو اہل بیت رسولؐ کے سوا ہادی اور امامت کا دعویٰ کرے وہ اولاد شیطان سے ہوگا۔ رسولؐ اور اہل بیت رسول ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی اور جیسا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے مشرک ایسے ہی ان کی جگہ کسی کو بٹھانے بنانے لانے اور شریک کرنے سے مشرک۔ چنانچہ حدیث معتبر متفق علیہ

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی

ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان

مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھریلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

پڑھنے میں مشغول ہوئیں نرجس خاتون جاگیں، اور وضو کر کے نماز شب پڑھی، اس وقت صبح کاذب تھی قریب تھا کہ میرے دل میں وعدۂ حسن عسکریؑ سے شک آ گئے۔ ناگاہ امام حسن عسکریؑ نے اپنے حجرے سے آواز دی کہ سورۂ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر نرجس پر پڑھیئے۔ میں نے نرجس خاتون سے پوچھا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا۔ جو کچھ میرے مولا نے فرمایا تھا ظاہر ہوا جب میں نے سورۂ انزلنا پڑھنا شروع کیا۔ اس طفل نے شکم نرجس میں تلاوت انا انزلناہ میرا ساتھ دیا۔ اور مجھے سلام کیا۔ میں ڈر گئی حضرت امام حسن عسکریؑ نے آواز دی کہ قدرت خدا سے تعجب نہ کیجئے حق تعالیٰ ہمارے اطفال کو حکمت گویا فرماتا ہے اور ان کو حالت بزرگی زمین پر اپنا حجت کرتا ہے جب امام حسن عسکریؑ یہ فرما چکے نرجس خاتون میری آنکھوں سے غائب ہو گئیں گویا میرے اور ان کے درمیان ایک پردہ حائل ہو گیا۔ یہ دیکھ کر میں بہ فریاد و فغاں امام حسن عسکریؑ کی طرف دوڑی حضرت نے فرمایا اے پھوپھی لوٹ جائیے۔ نرجس کو اپنی جگہ دیکھئے گا جب میں واپس آئی پردہ اٹھ گیا اور نرجس خاتون کو ایسا نورانی پایا کہ میری آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ حضرت صاحب العصر کو دیکھا۔ کہ قبلہ رو سجدہ میں انگشتان سبابہ کو آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان جدی رسول اللّٰہ وان ابی امیر المومنین علیہ السلام پھر ہر ایک امام کا نام لیا جب اپنے نام تک پہنچے فرمایا۔ اللھم انجزلی وعدی واتمم لی امری وثبت وطاتی واملاء الارض بی عدلا وقسطا۔ یعنی وعدۂ نصرت جو تو نے مجھ سے فرمایا ہے اسے وفا کر اور میرے امر خلافت و امامت کو تمام کر میرے انتقام کو دشمنوں سے لے اور تسلط کو ظاہر اور زمین کو میرے سبب سے

۱؎ امور طبیعی و امور خلقی میں یہ فرق ہے کہ طبیعی امور خلقی تحت بتدریج ترقی کرتی ہے پہلے بچہ پھر طفل پھر جوان پھر بوڑھا بچے کے ہاتھ کان ناک پاؤں زبان تمام اعضا ہوتے ہیں مگر کام نہیں کر سکتے۔ ہاتھ پکڑ نہیں سکتے زبان بول نہیں سکتی۔ پاؤں چل نہیں سکتے۔ برعکس معصوم کے یعنی خدا و رسول اس کے اعضا ہوتی ہیں جیسے تم اپنی عمر میں ویسے ہی کام کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ کا پیدا ہو کر رونا، حضرت موسیٰ کا فرعون کی داڑھی پکڑنا، حضرت عیسیٰ کا پیدا ہو کر عصمت مادر کی گواہی اور اپنی نبوت کا اعلان کرنا یہی دلیل ہے۔ ایسے نائب رسول و نبی امام وہ بھی پیدا ہوتے ہی کلام کرتا ہے اگر اس کے اعضا مثل پیغمبر کلام نہ کریں تو جانشین کا اہل نہیں ہو سکتا ہے حضرت علیؑ کا پیدا ہو کر دست رسول پر صحف آسمانی کی تلاوت کرنا۔ اور سے روگردانی کر کے امام حسنؑ کا مدح بیان کرنا۔ ان سے امام حسینؑ کا روزہ نہ پینا رمضان کے چاند کی تصدیق کرنا۔ اور امام العصرؑ کا پیدا ہو کر انگشت بلند فرما کر کلمۂ شہادت پڑھنا اس امر کی یہی دلیل ہے یہ ان کی اور رسول کی جنس ایک ہے ان کے اعضا اور رسول کے اعضا کا مقام و کام ایک ہے اور یہ برحق وارث انبیاء و رسول ہیں۔

۲؎ جب تک کہ حمایت خداوندی ساتھ نہ ہو کوئی نبی و رسول کچھ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا یہاں معصوم کا مقصد یہی ہے کہ ظاہری فوج و شجاعت و تابعی امامت و خلافت کے لئے لازم نہیں۔ بلکہ طاقت و حمایت خدا کا ہونا لازمی ہے جیسا کہ نبوت کے لئے حکومت بنی عباس سرتلاش میں تھی کہ امام حسن عسکریؑ کے بیٹے کا پتہ چلے تو فوراً ان کو قتل کر دیا جائے۔ جاسوس عورتیں گھروں میں پھیری گئیں۔ تا کہ حمل معلوم کرنے کے لئے۔ دیکھیں۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

پڑھنے میں مشغول ہوئی نرجس خاتون جاگیں۔ اور وضو کر کے نماز شب پڑھی۔ اسوقت صبح کاذب بھی قریب تھا کہ میرے دل میں وعدۂ حسن عسکریؑ سے شک آ گئے۔ ناگاہ امام حسن عسکریؑ نے اپنے حجرے سے آواز دی کہ سورۂ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر نرجس پر پڑھیئے۔ میں نے نرجس خاتون سے پوچھا۔ کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا۔ جو کچھ میرے مولا نے فرمایا تھا۔ ظاہر ہوا جب میں نے سورۂ انزلنا پڑھنا شروع کیا۔ اس طفل نے شکم نرجس میں تلاوت انا انزلناہ میرا ساتھ دیا۔ اور مجھے سلام کیا۔ میں ڈر گئی حضرت امام حسن عسکریؑ نے آواز دی کہ قدرت خدا سے تعجب نہ کیجیے۔ حق تعالیٰ ہمارے اطفال کو حکمت گویا فرماتا ہے اور ان کو بحالت بزرگی زمین پر اپنا حجت کرتا ہے جب امام حسن عسکریؑ یہ فرما چکے نرجس خاتون میری آنکھوں سے غائب ہو گئیں۔ گویا میرے اور ان کے درمیان ایک پردہ حائل ہو گیا۔ یہ دیکھ کر میں بفریاد و فغاں امام حسن عسکریؑ کی طرف دوڑی حضرت نے فرمایا اے پھوپھی لوٹ جائیے۔ نرجس کو اپنی جگہ دیکھئے گا جب میں واپس آئی پردہ اٹھ گیا اور نرجس خاتون کو ایسا نورانی پایا۔ کہ میری آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ حضرت صاحب العصر کو دیکھا۔ کہ قبلہ رو سجدہ میں انگشتان سبابہ کو آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان جدی رسول اللّٰہ وان ابی امیر المومنین علیہ السلام پھر ہر ایک امام کا نام لیا۔ جب اپنے نام تک پہنچے فرمایا۔ اللھم انجز لی وعدی واتمم لی امری وثبت وطاتی واملاء الارض بی عدلاً وقسطاً۔ یعنی وعدۂ نصرت جو تو نے مجھ سے فرمایا ہے اسے وفا کر اور میرے امر خلافت و امامت کو تمام کر میرے انتقام کو دشمنوں سے اور قسط کو ظاہر اور زمین کو میرے سبب سے

لے امری و غیرہ امری مخلوق میں یہ فرق ہے کہ غیر امری مخلوق بتدریج ترقی کرتی ہے پہلے بچہ پھر طفل پھر جوان پھر بوڑھا بچے کے ہاتھ کان۔ ناک۔ پاؤں۔ زبان تمام اعضا ہوتے ہیں مگر کام نہیں کر سکتے۔ ہاتھ پکڑ نہیں سکتے زبان بول نہیں سکتی۔ پاؤں چل نہیں سکتے۔ برعکس معصوم کے میں مثل دل رسول اس کے اعضا ہوتے ہیں جیسے گویا بڑی عمر والے ہی کام کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ کا پیدا ہو کر رونا۔ حضرت موسیٰؑ کا فرعون کی داڑھی پکڑنا۔ حضرت عیسیٰؑ کا پیدا ہو کر عصمت مادر کی گواہی اور اپنی نبوت کا اعلان کرنا یہی دلیل ہے۔ ایسے نائب رسول و نبی امام وہ بھی پیدا ہوتے ہی کلام کرتا ہے اگر اس کے اعضا مثل پیغمبر کلام نہ کریں تو جانشین کا اہل نہیں ہو سکتا ہے حضرت علیؑ کا پیدا ہو کر دست رسول پر صحف آسمانی کی تلاوت کرنا۔ اندر سے رو کر ثابت کرنا امام حسنؑ کا حمد بیان کرنا۔ امام حسینؑ کا دودھ نہ پینا رمضان کے چاند کی تصدیق کرنا۔ اور امام العصرؑ کا پیدا ہو کر انگشت بلند فرما کر کلمۂ شہادت پڑھنا اس امر کی بین دلیل ہے یہ ان کی اور رسول کی جنس ایک ہے ان کے معصوم اور رسول کے اعضا کا مقام و کام ایک ہے اور یہ برحق وارثان رسول ہیں۔

لہ جب تک کمالیت خداوندی ساتھ نہ ہو کوئی نبی و رسول کچھ نہیں کر سکتے۔ لہذا یہاں معصوم کا مقصد یہی ہے کہ ظاہری نمود و تمکنت و شاہی امامت و خلافت کیلئے لازم نہیں۔ بلکہ طاقت ہدایت خدا ہی لازمی ہے جیسا کہ نبوت کے لئے حکومت بنی عباس سرتلاش میں تھی کہ امام حسن عسکریؑ کے بیٹے کا پتہ چلے تو فوراً ان کو قتل کر دیا جائے۔ جاسوس عورتیں ہر وقت لگی رہتیں۔ اور حمل معلوم کرنے کے لئے۔ دیکھو۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الاحتجاج

تأليف

أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي

من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات

السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجزء الأول

من رسول الله عليّ؟

قالوا : بلى .

قال : أما علمتم أنّ الخضر لما خرق السفينة ، وأقام الجدار ، وقتل الغلام كان ذلك سخطاً لموسى بن عمران «ع» إذ خفي عليه وجه الحكمة في ذلك ، وكان ذلك عند الله تعالى ذكره حكمة وصواباً؟ أما علمتم انه ما منا أحد إلا يقع في عنقه بيعة لطاغية زمانه الا القائم «عج»؟ الذي يصلي خلفه روح الله عيسى بن مريم «ع» ، فإنّ الله عز وجل يخفي ولادته ويغيّب شخصه لئلا يكون لأحد في عنقه بيعة اذا خرج ، ذاك التاسع من ولد أخي الحسين ، ابن سيدة الاماء ، يطيل الله عمره في غيبته ثم يظهره بقدرته في صورة شاب دون أربعين سنة ، ذلك ليعلم أنّ الله على كل شيء قدير .

— عن زيد بن وهب الجهني[1] قال : لما طعن الحسن بن علي «ع» بالمدائن أتيته وهو متوجع ، فقلت : ما ترى يا ابن رسول الله فإنّ الناس متحيرون؟

فقال : أرى والله أنّ معاوية خير لي من هؤلاء يزعمون أنهم لي شيعة ابتغوا قتلي وانتهبوا ثقلي وأخذوا مالي ، والله لئن آخذ من معاوية عهداً أحقن به دمي وآمن به في أهلي ، خير من أن يقتلوني فتضيع أهل بيتي وأهلي ، والله لو قاتلت معاوية لأخذوا بعنقي حتى يدفعوني إليه سلماً ، والله لئن أسالمه وأنا عزيز خير من أن يقتلني وأنا أسير ، او يمنّ عليّ فيكون سنة على بني هاشم آخر الدهر ولمعاوية لا يزال يمنّ بها وعقبه على الحي منا والميت .

قال : قلت : تترك يا ابن رسول الله شيعتك كالغنم ليس لها راع؟

قال : وما أصنعُ يا أخا جهينة إني والله أعلم بأمر قد أدى به إليّ ثقاته : إنّ امير المؤمنين «ع» قال لي ـ ذات يوم وقد رآني فرحاً ـ : يا حسن أتفرح كيف بك إذا رأيت أباك قتيلاً!؟ كيف بك إذا ولي هذا الأمر بنوا أمية ، وأميرها الرحب البلعوم ، الواسع الاعفجاج[2] ، يأكل ولا يشبع ، يموت وليس له في السماء ناصر ولا في الأرض عاذر ، ثم يستولي على غربها وشرقها ، يدين له العباد ويطول ملكه ، يستن بسنن أهل البدع والضلال ، ويميت الحق وسنة رسول الله «ص» ، يقسم المال في أهل ولايته ، ويمنعه من هو أحق به ، ويذل في ملكه المؤمن ، ويقوى في سلطانه الفاسق ، ويجعل المال بين أنصاره دولا ، ويتخذ عباد الله خولا .

---

(١) ذكره العلامة «ره» في أولياء علي عليه السلام في القسم الأول من خلاصته ص ١٩٤ والشيخ في رجاله ص ٤٢ في أصحاب علي «ع» وفي الفهرست ص ٩٧ فقال : «زيد بن وهب له كتاب : خطب أمير المؤمنين عليه السلام على المنابر في الجمع والأعياد وغيرها» وفي أسد الغابة ص ٢٤٣/٢ إنه كان في جيش علي «ع» حين مسيره إلى النهروان. وقال ابن عبد البر في هامش الإصابة ص ٢٤ ج١ : إنه ثقة ، توفي سنة (٩٦) .

(٢) أي : واسع الكرش والأمعاء .

حق الیقین

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس: محمد حسن علمی

محمد باشد و بعد از آن علی و شیخ طوسی و نعمانی ازحضرت امام رضا (ع) روایت کرده است
که ازعلامات ظهور حضرت قائم آنست که بدن برهنه در پیش قرص آفتاب ظاهر خواهد
شد و منادی ندا خواهد کرد که این امیرالمؤمنین است برگشته است که ظالمان را هلاک کند
و ایضا شیخ روایت کرده است از حضرت ابی عبدالله که چون قائم ما خروج کند نزد قبر هر-
مؤمنی ملکی بیاید و او را ندا کند که ای فلان صاحب تو و امام تو ظاهر شده است اگر میخواهی
ملحق شوی باو ملحق شو و اگر میخواهی در نعمت وکرامت خدا باشی هم آنجا باش پس بعضی
بیرون آیند و بعضی در نعیم الهی بمانند و در زیارت جامعه مشهوره و اکثر زیارات منقوله
خصوصا زیارت حضرت امام حسین (ع) ذکر رجعت و اظهار اعتقاد به آن مذکور است و در
متهجد و مصباح الزائر وسایر کتب ازحضرت امام جعفرصادق (ع) منقول است که هر که دعای عهد
نامه را چهل صباح بخواند از انصار حضرت قائم باشد و اگر پیش از ظهور آن حضرت بمیرد
حقتعالی او را از قبر بیرون آورد در وقت خروج آنحضرت ودرعهدنامه مزبور مذکور است که
خداوندا اگرحایل شودمیان من وآنحضرت مرگی که بر بندگان خود حتم ولازم کردانیده پس بیرون آور
مرا ازقبرمن درحالتی که کفن خودرا بر کمر بسته باشم وشمشیر ونیزه خودرا برهنه کرده باشم ولبیک-
گویم دعوت کسی راکه جمیع خلق را بسوی یاری او دعوت می نماید وشیخ در مصباح از حضرت
امام جعفر صادق (ع) زیارت بعد حضرت رسول ﷺ وائمه (ع) را روایت کرده است و در
آن روایت مذکور است که من قائلم بفضل شما و اقرار دارم برجعت شما و انکار نمی کنم قدرت
خدا را بر هیچ چیز و قائل نمی شوم مگر به آنچه خدا خواسته است و صاحب کامل الزیاره از
حضرت امام جعفرصادق(ع) زیارتی از برای حضرت امام حسین (ع) روایتکرده است ودر
آن زیارت مذکور است که یاری من از برای شما مهیا است تا حکم کند خدا و مبعوث
گرداند شما را پس با شما خواهم بود نه با دشمنان شما پس من از آنهایم که ایمان دارم برجعت
شما و انکار نمیکنم هیچ قدرت خدا را و تکذیب نمیکنم هیچ مشیت او را ونمی گویم هیچ چیزی
را که خدا خواهد نمی تواند بود و بسندصحیح درزیارت دیگرهمین مضمون را روایت کرده اند
و ایضا بسند معتبر زیارت دیگر از برای حضرت امام حسین (ع) وجمیع ائمه روایتکرده است
ودر آن زیارت مذکوراست که خداوندا مبعوث گردان اورا در زمان پسندیده ای که انتقام بکشی
باو ازبرای دین خود وبکشی باو دشمن خود رابدرستی که تو اورا وعده کردهٔ وتوئی پروردگاری

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ

الحمد للہ کہ دریں اوان با برکت اقتران کتاب مستطاب رہنمائے حق و ایمان

تحقیق المبین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس مہتمم امامیہ جنرل ایجنسی لاہور

باہتمام [illegible]

حضرت رسول اور ائمہ معصومین اہلبیت یعنی حضرت امیر المومنین حضرت فاطمہ زہرا امام حسن مجتبیٰ و حسین جو کہ کربلا
میں شہید ہوئے ہیں اور تمام ائمہ طاہرین [illegible] جو کوئی کہ ایمان میں خالص
رکھتا ہے اور جو کوئی کہ کافر محض ہے [illegible] تمام ائمہ طاہرین و مومنین
کے لئے ان پر عذاب کرینگے [illegible] دن میں [illegible] قتل کرینگے اور [illegible] زندہ کرینگے پھر
[illegible] جس جگہ کو چاہیگا [illegible] اور [illegible] کریگا [illegible]
ہوئے [illegible] رشتوں [illegible]
کے ساتھ [illegible] ہونگے [illegible] قتل [illegible] اس وقت [illegible]
وہ خدا کی لعنت و غضب کا مقام ہوگا [illegible]
اور سبب ان نشانوں کے [illegible]
کے عذاب نازل ہونگے [illegible] گذشتہ [illegible]
نازل ہونگے [illegible]
[illegible] پر نازل ہوگا [illegible] اور ایک وقت ایسا [illegible] کہ لوگ کہینگے
کہ دنیا یہی ہے اور کہینگے کہ اس کے قصر اور مکانات بہشت ہیں اور اس میں کی لڑکیاں حورالعین
اور اس میں کے لڑکے ولدان بہشت ہیں اور گمان کرینگے کہ حق تعالیٰ نے بندوں کی روزی تقسیم نہیں
کی ہے مگر اسی شہر میں۔ اور اس شہر میں خدا و رسول پر افترا کرنا اور ناحق حکم دینا اور ناحق گواہی
دینا شراب پینا اور زنا کرنا۔ مال حرام کھانا اور خون ناحق بہانا [illegible] ظاہر ہوگا [illegible] دنیا میں
[illegible] ان فتنوں اور لشکروں کے [illegible] اس طرح اسکو خراب و ویران کریگی کہ اگر
کوئی شخص وہاں گذر کرے اور نشان دیکھے کہ یہاں [illegible] شہر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حق الیقین

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

نخواهد بود و بخدا سوگند که میان بهشت و دوزخ نیز منزلی میباشد و من نمیتوانم از ترس مخالفان سخن بگویم وقتیکه قائم ؑ ظاهر می‌شود پیش از کفار ابتدا به سنیان خواهد کرد با علمای ایشان و ایشان را خواهد کشت و در مجمع البیان نیز مضمون این حدیث را از آنحضرت روایت کرده است و ایضاً در کتاب زهد بسند صحیح از ابن ابان روایت کرده است که امام ؑ در باب جهنمیان گفت که داخل جهنم می‌شوند بگناهان خود بیرون می آیند بعفو خدا و بسند صحیح از حضرت باقر ؑ منقول است که آخر کسیکه از جهنم بیرون می آید مردی است که او را همام میگویند و در جهنم عمری ندا خواهد کرد خدا را که یا حنان یا منان

مؤلف گوید که این جماعت که در این احادیث معتبر وارد شده است که از جهنم بیرون میآیند و داخل بهشت می‌شوند محتمل است که فساق شیعه در این‌ها داخل بوده باشند و ممکن است که مخصوص مستضعفین بوده باشد و ابن بابویه روایت کرده است که در آنچه حضرت امام رضا ؑ از برای مأمون نوشته است از محض اسلام مذکور است که خدا داخل جهنم نمیکند مؤمنی را و حال آنکه او را وعده بهشت کرده است و بیرون نمیکند از جهنم کافری را و حال آنکه او را وعید آتش فرموده است و مخلد بودن در آن و گناهکاران اهل توحید داخل آتش می‌شوند و بیرون می آیند از آن و شفاعت از برای ایشان جایز است و در خصال در حدیث اعمش از حضرت صادق ؑ نیز این را روایت کرده است و ایضاً در کتاب فضایل الشیعه از حضرت صادق ؑ روایت کرده است که با شیعیان خود فرمود که خانه‌های شما از برای شما بهشت است و قبرهای شما از برای شما بهشت است و از برای بهشت خلق شده اید و بازگشت شما بسوی بهشت خواهد بود و بسند معتبر دیگر از آنحضرت منقول است که فرمود که مردی شما را دوست میدارد و نمیداند که چه میگوئید و اعتقاد شما را نمیداند خدا او را داخل بهشت میکند و مردی شما را دشمن میداند و نمیداند که چه میگوئید و اعتقاد شما را نمیداند خدا او را داخل جهنم می کند و کلینی و عیاشی از ابن ابی‌یعقوب روایت کرده اند که گفت بحضرت صادق ؑ عرض کردم که من اختلاط میکنم با مردم و بسیار می‌شود تعجب من از گروهی چند که ولایت شما ندارند و ولایت ابوبکر و عمر دارند و ایشان را امانت و راستگوئی و وفا هست و از گروهی چند که ولایت شما دارند و امانت و راستگوئی و وفا ندارند پس درست نشست و رو بمن آورد غضبناک و فرمود که دینی نیست برای کسیکه عبادت کند خدا را با ولایت امام جائری که از جانب خدا نباشد امامت او و عتابی و غضبی نیست برای کسیکه عبادت کند خدا را با ولایت امام عادلیکه از جانب خدا منصوب باشد امامت او گفتم آنها را دینی نیست و بر این‌ها عتابی نیست فرمود بلی مگر

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع حواشی
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفاد دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و
مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ
بحسن اہتمام و سعی بالاکلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی
و مشہدی دہلوی۔

باہتمام افتخار الملک لالہ بودھ چند منیجر دلشن ڈپو کرشن نگر لاہور
ادارہ تحسین
لاہور سے شائع ہوا

بار پنجم (استقلال پریس لاہور) تعداد ۱۰۰۰

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۱: یہ آیت نازل کی وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ (اس قوم کی جستجو میں سستی نہ کرو اگر تم تکلیف پا رہے ہو تو جیسی تکلیف تم پا رہے ہو ویسی ہی تکلیف وہ بھی پا رہے ہیں حالانکہ جو امیدیں تمکو خدا سے ہیں وہ انکو نہیں ہیں) اقول مترجم: یہ آیت سورۂ نساء میں ہے حالانکہ لازم تھا کہ اسی سورہ میں ہو لیکن اسکے بعد خدا نے فرمایا ... ۱۴۰

الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا

کہ ایمان لانے والے کون ہیں اور تم میں سے بعض کو گواہ بنائے اور اللہ

يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ

ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور اللہ ایمان داروں کو خالص کرے اور

الْكَافِرِينَ ﴿١٤١﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا

کافروں کو مٹا دے کیا تم نے یہ گمان کیا ہے کہ تم بہشت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تک

يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ﴿١٤٢﴾

خدا نے یہ بھی نہیں جانا کہ تم میں سے کون جہاد کرنے والے ہیں اور نہ یہ جانا کہ کون ثابت قدم ہیں

وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ

اور موت کے آنے سے پہلے تو تم موت کی تمنا کیا کرتے تھے پھر تو

رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿١٤٣﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ

تم نے اسے کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا اور محمد تو صرف ایک رسول ہیں

قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ

ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے کیا اگر وہ مر جائیں گے یا

قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ

قتل کر دیے جائیں گے تو تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو اپنے پچھلے پاؤں

عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ

پلٹ جائے گا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا اور عنقریب خدا شکر گزاروں کو

ع

حاشیہ صفحہ ۱۳۲ — ۱۴۲ لے وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا تفسیر عیاشی میں اس آیت کے بارے میں وارد ہوا کہ جناب امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ابھی کو جو چیزیں علم و دین میں تھیں کہ خدا تعالیٰ ان کے جاننے سے پہلے ان کے حال سے واقف تھا اسی طرح وہ خوب جانتا تھا کہ کون کون جہاد کریگا اور کون کون نہ کریگا جیسا کہ اپنی مخلوقات کو موت دینے سے پہلے یہ جانتا ہے کہ میں انکو موت دوں گا حالانکہ زندگی کی حالت میں موت انکو نہیں دکھلاتا ۱۴۳ سے وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ تفسیر قمی میں اس آیت کے بارے میں جناب امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مومنین کو شہدائے بدر کی منزلیں دکھلائیں تو انہوں نے موت کی تمنا کی اور کہا کہ خدایا کوئی لڑائی ہمیں پیش آجائے کہ ہم اس میں شہید ہو جائیں ... اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ ۱۴۴ سے أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ تفسیر عیاشی میں منقول ہے

کہ کسی نے جناب امام محمد باقر سے عرض کیا کہ جو شخص قتل کیا گیا وہ مرا نہیں فرمایا نہیں موت اور چیز ہے اور قتل اور چیز ہے پھر اس نے عرض کیا کہ جو شخص قتل ہوا وہ ضرور مرا امام نے فرمایا کہ اللہ کا قول تیرے قول سے زیادہ سچا ہے قرآن مجید میں ان دونوں باتوں میں فرق رکھا ہے جیسا کہ فرمایا ہے أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ (اگر وہ مرجائیگا یا قتل ہو جائیگا) اور دوسری جگہ فرمایا ہے لَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ

ترجمه جلد سیزدهم

از کتاب

((بحار الانوار))

از تالیفات

علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه

رحمة الله علیه

بسرمایه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران-خیابان۱۵خرداد(بوذرجمهری)تلفن۵۲۱۹۶۶-۵۳۵۴۴۸

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ افست اسلامیه

ترجمه جلد سیزدهم

از کتاب

(((بحـــار الانوار)))

از تالیفات

علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه

رحمة الله علیه

بسرمایه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران-خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶-۵۳۵۴۴۸

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ افست اسلامیه

درحالیکه اسباب جنگ در بر کرده اند و بآنحضرت میگویند که ازهرجاکه آمدهٔ بآنجا برگرد
ما را باولاد فاطمه احتیاج نیست پس آنحضرت شمشیر کشیده و همهٔ ایشان را بقتل میرساند بعداز
آن داخل کوفه میشود جمیع منافقان را که شکاکند عرصهٔ تیغ بیدریغ میگرداند و قصرها و
عمارتهای ایشانرا خراب میکند و آنانرا که بازی میجنگند بقتل میرساند تا بعدیکه خدای عزوجل
راضی شود . در کتاب مذکور ذکرنموده که ابوخدیجه از صادق علیه السلام روایتکرده که آنحضرت
فرمود که چون قائم علیه السلام قیام میکند امر تازه و احکامی آورد تازه چنانچه رسول خدا در اول اسلام
خلایقرا بامر جدید دعوت نمود در کتاب مذکور آورده که علی بن عقبه از پدرش روایتکرده
فرمود وقتیکه قائم علیه السلام قیام میکند باعدالت حکم مینماید ودرعصر او ظلم وستم ازمیان خلایق
برداشته میشود و راهها امن میباشد و زمین برکتهای خویش را بیرون میآورد و هرحق از باطل
خود بر گردانده میشود و اهل هیچ دین باقی نمیماند مگر اینکه اظهار اسلام میکنند و بالایمان
مشهور و معروف میباشند آیا نشنیدهٔ قول خداوند سبحانه را « وله اسلم من فی السموات
والارض طوعاً و الیه ترجعون » یعنی کسانیکه در آسمانها وزمین هستند از صمیم قلب بخداوند
کردگار مطیع ومنقاد میشوند وبر گشت شما بسوی او خواهد شد ودرمیان خلایق بطریق داود و
محمد صلی الله علیه و آله حکم میکند پس دراینوقت زمین خزینه های خود را ظاهر و برکات خویش را آشکار
میگرداند و دراینوقت مردی از شماها کسی پیدا نمیتواند بکند که صدقهٔ باو بدهد یا احسان در
حق وی نماید زیراکه همهٔ مؤمنان غنی و مالدار میباشند بعدازآن فرمود که دولت ما آخر دولتها
است وهیچ طایفه که برای ایشان سلطنت مقررشده باقی نمیماند مگراینکه پیشتر ازما سلطنت
میکنند برای اینکه نگویند در وقتیکه حسن سلوک ورفتار ما را می بینند که اگر ما هم بسلطنت
برسیم هرآینه بطریقه وسیرت ایشان رفتار میکنیم و اینست معنی قول خدای تعالی « والعاقبة
للمتقین » یعنی عاقبت کار برای متقیانست پس آخر دولتها دولت ائمه (ع) میباشد
در کتاب مذکور ذکرنموده که ابی بصیر از باقر علیه السلام درحدیث طولانی روایتکرده که آنحضرت
فرمود که چون قائم علیه السلام قیام میفرماید بکوفه میآید و چهار مسجد درآنجا خراب میکند و
مسجد کنگره دار در روی زمین باقی نمیماند مگر اینکه کنگره های آنرا خراب میکند و
آنها را بی کنگره میگذارد وراههای بزرگ را یعنی شاهراهها را وسیع میگرداند وهر پنجره که
مشرف براهست آنرا میشکند و میزابها را و ناودانها را که مشرف براهها اند برهم میزند و
بدعتی باقی نمیگذارد مگراینکه آنرا زایل میگرداند و برمیدارد و سنتی باقی نمیگذارد مگر
اینکه آنرا برپا میدارد وشهر قسطنطنیه و چین وکوههای دیلمرا مسخر میگرداند پس هفتسال

امام قائم آل محمدؐ نئی شریعت لائیں گے اور نئے احکامات جاری کریں گے

الامام الغائب یاتی بشریعة جدیدة و یجری احکاما جدیدة

IMAM MEHDI WILL BRING NEW SHARIAH AND COMMANDMENTS.

بحار الانوار سیزدهم جلد تألیف علامه محمد باقر مجلسی طبع ایران

درحالیکه اسباب جنگ در بر کرده اند و بآنحضرت میگویند که ازهرجاکه آمدهٔ بآنجا برگرد مارا باولاد فاطمه احتیاج نیست پس آنحضرت شمشیر کشیده وهمهٔ ایشان را بقتل میرساند بعداز آن داخل کوفه میشود جمیع منافقان را که شکاکند عرصهٔ تیغ بیدریغ میگرداند و قصرها و عمارتهایشانرا خراب میکند و آنانرا که یاری میجنگند بقتل میرساند تا بحدیکه خدای عزوجل راضی شود . در کتاب مذکور ذکرنموده که ابوخدیجه از صادق علیه‌السلام روایتکرده که آنحضرت فرمود که چون قائم علیه‌السلام قیام میکند امر تازه و احکامی آورد تازه چنانچه رسول خدا در اول اسلام خلایقرا بامر جدید دعوت نمود در کتاب مذکور آورده که علی بن عقبه از پدرش روایتکرده فرمود وقتیکه قائم علیه‌السلام قیام میکند با عدالت حکم مینماید ودرعصر او ظلم وستم ازمیان خلایق برداشته میشود و راهها امن میباشد و زمین برکتهای خویش را بیرون میآورد وهرحق از باطل خود بر گردانده میشود واهل هیچ دین باقی نمیماند مگر اینکه اظهار اسلام میکنند و بالایمان مشهور و معروف میباشند آیا نشنیدهٔ قول خداوند سبحانه را « وله اسلم من فی السموات والارض طوعاً و الیه ترجعون » یعنی کسانیکه در آسمانها وزمین هستند از صمیم قلب بخداوند کردگار مطیع ومنقاد میشوند وبرگشت شما بسوی او خواهد شد ودرمیان خلایق بطریق داود و محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله حکم میکند پس دراینوقت زمین خزینه های خود را ظاهر وبرکات خویشرا آشکار میگرداند و دراینوقت مردی ازشماها کسی پیدا نمیتواند بکند که صدقهٔ بار بدهد یا باحسان در حق وی نماید زیراکه همهٔ مؤمنان غنی و مالدار میباشند بعدازآن فرمود که دولت ما آخر دولتها است وهیچ طایفه که برای ایشان سلطنت مقررشده باقی نمیماند مگراینکه پیشتر ازما سلطنت میکنند برای اینکه نگویند در وقتیکه حسن سلوک ورفتار مارا می بینند که اگر ما هم بسلطنت برسیم هرآینه بطریقه وسیرت ایشان رفتار میکنیم و اینست معنی قول خدای تعالی « والعاقبة للمتقین » یعنی عاقبت کار برای متقیانست پس آخر دولتها دولت ائمه (ع) میباشد

درکتاب مذکور ذکرنموده که ابی بصیر از باقر علیه‌السلام درحدیث طولانی روایتکرده که آنحضرت فرمود که چون قائم علیه‌السلام قیام میفرماید بکوفه میآید و چهار مسجد درآنجا خراب میکند و مسجد کنگره دار در روی زمین باقی نمیماند مگر اینکه کنگره های آنرا خراب میکند و آنهارا بی کنگره میگذارد وراههای بزرگ را یعنی شاهراهها را وسیع میگرداند وهر پنجره که مشرف براهست آنرا میشکند و میزابها را و ناودانها را که مشرف براهها اند برهم میزند و بدعتی باقی نمیگذارد مگراینکه آنرا زایل میگرداند وبرمیدارد و سنتی باقی نمیگذارد مگر اینکه آنرا برپا میدارد وشهر قسطنطنیه و چین وکوههای دیلمرا مسخر میگرداند پس هفتسال

وعلامت همه اینها درعنق اُست در کتاب قرب الاسناد از ابن سعد اواز ازدی روایتکرده او گفته که من وابو بصیر بخدمت صادق عليه السلام داخل شدیم وعلی بن عبدالعزیز هم با مابود پس بخدمت آنحضرت عرضکردم که آیا توئی صاحب ما فرمود که آیا صاحب شما هستم یعنی صاحب شما نیستم زیراکه صاحب شما قائم عليه السلام است یا اینکه صاحب شما یعنی امام شما نیستم تلامذه احمدطبرسی در کتاب احتجاج از یزیدبن وهب جهنی اوازحسن بن علی بن ابیطالب اواز پدرش سلام الله علیهما روایت نموده که آنحضرت فرمود که خدایتعالی در آخرزمان ودر روزگاریکه مانندسنگ خاراست و درایام نادانی خلایق مردیرا مبعوث میگرداند واورا با ملائکه خود موید میکند ویاران وی را از چیزهای بد نگهمیدارد ودرمقابل رنج وتعبش باو یاری میکند ونصرت میدهد و اورا بر همه اهل زمین غالب میگرداند تا اینکه از راه میل و رغبت یا ازراه اجبار و اکراه دین اسلام را قبول نمایند زمین را پراز عدل وقسط ونور وبرهان میگرداند همه اهالی شهرها باطاعت بدین وی میآیند کافری نمیماند مگر اینکه ایمان میآورد و بدکرداری نمیباشد مگر صالح و نیکو کارمیشود ودرملک خود با درندگان مصالحه میکند و زمین نباتات خود را میرویاند وآسمان برکتش را نازل میگرداند وگنجهای زمین برای وی ظاهر وآشکار میشود وچهل سال بمابین مشرق ومغرب مالک میشود پس طوبی باد برای کسیکه ایام آنحضرت را بیابد وکلام اورا بشنود مؤلف گوید که اخبار مختلفه که درخصوص بیان مقدار ایام سلطنت آنحضرت وارد شده بعضی از آنها محمولست بهمه مدت سلطنتش یعنی همه مدت سلطنتش فلان مقدارمیشود وبعضی از آنها برزمان استقرار دولتی محمولست وبعضی دیگر محمولست برحساب سال وماه که درنزد ما است وبعضی برسال وماه آنحضرت که طولانی اند محمولست والله یعلم . شیخ صدوق در کتاب کمال الدین از محمد بن ابراهیم بن اسحق اواز حسین بن منصور اواز محمد بن هرون هاشمی اواز احمد بن عیسی اواز احمدبن سلیمان بن هادی اواز معویة بن هشام اواز ابراهیم بن محمد بن حنفیه اواز پدرش محمد اواز پدرش امیرالمؤمنین عليه السلام روایت نموده که آنحضرت فرمود که رسولخدا صلى الله عليه وآله فرمود که مردی ازما اهل بیت است خدا کار اورا دریکشب درست میکند و در روایت دیگر بدین نوع وارداست که خدا کار اورا دریک شب اصلاح میکند در کتاب مذکور از طالقانی اواز جعفر بن مالک اواز حسن بن محمد سماعه او از احمد بن حرث اواز مفضل بن عمر او از صادق عليه السلام او از پدرش عليه السلام روایت نموده که آنحضرت فرمود که در وقتیکه قائم عليه السلام قیام میکند این آیه را تلاوت میفرماید «ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکماً وجعلنی من المرسلین» یعنی از شما گریختم در وقتیکه از شما ترسیدم پس پروردگار من شریعتی ونبوتی بمن عطا فرمود ومرا ازجمله فرستاده گان

اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت!

امام غائب دعویٰ نبوت کریں گے کہ اللہ کے حکم سے نبی مرسل بنا کر بھیجا گیا ہوں

الامام الغائب سوف یدعی النبوة !!

IMAM MEHDI WILL DECLARE HIS PROPHET HOOD.

بحار الانوار تالیفات علامہ باقر مجلسی ناشر کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران طبع ۱۳۲۰ھ

وعلامت همه اینها دردمشق است در کتاب قرب الاسناد از ابن سعد اواز ازدی روایتکرده او گفته که من وابو بصیر بخدمت صادق ﷺ داخل شدیم وعلی بن عبدالعزیز هم با مابود پس بخدمت آنحضرت عرضکردم که آیا توئی صاحب ما فرمود که آیا صاحب شما هستم یعنی صاحب شما نیستم زیراکه صاحب شما قائم ﷺ است یا اینکه صاحب شمایم واتیسی تلامه احمدطبرسی در کتاب احتجاج از یزیدبن وهب جهنی اوازحسن بن علی بن ابیطالب اواز پدرش سلام الله علیهما روایت نموده که آنحضرت فرمود که خدایتعالی در آخرزمان ودر روزگاریکه مانند سنگ خاراست و درایام نادانی خلایق مردیرا مبعوث میگرداند واورا با ملائکة خود موید میکند وباران وی را از چیزهای بد نگهمیدارد ودرمقابل رنج وتعبش باو یاری میکند ونصرت میدهد و اورا بر همه اهل زمین غالب میگرداند تا اینکه از راه میل و رغبت یا ازراه اجبار و اکراه دین اسلام را قبول نمایند زمین را پرازعدل وقسط ونور وبرهان میگرداند همه اهالی شهرها باطاعت ودین وی میآیند کافری نمیماند مگر اینکه ایمان میآورد و بدکرداری نمیباشد مگر صالح و نیکو کارمیشود ودرملك خود با درندگان مصالحه میکند و زمین نباتات خود را میرویاند وآسمان برکتش را نازل میگرداند وگنجهای زمین برای وی ظاهر و آشکار میشوند چهل سال بمابین مشرق ومغرب مالك میشود پس طوبی باد برای کسیکه ایام آنحضرت را بیابد و کلام اورا بشنود مؤلف گوید که اخبار مختلفه که درخصوص بیان مقدار ایام سلطنت آنحضرت وارد شده بعضی از آنها محمولست بهمه مدت سلطنتش یعنی همه مدت سلطنتش فلان مقدارمیشود و بعضی از آنها برزمان استقرار دولت محمولست وبعضی دیگر محمولست برحساب سال وماه که درنزد ما است وبعضی برسال وماه آنحضرت که طولانی اند محمولست والله یعلم ـ شیخ صدوق در کتاب کمال الدین از محمد بن ابراهیم بن اسحق اواز حسین بن منصور اواز محمد بن هرون هاشمی اواز احمدبن عیسی اواز احمدبن سلیمان بن هادی اواز معویة بن هشام اواز ابراهیم بن محمد بن حنفیه اواز پدرش محمد اواز پدرش امیرالمؤمنین ﷺ روایت نموده که آنحضرت فرمود که رسولخدا ﷺ فرمود که مهدی از ما اهل بیت است خدا کار اورا دریکشب درست میکند و در روایت دیگر بدین نهج وارد است که خدا کار اورا دریك شب اصلاح میکند در کتاب مذکور ازطالقانی اواز جعفربن مالك اواز حسن بن محمد سماعه او از احمد بن حرث اواز مفضل بن عمر او از صادق ﷺ او از پدرش ﷺ روایت نموده که آنحضرت فرمود که در وقتیکه قائم ﷺ قیام میکند این آیه را تلاوت میفرماید «ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکماً وجعلنی من المرسلین» یعنی از شما گریختم در وقتیکه از شما ترسیدم پس پروردگارمن شریعتی ونبوتی بمن عطا فرمود ومرا ازجمله فرستادگان

کردم اینها را در وقتی خواهم کرد که در علم خود پنهان و مستور کرده‌ام و از واقع شدن اینها چاره نیست در آن زمان ترا و همه سوارگان و پیادگان لشکرترا هلاک خواهم نمود پس برو هرچه میخواهی بکن پس بدرستیکه تو تا روز وقت معلوم از جملهٔ مهلت دادم شدگانی مؤلف گوید ظاهر اینست که این علامات مذکوره با هلاک نمودن شیطان و تابعان او در همهٔ ایام پیغمبر و امت او واقع نمیشود بلکه کفایت میکند اینکه در بعضی اوقاتی که بعد از بعثت پیغمبر است واقع شود و اینوقت نیست مگر خلافت قائم (ع) چنانچه در اخبار سابق گذشت و بعد از این هم مذکور خواهد شد - وسید علی بن عبدالحمید در کتاب الغیبه باسناد خود از باقر (ع) روایت نموده که آن حضرت فرمود چون قائم ما اهلبیت ظهور میکند این آیه را تلاوت میفرماید « ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکما » یعنی در وقتی که از شماها فرار نمودم پس پروردگار من نبوت و پیغمبری عطا فرمود پس از هلاکت نفس خود ترسیدم فرار کردم وقتی که خدای تعالی بمن اذن داد و کار مرا اصلاح نمود ظهور کردم و بنزد شما آمدم - و باسناد خود از احمد بن محمد ایادی او رفع حدیث بابی بصیر نموده او از صادق (ع) روایت کرده که آن حضرت فرمود که اگر قائم (ع) خروج نماید بعد از آنکه بسیاری از خلایق او را انکار کرده‌اند هر آینه درصورت جوان بنزد ایشان بر میگردد و در اعتقاد امامتش ثابت قدم نمی‌شود مگر هر آن مؤمنی که خدای تعالی در عالم ذر اول عهد و پیمان گرفته باشد - و باسناد خود تا سماعه او از صادق (ع) روایتکرده که آن حضرت فرمود که گویا قائم را می‌بینم که در کوه ذی‌طوی با برهنه ایستاده مانند موسی بن عمران انتظار میکشد تا اینکه بمقام ابراهیم (ع) میاید و در آنجا دعا میکند و باسناد خود از حضرمی او از باقر (ع) روایت کرده که آنحضرت فرمود جبرئیل در سمت دست راست و میکائیل از جانب دست چپش راه میروند و نیز از آن حضرت روایت نموده که آن حضرت فرمود که چون قائم (ع) قیام میکند و داخل کوفه میشود هر آینه در آنوقت هیچ مؤمن نمیماند مگر اینکه در آنجا میباشد - و از کتاب فضل بن شاذان او رفع حدیث نموده از سعد او از امام حسن عسکری (ع) روایت نموده که آن حضرت فرمود که محل و جای یکقدم از زمین کوفه دوست‌تر است در نظر من از یکباب خانه که در مدینه باشد - و از فضل بن شاذان او از سعدین اصبغ روایت کرده او گفته که از صادق (ع) شنیدم میفرماید که هرکس در کوفه خانه دارد آنرا نگه بدارد و از دست ندهد - و باسناد خود از باقر (ع) روایتکرده که آن حضرت فرمود که مهدی (ع) در شهر حیره منزل میگرداند سفیانی را در زیر درختی که شاخهایش کشیده و دراز است - و باسناد خود تا به بشیر نبال او از صادق (ع) روایت کرده که آنحضرت فرمود آیا

اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت!

امام قائم دعویٰ کریں گے کہ رب نے مجھے نبوت و پیغمبری عطا فرمائی ہے

ادعاء النبوة من قبل الشيعة .

سيدعى الإمام الغائب أن الله بعثني نبيا و رسولا!!

IMAM MEHDI WILL DECLARE HIS PROPHETHOOD.

کردم اینها را دروقتی خواهم کرد که درعلم خود پنهان و مستور کرده‌ام و از واقع شدن اینها چاره نیست در آنزمان ترا وهمه سوارگان و پیادگان لشکرترا هلاک خواهم نمود پس برو هرچه میخواهی بکن پس بدرستیکه تو تا روز وقت معلوم از جملهٔ مهلت دادهم شدگانی مولف گوید ظاهر اینست که این علامات مذکوره با هلاک نمودن شیطان و تابعان او درهمهٔ ایام پیغمبر وامت او واقع نمیشود بلکه کفایت میکند اینکه دربعضی اوقاتی که بعد از بعثت پیغمبراست واقع شود وانوقت نیست مگر خلافت قائم ؑ چنانچه در اخبار سابق گذشت و بعد از این هم مذکور خواهد شد ـ وسیدعلی بن عبدالحمید در کتاب الغیبه باسناد خود از باقر ؑ روایت نموده که آن حضرت فرمود چون قائم ما اهلبیت ظهور میکند این آیه را تلاوت میفرماید « ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکما » یعنی دروقتی که از شماها فرار نمودم پس پروردگارمن نبوت و پیغمبری عطا فرمود پس ازهلاکت نفس خود ترسیدم فرار کردم وقتی که خدای تعالی بمن اذن داد و کار مرا اصلاح نمود ظهور کردم و بنزد شما آمدم ـ و باسناد خود از احمد بن محمد ایادی او رفع حدیث بابی بصیر نموده او از صادق ؑ روایت کرده که آن حضرت فرمود که اگر قائم ؑ خروج نماید بعد از آنکه بسیاری از خلایق او را انکار کرده‌اند هر آینه درصورت جوان بنزد ایشان بر میگردد و در اعتقاد امامتش ثابت قدم نمیشود مگر هر آن مؤمنی که خدای تعالی در عالم ذر اول عهد و پیمان گرفته باشد ـ و باسناد خود تا سماعه او از صادق ؑ روایتکرده که آن حضرت فرمود که گویا قائم را می‌بینم که در کوه ذی‌طوی با برهنه ایستاده مانند موسی بن عمران انتظار میکشد تا اینکه بمقام ابراهیم ؑ میاید و در آنجا دعا میکند و باسناد خود از حضرمی او از باقر ؑ روایت کرده که آنحضرت فرمود جبرئیل در سمت دست راست و میکائیل ازجانب دست چپش راه میروند و نیز از آن حضرت روایت نموده که آنحضرت فرمود که چون قائم ؑ قیام میکند وداخل کوفه میشود هر آینه در آنوقت هیچ مؤمن نمیماند مگر اینکه در آنجا میباشد ـ واز کتاب فضل بن شاذان او رفع حدیث نموده ازسعد او از امام حسن عسکری ؑ روایت نموده که آن حضرت فرمود که محل و جای یکقدم از زمین کوفه دوست‌تر است در نظر من از یکباب خانه که درمدینه باشد ـ و از فضل بن شاذان او از سعد بن اصبغ روایت کرده او گفته که از صادق ؑ شنیدم میفرماید که هرکس در کوفه خانه دارد آنرا نگه بدارد و از دست ندهد ـ و باسناد خود از باقر ؑ روایتکرده که آن حضرت فرمود که مهدی ؑ درشهر حیره منهزم میگرداند سفیانی را در زیر درختی که شاخهایش کشیده و دراز است ـ و باسناد خود تا به بشیر نبال او از صادق ؑ روایت کرده که آنحضرت فرمود آیا

منتخب

بصائر الدرجات

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُونَ

منتخب

بصائر الدرجات

الفاضل الجلیل محمد بن [illegible] الصفار [illegible]

وبنی عمه وانصاره وبنیه ذراری
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
واراقة دماء آل محمد (ص) وکل دم
سفك وکل فرج نکح حراماً وکل
ربي وخبث وفاحشة واثم وظلم
وجور وغشم منذ عهد آدم علیه
السلام الی وقت قیام قائمنا (ع) کل
ذلك یعدده علیهما ویلزمهما ایاه
فیعترفان به فیقتص منهما فی ذلك
الوقت بمظالم من حضر ثم یصلبهما
علی الشجرة ویأمر ناراً تخرج من
الارض فتحرقهما والشجرة ثم یأمر ریحا
فتنسفهما فی الیم نسفا

قال المفضل یا سیدی ذلك
آخر عذابهما

قال هیهات یا مفضل والله لیردن
ولیحضرن السید الاکبر محمد رسول
الله صلی الله علیه وآله والصدیق
الاکبر امیر المؤمنین وفاطمة
والحسن والحسین والائمة علیهم
السلام وکل من محض الایمان محضاً
او محض الکفر محضا ولیقتص منهما لجمیعهم
ولیقتلان فی کل یوم ولیلة الف قتلة ویردان
الی ما شاء ...

اور آپ کے انصار کو ذبح کیا ہو، اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کا قیمتی
ہر نا آل محمد کا خون بہانا اور ہر خون کا بہانا
ہر نکاح حرام کا ذکر کرنا، ہر زنا، خباثت
فاحشہ، گناہ، ظلم، جبر کا آدم علیہ السلام
سے لیکر قائم آل محمد تک سب کا ان
سے ذکر فرمائیں گے، حاضرین کی موجودگی
میں ان سب کا ان سے قصاص لیں گے
پھر آگ کو حکم دیں گے وہ زمین سے نکل
ان کو اور درخت کو جلا دے گی، پھر ہوا
کو حکم دیں گے وہ ان کی راکھ کو اٹھا
کر سمندر میں پھینک دے گی

مفضل: مولا! یہ ان کے لئے
آخری عذاب ہوگا؟

امام: اے مفضل! سید اکبر محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ، فاطمہ، حسن حسین، ائمہ
علیہم السلام پکے مومن، پرلے درجہ کے کافر
دوبارہ دنیا میں آئیں گے، ان سے ان
کے ہر برے کام کا بدلہ لیا جائے گا، ہر
رات اور ہر دن میں ہزار دفعہ قتل ہوں
گے، جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہے گا، ان
سے یہ سلوک ہوگا

شیعہ امام مہدی حضرت "آدم سے لے کر خود اپنے دور تک کے تمام گناہ زنا ' خیانت ' خواہشات اور ظلم وجور کا قصاص لینگے"

یقتص المهدی ابتداء من آدمؑ حتی زمانه لکل جریمة من الزنا والخیانة والظلم والجور الخ .

SHIA IMAM MEHDI WILL RETALIATE ALL THE SINS, SINCE HAZRAT ADAM'S PERIOD.

بصائر الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الپاکستانی
۸۳

وبني عمه وانصاره وبني ذراري رسول الله صلى الله عليه وآله وإراقة دماء آل محمد (ص) وكل دم سفك وكل فرج نكح حراماً وكل زنى وخبث وفاحشة وإثم وظلم وجور وغشم منذ عهد آدم عليه السلام إلى وقت قيام قائمنا (ع) كل ذلك يعدده عليهما ويلزمهما اياه فيعترفان به فيقتص منهما في ذلك الوقت بمظالم من حضر ثم يصلبهما على الشجرة ويأمر ناراً تخرج من الارض فتحرقهما والشجرة ثم يأمر ريحاً فتنسفهما في اليم نسفاً

اور آپ کے انصار کو ذبح کیا ہر زاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کا قیمتی ہر آل محمد کا خون بہانا اور ہر خون کا بہانا ہر نکاح حرام کا ذکر کرنا ، ہر زنا ، خباثت فاحشہ ، گناہ ، ظلم وجور کا آدم علیہ السلام سے لیکر قائم آل محمد تک سب کا ان سے ذکر فرمائیں گے ، حاضرین کی موجودگی میں ان سب کا ان سے قصاص لیں گے پھر آگ کو حکم دیں گے وہ زمین سے نکل ان کو اور درخت کو جلا دے گی پھر ہوا کو حکم دیں گے وہ ان کی راکھ کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی

قال المفضل يا سيدي ذلك آخر عذابهما

مفضلؒ - مولا ! یہ ان کے لئے آخری عذاب ہوگا ؟

قال هيهات يا مفضل والله ليردن وليحضرن السيد الأكبر محمد رسول الله صلى الله عليه وآله والصديق الأكبر أمير المؤمنين وفاطمة والحسن والحسين والأئمة عليهم السلام وكل من محض الإيمان محضاً او محض الكفر محضاً وليقتصن منهما لجميعهم حتى انهما ليقتلان في كل يوم وليلة الف قتلة ويردان الى ما شاء .

امامؑ ، اے مفضلؒ ! سید اکبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ، فاطمہ حسن حسین ائمہ علیہم السلام کچے مومن اور بڑے درجہ کے کافر دوبارہ دنیا میں آئیں گے ، ان سے ان کے ہر برے کام کا بدلہ لیا جائے گا ، ہر رات اور ہر دن میں ہزار دفعہ قتل ہوں گے جب تک اللہ تعالی نے چاہے گا ، ان سے یہ سلوک ہوگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودہ (۱۴) ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم العلماء عظیم مؤرخ یگانہ فخر الفضلاء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی دام ظلہ

ناظم اعلیٰ پاکستان مجلس علماء، ممبر کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودہ (۱۴) ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مؤلفہ

تاج المحققین نجم العلماء مؤرخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی دام ظلہ

ناظم اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

رکھا اور انھیں بھی اسی طرح دشمنوں کے شر سے محفوظ کر دیا جس طرح حضرت عیسیٰ کو محفوظ کیا تھا (۳)
یہ مسلمات اسلامی سے ہے کہ زمین حجت خدا اور امام زمانہ سے خالی نہیں رہ سکتی (اصول کافی ص ۱۰۳
طبع نولکشور) چونکہ حجت خدا اس وقت امام مہدی کے سوا کوئی نہ تھا، اور انھیں دشمن قتل کر دینے
پر تلے ہوئے تھے اس لیے انھیں محفوظ و مستور کر دیا گیا۔ حدیث میں ہے کہ حجت خدا کی وجہ سے
بارش ہوتی ہے اور انھیں کے ذریعہ سے روزی تقسیم کی جاتی ہے (بحار) (۴) یہ مسلم ہے کہ
حضرت امام مہدی جملہ انبیاء کے مظہر تھے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ انھیں کی طرح ان کی غیبت بھی
ہوتی یعنی جس طرح بادشاہ وقت کے مظالم کی وجہ سے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت
موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عہد حیات میں مناسب
وقت تک غائب رہ چکے تھے۔ اسی طرح یہ بھی غائب رہتے۔ (۵) قیامت کا آنا مسلم ہے اور
واقعہ قیامت میں امام مہدی کا ذکر بتاتا ہے کہ آپ کی غیبت مصلحت خداوندی کی بنا پر ہوئی ہے
(۶) سورۃ انا انزلناہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول ملائکہ شب قدر میں ہوتا رہتا ہے یہ ظاہر ہے
کہ نزول ملائکہ انبیاء و اوصیاء ہی پر ہوا کرتا ہے۔ امام مہدی کو اس لیے موجود اور باقی رکھا گیا ہے
تاکہ نزول ملائکہ کی مرکزی غرض پوری ہو سکے، اور شب قدر میں انھیں پر نزول ملائکہ ہو سکے۔ حدیث
میں ہے کہ شب قدر میں سال بھر کی روزی وغیرہ امام مہدی تک پہنچا دی جاتی ہے اور وہی اسے
تقسیم کرتے رہتے ہیں (۷) حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ عام
لوگ اس حکمت و مصلحت سے واقف نہ ہوں۔ غیبت امام مہدی اسی طرح مصلحت و حکمت
خداوندی کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ جس طرح طواف کعبہ، رمی جمرہ وغیرہ ہے۔ جس کی اصل مصلحت
خداوند عالم ہی کو معلوم ہے (۸) امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمانا ہے کہ امام مہدی کو اس لیے
غائب کیا جائے گا تاکہ خداوند عالم اپنی ساری مخلوقات کا امتحان کر کے یہ جانچے کہ نیک بندے
کون ہیں اور باطل پرست کون لوگ ہیں (اکمال الدین) (۹) چونکہ آپ کو اپنی جان کا خوف تھا اور
یہ طے شدہ ہے کہ "من خاف علی نفسہ احتاج الی الاستتار" کہ جسے اپنے نفس اور
اپنی جان کا خوف ہو وہ پوشیدہ ہونے کو لازمی جانتا ہے۔ (المرتضیٰ) (۱۰) آپ کی غیبت اس لیے
واقع ہوئی ہے کہ خداوند عالم ایک وقت معین میں آل محمد پر جو مظالم کئے گئے ہیں۔ ان کا بدلہ امام
مہدی کے ذریعہ سے لے گا یعنی آپ عہد اول سے لے کر بنی امیہ اور بنی عباس کے ظالموں سے
مکمل بدلہ لیں گے۔ (اکمال الدین)۔

غیبت امام مہدی جفر جامعہ کی روشنی میں

علامہ شیخ قندوزی بلخی حنفی رقمطراز ہیں کہ سدیر صیرفی کا بیان ہے کہ

کا زور ہوگا (۸) زنا عام ہوگا (۹) اچھی اچھی عمارتیں بہت بنیں گی (۱۰) جھوٹ بولنا حلال سمجھا جائے گا۔
(۱۱) رشوت عام ہوگی (۱۲) شہوت نفسانی کی پیروی کی جائے گی (۱۳) دین کو دنیا کے بدلے بیچا جائے گا
(۱۴) عزیز داری کی پرواہ نہ ہوگی (۱۵) احمقوں کو عامل بنایا جائے گا (۱۶) بردباری کو کمزوری و بزدلی
پر محمول کیا جائے گا (۱۷) ظلم فخر کے طور پر کیا جائے گا (۱۸) بادشاہ و امراء فاسق و فاجر ہوں گے۔
(۱۹) وزیر جھوٹے ہوں گے (۲۰) امانت دار خائن ہوں گے (۲۱) ہر ایک کے مددگار ظلم پرور ہوں گے
(۲۲) قاریان قرآن فاسق ہوں گے (۲۳) ظلم و جور عام ہوگا (۲۴) طلاق بہت زیادہ ہوگی۔
(۲۵) فسق و فجور نمایاں ہوں گے (۲۶) فریبی کی گواہی قبول کی جائے گی (۲۷) شراب نوشی عام
ہوگی (۲۸) اغلام بازی کا زور ہوگا (۲۹) سحق یعنی عورتیں عورتوں کے ذریعہ شہوت کی آگ بجھائیں
گی (۳۰) مال خدا و رسولؐ کو مال غنیمت سمجھا جائے گا (۳۱) صدقہ و خیرات ناجائز فائدہ
اٹھایا جائے گا (۳۲) شریروں کی زبان کے خوف سے نیک بندے خاموش رہیں گے (۳۳)
شام سے سفیانی کا خروج ہوگا (۳۴) یمن سے یمانی برآمد ہوگا (۳۵) مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام
"بیداء" زمین دھنس جائے گی۔ (۳۶) رکن اور مقام کے درمیان آلِ محمدؐ کی ایک معزز فرد قتل ہوگی
(نور الابصار ص۱۵۵ طبع مصر) (۳۷) بنی عباس میں شدید اختلاف ہوگا۔ (۳۸) ۱۵ شعبان کو
سورج گرہن اور اسی ماہ کے آخر میں چاند گرہن ہوگا (۳۹) زوال کے وقت آفتاب تا وقت عصر
قائم رہے گا۔ (۴۰) مغرب سے آفتاب نکلے گا (۴۱) نفس زکیہ اور ستر صالحین کا قتل (۴۲) مسجد
کوفہ کی دیوار خراب و برباد کر دی جائے گی (۴۳) خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے برآمد ہوں
گے (۴۴) مصر میں ایک مغربی کا ظہور ہوگا (۴۵) ترک جزیرہ میں ہوں گے (۴۶) روم رملہ میں
پہنچ جائیں گے (۴۷) مشرق میں ایک ستارہ نکلے گا جس کی روشنی مغرب تک پھیلے گی (۴۸) ایک
سرخی ظاہر ہوگی جو آسمان اور سورج پر غالب آ جائے گی (۴۹) مشرق سے ایک زبردست آگ
بھڑکے گی جو ۳ یا ۷ روز باقی رہے گی اور بروایت شبلنجی ص۱۴۱ وہ آگ مغرب تک پھیل کر عالم کو
تہس نہس کر دے گی (۵۰) عرب مختلف بلاد پر تاخت پائیں گے اور عجم کے بادشاہ کو مغلوب کر دیں گے
(۵۱) مصری اپنے بادشاہ و حاکم کو قتل کر دیں گے۔ (۵۲) شام تباہ و برباد ہو جائے گا (۵۳) قیس و
عرب کے جھنڈے مصر پر لہرائیں گے (۵۴) خراسان پر بنی کندہ کا پرچم لہرائے گا (۵۵) فرات کا پانی
اس درجہ چڑھ جائے گا کہ کوفہ کی گلی کوچوں میں پانی ہوگا (۵۶) ۶۰ عدد مدعیان نبوت ظاہر ہوں گے
(۵۷) ۱۲ نفر اولاد ابو طالب سے دعویٰ امامت کریں گے (۵۸) بنی عباس کا ایک عظیم شخص بمقام
حلوان و خانقین نذر آتش کیا جائے گا (۵۹) بغداد میں کرخ جیسا پل بنایا جائے گا (۶۰) سیاہ آندھی
کا آنا (۶۱) زلزلوں کا آنا (۶۲) اکثر مقام پر زمین کا دھنس جانا (۶۳) موت فجاۃ یعنی اچانک موت

ظہور کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ لوگ فرامین پیغمبر اور آئمہ علیہم السلام کی تکذیب کر رہے اور عوام مسلم بلا وجہ اعتراضات کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے مشہور ہے کہ جب دنیا میں چالیس مومن کامل ہو جائیں گے۔ تب آپ کا ظہور ہوگا۔ (۴) حضرت خضر جو زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک زندہ اور موجود رہیں گے۔ انھیں کی طرح حضرت امام مہدی بھی زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے اور جب کہ حضرت خضر کے زندہ اور باقی رہنے میں مسلمانوں کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ حضرت امام مہدی کے زندہ اور باقی رہنے میں بھی کوئی اختلاف کی وجہ نہیں ہے۔

غیبت صغریٰ وکبریٰ اور آپ کے سفراء

آپ کی غیبت کی دو حیثیت تھی، ایک صغریٰ اور دوسری کبریٰ۔ غیبت صغریٰ کی مدت ۷۵ یا ۷۳ سال تھی۔ اس کے بعد غیبت کبریٰ شروع ہوگئی۔ غیبت صغریٰ کے زمانہ میں آپ کا ایک نائب خاص ہوتا تھا۔ جس کے زیر اہتمام ہر قسم کا نظام چلتا تھا سوال و جواب خمس و زکوٰۃ اور دیگر مراحل اسی کے واسطے طے ہوتے تھے مخصوص مقامات محروسہ میں اسی کے ذریعہ اور سفارش سے سفراء مقرر کیے جاتے تھے۔

سب سے پہلے جنہیں نائب خاص ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا نام نامی واسم گرامی حضرت عثمان بن سعید عمری تھا۔ آپ حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے معتمد خاص اور اصحاب مخلص میں سے تھے۔ آپ قبیلہ بنی اسد سے تھے آپ کی کنیت ابوعمر تھی، آپ سامرہ کے قریہ عسکر کے رہنے والے تھے۔ وفات کے بعد آپ بغداد میں دروازہ جبلہ کے قریب مسجد میں دفن کیے گئے ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد بحکم امام علیہ السلام آپ کے فرزند، حضرت محمد بن عثمان بن سعید اس عظیم منزلت پر فائز ہوئے، آپ کی کنیت ابوجعفر تھی۔ آپ نے اپنی وفات سے ۲ ماہ قبل اپنی قبر کھدوا دی تھی، آپ کا کہنا تھا کہ میں یہ اس لیے کر رہا ہوں کہ مجھے امام علیہ السلام نے بتا دیا ہے اور میں اپنی تاریخ وفات سے واقف ہوں۔ آپ کی وفات جمادی الاول ۳۰۵ھ میں واقع ہوئی اور آپ ماں کے قریب بمقام دروازہ کوفہ سر راہ دفن ہوئے۔

پھر آپ کی وفات کے بعد بواسطہ مرحوم حضرت امام علیہ السلام کے حکم سے حضرت حسین بن روح اس منصب عظیم پر فائز ہوئے جعفر بن محمد بن عثمان سعید کا کہنا ہے کہ میرے والد حضرت محمد بن عثمان نے میرے سامنے حضرت حسین بن روح کو اپنے بعد اس منصب کی ذمہ داری کے متعلق امام علیہ السلام کا پیغام پہنچایا تھا حضرت حسین بن روح کی کنیت ابوالقاسم تھی آپ محلہ نوبخت کے رہنے والے تھے آپ خفیہ طور پر بحکم امام ممالک اسلامیہ کا دورہ کیا کرتے تھے۔ آپ دونوں فرقوں کے نزدیک معتمد ثقہ صالح

علی مسجد میں سو رہے تھے، اتنے میں حضرت رسولِ کریم تشریف لائے، اور آپ نے فرمایا "قم یا دابة اللہ"۔ اِس کے بعد ایک دن فرمایا: "یا علی اذا کان اخر الزمان اخرجک اللہ الخ"۔ اے علی! جب دُنیا کا آخری زمانہ آئے گا، تو خداوندِ عالم تمھیں برآمد کرے گا۔ اس وقت تم اپنے دشمنوں کی پیشانیوں پر نشان لگاؤ گے۔ (مجمع البحرین ص۱۲۷) آپ نے یہ بھی فرمایا: کہ علیؑ "دابة الجنة" ہیں۔ لغت میں ہے کہ دابہ کے معنی پیروں سے چلنے پھرنے والے کے ہیں۔ (مجمع البحرین ص۱۲۷)

کثیر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آلِ محمدؐ کی حکمرانی جیسے صاحب ارجح المطالب نے بادشاہی لکھا ہے اُس وقت تک قائم رہے گی جب تک دُنیا کے ختم ہونے میں چالیس۴۰ یوم باقی رہیں گے۔ (ارشاد مفید ص۱۳۷ و اعلام الوریٰ ص۲۹۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چالیس۴۰ دن کی مدت قبروں سے مُردوں کے نکلنے اور قیامتِ کبریٰ کے لیے ہوگی حشر و نشر، حساب و کتاب، صور پھونکنا اور دیگر لوازمِ قیامتِ کبریٰ اسی میں ادا ہوں گے۔ (اعلام الوریٰ ص۲۹۵) اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو جنت کا پروانہ دیں گے۔ لوگ اُسے لے کر پُلِ صراط پر سے گزریں گے۔ (صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی ص۷۵ و اسعاف الراغبین ص۷۵ برحاشیہ نور الابصار) پھر آپ حوضِ کوثر کی نگرانی کریں گے۔ جو دشمنِ آلِ محمدؐ حوضِ کوثر پر ہوگا، اُسے آپ اُٹھا دیں گے۔ (ارجح المطالب ص۶۹۶) پھر آپ لواء الحمد یعنی محمدی جھنڈے کو جنت کی طرف لے چلیں گے، پیغمبرِ اسلامؐ آگے آگے ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء و صالحین اور دیگر آلِ محمدؐ کے ماننے والے پیچھے ہوں گے۔ (مناقب اخطب خوارزمی قلمی و ارجح المطالب ص۷۷۲) پھر آپ جنت کے دروازے پر جائیں گے اور اپنے دوستوں کو بغیر حساب داخلِ جنت کریں گے اور دشمنوں کو جہنم میں جھونک دیں گے۔ (کتاب شفا قاضی عیاض و صواعق محرقہ) اسی لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور بہت سے اصحاب کو جمع کر کے فرما دیا تھا کہ علی زمین اور آسمان دونوں میں میرے وزیر ہیں اگر تم لوگ خدا کو راضی کرنا چاہتے ہو تو علی کو راضی کرو، اس لیے کہ علی کی رضا خدا کی رضا اور علی کا غضب خدا کا غضب ہے۔ (مودة القربیٰ ص۵۵-۶۲) علی کی محبت کے بارے میں تم سب کو خدا کے سامنے جواب دینا پڑے گا اور تم علی کی مرضی کے بغیر جنت میں نہ جا سکو گے اور علی سے کہہ دیا کہ تم اور تمھارے شیعہ "خیر البریہ" یعنی خدا کی نظر میں اچھے لوگ ہیں۔ یہ قیامت میں خوش ہوں گے اور تمھارے دُشمن ناشاد و نامراد رہیں گے، ملاحظہ ہو (کنز العمال جلد۶ ص۲۱۸ و تحفہ اثنا عشریہ ص۶۰۴ تفسیر فتح البیان جلد ۱ ص۳۲۳)۔ والسلام!

سید نجم الحسن کراروی

ترجمہ مولانا صاحب پشاوری

میں اچھے بُرے زندہ کیے جائیں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عہد میں جو لوگ زندہ ہوں گے اُن کی تعداد چار ہزار ہوگی (غایۃ المقصود جلد ۱ صفحہ ۱۷۱) شہداء کو بھی رجعت میں ظاہری زندگی دی جائے گی تاکہ اس کے بعد جو موت آئے اُس سے آیت کے حکم "کل نفس ذائقۃ الموت" کی تکمیل ہوسکے اور انھیں موت کا مزہ نصیب ہوجائے (غایۃ المقصود جلد ۱ صفحہ ۱۷۳) اسی رجعت میں بوعدۂ قرآنی آلِ محمدؐ کو حکومت عامہ عالم دی جائے گی، اور زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جس پر آلِ محمدؐ کی حکومت نہ ہو، اس کے متعلق قرآن مجید میں "ان الارض یرثھا عبادی الصالحون" "و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلھم الوارثین" موجود ہے (حق الیقین صفحہ ۱۴۹)۔

اب رہ گیا یہ کہ کائنات کی ظاہری نگہداشت آلِ محمدؐ کے پاس کب تک رہے گی اس کے متعلق ایک روایت آٹھ ہزار سال کا حوالہ دے رہی ہے اور پتہ یہ چلتا ہے کہ امیر المومنینؑ، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیر نگرانی حکومت کریں گے اور دیگر آئمہ طاہرین اُن کے وزراء اور سفراء کی حیثیت سے ممالک عالم میں انتظام و انصرام فرمائیں گے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر امام علی الترتیب حکومت کریں گے۔ حق الیقین و غایۃ المقصود۔ حضرت علیؑ کے ظہور اور نظام عالم پر نگرانی کے متعلق قرآن مجید میں بصراحت موجود ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"اخرجنا لھم دابۃ من الارض" (پ ۲۰ رکوع)

علمائے فریقین یعنی شیعہ و سنی کا اتفاق ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں ملاحظہ ہو۔ میزان الاعتدال علامہ ذہبی و معالم التنزیل علامہ بغوی و حق الیقین علامہ مجلسی و تفسیر صافی علامہ محسن فیض اس کی طرف توریت میں بھی اشارہ موجود ہے۔ (تذکرۃ المعصومین صفحہ ۲۳۶)۔ آپ کا کام یہ ہوگا کہ آپ ایسے لوگوں کی تصدیق نہ کریں گے جو خدا کے مخالف اور اس کی آیتوں پر یقین نہ رکھنے والے ہوں گے۔ . . . وہ صفا اور مروہ کے درمیان سے برآمد ہوں گے ان کے ہاتھ میں حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰؑ کا عصا ہوگا۔ جب قیامت قریب ہوگی تو آپ عصا اور انگشتری سے ہر مومن و کافر کی پیشانی پر نشان لگائیں گے۔ مومن کی پیشانی پر "ھذا مومن حقا" اور کافر کی پیشانی پر "ھذا کافر حقا" تحریر ہوجائے گا۔ ملاحظہ ہو (کتاب ارشاد الطالبین اخوند درویزہ صفحہ ۴۰۰ و قیامت نامہ قدوۃ المحدثین علامہ رفیع الدین صفحہ ۸۔ علامہ بغوی کتاب مشکوٰۃ المصابیح کے صفحہ ۴۷۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض دوپہر کے وقت نکلے گا، اور جب اس دابۃ الارض کا عمل در آمد شروع ہوجائے گا تو باب توبہ بند ہوجائے گا اور اس وقت کسی کا ایمان لانا کارگر نہ ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت

ظہور کے بعد

ظہور کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوں گے۔ ابر کا سایہ آپ کے سرِ مبارک پر ہوگا، آسمان سے آواز آتی ہوگی کہ "یہی امام مہدی ہیں" اُس کے بعد آپ ایک منبر پر جلوہ افروز ہوں گے۔ لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیں گے اور دینِ حق کی طرف آنے کی سب کو ہدایت فرمائیں گے۔ آپ کی تمام سیرت پیغمبر اسلام کی سیرت ہوگی اور انہیں کے طریقہ پر عمل پیرا ہوں گے۔ ابھی آپ کا خطبہ جاری ہوگا کہ آسمان سے جبرئیل و میکائیل آکر بیعت کریں گے، پھر ملائکہ آسمانی کی عام بیعت ہوگی۔ ہزاروں ملائکہ کی بیعت کے بعد وہ ۳۱۳ مومنین بیعت کریں گے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہوں گے۔ پھر عام بیعت کا سلسلہ شروع ہوگا۔ دس ہزار افراد کی بیعت کے بعد آپ سب سے پہلے کوفہ تشریف لے جائیں گے، اور دشمنانِ آلِ محمدؐ کا قلع قمع کریں گے۔ آپ کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ ہوگا جو اژدھے کا کام کرے گا اور تلوار حمائل ہوگی (جلاء العیون، حیات مجلسی ص ۹۲) تواریخ میں ہے کہ جب آپ کوفہ پہنچیں گے تو کئی ہزار کا ایک گروہ آپ کی مخالفت کے لیے نکل پڑے گا، اور کہے گا کہ ہمیں بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں، آپ واپس جائیے یہ سن کر آپ تلوار سے اُن سب کا قصہ پاک کردیں گے اور کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔ جب کوئی بھی دشمن آلِ محمدؐ اور منافق وہاں باقی نہ رہے گا تو آپ ایک منبر پر تشریف لے جائیں گے اور واقعہ کربلا کا ذکر کریں گے یعنی مجلسِ حسینؑ پڑھیں گے۔ اُس وقت لوگ محوِ گریہ ہو جائیں گے اور کئی گھنٹے تک رونے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ پھر آپ حکم دیں گے کہ مشہدِ حسینؑ تک نہر فرات کاٹ کر لائی جائے اور ایک مسجد کی تعمیر کی جائے۔ جس کے ایک ہزار در ہوں، چنانچہ ایسا ہی کیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ زیارت سرورِ کائنات کے لیے مدینہ منورہ تشریف لے جائیں گے۔ (اعلام الوریٰ ص ۲۹۳، ارشاد مفید ص ۵۳۲ نور الابصار ص ۱۵۵)۔

قدوۃ المحدثین شاہ رفیع الدین رقمطراز ہیں کہ حضرت امام مہدیؑ جو علمِ لدنی سے بھرپور ہوں گے جب مکہ سے آپ کا ظہور ہوگا اور اس ظہور کی شہرت اطراف و اکناف عالم میں پھیلے گی تو افواج مدینہ و مکہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گی اور شام و عراق و یمن کے ابدال اور اولیا خدمت شریف میں حاضر ہوں گے اور عرب کی فوجیں جمع ہو جائیں گی، آپ اُن تمام لوگوں کو اس خزانہ سے مال دیں گے جو کعبہ سے برآمد ہوگا۔ اور مقام خزانہ کو "تاج الکعبہ" کہتے ہوں گے، اسی اثنا میں ایک شخص خراسانی عظیم فوج لے کر حضرت کی مدد کے لیے مکہ معظمہ کو روانہ ہوگا، راستے میں اس لشکرِ خراسانی کے مقدمۃ الجیش کے کمانڈر منصور سے نصرانی فوج کی ٹکر ہوگی، اور خراسانی لشکر نصرانی فوج کو پسپا کرکے

احسن المقال

جلد دوم

ترجمہ

منتہی الآمال

تالیف

ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ

مترجم

مولانا سید صفدر حسین قبلہ نجفی

امامیہ پبلیکیشنز ۱۔ نور چیمبرز گنپت روڈ لاہور پاکستان

پرواز کی۔

پس حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تجھے اس کے سپرد کرتا ہوں کہ موسیٰ کی والدہ نے حضرت موسیٰؑ کو جس کے سپرد کیا تھا۔ پس نرجس خاتون رونے لگیں تو آپؑ نے فرمایا خاموش رہو اور گریہ نہ کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے علاوہ کسی کے پستان سے دودھ نہیں پیئے گا اور بہت جلدی اسے تیرے پاس لوٹا دیں گے کہ جس طرح کہ موسیٰؑ کو مادر موسیٰؑ کی طرف پلٹا دیا تھا جس طرح کہ خدا فرماتا ہے کہ پس ہم نے موسیٰؑ کو اس کی ماں کی طرف پلٹا دیا تاکہ اس کی ماں کی آنکھیں روشن ہوں

پس حکیمہ نے پوچھا کہ یہ پرندہ کون تھا کہ صاحب الامرؑ کو آپؑ نے جس کے سپرد کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ روح القدس ہے جو کہ آئمہ علیہم السلام کے ساتھ موکل ہے جو انہیں خدا کی طرف سے موفق کرتا ہے اور خطا سے ان کی نگہداری کرتا ہے اور انہیں علم کے ساتھ زینت دیتا ہے۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ جب چالیس دن گزر گئے تو میں حضرتؑ کی خدمت میں گئی۔ جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ ایک بچہ گھر کے اندر چل پھر رہا ہے تو میں نے عرض کیا اے میرے سید و سردار یہ دو سال کا بچہ کس کا ہے۔ حضرتؑ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ اولاد انبیاء و اوصیاء جب امام ہوں تو وہ دوسرے بچوں سے مختلف نشوونما پاتے ہیں اور وہ ایک ماہ کا بچہ دوسرے ایک سال کے بچے کی طرح ہوتا ہے اور وہ شکم مادر میں بات کرتے ہیں۔ اور قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ملائکہ ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ہر صبح و شام ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

پس حکیمہ فرماتی ہیں کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں میں چالیس دن میں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتی یہاں تک کہ میں نے حضرتؑ کی وفات سے چند دن پہلے ان سے ملاقات کی تو انہیں مکمل مرد کی شکل و صورت میں دیکھ کر نہ پہچان سکی اور اپنے بھتیجے سے عرض کیا کہ یہ شخص کون ہے کہ آپؑ مجھے فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس بیٹھوں۔ فرمایا یہ نرجس کا بیٹا ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور میں عنقریب تمہارے درمیان سے جانے والا ہوں۔ تم اس کی بات کو قبول کرنا اور اس کے حکم کی اطاعت کرنا۔

پس چند دنوں کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے عالم قدس کی طرف کوچ کیا۔ اور اب میں ہر صبح و شام حضرت صاحب الامرؑ سے ملاقات کرتی ہوں اور جس چیز کا میں ان سے سوال کرتی ہوں وہ مجھے اس کی خبر دیتے ہیں اور کبھی میں سوال کرنے کا ارادہ کرتی ہوں اور وہ مجھے سوال کرنے سے پہلے جواب دے دیتے ہیں۔

اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں حضرت صاحب الامرؑ کی ولادت کے تین دن بعد ان کی ملاقات کی مشتاق ہوئی تو میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے مولا کہاں ہیں۔ فرمایا میں نے اسے اس کے سپرد کیا ہے جو ہماری اور تمہاری نسبت اس کا حقدار و اولیٰ ہے۔ لیکن اس کا

جزو نصاب جامعۃ المنتظر کی نہایت اہم تحقیقی کتاب

احسن المقال

جلد دوم

ترجمہ

منتہی الآمال

تالیف

ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ

مترجم

مولانا سید صفدر حسین قبلہ نجفی

امامیہ پبلیکیشنز ۱۷۔ نور چیمبرز گنپت روڈ لاہور پاکستان

پرواز کی۔

پس حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تجھے اس کے سپرد کرتا ہوں کہ موسیٰ کی والدہ نے حضرت موسیٰؑ کو جس کے سپرد کیا تھا۔ پس نرجس خاتون رونے لگیں تو آپؑ نے فرمایا خاموش رہو اور گریہ نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے علاوہ کسی کے پستان سے دودھ نہیں پیئے گا اور بہت جلدی اسے تیرے پاس لوٹا دیں گے کہ جس طرح کہ موسیٰؑ کو مادر موسیٰؑ کی طرف پلٹا دیا تھا جس طرح کہ خدا فرماتا ہے کہ پس ہم نے موسیٰؑ کو اس کی ماں کی طرف پلٹا دیا تاکہ اس کی ماں کی آنکھیں روشن ہوں

پس حکیمہ نے پوچھا کہ یہ پرندہ کون تھا کہ صاحب الامرؑ کو آپؑ نے جس کے سپرد کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ روح القدس تھا ہے جو کہ آئمہ علیہم السلام کے ساتھ متوکل ہے جو انہیں خدا کی طرف سے موفق کرتا ہے اور خطا سے ان کی نگاہداری کرتا ہے اور انہیں علم کے ساتھ زینت دیتا ہے۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ جب چالیس دن گزر گئے تو میں حضرتؑ کی خدمت میں گئی۔ جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ ایک بچہ گھر کے اندر چل پھر رہا ہے تو میں نے عرض کیا اے میرے سید و سردار یہ دو سال کا بچہ کس کا ہے۔ حضرتؑ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ اولاد انبیاء و اوصیاء جب امام ہوں تو وہ دوسرے بچوں سے مختلف نشوونما پاتے ہیں اور وہ ایک ماہ کا بچہ دوسرے ایک سال کے بچے کی طرح ہوتا ہے اور وہ شکم مادر میں بات کرتے ہیں۔ اور قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ملائکہ ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ہر صبح و شام ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

پس حکیمہ فرماتی ہیں کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں میں چالیس دن میں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتی رہی یہاں تک کہ میں نے حضرتؑ کی وفات سے چند دن پہلے ان سے ملاقات کی تو انہیں مکمل مرد کی شکل وصورت میں دیکھ کر نہ پہچان سکی اور اپنے بھتیجے سے عرض کیا کہ یہ شخص کون ہے کہ آپؑ مجھے فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس بیٹھوں۔ فرمایا یہ نرجس کا بیٹا ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور میں عنقریب تمہارے درمیان سے جانے والا ہوں۔ تم اس کی بات کو قبول کرنا اور اس کے حکم کی اطاعت کرنا۔

پس چند دنوں کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے عالم قدس کی طرف کوچ کیا۔ اور اب میں ہر صبح و شام حضرت صاحب الامرؑ سے ملاقات کرتی ہوں اور جس چیز کا میں ان سے سوال کرتی ہوں وہ مجھے اس کی خبر دیتے ہیں اور کبھی میں سوال کرنے کا ارادہ کرتی ہوں اور وہ مجھے سوال کرنے سے پہلے جواب دے دیتے ہیں۔

اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں حضرت صاحب الامرؑ کی ولادت کے تین دن بعد ان کی ملاقات کی مشتاق ہوئی تو میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے مولا کہاں ہیں۔ فرمایا میں نے اسے اس کے سپرد کیا ہے جو ہماری اور تمہاری نسبت اس کا حق دار و اولیٰ ہے۔ یعنی اس کا

ہے علاوہ ولادت کے وقت تک کوئی تغیر اس میں ظاہر نہ ہوا۔ اور کوئی شخص اس کے حالات سے مطلع نہ ہوا کیونکہ فرعون حاملہ عورتوں کے شکم حضرت موسیٰؑ کی تلاش میں چاک کر دیتا تھا۔ اور اس فرزند کی حالت بھی اس امر میں حضرت موسیٰؑ سے مشابہ ہے۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ ہم اوصیاء انبیاء کا حمل شکم میں نہیں بلکہ پہلو میں ہوتا ہے۔ اور رحم سے نہیں بلکہ اپنی ماؤں کی ران سے پیدا ہوتے ہیں، کیونکہ ہم نورانی ہیں۔ اس نے گندگی اور نجاست کو ہم سے دور کر رکھا ہے۔

حکیمہ کہتی ہے کہ میں نرجس کے پاس گئی اور یہ حالت اس کو بتائی، وہ کہنے لگی اے خاتون معظمہ میں اپنے میں کوئی اثر محسوس نہیں کرتی۔ پس میں رات وہیں رہی اور افطار کر کے نرجس کے قریب لیٹ گئی اور ہر گھڑی اس کی خبر گیری کرتی رہی اور وہ اپنی جگہ سوتی رہی۔ اور ہر لحظہ میری حالت بڑھتی جاتی تھی۔ اور اس رات باقی راتوں کی نسبت زیادہ میں نماز اور تہجد کے لئے اٹھی اور نماز تہجد ادا کی۔ جب میں نماز وتر میں پہنچی تو نرجس بیدار ہوئی اور وضو کر کے نماز تہجد بجا لائی۔ جب میں نے نگاہ کی تو صبح کاذب طلوع کر چکی تھی، پس قریب تھا کہ میرے دل میں اس وعدہ کے متعلق شک پیدا ہو جو حضرتؑ نے فرمایا کہ اچانک امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے کمرے سے آواز دی کہ شک نہ کرو اب اس کا وقت قریب آ گیا ہے۔

پس اس وقت میں نے نرجس میں کچھ اضطراب کا مشاہدہ کیا۔ پس میں نے اسے سینے سے لگایا اور اس پر اسمائے خدا پڑھے۔ دوبارہ آپؑ نے آواز دی کہ اس پر سورہ اِنَّا اَنزَلنَا کی تلاوت کرو۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے۔ کہنے لگی کہ مجھ میں اس کا اثر ظاہر ہو چکا ہے جو میرے مولا نے فرمایا ہے۔

پس جب میں نے سورہ اِنَّا اَنزَلنٰهُ فِي لَيلَةِ القَدرِ پڑھنا شروع کی تو میں نے سنا کہ وہ بچہ بھی شکم مادر میں میرے ساتھ پڑھتا ہے۔ اور اس نے مجھ کو سلام کیا تو میں ڈر گئی۔ حضرتؑ نے آواز دی کہ قدرت خدا پر تعجب نہ کرو، کیونکہ وہ ہمارے بچوں کو حکمت سے گویا کرتا ہے اور ہمیں بڑے ہوتے ہی زمین میں اپنی حجت قرار دیتا ہے۔

پس جب حضرت امام حسنؑ کی گفتگو ختم ہوئی تو نرجس میری آنکھوں سے غائب ہو گئی، گویا میرے اور اس کے درمیان پردہ حائل ہو گیا، پس میں فریاد کرتی ہوئی دوڑ کر امام حسنؑ کے پاس گئی۔ حضرتؑ نے فرمایا اے پھوپھی واپس جاؤ اسے اپنی جگہ پر پاؤ گی۔

جب میں واپس آئی تو پردہ ہٹ چکا تھا اور نرجس میں میں نے ایسا نور دیکھا کہ جس نے میری نگاہوں کو خیرہ کر دیا۔ اور حضرت صاحب الامرؑ کو دیکھا کہ وہ قبلہ رخ سجدہ میں زانو کے بل پڑے ہیں۔ اور اپنی شہادت کی انگلیاں آسمان کی طرف بلند کی ہوئی ہیں اور کہہ رہے ہیں اَشهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ جَدِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَاَنَّ اَبِي اَمِيرُ المُؤمِنِينَ وَصِيُّ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ؕ

اور ہم نے اس کا فدیہ ایک بڑی قربانی مقرر کی ہے۔

ذبحِ عظیم

مصنّف

سیّد اولاد حیدر فوق بلگرامی، اعلی اللہ مقامہٗ

ناشر:۔ مکتبۂ رضویہ 16/B شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ملنے کا پتہ:۔ حق برادرز۔ انارکلی، لاہور

قیمت مجلد تیس روپے 30/-

گریہ و زاری کی یہ نوبت پہنچ گئی تھی کہ مروان ابن الحکم جیسی شقی القلب
عداوت کے لئے مخصوص مشہور ہے ایک بار جنت البقیع کی طرف گزرا
اور ان کے نالہ و شیون کی جگر خراش آواز سن کر بے اختیار ہو گیا اور
دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔

حضرت علی اکبر علیہ السلام کی شہادت

حضرت عباس علیہ السلام شہید ہو جانے کے بعد جناب امام حسین علیہ السلام
کے پاس سوائے ایک فرزند دلبند کے جو علی اکبر کے نام سے مشہور
ہیں اور کوئی متنفس باقی نہیں رہا تھا۔ اب سامان جنگ کا ہو کر ترتیب
تھا کہ میدان کے لئے تیار ہو جائے حضرت علی اکبر علیہ السلام کے امور
میں علامہ کنتوری مدظلہ تحریر فرماتے ہیں۔

المشہور من القابہ علی الاکبر وھو الاوسط من ابناء الحسین
علیہ السلام ویکنی بابی الحسین وامہ تسمی بام لیلی بنت میمونۃ
بنت ابوسفیان وقتل فی ذلک الیوم علی ما رواہ محمد بن
ابی طالب ثمانیۃ عشر سنین وفی نور العین
سنا ماصبیانہ وطفانہ وکیف ماکان نامۃ لیست تشہد
باربکا علیہ الاتفاق ما تقتضی اعلی اللہ علیہ السلام کان اشبہ
الناس خلقا وخلقا ومنطقا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یاتی فی ... الحسین علیہ السلام حیث انت الی ... النبی
کانت ... زینب بنت علی علیہا السلام کما ... محمد بن ...
النسب ... تربیۃ لزینب علیہا السلام ...

مشہور لقب تھا حضرت علی اکبر علیہ السلام کا ہے اور وہ منجھلے بیٹے تھے۔
جناب امام حسین کے کنیت انکی ابوالحسن تھی۔ مادر گرامی آپکی کا نام لیلی
تھیں اور وہ میمونہ بنت ابوسفیان کی بیٹی تھیں اس لحاظ سے آپ یزید کے
بھانجے تھے یعنی یزید کی نواسی کے بیٹے تھے اور سن شریف آپ کا
اس روز تک بروایت محمد ابن ابیطالب کے اٹھارہ برس کا تھا۔ اور
مادر گرامی آپکی کا نام لیلی تھیں اور یہی مشہور بھی ہے۔ ملا ابو اسحاق نے
اپنے ... الحسین میں آپ کی مادر گرامی کا نام شہربانو اور عائشہ بھی لکھا
ہے شاید یہ نام اصلی ہوں۔ اور ام لیلی کنیت ہو۔ بہرکیف
آپ کی مادر گرامی کا کوئی نام کیوں نہ ہو مگر حضرت شہربانو علیہا السلام
اپکی والدہ نہیں تھیں۔ چنانچہ اس پر علمائے انساب کا اتفاق ہے

اور اس پر بھی مورخین کا اتفاق ہے کہ حضرت علی اکبر علیہ السلام
صباحت۔ اخلاق اور گویائی میں جناب رسالتماب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے نہایت مشابہ تھے۔ چنانچہ وہ دعا جو جناب
امام حسین علیہ السلام نے بر وقت رخصت حضرت علی اکبر علیہ السلام
کے واسطے بعرض جہاد درگاہ خدا میں کی ہے اس میں یہی الفاظ
ارشاد فرمائے ہیں اور جناب سیدہ زینب بنت امیرالمومنین علی ابن
ابیطالب علیہا السلام نے ان کی پرورش فرمائی تھی جیسا کہ مشہور ہے
اور شاید ان کی مخصوص پرورش فرمانے کا سبب یہ ہو کہ حضرت
زینب سلام اللہ علیہا اپنے نانا کی شبیہ کی تعظیم کی رعایت سے آپکی
کفیل ہوئی ہوں۔ علامہ ابن شہر آشوب بذیل ذکر جناب علی اکبر
علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

وکان مطیعا لابیہ متدینا عارفا بالاحکام والسنۃ بطلا
ضرغاما واثقا علی اللہ سبحانہ ... لا یقل لہ
فی الحسن والجمال

حضرت علی اکبر علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار کے بہت بڑے فرمانبردار تھے
بڑے دیندار تھے احکام قرآن و حدیث کو خوب جانتے تھے بہادر تھے
اپنے تمام امور میں خدائے سبحانہ و تعالی پر تکیہ کرتے تھے بڑے حسین
بڑے خوبصورت بڑے دانا تھے حسن و خوبی میں ان کا نظیر کوئی نہ تھا
علامہ کنتوری مدظلہ جناب میرن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ کی اسناد
سے تحریر فرماتے ہیں ... فی مختصر الانساب علی ما نقل ... ان
فی ... ان اھل الشام اعطوا ... امانا من القتل لانہ
کان ابن بنت البنت لابی سفیان فلم یقبلہ وقال وجاھۃ
جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعظم من وجاھۃ
آل ابوسفیان۔ مختصر الانساب کی اسناد سے میرے استاد علیہ مکان جناب
میرن صاحب قبلہ مرحوم اعلی اللہ مقامہ نے مجالس مجید میں نقل کیا ہے
کہ اہل شام حضرت علی اکبر علیہ السلام کے واسطے امان لائے تھے اسلئے کہ وہ
ابوسفیان کی نواسی کے بیٹے تھے لیکن آپ نے اسکو منظور نہ کیا اور فرمایا
کہ میرے جد بزرگوار محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منزلت آل ابوسفیان
کی وجاہت سے کہیں زیادہ ہے۔

حقیقت میں یہ امان ایسی ہی تھی جیسی حضرت عباس علیہ السلام
اور ان کے بھائیوں کو شمر ملعون اپنی قرابت کی وجہ سے دینا چاہتا تھا۔

ونحن عترة رسول الله الاقربون ثم
نحن اهله الطيبون واحد الثقلين
ونحن امان اهل الارض كما ان النجوم
امان لاهل السماء ونحن الذين فينا نزل
الكتاب وفينا الهبوط ... حقه
شيعتنا في الناس ... بعدنا
... اوزارنا ... يوم القيامة

وعدنا ... الله في الارض ونحن
وفينا المهدي ... بالخير ونحن
الذين ... الاكرام ونحن
مجالس رسول الله ... يكره
الا ... ويتقيه ...
على الناس ... والله ...
ومنا ... يوم القيامة ... عشرة
بينة ... الى ...

ہم بنی ہاشم میں سے ہیں جو آل ہاشم ہیں اور جب میں لڑائی کے لئے لوگوں کو
للکارتا ہوں تو ہمارے جد بزرگوار جناب رسول کریم ہیں اور ہم
خدا کے چراغ روشن ہیں دنیا میں اور حضرت فاطمہ بنت اسد ہماری
دادی گرامی ہیں اور جناب جعفر جن کا لقب ذوالجناحین ہے ہمارے چچا ہیں
اور کتاب خدا ہمارے گھروں میں نازل ہوئی ہے جس میں احکام الٰہی اور
فرمان ارشاد و ہدایت کے تمام ذکر ہیں اور ہم ظاہری و باطنی طور
پر تمام خلائق کیلئے امان الٰہی ہیں اور ہم ہی مالکان حوض کوثر
ہیں اور ہماری ہی محبت کی وجہ سے لوگوں کو ساقی کوثر جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے نصیب ہوگا ہم میں سے کوئی انکار
نہیں کر سکتا کہ قیامت کے دن حوض کوثر پر کوئی پیاسا نہیں
رہیگا جو جناب حیدر کرار علیہ السلام کے ہاتھ سے کوثر کا سیراب نہ ہو
وہ ایسے منصوص الاطاعت امام ہیں جن کی محبت کرنے والے
ہیں خداوند تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر واجب کر دیا ہے اور جو اس شخص پر
ہی جو ... کو بُرا کہا ... اور ہمارے دوست تمام لوگوں سے افضل
ہیں اور ہمارے دشمن قیامت کے دن سب سے زیادہ گھاٹا اٹھانے
والے ہیں پس قیامت میں جانا ہے صرف ان لوگوں کے واسطے
مخصوص ہے جو ہمارے ہوں گے لہذا ہمارے مزار کی زیارت کرنے والے
جنات عدن میں ایسی راحت میں ہوں گے جو کبھی ختم نہ ہوگی
جناب امام حسین علیہ السلام اس وقت اسی گھوڑے پر سوار تھے
جس کا نام مرتجز تھا۔ مورخین نے اس گھوڑے کے نام
میں اختلاف کیا ہے۔ اکثر نے ذوالجناح بتایا ہے اور بعض نے
لزاز۔ وہم مستوفی اس گھوڑے کا نام میمون کہتے ہیں اور حضرت
زینب سلام اللہ علیہا کے اشعار میں اس نام کے شواہد ہیں ... دیکھئے

مقام پر لکھتے ہیں کہ محمد صاحب تاریخ التواریخ کی خاص تحقیق یہ ہے کہ
ذوالجناح ہی گھوڑا جناب امام حسین علیہ السلام کی سواری میں اس
وقت تھا اور یہ اختلافات مشہور ہیں۔ واللہ اعلم

ان تمام مصائب کے علاوہ جن کا تذکرہ کیا جا چکا ہے روایات سے پایا جاتا ہے کہ
امام حسین علیہ السلام نے عدم آمادگی نہیں فرمائی بلکہ جس طرح آغاز جنگ
کے وقت ان کے ارشاد و ہدایت اور نصیحت کے متعلق ایک فصیح و بلیغ
اور معنی خیز خطبہ ارشاد فرمایا تھا اسی طرح اختتام جنگ کے موقع
پر بھی ویسا ہی موثر خطبہ ارشاد فرمایا گیا جو گمراہان ضلالت سامنے
تھے ہدایت کا کام دیتا۔

اگر اس بدبخت قوم کو سعادت و شقاوت کا کچھ بھی حصہ ملا ہوتا تو
ضرور اس کے مضامین سے متاثر ہوتے ہم اس خطبہ کو تاریخ
طبری جلد ۶ صفحہ ۲۲۸ روضۃ الصفا اور تاریخ اعثم کوفی کے
ترجمہ سے نقل کرتے ہیں۔

ایہا الناس تم میں سے جو جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا
وہ جان لے اور جو جانتا ہے وہ پہچان لے کہ میں نواسہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ ہوں۔ وصی رسول زوج بتول امیر المومنین
علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا فرزند اور جناب سیدۃ النساء العالمین
بنت حضرت سید المرسلین سلام اللہ علیہم اجمعین کا پارۂ جگر ہوں
میں پہلا جو اسلام میں آیا وہ میرے والد ماجد علی مرتضیٰ ہیں
اور میرے چچا جعفر طیار ہیں۔ ان لوگوں میں کسی کو نہ باپ پر اتنا
فخر ہے جتنا مجھکو اور تم لوگوں کو بھی اچھی طرح معلوم ہوگا
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم ہی دونوں بھائیوں
کے حق میں ارشاد فرمایا ہے الحسن والحسین علیہما السلام
سیدا شباب اہل الجنۃ۔ حضرت حسن و حسین علیہما السلام
سردار جوانان اہل بہشت ہیں۔ اور اگر تم اس وقت میرے اس کہنے
کو جھوٹ جان لو کیں اس پر یقین کامل رکھتا ہوں کہ خدائے عزوجل
کے نزدیک جھوٹ بولنا حرام ہے۔ میں نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں
بولا اور نہ کسی سے دغا۔ فلاں اگر کسی مومن کو آج تک نا راض کیا
ذکر خدا تعالیٰ۔ اگر تم میرے کہنے کا اعتبار نہ کرو تو بہت سے صحابی
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمہاری جماعت میں موجود
ہیں۔ ان سے پوچھ لو کہ انہوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مثل اهل بیتی کمثل سفینة نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها غرق

ماشاء الله کیا کتاب لاجواب باصواب لاثانی ہے بابرکت ہے کہ جسمیں حال خیریت مآل حضرات چہاردہ معصوم علیہم السلام مفصل از یوم ولادت تا شہادت کے موشگافی کے ذریعہ سے حکایات آخر تحریر ہے

[illegible]

مشہور بہ

[illegible]

من تصنیف ماہر علوم النقلی و العقلی ... ذی شان رشک سحبان فخر حسان والا مناقب سید ... حسین خان صاحب بہادر قائم مقام ... ضلع رای بریلی ... تصنیف کتاب فی الحکم

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بخوش اسلوبی چھپی

جدول حالات جناب امام حسین علیہ السلام متعلقہ مجلس پنجم

اسم مبارک	حسین	تعداد اولاد	پسر ۶: علی اکبر، علی اصغر، عبداللہ، ابراہیم، محمد، جعفر، عمر — دختر ۴: فاطمہ کبریٰ، زینب، سکینہ، فاطمہ صغریٰ
کنیت	ابو عبد اللہ	نقش نگین	ان اللہ بالغ امرہ
لقب	سید الشہدا	یوم و تاریخ ماہ و سال شہادت	روز شنبہ دہم محرم ۶۱ھ
جائے تولد	مدینہ منورہ	جائے شہادت	کربلائے معلے
یوم و تاریخ ماہ و سال تولد	یوم پنجشنبہ ۳ شعبان ۴ھ مدت حمل آپ کی چھ ماہ دیکھی گئی	سبب شہادت	عداوت یزید لعین کے سبب شمر لعین نے خنجر سے مارا
نام والد ماجد	علی علیہ السلام	سن شریف	۵۷ برس ۵ مہینہ ۷ یوم
نام والدہ بزرگوار	فاطمہ بنت رسول	بادشاہ وقت	یزید لعین
حاکم وقت پیدائش	یزدجرد	مدت امامت	۱۰ سال ۱۰ یوم
تعداد ازواج	۵ نفر علاوہ کنیزان: شہر بانو مادر عابدیں، ام لیلیٰ مادر علی اکبر، رباب مادر عبد اللہ و سکینہ و علی اصغر، ام اسحاق مادر فاطمہ صغریٰ، قضاعیہ مادر جعفر	جائے دفن	کربلائے معلے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اور اس شخص سے بہتر بات کس کی ہو سکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں یقیناً اللہ کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد في شرح العقائد

جس میں

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم، احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر فرقہ ہائے اسلام کے بعض عقائد کا ناقابل تردید براہین ساطعہ سے شیعہ اصول و عقائد کی برتری واضح کی گئی ہے اور ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے جملہ شکوک و شبہات کو عقل و نقل کی رو سے علوم قدیمہ اور جدیدہ کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

سرکار صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شیخ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمۃ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ دام ظلہ العالی علی یعسوب المومنین

۲۹۶-بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ناشر: الغدیر پرنٹنگ پریس بلاک نمبر ۲ سرگودھا فون ۱۰۲۴۲

یعنی ذلك فی الرجعة وذلك انه یقول بعد ذلك لیبین لهم الذی اختلفوا فیه	یہاں اٹھائے جانے سے رجعت میں اٹھانا مراد ہے کیونکہ اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔ اس لئے ان کو اٹھائیگا تاکہ ان سوالات پر وہ بات واضح کردے جس کی بابت یہ لوگ باہم اختلاف کرتے ہیں

ولیست الاخبار فی الصراط والمیزان ونحوها مما یجب الاذعان به اکثر عدداً واوضح سنداً واصرح دلالة وانصع مقالة من اخبار الرجعة والاختلاف فی خصوصیاتها لا یقدح فی حقیقتها لکونه کالاختلاف فی خصوصیات الصراط والمیزان ونحوها فیجب الایمان باصل الرجعة اجمالاً وان بعض المؤمنین وبعض الکفار یرجعون الی الدنیا وایکال تفاصیلها الیهم علیهم السلام والاحادیث فی رجعة امیر المؤمنین والحسین متواترة معنیً وفی باقی الائمة قریبة من التواتر وکیفیة رجوعهم هل علی الترتیب او غیره فکل علمها الی الله سبحانه والی اولیائه (ع)

آیات متکاثرہ، اخبار متواترہ اور سیرت سے شیعہ علماء متقدمین و متاخرین کے کلام سے تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ اصل رجعت برحق ہے۔ اس میں ہرگز کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اور اس کا منکر زمرۂ ایمان سے خارج ہے۔ کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات مذہب امامیہ میں سے ہے۔ صراط و میزان وغیرہ وہ امور آخرویہ جن پر ایمان رکھنا واجب ہے کے متعلق جو روایات وارد ہیں وہ ان روایات سے جو عقیدۂ رجعت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں، نہ سند کے لحاظ سے زیادہ معتبر ہیں اور نہ عدد کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔ اور نہ دلالت کے لحاظ سے زیادہ واضح ہیں۔ رجعت کے بعض خصوصیات میں اختلاف کا ہونا اصل رجعت کی حقانیت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ جس طرح کہ صراط و میزان وغیرہ امور کی خصوصیات میں اختلاف موجود ہے (جس کی تفصیل بعد میں بیان ہوگی) لہٰذا اصل رجعت پر ایمان رکھنا ضروری ہے کہ اس میں بعض مخلص مومن اور بعض خالص کافر دوبارہ زندہ ہوں گے اور اس کے باقی تفصیلات کو آئمہ اطہار کے سپرد کرو۔ حضرت امیر المومنین اور جناب سید الشہداء کی رجعت کے بارے میں تو احادیث تواتر معنوی تک پہنچے ہوئے ہیں اور باقی آئمہ طاہرین کی رجعت کے متعلق قریب بتواتر ہیں۔ باقی رہا یہ امر کہ جب وہ تشریف لائیں گے تو کیا اسی ترتیب سے تشریف لائیں گے یا بے ترتیب اور بہ سابقہ ترتیب کے خلاف؟ اس کے متعلق [illegible] اس کا علم خدا اور اس کے اولیاء علیہم السلام کے سپرد کرو۔

رجعت کے بارے میں بعض شبہات کے جوابات

آخر کلام میں رجعت کے متعلق بعض شبہات کا ازالہ کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

پہلا شبہ اور اس کا جواب: [illegible] آخر عقیدۂ رجعت میں کیا فائدہ ہے کہ ہم اس کے قائل ہوں [illegible]

هذه الآية فلا تسبوهم فانهم يسبوا عليكم وقال الصادق من سب ولي الله فقد سب الله ومن سب الله اكبه الله على منخريه في نار جهنم وقال النبي لعلي من سبك يا علي فقد سبني ومن سبني فقد سب الله والتقية واجبة لا يجوز رفعها الى ان يخرج القائم فمن تركها قبل خروجه فقد خرج عن دين الله تعالى وعن دين الامامية وخالف الله ورسوله والائمة

ان لوگوں پر سب وشتم نہ کرو ورنہ یہ لوگ تمہارے خدا پر سب وشتم کر دیں گے۔ پھر فرمایا جو شخص ولی خدا پر سب کرتا ہے اس نے گویا خداوند عالم کو برا کہا۔ اور جس نے خدا کو برا کہا خدا تعالیٰ اسے ناک کے بل آتش جہنم میں اوندھا ڈال دے گا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر علیہ السلام سے فرمایا یا علیؑ! جو شخص تم پر سب کرتا ہے وہ مجھ پر سب کرتا ہے اور جو مجھ پر سب کرتا ہے وہ خدا پر سب کرتا ہے۔ تقیہ واجب ہے اور حضرت قائم آل محمدؑ کے ظہور تک اس کا ترک کرنا جائز نہیں جو شخص آپ کے ظہور سے پہلے تقیہ ترک کرے گا وہ دین خدا یعنی مذہب امامیہ سے خارج ہو جائے گا۔ اور خدا و رسولؐ و آئمہ ہدیٰ کا مخالف متصور ہوگا۔

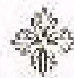
کرتے رہتے ہیں حالانکہ یہ ایک فطری امر ہے جسے بلا امتیاز مذہب وملت ہر ضعیف وکمزور انسان اپنی نگہداشت اور مال وجان کی حفاظت کے لئے ضرور عمل میں لاتا رہتا ہے۔ ومن یکفر مکرھا باللسان وقلبه مطمئن بالایمان اگر کمزور وناتواں انسان بوقت ضرورت تقیہ سے کام نہ لیں تو وہ ختم ہو جائیں اسلام جو کہ دین فطرت ہے۔ اس کے متعلق یہ کس طرح متصور ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کے اس فطری حق کو اس سے سلب کرلے اور اس فطری تقاضے کو حرام قرار دے دے۔ یہی وجہ ہے کہ بانی اسلام اور ان کے اوصیاء علیہم السلام نے تقیہ کو نہ صرف جائز ہی نہیں بتایا بلکہ اس کی اہمیت پر بہت کچھ زور بھی دیا ہے چنانچہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ ما علی وجه الارض من شیء احب الی من التقیة بخدا روئے زمین پر مجھے تقیہ سے زیادہ کوئی چیز بھی محبوب نہیں ہے۔ (اصول کافی) بلکہ یہاں تک فرمایا کہ لا دین لمن لا تقیة له (اصول کافی) جس میں تقیہ نہیں اس میں کوئی دین نہیں ہے۔

تقیہ کے جواز پر آیات متکاثرہ اور اخبار متظافرہ بلکہ متواترہ کتب فریقین میں موجود ہیں بنابر اختصار ہم ذیل میں چند آیات واخبار پیش کرتے ہیں۔

جواز تقیہ کی پہلی آیت

ارشاد قدرت ہے۔ من کفر باللہ من بعد ایمانه الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرا فعلیهم

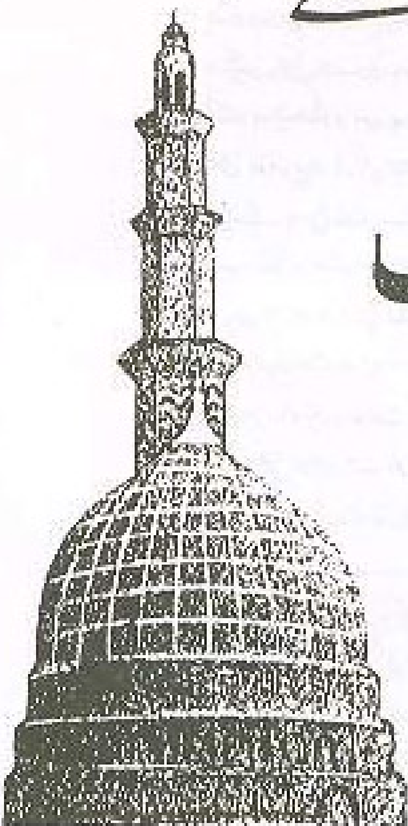
عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ



وہ غیب داں ہے اور اپنی غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس پیغمبر کو پسند فرماتے۔ الجن ۲۷

مِصْبَاحُ الْهُدٰی فِیْ عَظْمَةِ الْمُصْطَفٰی

عَالِمُ الْغَیْب



مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

الناشر: جعفریہ دار التبلیغ ۔ افضال روڈ ۔ سانده کلاں ۔ لاہور

امر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس سے متفرد ہے بندوں کو اس کے حصول کا کوئی طریقہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ بطریق وحی یا الہام کے بتائے یا بطریق معجزہ یا کرامات کے استدلال کرنا علامت ہے جس میں ممکن ہوا اس لئے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے کہ چاند کے ہالہ کو دیکھ کر کوئی غیب کا مدعی بن کر کہے کہ پانی برسے گا یہ کفر کی علامت ہے۔

تعالیٰ لا سبیل الیہ لعباد الاعلام او الہاما بطریق المعجزۃ او الکرامۃ او ارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن فیہ ذلک ولھذا ذکر الفتوی ان قول القائل عند رؤیۃ ھالۃ القمر یکون مطرا مدعیا علم الغیب بعلامۃ الکفر

عقائد حنفیہ کے ترجمان کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ خدا اپنے بندوں کو معجزے اور کرامات کے طور پر وحی اور الہام کے ذریعے غیب کی تعلیم دے دیتا ہے۔

کتب شیعہ میں اس آیت کے ذیل میں یہ روایات تحریر ہیں کہ:

(۶) امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں "ومن ارتضاہ" سے مراد نبی کریم ہیں۔ کتاب خرائج میں ہے کہ امام علیٰ رضا نے فرمایا۔ کہ حضور صلعم خدا کے مرتضیٰ ہیں اور ہم اس رسول کے وارث ہیں۔ جسے خدا نے جو چاہا اپنے علم غیب سے آگاہ کیا پس ہم پہلے اور قیامت تک آنے والے واقعات کو جانتے ہیں۔ اصول کافی جلد ۱ ص ۲۵۶

عن الباقر ھذہ الآیۃ قال وکان محمد "ممن ارتضاہ" وفی الخرائج عن الرضا فیھا فرسول اللہ عند اللہ مرتضیٰ و نحن ورثۃ ذلک الرسول الذی اطلعہ اللہ علی ما یشاء من غیبہ فعلمنا ما کان وما یکون الی یوم القیامۃ تفسیر صافی ص ۵۴۶

قرآن مجید کی اس آیت میں "من رسول" سے مراد حضرت علی ہیں کیونکہ حضرت علی واقعی رسول کا حق ہیں (تفسیر برہان جلد ۱ ص ۳۹۴)

"عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ" من رسول یعنی علیا المرتضیٰ من رسول وھو منہ

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسی سے فرمایا: انا ذلک المرتضیٰ من الرسول الذی اظھرہ علی غیبہ کہ اس آیت میں اس رسول سے مرتضیٰ میں ہوں جس پر غائب کو ظاہر کیا گیا ہے۔ مراۃ الانوار ص ۲۴۴

(۷) مجلسی محمد باقر مراۃ العقول ص ۱۸۶ نولکشور لکھنؤ

علامہ طبرسی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے

قال طبرسی من الرسول فانہ یستدل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

کتاب مستطاب

تجلیاتِ صداقت

بجواب

جلد دوم

آفتابِ ہدایت

تصنیف لطیف

صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار علامہ الحاج الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر مد ظلہ

ناشر

مکتبہ اصغریہ: امام بارگاہ بلاک نمبر ۷ سرگودھا

ہفت روزہ "صادق" ۱۸، نور چیمبرز گنپت روڈ۔ لاہور

کا وقت ظہور معین کرنے والے جھوٹے ہیں جھوٹے ہیں (اصول کافی) خواہ اس کی وجوہ وہ ہوں جو مؤلف نے آفتاب کے صفحہ ۲۳ پر اصول کافی سے نقل کی ہے یا وہ وجوہ ہوں جو موصوف نے صفحہ ۲۲ پر علامہ حائری کی غایۃ المقصود سے پیش کی ہیں یا وہ اسباب ہوں جو ثالث عشر بحار، العبقری الحسان، نجم ثاقب اور کمال الدین و اتمام النعمۃ وغیرہ کتب میں مذکور ہیں ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ ہمارا کام تو بموجب ارشاد امام زمانہ "اکثروا الدعاء بتعجیل الفرج فان فیہ فرجکم" دعا کرنا ہو سکتا ہے۔ میرے ظہور کی تعجیل کی دعائیں کرو کیونکہ اسی میں تمہاری کشائش ہے۔ (احتجاج طبرسی) ان کے تعجیل ظہور کی دعا کرنا ہے وبس۔ ع

درجمہ ایں مباحث لب شنیدہ یا فرشتہ

بہرکیف ع

اسرار خدا را نہ تو دانی و نہ من

ایں حرف معما نہ تو خوانی و نہ من

ایک غلط فہمی کا ازالہ

مگر مؤلف کا صفحہ ۲۰ پر بیان کردہ وجوہ سے یہ استنباط کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کہ خدا شیعوں پر ناراض ہے کیونکہ امام کے ظہور کا فائدہ صرف شیعوں کو نہیں بلکہ تمام دین اسلام بلکہ تمام اہل عالم امکان کو پہنچتا ہے۔ اس لئے ان کے عدم ظہور میں جو سب کو دخل ہے حقیقت یہ ہے کہ وجودہ لطف و تصرفہ لطف آخر و عدمہ منا (شرح تجرید) آہ۔ شامت اعمال و صرف جمہور ... بہرحال اس تاخیر و تعویق کا سبب ہم ہی ہیں اس میں خدا اور امام کا ہرگز کوئی قصور نہیں ہے انا است کہ بر ما است ع اے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست۔

ایک ضروری وضاحت

مؤلف نے جو قلیل انصار امام کی تعداد تین سو تیرہ بتا کر یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ چونکہ تمام دنیا میں اتنے شیعہ موجود نہیں ہیں اس کے متعلق پہلی گزارش تو یہ ہے کہ روایات میں یہ کہیں درج نہیں ہے کہ جب اتنے شیعہ ہو جائیں گے تو اس وقت فوراً امام ظہور فرمائیں گے بلکہ حدیث میں صرف اتنا درج ہے کہ امام کے ظہور کے وقت ان کے مخصوص اصحاب کی تعداد اتنی ہوگی تعداد ... ہوگی لہذا اس سے یہ نتیجہ ہرگز برآمد نہیں ہوتا جو مؤلف برآمد کرنا چاہتے ہیں۔ دوم یہ کہ ہم اس سے پہلے صحیفہ میں ثابت کر چکے ہیں کہ ہر گروہ و جماعت میں نام نہاد آدمی زیادہ اور حقیقی بالکل بہت قلیل ہوا کرتے ہیں اس میں کسی قوم کی کوئی تخصیص نہیں ہے قرآن شاہد ہے کہ حضرت موسیٰ نے میقات پروردگار کیلئے ستر ہزار آدمیوں میں سے ستر آدمی منتخب کئے ... ستر آدمی چنے تھے جو امتحان میں سب ناکام ہو گئے۔ ... بحوالہ ... الاصول ... الشافی۔

انسائیکلوپیڈیا حضرت علی

ارجح المطالب فی علی بن ابی طالب

جلد ۲

وسیلۃ النجاۃ

مصنف

محقق وحید جناب مولانا الطاف حسین کربلائی

جعفریہ دار التبلیغ امام بارگاہ

لاہور

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دریائے نیل کے پاس پہنچے تو گھبرانے لگے خدا نے فرمایا مت گھبراؤ میری توحید، محمد کی نبوت اور علی کی ولایت کا ذکر کرو دریا میں راستہ خود بخود بن جائے گا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی نسخے کو استعمال کیا اور فرمایا اللّٰھم بجاھھم جوزنا علی متن ھذا الماء حضرت موسیٰ کا یہ کہنا تھا کہ راستہ خود بخود بن گیا اور حضرت موسیٰ اپنی قوم سمیت دریا سے یوں گزر رہے تھے جیسے دریا نہ تھا صحرا تھا۔

(۱۸) ملا کاشانی فتح اللہ تفسیر منہج الصادقین جلد ۷ ص۱۵۱

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضرت سلیمان کے دربار میں تخت بلقیس کو ملک سبا سے کس نے حاضر کیا تو حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم کے ذریعے حضرت علیؑ نے حاضر کیا۔

عن عبد اللہ بن سلام انہ سئل النبی من الذی اتی بعرش بلقیس من السباء واحضرہ عند سلیمان فقال لہ النبی احضر کا علی بن ابی طالب باسم من اسماء اللہ العظام

(۱۹) البحرانی سید ہاشم ۱۱۰۶ھ البرہان ص۴۳

میں وہی علی ہوں جس نے قوم عاد، ثمود، اصحاب رس اور ان کے مابین بہت زیادہ اقوام کو ہلاک کیا اور میں ہی وہ علی ہوں جس نے جابروں کو ذلیل کیا میں ہی صاحب مدین ہوں اور فرعون کو ہلاک کرنے والا ہوں اور حضرت موسیٰ کو نجات دینے والا ہوں

طبع قدیم

قال علی انا الذی اھلکت عاداً وثموداً واصحاب الرس وقروناً بین ذلک کثیراً وانا الذی ذللت الجبابرۃ وانا صاحب مدین ومھلک فرعون ومنجی موسیٰ۔

(۲۰) یہ عبارت مختصر البصائر ص۳۳ اور طوالع الانوار کے ص۹۹ پر بھی ہے۔

(۲۱) دربندی اکسیر العبادات ص۳۶

حضرت علی فرماتے ہیں کہ نمرود کی آگ میں میں حضرت ابراہیم کے ساتھ تھا میں حضرت موسیٰ کے بھی ساتھ تھا اور ان کو تورات کی تعلیم میں نے دی، میں حضرت عیسیٰ کے ساتھ تھا اور انہیں انجیل کی تعلیم

قال علی کنت مع ابراھیم فی نار نمرود وجعلتہ علیہ برداً وسلاماً وکنت مع موسیٰ وعلمتہ التوراۃ ومع عیسیٰ وعلمتہ الانجیل

ذاکرین عظام و مقررین کیلئے

نایاب تحفہ



المجالس الفاخرہ

فی

اذکار العترۃ الطاہرہ

علامہ حسین بخش جاڑا

ہوئی چنگاریاں ایک دن فتنہ کی ہوا سے سلگیں گی اور حسد کے شعلے فروزاں اتحاد و یگانگت
کو افتراق کی راکھ میں تبدیل کر دیں گے۔ زمانۂ رسالت میں شیعوں کے وجود کی خبر ما ینطق
عن الہوٰی کے دہن مبارک سے صادر ہوئی۔ اس فرقہ کے صرف ظہور کی نہیں بلکہ جنتی،
کامیاب اور علی الحق ہونے کی خبر حضرت نبی زبانِ رسالت سے ظاہر ہوئی۔

اس کے ساتھ یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ حضرت علیؑ کے مقابل جب سے پیدا ہوئے
اور جب سے لوگوں نے حضرت علیؑ سے اختلاف کیا اور مقابلہ میں آئے خواہ صرف باتوں
میں یا نظریات و عملیات میں اس وقت سے حضرت علیؑ کے ساتھیوں کو شیعہ علیؑ کا خطاب
ملا۔ کیونکہ شیعہ پیروکار، مددگار اور محب کو کہتے ہیں۔ جب کسی نے حضرت علیؑ سے مقابلہ کیا
اختلاف کیا تو کچھ لوگ حضرت علیؑ کے مخالف ہو گئے اور کچھ موافق جو موافق تھے وہ شیعہ علیؑ
کہلائے اب یہ اختلاف و تقابل کہیں بھی ہو خواہ سقیفہ بنی ساعدہ میں ہو۔ یا مسجد نبوی میں
مدینہ میں ہو یا یمن میں ہو جنگ جمل میں ہو یا صفین و نہروان میں ہر جگہ جناب علی کے موافق
اور ساتھی موجود تھے اور وہ شیعہ علی کہلاتے تھے۔ لہٰذا شیعہ فرقہ کا وجود حضرت علی علیہ السلام
کے زمانہ سے ہے۔ اور یہ فرقہ اس وقت ظاہر ہوا جب جناب علیؑ سے لوگوں نے
اختلاف و تقابل کیا۔

بقیہ حاشیہ ۔۔ لی ہوئی کیونکہ جنہوں نے علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار کیا بلکہ نبوت کے
کی شرطوں میں ولایت علی ایک شرط ہے۔ اور جب شرط نہ ہو تو مشروط مفقود ہو جاتا ہے۔ اجماعاً کو
نبوت علی نہیں مگر اقرار نہ کریں اور ختم المرسلین کی مسند و رتبہ نہیں جب تمام عمر مدینہ میں ولایت علیؑ
کا اعلان نہ کریں تو کوئی مومن بغیر اقرار ولایت کے مومن کب ہو سکتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ انبیاء کو اگر شیعہ کہہ سکتے ہیں تو شیعہ کا وجود تو تاحال اس وقت سے ہے جس
وقت سے انبیاء کا عالم ارواح میں وجود ہوا۔ اس لحاظ سے کائنات جب معرض وجود میں آئی شیعہ
اسی وقت خلعت وجود پہنا۔ اسلام کی صحیح تصویر شیعہ ہیں اور شیعی گروہ ہے۔

فرقہ کہلاتے ہیں۔ یا کوئی فرقہ اس وقت امتیاز حاصل کرتا ہے، جب اس کے مقابلہ میں کوئی
نمایاں مقابل موجود ہو۔ جب مقابلہ ہی نہ ہو۔ اختلاف باہمی بھی نہ ہو۔ متضاد افراد بھی نہ ہوں تو
افتراق کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ اور فرقوں کا وجود کیسے ظاہر ہو سکتا ہے۔

مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ میں فلاں شخص کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں تو ماننا پڑے گا کہ
اس فلاں شخص کے مقابلے میں کوئی اور پارٹی موجود ہے۔ اور اس کا پارٹی لیڈر بھی موجود ہے۔
اگر اس کے مقابلہ میں کوئی لیڈر اور پارٹی موجود نہیں ہے، تو پھر تو ایک جماعت ہوئی
ایک گروہ ہوا ایک ہی پارٹی اور ایک ہی پارٹی لیڈر۔ پھر اس قول کا کوئی مطلب ہی نہیں
کہ میں فلاں فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں اور فلاں رہنما کے پیروکاروں میں سے ہوں۔

اگرچہ زمانۂ رسالت میں شیعہ فرقہ نمایاں نہ تھا۔ مگر خود رسول اکرمؐ نے اس کی نشاندہی
کر دی تھی حضور رسولؐ پاک جناب علی علیہ السلام کے متعلق فرمایا کرتے تھے یا علی انت و
شیعتک ھم الفائزون اے علیؑ آپ اور آپ کے شیعہ کامیابی حاصل کرنے والے
ہیں۔ جناب رسالت مآبؐ کو علم تھا کہ علیؑ کا مقابلہ ہوگا۔ گو آج نہیں ہے مگر عنقریب ہی ہوگا

بقیہ حاشیہ: اور میں نے ان کو نماز پڑھائی جب میں نے سلام پڑھ کر نماز ختم کی تو میرے
پاس خداوند جلیل کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اے محمدؐ آپ کا رب
آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اپنے مقتدی تمام پیغمبروں سے دریافت کرو کہ تم
کس بنیاد پر رسول بنائے گئے؟ پس میں نے کہا اے گروہ پیغمبران مجھ سے پہلے میرے
رب نے مبعوث فرمایا مجھ سے پہلے تو ان نبیوں نے کہا کہ آپ کی نبوت کا اور علی ابن ابی
طالبؑ کی ولایت کا اقرار لیا۔

صاحب کتاب آگے تحریر فرماتے ہیں یہ تشریح اور تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی اور
پوچھ ان پیغمبروں سے جو تجھ سے پہلے بھیجے گئے۔ ینابیع المودۃ ذکر بعثت انبیاء صفحہ
مطبع اختر، اسلامبول۔

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہو گیا کہ تمام پیغمبروں کے سردار ختم المرسلینؐ، ذاتی وحدت و مشن پر

تحفہ نماز جعفریہ

جدید

(مع اضافہ)

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الموسوی الخوئی مدظلہٗ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید روح اللہ الخمینی الموسوی مدظلہٗ

مرتبہ

مولانا سید زوار الحسین ہمدانی (فاضل عراق)

افتخار بک ڈپو کرشن نگر اسلام پورہ لاہور

۴- امامت

• متفق نظر ہے کہ جو دلیل نبوت کے لئے تحریر ہوئی ہے کہ خلق انبیاء کی محتاج ہے وہی امامت میں بھی جاری و ساری ہے کیونکہ ولایت مطلقہ اور نصب امام شرع کی جانب سے دین خاتم النبیین کے باقی رہنے کے لئے اور اللہ کی حجت کے بندوں پر تمام ہونے کے لئے اور احکام الٰہی کے بیان کے لئے ضروری ہے اور چونکہ امامت بھی نبوت کی طرح منصب الٰہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے چاہے نبوت اور رسالت کے جلیل القدر عہدہ کے لئے منتخب کرے۔ اسی طرح امامت کے معاملہ میں بھی کسی کو کوئی اختیار حاصل نہیں بلکہ خود پروردگار عالم جسے چاہتا ہے اسے اپنے نبی کے ذریعہ محافظِ دین معین کر لیتا ہے

نیز معلوم ہونا چاہئے کہ جس طرح نبی کے لئے اس کا معصوم ہونا ضروری ہے اسی طرح امام کا معصوم ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر نبی کے لئے احکام الٰہیہ کو ہم تک پہنچانے میں امین اور خطاء و نسیان سے محفوظ ہونا ضروری ہے تو امام کو بھی حفظِ احکام کے لئے امین اور خطاء و نسیان سے محفوظ ہونا بھی واجب ہے تاکہ اس دین کے احکام میں رد و بدل نہ کرے اور چونکہ مقصدِ امامت یہ ہے کہ انسانی دنیا کو منزلِ کمال تک پہنچایا جائے اور نفوسِ بشریہ کو علم و عمل صالح سے سنوارا جائے لہٰذا امام کے لئے بھی علوم، صفات، مکارم اخلاق اور تمام احکام الٰہیہ کی واقفیت کے لحاظ سے سارے زمانہ پر فوقیت رکھنا ضروری ہے۔ یہی

إنّ اللہ لا یضیع اجر من احسن عملاً

لمنۃ اللہ کہ یہ نسخۂ لاجواب و صحیفۂ انتخاب جامع مسائل

حرام و حلال حاوی وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاوی سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام

مجتہد العصر جناب مولانا و مقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ

العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر و الزمان

جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز و پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

امامت نبوت کے مساوی ہے

الامامة تساوی النبوة

IMAMAT IS EQUAL TO PROPHETHOOD

السلام امام ہیں پس یہ بارہ امام معصوم ہیں اور جناب رسالت مآب اور جناب فاطمہ
زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا بھی معصوم ہیں انہیں کو چہاردہ معصوم کہتے ہیں اماموں سے
گیارہ معصوم شہید ہوئے اور جناب امام مہدی علیہ السلام بارھویں امام بسبب
ظلم ظالموں کے بامرِ خدا غائب ہوئے اور زندہ ہیں۔ جب مصلحت ہوگی خدا کی
تب ظاہر ہوں گے تمام عالم کو عدل سے معمور کریں گے بعد اس کے کہ ظلم سے بھر
گیا ہوگا اور سب امام مثل انبیاء کے پاک و معصوم اور منزہ ہیں عمداً اور سہواً کوئی خطا
ان سے صادر نہیں ہوئی اول عمر سے آخر عمر تک اور تمام انبیا اور رسولوں اور اوصیا کے
ماں باپ مومن اور مومنہ ہیں پس جس نبی اور وصی کے ماں باپ مومن نہ ہوں گے
وہ نبی اور وصی نہ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے باپ تارخ تھے
آذر بت تراش نہ تھا بلکہ یہ آپ کا چچا تھا چونکہ آذر نے حضرت ابراہیم کو پالا تھا اور عرب
لوگ چچا کو بھی باپ کہتے ہیں اس سبب سے کلام اللہ میں لفظ اب آیا ہے اور اسی طرح
جو نبی اور وصی عاصی اور خاطی ہوگا وہ نبی اور وصی نہ ہوگا اور اسی طرح وصی بھی چاہیے
کہ معصوم ہو اگر عاصی مقام نبی پر حکمرانی کرے وہ ظالم اور غاصب ہوگا اور ایمان لانا رجعت
پر بھی واجب ہے یعنی جناب صاحب الامر علیہ السلام ظہور اور خروج فرمائیں گے
اس وقت مومن خاص اور کافر و منافق مخصوص سب زندہ ہوں گے عالم کو پُر از عدل و
داد کریں گے ہر ایک اپنی داد و انصاف کو پہونچے گا اور ظالم سزا پائیں گے فصل پانچویں
بیان میں قیامت کے مراد قیامت سے یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ خاک سے جسموں کو پیدا
کرے گا اور روحوں کو ان میں داخل کر کے زندہ کرے گا مومن دیندار داخل بہشت
ہوں گے اور جو کافر بدکار ہے اُسے دوزخ میں جگہ ملے گی اور پہلی صور کی آواز سے
مردے قبر سے زندہ ہو کر نکلیں گے دوسری آواز میں سب جاندار مر جائیں گے سوائے
ذات خدا کے کوئی باقی نہ رہے گا اور تیسری آواز میں صور کی پھر سب زندہ ہوں گے حساب
و کتاب سب کا ہوگا اور بعد اس کے کبھی نہ مریں گے۔ جو قابل بہشت ہے جنت میں
رہے گا اور جو قابل دوزخ ہے جہنم میں جلا کرے گا اور جناب رسول خدا و ائمہ ہدیٰ صلوٰۃ
اللہ علیہم وقت موت اور بنابر مشہور قبر میں ہر شخص کی تشریف لاتے ہیں۔ مومن کو
بشارت آسانی موت کی دیتے ہیں۔ اور کافر و منافق کو شدت عذاب و عقاب کی خبر

چھٹا باب

شیعہ اور صحابہ کرامؓ و خلفاء راشدین

الباب السادس

الشّیعةُ و الصّحابةُ و خلفاءُ الرّاشدینَ

Chapter VI

The Shias and Companions of the Prophet and the Righteous Caliphs.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی بہتر (72) کتابوں کے ایک سو تین (103) حوالہ جات ہیں۔

الأصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

نهض بمشروعه

الشيخ محمد الآخوندي

الجزء الأول

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرتضى آخوندي

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے بارہ میں بدترین کلمات

كلمات قذرة حول سيدنا طلحة رضي الله عنه والزبير رضي الله عنه

AN INSULTING REMARKS AGAINST HAZRAT TALHA رضي الله عنه AND HAZRAT ZUBAIR رضي الله عنه

الاصول من الكافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

إلّا لطمع الدنيا ، زعمتما وذلك قولكما : «فقطعت رحا٠نا»لا تعيبان بحمدالله من ديني شيئاً وأمّا الّذي صرفني عن صلتكما ، فالّذي صرفكما عن الحقّ و حملكما على خلعه من رقابكما كما يخلع الحرون لجامه وهوالله ربّي لا اُشرك به شيئاً فلا تقولا: «أقلّ نفعاً وأضعف دفعاً»فتستحقّا اسم الشرك مع النفاق ، وأمّا قولكما : إنّي أشجع فرسان العرب ، و هربكما من لعني ودعائي ، فإنّ لكلّ موقف عملاً إذا اختلفت الأسنّة و ماجت لبود الخيل وملأ سحرا كما أجوافكما ، فثمّ يكفيني الله بكمال القلب ، وأمّا إذا أبيتما بأنّي أدعو الله فلا تجزعا من أن يدعو عليكما رجل ساحر من قوم سحرة زعمتما : اللّهمّ أقعص الزبير بشرّ قتلة واسفك دمه على ضلالة وعرّف طلحة المذلّة وادّخر لهما في الآخرة شرّاً من ذلك ، إن كانا ظلماني وافتريا عليّ و كتما شهادتهما وعصياك وعصيا رسولك فيّ ، قل : آمين ، قال خداش : آمين .

ثمّ قال خداش لنفسه : والله ما رأيت لحية قطّ أبين خطأً منك ، حامل حجّة ينقض بعضها بعضاً لم يجعل الله لها مساكاً ، أنا أبرأ إلى الله منهما ، قال عليّ عليه السلام : ارجع إليهما وأعلمهما ما قلت ، قال : لا والله حتّى تسأل الله أن يردّني إليك عاجلاً وأن يوفّقني لرضاه فيك ، ففعل فلم يلبث أن انصرف وقتل معه يوم الجمل رحمه الله .

٢ ــ عليّ بن محمّد ومحمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد؛ و أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد ابن حسان جميعاً ، عن محمّد بن عليّ ، عن نصر بن مزاحم ، عن عمر و بن سعيد ، عن جرّاح بن عبدالله ، عن رافع بن سلمة قال: كنت مع عليّ بن أبي طالب صلوات الله عليه يوم النهروان فبينا عليّ عليه السلام جالس إذ جاء فارس فقال : السّلام عليك يا عليّ فقال له عليّ عليه السلام : وعليك السّلام مالك ثكلتك اُمّك ، لم تسلّم عليّ بإمرة المؤمنين؟ قال: بلى سأخبرك عن ذلك كنت إذ كنت على الحقّ بصفّين فلمّا حكّمت الحكمين برئت منك و سمّيتك مشركاً ، فأصبحت لا أدري إلى أين أصرف ولايتي ، والله لأن أعرف هداك من ضلالتك أحبّ إليّ من الدّنيا وما فيها فقال له : عليّ عليه السلام : ثكلتك اُمّك قف منّي قريباً اُريك علامات الهدى من علامات الضلالة ، فوقف الرّجل قريباً منه فبينما هو كذلك إذ أقبل فارس يركض حتّى أتى عليّاً عليه السلام فقال : يا أمير المؤمنين أبشر بالفتح أقرّ الله عينك، قد والله

الأصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

نهض بمشروعه

الشيخ محمد الآخوندي

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الناشر

دار الكتب الإسلامية

الجزء الأول

مرتضى آخوندي

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

خلفائے ثلاثہ اور صحابہ کرام حضرت علیؓ کی ولایت کے انکار کی وجہ سے کافر ہوگئے

كفر ارتد الخلفاء الثلاثة و بقية الصحابة لانكار هم ولاية على .

SAHABAS BECAME INFIDEL BY DENYING THE DIVINE RIGHT (WILAYAT) OF HAZRAT ALI.

الاصول من الكافي جلد اول تاليف ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكليني الرازي المتوفى ٣٢٨ طبع ايران

٤٠ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن محمّد بن جمهور ، عن فضالة بن أيّوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أباعبد الله عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ : « الّذين قالوا ربّنا الله ثمّ استقاموا » فقال: أبوعبدالله عليه السلام استقاموا على الأئمّة واحداً بعد واحد « تتنزّل عليهم الملائكة ألاّ تخافوا ولا تحزنوا وأبشروا بالجنّة الّتي كنتم توعدون[1] » .

٤١ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي حمزة قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن قول الله تعالى : « قل إنّما أعظكم بواحدة[2] » فقال : إنّما أعظكم بولاية عليّ عليه السلام هي الواحدة الّتي قال الله تبارك وتعالى : « إنّما أعظكم بواحدة » .

٤٢ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن محمّد بن اُورمة وعليّ بن عبدالله ، عن عليّ بن حسّان ، عن عبدالرّحمن بن كثير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « إنّ الّذين آمنوا ثمّ كفروا ثمّ آمنوا ثمّ كفروا ثمّ ازدادوا كفراً[3] » « لن تقبل توبتهم[4] » ، قال : نزلت في فلان و فلان و فلان ، آمنوا بالنبيّ صلّى الله عليه وآله في أوّل الأمر و كفروا حيث عرضت عليهم الولاية ، حين قال النبيّ صلّى الله عليه وآله : من كنت مولاه فهذا عليّ مولاه ، ثمّ آمنو بالبيعة لأمير المؤمنين عليه السلام ثمّ كفروا حيث مضى رسول الله صلّى الله عليه وآله ، فلم يقرّوا بالبيعة ، ثمّ ازدادوا كفراً بأخذهم من بايعه بالبيعة لهم فهؤلاء لم يبق فيهم من الإيمان شيء .

٤٣ـ وبهذا الاسناد ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله تعالى : « إنّ الّذين ارتدّوا على أدبارهم من بعد ما تبيّن لهم الهدى[5] » فلان وفلان وفلان ، ارتدّوا عن الإيمان في ترك ولاية أمير المؤمنين عليه السلام قلت : قوله تعالى : « ذلك بأنّهم قالوا للّذين كرهوا ما نزّل الله سنطيعكم في بعض الأمر[6] » قال : نزلت والله فيهما وفي أتباعهما وهو قول الله

(١) فصلت : ٣٠ . (٢) السبأ : ٤٥ . (٣) النساء : ١٣٦ .
(٤) آل عمران : ٩٠ . و هذا تنبيه على أن مورد الآيتين و احد ، وأن كل و احد منهما مفسر للاخرى لان قوله : « لن تقبل توبتهم » وقع في موقع « ولم يكن الله ليغفر لهم » لافادته مفاده .
(٥) محمد (ص) : ٢٥ . (٦) محمد (ص) : ٢٨ .

اسرار آل محمد (ص)

ترجمه

اولین کتاب شیعه در زمان امیرالمؤمنین (ع)

تألیف

سلیم بن قیس

متوفای ۹۰ ق هـ

امام صادق (ع):

هرکس از پیروان و دوستان ما کتاب سلیم بن قیس هلالی را نداشته باشد
چیزی از مسائل امامت ما نزد او نیست و از وسیله‌های ما هیچ
آگاهی ندارد و آن کتاب الفبای شیعه و سرّی از اسرار آل محمد (ص) است

رسول اللہؐ کے بعد چار کے علاوہ سب مرتد ہو گئے ابوبکرؓ گوسالہ کی مثل عمرؓ سامری کے مشابہ ہے

ارتد الناس کلهم بعد النبی الا اربعة

ابوبکر مثل العجل و عمر مثل السامری .

AFTER THE SAD DEMISE OF THE PROPHET ALL SAHABAS TURNED APOSTATES EXCEPT FOUR.

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

درباره عثمان

عثمان گفت : یااباالحسن ، آیا نزد تووابن اصحاب راجع به من حدیثی هست ؟.

علی (ع) فرمود : آری، از رسولخدا (ص) شنیدم ترا لعن کرد وطلب آمرزش نکرد پس از لعن کردن عثمان خشمگین شد وگفت : من باتو کاری ندارم ، ولکن تو مرا درزمان پیامبر (ص) وبعد ازاو رها نمی‌کنی ! .

علی (ع) فرمود : آری خداوند بینی ترا بزمین بمالد .

زبیر بی‌ایمان ! ؟

عثمان گفت : قسم بخدا ، از رسولخدا (ص) شنیدم که‌فرمود : زبیر از اسلام بر میگردد وکشته میشود .

سلمان میگوید : علی (ع) آهسته بمن فرمود : عثمان راست میگوید . وقضیه اش این است که بعد از قتل عثمان زبیر با من بیعت میکند ، وبعد بیعت مرا میشکند و مرتد کشته میشود ! .

حدیث ارتداد اصحاب جز چهار نفر

سلمان می‌گوید : علی (ع) فرمود : همه مردم بعد از پیامبر (ص) از دین برگشتند بجز چهار نفر .

مردم بعد ازپیامبر (ص) دو دسته‌میشوند : یکدسته بمنزله هارون و پیروانش ، و دیگری بمنزله گوساله وپیروانش . علی (ع) شبه هارون است . عتیق (ابوبکر) شبه گوساله وعمر شبه سامری‌اند .

. . . وشنیدم ازرسول‌الله (ص) که‌میفرمود : گروهی ازاصحابم که از اشراف‌وصاحبان منزلت ومقام از ناحیه من هستند روز قیامت می‌آیند تا از صراط بگذرند . دراین هنگام من آنهارا می‌بینم ومیشناسم . آنها نیز مرا می‌بینند ومی‌شناسند ، ومردمی اضطراب پیدا میکنند .

دراین هنگام می‌گویم : پروردگارا ! اینها اصحاب من‌اند ! جواب میآید : نمیدانی اینها بعد از تو چه کردند . همه اینها وقتی ازتو دورشدند بعقب برگشتند واز اسلام‌رو گردان شدند . من هم میگویم : از رحمت خدا دور باشند .

سیدنا ابوبکرؓ وقت مرگ کلمہ نہ پڑھ سکے (نعوذ باللہ)

لم یتمکن سیدنا ابو بکر رضی الله عنه عند الموت با لنطق با الشها دتین

(نعوذ بالله من ذالك)

SYEDNA ABU BAKR (RA) COULD NOT RECITE QALIMAH AT THE TIME OF HIS DEATH.

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

آتش اسفل السافلین مژده ات باد ! وقتی عمر ، این کلمات را از ابوبکر شنید از نزد وی خارج شد در حالیکه می‌گفت : این مرد (ابوبکر) دیوانه شده !

ابوبکر ، پیامبر را ساحر می‌پنداشت

عمر گفت : تو ، دومی آن دو نفر (پیامبر و ابوبکر) هستی هنگامی که در غـــار بودند !

ابو بکر گفت : آیا برای تو نقل نکردم ، وقتی که با محمد در غار بودیم بمن گفت : کشتی جعفر و یارانش را (که از راه دریا به حبشه می‌رفتند) می‌بینم که در میان دریـــا سیر می‌کند . به محمد گفتم : آنرا نشانم بده . آنحضرت دست بصورتم مالید و نگـاه کردم و کشتی را دیدم ! با این عمل پیامبر یقین کردم که او ساحر است ! !

عمر ، با شنیدن این سخنان از ابوبکر ، رو به حاضران کرد و گفت : پدرتان هذیان می‌گوید ، آنچه از وی شنیدید پنهان کنید تا اهل بیت پیامبر (ص) شما را سرزنش نکند !

ابوبکر ، هنگام مرگ قدرت گفتن *لا اله الا الله* را نداشت .

محمد بن ابوبکر می‌گوید : سپس عمر با برادرم از اطاق خارج شدند تا برای نماز وضو بگیرند ، پس از رفتن آنان سخنانی از پدرم شنیدم که ایشان نشنیده بودند . وقتی اطاق خلوت شد به او گفتم : ای پدر ، بگو : *لا اله الا الله* . گفت : ابدا آنرا نخواهم گفت ، بلکه قدرت ندارم آنرا بگویم تا داخل تابوت شوم ! وقتی اسم تابوت بمیان آمد گمان کردم هذیان می‌گوید ، گفتم : کدام تابوت را می‌گوئی ؟ گفت : " تابوتی از آتش با قفل آتشین قفل شده است . دوازده نفر در آنجا هستند که من و این رفیقم از جمله آنها هستیم . گفتم : عمر را میگوئی ؟ گفت : آری ، و ده نفر دیگر در چاهی از جهنـم هستیم . بر در آن چاه سنگ بزرگی است که هنگامی که خداوند اراده کند جهنم شعله‌ور شود آن سنگ را بر می‌دارد .

ابو بکر هنگام مرگ بر عمر لعنت کرد

محمد بن ابوبکر گفت : بپدرم گفتم : هذیان می‌گوئی ؟ گفت : نه بخدا ، هذیان نمیگویم . خداوند ابن صهاک (عمر) را لعنت کند ! او مرا از ذکر خدا باز داشت بعد آنکه بمن رسیده بود . بد رفیقی بود عمر ، خداوند او را لعنت کند . صورت مرا بزمین

سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے جس نے مسجد میں سب سے پہلے بیعت کی وہ شیطان تھا

كان الشيطان اول من بايع ابابكر فى المسجد !!

SATAN WAS THE FIRST TO SWORM THE OATH OF ALLEGIANCE FROM ABU BAKR IN THE MOSQUE

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

بنی‌ساعده با ابوبکر بیعت خواهند کرد بعد از آنکه برسر حق با اختلاف پیدا می‌کنند و با دلیل با استدلال می‌کنند ، بعد به مسجد می‌آیند واول کسی که با او بیعت می‌کند شیطان است که بصورت پیر سالخورده‌ای جدی خواهد بود که این حرفها را خواهدگفت. بعد خارج شده شیاطین خودرا جمع می‌کند ، آنها هم در مقابلش سجده‌کرده‌ومیگویند : ای رئیس بزرگ، تو همان کسی هستی که آدم را از بهشت راندی . اوهم می‌گوید 'کدام امت بعد از پیامبرش گمراه نشد ؟! خیال کرده اید من دیگر راهی برآنان ندارم . نقشهٔ مرا چگونه دیدید آنگاه که امر خدا را مبنی بر اطاعت از علی ، وامر پیامبر را راجع به همین مطلب ترک کردند .

واین همان گفته خداوند است که فرمود : « ولقد صدق عليهم ابليس ظنه فاتبعوه ، الا فريقا من المؤمنين » یعنی : همانا شیطان حدسی که درباره آنان زده بود بمرحله عمل رسانید سپس اورا پیروی کردند جز گروهی از مؤمنان .

وفاداران علی (ع)

سلمان میگوید : چون شب شد علی (ع) فاطمه (ع) را بر الاغی سوار کرد و دست دو فرزندش حسن وحسین را گرفت وبر در خانهٔ همهٔ اهل جنگ بدر از مهاجرین وانصار برد وحق خویش را به آنان یاد آوری کرد واز آنها خواست که او را یاری کنند .

. هیچکس جواب مثبت نداد مگر چهل وچهار نفر . امام (ع) هم به آنان دستورداد تا هنگام صبح با سرهای تراشیده واسلحه دردست برای هم پیمانی با مرگ آماده شوند ! هنگام صبح جز چهار نفر به پیمان خود وفا نکردند . راوی گوید : به سلمان گفتم آن چهار نفر چه کسانی بودند ؟ پاسخ داد : من ، ابوذر ، مقداد ، وزبیر .

شب بعد ، باز علی (ع) به سراغ آنان رفت وآنها را از پیمانشان آگاه ساخت . آنها هم وعدهٔ فردا صبح را دادند . باز فردا صبح غیراز ما چهار نفر کسی حاضر نبود .

شب سوم نیز نزد آنها رفت ، باز کسی جز ما حاضر نبود .

جمع آوری قرآن بدست امیر المؤمنین علی (ع)

امیر المؤمنین (ع) چون حیله گری وبی وفائی آنان را دید ، "خانه نشینی" را برگزید و مشغول جمع آوری وترتیب قرآن شد واز خانه خارج نشد تا آنرا جمع آوری نمود ، قرآنی که در اوراق ، وپراکنده وپاره پاره بود .

جلاء العیون

در زندگانی و مصائب چهارده معصوم علیهم السلام

تألیف

علامه مولی محمد باقر مجلسی ره

کتابفروشی اسلامیه

حضرت عمرؓ کے کفر میں شک کرنا کفر ہے۔

الشك فی کفر عمر ، کفر (نعوذ باللہ من ذالك)

IT IS INFIDILITY TO DOUBT ABOUT THE INFEDILITY OF HAZRAT UMER (RA)

جلاء العیون (فارسی) مولی محمد باقر مجلسی کتاب فروشی اسلامیہ۔ ایران

بس است ، پس اختلاف کردند آنها که در آن خانه بودند بعضی گفتند که قول قول عمر است و بعضی گفتند که قول قول رسول خدا ﷺ است و گفتند در چنین حالی چگونه مخالفت رسول خدا ﷺ روا باشد، پس بار دیگر پرسیدند که آیا بیاوریم آنچه طلب کردی یا رسول‌الله فرمود که بعد از این سخنان که من از شما شنیدم مرا حاجتی بآن نیست ولیکن وصیت میکنم شما را که با اهل بیت من سلوك كنيد و رو از ایشان نگردانید ایشان برخواستند .

مؤلف گوید : که این حدیث دوات و قلم در صحیح بخاری و مسلم و سایر کتب معتبره اهل سنت مذکور است بطرق متعدده چنین روایت کرده‌اند ایشان از ابن عباس که او گریست آن قدر که آب دیده‌اش سنگریزه مسجد را تر کرد و می‌گفت که روز پنجشنبه وچه روز پنجشنبه روزی که درد رسول خدا ﷺ شدید شد و گفت بیاورید دواتی و کتفی تا بنویسم از برای شما کتابی که گمراه نشوید بعد از آن هرگز، پس نزاع کردند در این و سزاوار نبود که نزاع کنند در حضور پیغمبر خود، پس عمر گفت که رسول خدا هذیان می گوید بروایتی دیگر گفت که درد براو غالب شده است نزد شما قرآن هست بس است ما را کتاب خدا .

پس اختلاف کردند اهل آن خانه و با یکدیگر مخاصمه کردند بعضی گفتند بیاورید تا بنویسد رسول خدا ﷺ برای شما کتابی که بعد از آن گمراه نشوید بعضی گفتند که قول قول عمر است چون آوازها بلند شد و اختلاف بسیار شد نزد آن حضرت، دلتنگ شد و فرمود که برخیزید از پیش من، پس ابن عباس می گفت که بدترینکه مصیبت و بدترین مصیبتها آن بود که مانع شدند میان رسول خدا ﷺ ومیان آنکه آن کتاب را از برای ایشان بنویسد بسبب اختلافی که نمودند و آوازها که بلند کردند .

ای عزیز آیا بعد از این حدیث که همه عامه روایت کرده‌اند هیچ عاقل را مجال آن هست که شك کند در کفر عمر و کفر کسی که عمر را مسلمان داند اگر بقالی یا علافی خواهد که وصیت کند کسی مانع وصیت او شود مردم براو طعنها می،

الأنوار النعمانية

تأليف

الجزء الأول

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت — الحاج سيد هادي بني هاشم

شارع تربيت — سوق المسجد الجامع

تبريز — ايران

مطبعة «شركت چاپ»

خالة ، ثمّ تزوجها رسول الله صلى الله عليه وآله وهذا الاختلاف لا أثر له لأنّ عثمان في زمن النبي صلى الله عليه وآله قد كان ممن اظهر الاسلام وأبطن النفاق وهو صلى الله عليه وآله قد كان مكلّفاً بظواهر الأوامر كحالنا نحن ايضاً وكان يميل الى مواصلة المنافقين رجاء لايمان الباطني منهم مع انه صلى الله عليه وآله لو اراد الايمان الواقعي لكان أقلّ قليل ، فانّ أغلب الصّحابة كانوا على النّفاق لكن كانت نار نفاقهم كامنة في زمنه ، فلمّا إنتقل الى جوار ربّه برزت نار نفاقهم لوصيّه ورجعوا القهقرى ، ولذا قال صلى الله عليه وآله إرتدّ النّاس كلّهم بعد النبيّ صلى الله عليه وآله إلاّ أربعة سلمان وأبوذر والمقداد وعمّار وهذا مما لا اشكال فيه .

وانّما الاشكال في تزويج علي عليه السلام أم كلثوم لعمر بن الخطّاب وقت تخلّفه (١) لأنّه قد ظهرت منه المناكير وارتدّ عن الدّين إرتداداً أعظم من كل من ارتدّ ، حتّى انّه قد وردت في روايات الخاصّة أنّ الشيطان يغل بسبعين غلاً من حديد جهنّم ويساق إلى المحشر فينظر ويرى رجلاً أمامه تقوده ملائكة العذاب وفي عنقه مائة وعشرون غلاً من أغلال جهنّم فيدنو الشيطان اليه و يقول ما فعل الشقي حتّى زاد على في العذاب

* فماتت بها وتزوج عثمان بعدها أختها أم كلثوم وتوفيت عنده وقيل تزوج عثمان اولا أم كلثوم ولم يدخل بها حتى توفيت ثم تزوج رقية مكانها وتزوج أبوالعاص بن ربيعة زينب وتزوج أمير المؤمنين عليه السلام فاطمة سيدة نساء العالمين عليها السلام

وجمع من أهل البحث والتنقيب من علماء الاسلام قالوا ان خديجة ع‍ كانت عذراء ولم يتزوجها أحد قبل رسول الله ص‍ع ورقية وزينب كانتا ابنتي هالة أخت خديجة من أمها وكان عمرها عند ما تزوجها رسول الله ص‍ع ثمان وعشرين سنة ورسول الله ص‍ع في الخامسة والعشرين قال المؤرخ الفقيه ابن العماد الحنبلي في شذرات الذهب (ورجح كثيرون أنها ابنة ثمان وعشرين) أنظر ج ١ ص ١٤ ط مصر وهذا القول أقرب الى التحقيق والله العالم

(١) ومما هو جدير بالذكر هنا ان الشيخ الاعظم رئيس المذهب الشيخ المفيد قدس سره انكر تزويج عمر أم كلثوم في (المسائل السروية) وقال : ان الخبر الوارد بتزويج أمير المؤمنين ع‍ ابنته من عمر لم يثبت وطريقه من الزبير بن بكار ولم يكن موثوقاً به في النقل وكان متهماً فيما يذكره من بغضه لأمير المؤمنين ع‍ وغير مأمون والحديث نفسه مختلف فتارة يروى أن أمير المؤمنين ع‍ تولى العقد له على ابنته وتارة يروى عن العباس انه تولى ذلك عنه وتارة يروى انه كان عن اختيار وايثار وتارة يروى انه لم يقع العقد الا بعد وعيد من عمر وتهديد لبني هاشم *

الأنوار النعمانية

لمؤلفه

العالم العامل والكامل الباذل صدر الحكماء ورئيس العلماء

السيد نعمة الله الجزائري

طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

المتوفى سنة ١١١٢

الجزء الثاني

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص ب : ٧١٢٠

اليه الحكم الشّرعي لإمكان الجهل بالضروريّات لكثير من الناس ؛ خصوصا اهل القرى والصّحارى ، ويؤيّده قوله عليه السلام الناس في سعة مما لم يعلموا فاذا عرفت هذا فنقول

انّ الحرّ لمّا خرج من الكوفة ما كان قصده القتال مع الحسين عليه السلام وانّما أمره عبيدالله بن زياد لعنه الله بأن يأتي به الى الكوفة ؛ و امّا منعه له عن الرجوع الى المدينة بعد ان طلب الحسين عليه السلام ان يأذن له فيه فقد كان جاهلا بأنّ مثل هذا يخرج من الدّين ويكون الرجل مرتدا به ، ومن ثمّ لمّا رجع الى الحسين عليه السلام وتاب حلف بأنّي ما كنت أعلم انّ القوم يفعلون بك هذا ، وقد كان صادقا في يمينه ، وحينئذ فالذي صدر منه نوع من أنواع الكبائر فلمّا تاب منها قبل الحسين عليه السلام توبته منها ، ويؤيّده انّ كثيرا من الشيعة ومن أقارب الائمة عليهم السلام كانوا يؤذون أئمّتهم عليهم السلام بأنواع الأذى مثل العباس أخو الرضا عليه السلام ومثل أقارب مولانا الصادق عليه السلام ؛ وقد كان جماعة منهم يسعون بقتلهم و إهانتهم عند خلفاء الجور ، ومع هذا كلّه اذا أراد أحد من الشّيعة ان يذكرهم بسوء في مجالس الائمة عليهم السلام يغضبون عليهم السلام ويبالغون في نهيه ؛ ويقولون انّ هؤلاء أقاربنا وبنو اعمامهم لاتتعرضوا لهم بسوء من كلام خبيث وغيره ؛ فالذي صدر من الحرّ على تقدير العلم منه مثل الذي صدر من هؤلاء مع انّ الائمة عليهم السلام قبلوا احوالهم قبل التّوبة فكيف لو تابوا

الثاني ان المراد من الدين المأخوذ في التّعريف انّما هو دين الاسلام على ما صرّحوا به لا دين الشيعة فقط ؛ وذلك انّه لو كان المراد بالمرتدّ من انكر ما علم ثبوته من دين الشّيعة ضرورة لكان مخالفو ؛ كلّهم مرتدين في هذه الدنيا ؛ لأنّ كون علي بن ابي طالب عليه السلام هو الخليفة الأوّل بالنّص والإستحقاق ممّا ثبت من دين الشّيعة ضرورة ، فكان يجب ان يحكم على عامّة أهل الخلاف بالارتداد والمصرح به من علمائنا بخلافه في هذه الدنيا ، وامّا في الآخرة فعذابهم أشدّ من المرتدّ وغيره ، وحينئذ منع الحسين عليه السلام من الرجوع الى المدينة وان كان حراما الاّ انّه ليس ضروريّا من دين الاسلام ولا يقول مخالفونا بكفر مثل هذا ، نعم قالوا بكفر كلّ من خرج على إمام عادل وحاربه والحرّ في وقت الحرب كان للإمام عليه السلام لا عليه ، فلم يصدق عليه من هذه الجهة ايضا

الجزء الثالث

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بتحقيق

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت
سوق شيشه گرخانه

الحاج سيد هادي بني هاشم
سوق المسجد الجامع

تبريز
ايران

مطبعة « شركت چاپ »

وانا لتغويت الخلق وأوردتهم موارد الهلاك ، فيقول عمر للشيطان ما عملت شيئاً سوى اني غصبت خلافة علي بن ابيطالب ع والظاهر انه قد استقل بسبب شقاوته ومزيد عذابه ، ولم يعلم أنّ كلّ ما وقع في الدّنيا الى يوم القيامة من الكفر و النّفاق و إستيلاء أهل الجور والظلم إنّما هو من فعلته هذه ، وسيأتي لهذا مزيد تحقيق انشاءالله تعالى .

فاذا إرتد على هذا النحو من الارتداد فكيف ساغ في الشريعة مناكحته وقد حرّم الله تعالى نكاح أهل الكفر والارتداد واتّفق عليه علماء الخاصّة

فنقول قد تقصّى الأصحاب عن هذا بوجهين عامّي وخاصّي

امّا الأوّل فقد إستفاض في أخبارهم عن الصادق عليه السلام لمّا سئل عن هذه المناكحة قال انّه اوّل فرج غصبناه ، وتفصيل هذا أنّ الخلافة قد كانت أعزّ على امير المؤمنين عليه السلام من الأولاد والبنات والأزواج والأموال ، وذلك لأنّ بها إنتظام الدّين وإتمام السنّة ورفع الجور وإحياء الحقّ وموت الباطل ، وجميع فوائد الدّنيا والاخرة ، فاذا لم يقدر على الدفع عن مثل هذا الأمر الجليل الّذي ما تمكّن من الدفع عنه زمان معاوية وقد بذل عليه الأرواح وسفك فيه المهج ، حتّى أنّه قتل لأجله ستّين ألفاً في معركة صفّين وقتل من عسكره عشرون ألفاً ، وواقعة الطفوف أشهر من أن تذكر ، فاذا قبلنا منه العذر في ترك هذا الأمر الجليل وقد كان معذوراً كما سيأتي الكلام فيه عند ذكر أسباب تقاعده عليه السلام عن الحرب في زمان الثلاثة انشاءالله تعالى ، والتقيّة باب فتحه الله سبحانه للعباد وأمرهم بارتكابه وألزمهم به ، كما اوجب عليهم الصلوة والصيام حتّى أنّه ورد عن الأئمّة الطاهرين عليهم

٭ ثم بعض الرواة يذكر ان عمر اولدها ولداً سماه زيداً وبعضهم يقول ان لزيد بن عمر عقباً ومنهم من يقول انه قتل ولا عقب له ومنهم من يقول انه وأمه قتلا ومنهم من يقول ان امه بقيت بعده ومنهم من يقول ان عمر امهر أم كلثوم اربعين ألف درهم ومنهم من يقول أمهرها اربعة آلاف درهم ومنهم من يقول كان مهرها خمسمائة درهم وهذا الاختلاف مما يبطل الحديث ثم انه لو صح لكان له وجهان لاينافيان مذهب الشيعة في ضلال المتقدمين على أمير المؤمنين ع. انظر الى آخر ماذكره قدس سره في المجلد التاسع من البحار ص ٦٢٥ ط امين الضرب وللسيد المرتضى علم الهدى قدس سره ايضاً تحقيقات بناسب المقام في كتابه النفيس القيم (الشافي) فراجع.

کتاب

حق الیقین

از تألیفات

مرحوم علامه مجلسی قدّه

بسرمایه

آقای حاج سید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیّه اسلامیّه طهران

خیابان ناصرخسرو

تلفن ۲۳۳۰۰

چاپخانه حیدری

النفوس زوجت حضرت باقر (ع) فرموده است واما اهل بهشت پس ایشان را جفت میکند
با خیرات حسان واما اهل جهنم را هر یک از ایشان را جفت میکند با شیطانی که او را گمراه
کرده است وحقتعالی فرموده است فانذرتکم نارا تلظی لا یصلیها الا الاشقی الذی کذب و
تولی یعنی پس ترسانیدم شما را از آتشی که پیوسته افروخته است و زبانه میکشد ملازم
آن آتش نیست مگر شقی ترین مردم آنکسی که تکذیب کرد پیغمبران را و پشت گردانید بر
حق. و از علی بن ابراهیم از حضرت صادق (ع) مرویست در تفسیر این آیات که در جهنم وادی
هست و در آن وادی آتشی هست که نمیسوزد بآن آتش و ملازم آن نمیباشد مگر شقی ترین
مردم که عمر است که تکذیب کرد رسولخدا را در ولایت علی (ع) و پشت گردانید از ولایتش و
وقبول نکرد بعد از آن فرمود که آتشها بعضی از بعضی پست تر است و آتش این وادی مخصوص
ناصبیان دشمنان اهلبیت است ومؤید این است آنکه شیخ مفید در کتاب اختصاص از حضرت
صادق (ع) روایت کرده است که حضرت امیرالمؤمنین (ع) فرمود که روزی بیرون رفتم به پشت
کوفه وقنبر در پیش روی من راه میرفت ناگاه ابلیس پیدا شد گفتم من باو که عجب پیر گمراه
شقی هستی تو گفت چرا این را میگوئی یا امیرالمؤمنین (ع) بخدا سوگند ترا حدیثی نقل کنم
از خودم واز خداوند عزوجل و در ما بین ما ثالثی نبود بدرستیکه چون مرا بزمین فرستاد
خدا بسبب آن خطائی که کردم چون بآسمان چهارم رسیدم ندا کردم که الهی وسیدی گمان
ندارم که از من شقی تر خلقی آفریده باشی حقتعالی وحی فرمود بسوی من که بلکه آفریده ام
خلقی را که از تو شقی تر است برو بسوی خازن جهنم تا بنماید او را و جای او را بتو بنماید رفتم
بسوی مالک و گفتم خداوند ترا سلام میرساند و میفرماید که بمن بنمای کسی را که از من
شقی تر است مالک مرا برد بسوی جهنم و سرپوش بالای جهنم را برداشت آتشی سیاه بیرون آمد
که گمان کردم که مرا و مالک را خواهد خورد مالک بآن گفت که ساکن شو ساکن شد پس
مرا برد بطبقهٔ دویم آتشی بیرون آمد از آن سیاه تر و گرمتر پس گفت ساکن شو ساکن شد
وهمچنین بهر مرتبه ای که میبرد از مرتبهٔ سابق تیره تر و گرمتر بود تا بطبقهٔ هفتم برد آتشی از آن
بیرون آمد که گمان کردم که مرا و مالک را و جمیع آنچه خدا آفریده است خواهد سوخت
پس دست بر دیده های خود گذاشتم و گفتم ای مالک امر کن او را که سرد و ساکن شود والا
میمیرم مالک گفت تو نه خواهی مرد تا وقت معلوم پس دو مرد را دیدم که در گردنهای ایشان
زنجیرهای آتش بود و ایشان را بجانب بالا آویخته بودند و بر سر آنها گروهی ایستاده بودند و
گرزهای آتش در دست داشتند و بر سر ایشان میزدند گفتم ای مالک اینها کیستند گفت مگر نه

زقوم جهنم بعوض طعام خورند و بقلابهای آتش بدنهای ایشانرا دردند و گرزهای آهن برسر ایشان کوبند و ملائکه بسیار غلیظ بسیار شدید ایشانرا در شکنجه دارند و بر ایشان رحم نمیکنند و بروی ایشانرا در آتش میکشند و باشیاطین ایشانرا در زنجیر میکشند و در غلها و بندها ایشانرا مقید میسازند اگر دعا کنند دعای ایشان مستجاب نمیشود و اگر حاجتی طلبند بر آورده نمیشود و این است حال جمعی که بجهنم میروند و از حضرت امام جعفر صادق علیه‌السلام منقولست که جهنم را هفت در است از یکدر فرعون و هامان و قارون که کنایه از ابوبکر و عمر و عثمان است داخل میشوند و از یک در دیگر بنی امیه داخل میشوند که مخصوص ایشانست و کسی با ایشان در این باب شریک نیست و یکدر دیگر باب لظی است و یکدر دیگر باب سقر و یکدر دیگر باب هاویه است که هر که از آندر داخل شود هفتاد سال در جهنم فرو میرود پس جهنم جوشی میزند ایشانرا بطبقهٔ بالای جهنم میافکند پس هفتاد سال دیگر فرو میروند و ابدالاباد حال ایشان چنین است در جهنم و یک دردیگر است که از آن دشمنان ما و هر که با ما جنگ کرده و هر که یاری ما نکرده داخل جهنم میشوند و این در بزرگترین درهاست و گرمی و شدتش از همه بیشتر است

و بسند معتبر منقولست که از حضرت صادق علیه‌السلام پرسیدند از فلق فرمود که دره‌ایست در جهنم که در آن هفتاد هزار خانه است و در هر خانه هفتاد هزار حجره است و در هر حجره هفتاد هزار مار سیاه است و در شکم هر ماری هفتاد هزار سبوی زهر است و جمیع اهل جهنم را بر این دره گذار میافتد و در حدیث دیگر فرمود که این آتش شما که در دنیاست یکجزو است از هفتاد جزو از آتش جهنم که هفتاد مرتبه آنرا بآب خاموش کرده‌اند و باز افروخته‌است و اگر چنین نمیکردند هیچکس طاقت نزدیکی آن نداشت بدرستی که جهنم را در روز قیامت بصحرای محشر خواهند آورد که صراط را بر روی آن بگذارند پس جهنم فریادی در محشر برآورد که جمیع ملائکهٔ مقربین و انبیاء مرسلین از بیم آن بزانوی استغاثه آیند و در حدیث دیگر منقولست که فلق وادئیست در جهنم که در آن سیصد و سی قصر است و در هر قصری سیصد خانه است و در هر خانه چهل زاویه است و در هر زاویه ماریست و در شکم هر ماری سیصد و سی عقربیست و در نیش هر عقربی سیصد و سی سبوی زهر است و اگر یکی از آن عقربها زهر خودرا بر جمیع اهل جهنم بریزد از برای هلاک همه کافی است و در حدیث دیگر منقولست که درکات جهنم هفت مرتبه است (اول) جحیم است که اهل آن مرتبه را بر سنگهای تافته میدارند که دماغ ایشان مانند دیگ میجوشد (و مرتبه دوم) لظی است که حقتعالی در وصف آن میفرماید که بسیار کشنده

یکش میان خود و میان اهل عالم هر که مخالف تو باشد در ولایت و امامت اهلبیت زندیق است هرچند از نسل محمد ﷺ وعلی و فاطمه علیهما السلام باشد و بسند حسن کالصحیح دیگر فرمود که هر که مخالفت شما کند واز ریسمان ولایت بدرود از او بیزاری بجوئید هرچند از نسل علی وفاطمه علیهما السلام باشد ودر عقاب الاعمال از آنحضرت روایتکرده است که حقتعالی علی علیه السلام را نشانهٔ میان خود وخلقش قرار داده است وبغیر او نشانی نیست هر که متابعت او کند مؤمنست وهر که انکار او کند کافر است وهر که شک در او کند مشرکست وایضاً از آن حضرت منقولست اگر انکار حضرت امیر علیه السلام کنند جمیع هر که در زمین است خدا همه را عذاب کند وداخل جهنم کند وایضاً در اکمال الدین از حضرت کاظم علیه السلام مرویست که هر که شک کند در معرفت امام هر زمان بشخص او و نعت او کافر شده است بجمیع آنچه خدا فرستاده است ودر کتاب اختصاص از حضرت صادق علیه السلام منقولست که ائمه بعد از پیغمبر ما دوازده نجیبند که ملک با ایشان سخن میگوید هر که یکی از ایشانرا کم کند یا زیاد کند از دین خدا بدر رفته و بهره ای از ولایت ما ندارد و در تقریب المعارف روایتکرده که آزاد کردهٔ حضرت علی بن الحسین علیه السلام از آنحضرت پرسید که مرا بر تو حق خدمتی هست مرا خبرده از حال ابوبکر وعمر حضرت فرمود هر دو کافر بودند و هر که ایشانرا دوست دارد کافر است.

وایضاً روایتکرده است که ابوحمزه ثمالی از آنحضرت از حال ابوبکر و عمر سؤال کرد فرمود که کافرند وهر که ولایت ایشانرا داشته باشد کافر است ودر این باب احادیث بسیار است ودر کتب متفرق است واکثر در بحار الانوار مذکور است واما اصحاب کبائر از شیعه امامیه که گناهان کبیره کرده باشند وبی توبه مرده باشند خلافی نیست میان علمای امامیه که ایشان مخلد در جهنم نخواهند بود و شفاعت رسولخدا ﷺ وائمه البته باکثر ایشان ملحق خواهد شد چنانکه گذشت واما آنکه آیا بعضی از ایشان ممکن است داخل جهنم شوند و شفاعت بایشان ملحق نگردد یا آنکه بفضل خدا هیچیک داخل جهنم نمیشوند و عقاب ایشان یا در دنیا است یا در وقت مردن یا در قبر یا در محشر واحادیث در اینباب اختلاف وابهام بسیار دارد وگویا سبب اختلاف وابهام آنستکه شیعه جرأت بر ارتکاب کبایر و معاصی ننمایند و معتزله اهل سنت را اعتقاد آنستکه اصحاب کبایر در جهنم خواهند بود واحادیث و اخبار در نفی این قول بسیار است چنانکه ابن بابویه بسند حسن کالصحیح از حضرت کاظم علیه السلام روایتکرده است که مخلد در جهنم نخواهد بود احدی مگر اهل کفر وانکار واهل ضلال واضلال وشرک و کسی که اجتناب از گناهان کبیره کرده باشد از مؤمنان اورا از گناهان صغیره سؤال نمیکنند حق

او یا رد گفتهٔ او مینمودند میگفتند کاهن است و ساحر است و دیوانه است و بخواهش خود سخن میگوید و هر که با او جنگ کرده باشد همه را بجزای خود میرساند و همچنین برمیگرداند یکیک از ائمه را تا صاحب الامر ع م و هر که یاری ایشان کرده تا خوشحال شوند و هر که از ایشان دوری کرده تا آنکه پیش از آخرت بعذاب و خواری دنیا مبتلا گردند و در آن وقت ظاهر میشود تأویل آیهٔ کریمه که ترجمه‌اش گذشت و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض تا آخر آیه.

مفضل پرسید که مراد از فرعون و هامان در این آیه چیست حضرت فرمود که مراد ابوبکر و عمر است مفضل پرسید که حضرت رسول خدا ﷺ و امیرالمؤمنین با حضرت صاحب الامر ع م خواهند بود فرمود که بلی ناچار است که ایشان جمیع زمین را بگردند حتی پشت کوه قاف و آنچه در ظلمات است و جمیع دریاها را تا آنکه هیچ موضعی از زمین نماند مگر آنکه ایشان طی نمایند و دین خدا را در آنجا برپا دارند پس فرمود که گویا می‌بینم ای مفضل آن روز را که ما گروه امامان نزد جد خود رسول خدا ﷺ ایستاده باشیم و با آنحضرت شکایت کنیم از آنچه بر ما واقع شد از امت جفاکار بعد از وفات آنحضرت و آنچه بما رسانیدند از تکذیب و رد گفته‌های ما و دشنام دادن و لعن کردن ما و ترسانیدن ما بکشتن و بدر بردن خلفای جور ما را از حرم خدا و رسول به شهرهای ملک خود و شهید کردن ما بزهر و محبوس گردانیدن ما پس حضرت رسالت پناه گریان شود و بفرماید که ای فرزندان من نازل نشده است بشما مگر آنچه بجد شما پیش از شما واقع شده بود پس ابتداء کند حضرت فاطمه ع م و شکایت کند از ابوبکر و عمر که فدک را از من گرفتند و چندانکه حجتها بر ایشان اقامه کردم سود نداد و نامه‌ای که تو برای من نوشته بودی برای فدک عمر گرفت در حضور مهاجر و انصار و آب دهن نجس خود را بر آن انداخت و پاره کرد و من بسوی قبر تو آمدم ای پدر و شکایت کردم و ابوبکر و عمر بسوی سقیفه بنی‌ساعده رفتند و با منافقان اتفاق کردند و خلافت را از شوهر من امیرالمؤمنین ﷺ غصب کردند پس چون که آمدند او را به بیعت ببرند و او ابا کرد هیزم بر در خانه ما جمع کردند که اهلبیت رسالت را بسوزانند پس من صدا در دادم که ای عمر این چه جرأت است که بر خدا و رسول مینمائی که نسل پیغمبر را از زمین براندازی عمر گفت بس کن ای فاطمه که محمد حاضر نیست که ملائکه بیایند و امر و نهی از آسمان بیاورند علی را بگو بیاید و بیعت کند و اگر نه آتش میاندازم در خانه و همه را میسوزانم پس من گفتم خداوندا من بتو شکایت میکنم اینکه پیغمبر تو از میان رفته و امتش همه کافر شده‌اند و حق ما

کرده‌اند گویند دو مصاحب و هم خوابهٔ او ابوبکر و عمر پس حضرت صاحب در حضور خلق از روی مصلحت پرسد که کیست ابوبکر و کیست عمر و بچه سبب ایشان را از میان جمیع خلایق با جدم دفن کرده‌اند و گاه باشد که دیگری باشد که در اینجا مدفون شده باشد پس مردم گویند ای مهدی آل محمد غیر ایشان کسی در اینجا مدفون نیست ایشانرا برای همین در اینجا دفن کرده‌اند که خلیفهٔ رسولخدا و پدر زنان آنحضرت بودند پس فرماید آیا کسی هست که اگر بیند ایشانرا بشناسد گویند بلی ما بصفت میشناسیم باز فرماید که آیا کسی هست که شک داشته باشد در اینکه ایشان اینجا مدفونند گویند نه پس بعد از سه روز امر فرماید که دیوار را بشکافند و هر دو را از قبر بیرون آورند پس هر دو را با بدن تازه بند آورد بهمان صورت که داشته‌اند پس بفرماید که کفنها را از ایشان بدر آورند و بگشایند و ایشانرا بحلق کشند بر درخت خشکی پس برای امتحان خلق در حال آن درخت سبز شود و برگ بر آورد و شاخه هایش بلند شود پس جمعی که ولایت ایشان داشته‌اند گویند که اینست والله شرف و بزرگی و ما رستگار شدیم بمحبت ایشان و چون این خبر منتشر شود هر که در دل بقدر حبه‌ای از محبت ایشان داشته باشد حاضر شود پس منادی از جانب قائم ﷺ ندا کند که هر که این دو مصاحب و دو همخوابه رسولخدا را دوست میدارد از میان مردم جدا شود و بیکطرف بایستد پس خلق دو طایفه شوند یکی دوستدار ایشان و یکی لعنت کننده بر ایشان پس حضرت فرماید بر دوستان ایشان که بیزاری جوئید از ایشان و اگر نه بعذاب الهی گرفتار میشوید ایشان جواب گویند ای مهدی آل رسول ﷺ ما پیش از آنکه بدانیم که ایشانرا نزد خدا قرب و منزلتی هست از ایشان بیزاری نکردیم چگونه امروز بیزار شویم از ایشان و حال آنکه کرامت بسیار از ایشان بر ما ظاهر شد و دانستیم که مقربان درگاه حقند بلکه از تو بیزاریم و از هر که بتو ایمان آورده است و از هر که ایمان بایشان نیاورده است و از هر که ایشانرا باین خواری بدر آورده و بر دار کشیده است پس حضرت مهدی امر فرماید باد سیاهیرا که بایشان وزد و ایشانرا بهلاکت رساند پس فرماید که آن دو ملعونرا از بزیر آورند و ایشانرا بقدرت الهی زنده گرداند و امر فرماید خلایق را که جمیع شوند پس هر ظلمی و کفری که از اول عالم تا آخر شده گناهش را بر ایشان لازم آورد و زدن سلمان فارسی را و آتش افروختن بدر خانه امیرالمؤمنین ﷺ و فاطمه و حسن و حسین (ع) برای سوختن ایشان و زهر دادن امام حسن و کشتن امام حسین و اطفال ایشان و پسر عمان ایشان و یاران او و اسیر کردن ذریهٔ رسول و ریختن خون آل محمد در هر زمانی و هر خونی که بناحق ریخته شده و هر فرجی که بحرام جماع شده و هر سودی و حرامی که خورده شده و

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الحمد للہ کہ دین و ایمان بہ برکت اقتران کتاب مستطاب رونمائے حق و ایمان

تحقیق المبین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم مغفور

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس منیجر امامیہ جنرل ایجنسی لاہور

باہتمام لالہ [illegible] پریس لاہور [illegible]

ابن ابی طالب باہر آئینگے اور اون کے لئے نجف اشرف میں ایک قبہ نصب کیجیگا جس کا ایک رکن
نجف اشرف میں اور دوسرا ہجر میں اور تیسرا صنعاء یمن میں اور چوتھا مدینہ میں ہوگا۔
گویا میں اوسکی قندیلوں اور چراغوں کو دیکھ رہا ہوں کہ آفتاب و ماہتاب سے زیادہ زمین و آسمان کو
روشن کرتے ہیں۔ بعد اس کے سید اکبر یعنی حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہر آئینگے اور آنحضرتؐ کے ہمراہ وہ تمام لوگ ہونگے جو کہ مہاجر و انصار وغیرہ سے آنحضرتؐ
پر ایمان لائے ہیں اور نیز وہ لوگ جو کہ لڑائیوں میں حضرتؐ کے ہمراہ رکاب شہید ہوئے ہیں۔ پھر
اوس گروہ کو زندہ کرینگے جو کہ حضرتؐ کی تکذیب کرتے یا حضرتؐ کی حقیت میں شک رکھتے یا حضرتؐ کا
قول رد کرتے اور کہتے تھے کہ یہ کاہن و ساحر و دیوانہ ہیں اور اپنی خواہش سے کلام کرتے ہیں اور نیز
اون لوگوں کو جنھوں نے حضرتؐ سے جنگ و نزاع کی تھی۔ پھر اون کو اون کے اعمال کی جزا دینگے
اور اسی طرح ائمہ طاہرینؑ سے ایک ایک امام کو حضرت صاحب الامرؑ تک دنیا میں پھیر لائینگے۔
اور اوسکو بھی جس نے کہ ان بزرگواروں کی مدد کی ہے تاکہ خوشحال ہوں۔ اور اوسکو بھی جس نے
کہ ان بزرگواروں سے دوری اختیار کی تھی تاکہ آخرت سے پہلے دنیا کے عذاب و خواری میں مبتلا
ہوں۔ اوس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی جس کا ترجمہ گذر چکا یعنی وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ
عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ تا آخر آیت۔ مفضل نے پوچھا کہ اس آیت میں
فرعون و ہامان سے کون لوگ مراد ہیں۔ فرمایا ابوبکر و عمر۔ مفضل نے پوچھا کہ حضرت رسولؐ اور
حضرت امیر المومنینؑ حضرت صاحب الامرؑ کے ساتھ رہینگے۔ فرمایا کہ ہاں اور ضرور ہے کہ
یہ بزرگوار تمام زمین کی سیر کریں تا اینکہ کوہ قاف کے پیچھے اور جو کچھ کہ ظلمات میں ہے اور تمام
دریاؤں کی بھی سیر کریں یہاں تک کہ زمین کا کوئی مقام باقی نہ رہے جسکو نہ دیکھیں اور اوسمیں
دین خدا کو وہاں قایم و برپا نہ فرمائیں۔ بعد اس کے فرمایا اے مفضل گویا میں دیکھ رہا ہوں
اوس وقت کہ ہم اماموں کا گروہ اپنے جد بزرگوار حضرت رسول صلعم کے پاس کھڑے ہوں اور ہم سب
آنحضرتؐ سے اون ظلموں کی شکایت کرینگے جو کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد امت سے
ہم پر واقع ہوئے۔ اور جو جو سلوک کہ اوس گروہ نے ہمارے ساتھ کیا ہماری تکذیب ہمارا
قول رد کرنا ہمکو دشنام دینا۔ ہم پر لعن کرنا۔ ہم کو قتل کرنا

کتاب

حق الیقین

از تألیفات

مرحوم علامه مجلسی قدّه

بسرمایه

آقای حاج شیخ محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیه اسلامیه طهران

خیابان ناصرخسرو

تلفن ۳۳۳۰۰

چاپخانه حیدری

وانکار کند یکی از امامان بعد از او را بمنزله کسی استکه ایمان بیاورد بجمیع پیغمبران و انکار کند پیغمبری محمد را وحضرت صادق علیه السلام فرمود که منکر آخر مامثل منکر اول ما است وحضرت رسول صلی الله علیه و آله فرمود که امامان بعد از من دوازده نفرند اول ایشان حضرت امیر است وآخر ایشان حضرت قائم است اطاعت ایشان اطاعت من است هر که انکار کند یکی از ایشانرا انکار من کرده است وحضرت صادق علیه السلام فرمود که هر که شك کند در کفر دشمنان ما وستم کنندگان بر ما کافر است واعتقاد ما در آنها که با علی جنگ کرده اند مثل فرموده پیغمبر است هر که با علی قتال کند با من قتال کرده است وهر که با علی جنگ کند با من جنگ کرده است وهر که با من جنگ کند با خدا جنگ کرده است وسخن آنحضرت در حق علی و فاطمه وحسنین که من جنگم با هر که با ایشان جنگ کند و صلحم با هر که با ایشان صلح کند و اعتقاد ما در برائت آنستکه بیزاری جویند از بتهای چهارگانه یعنی ابوبکر وعمر وعثمان ومعویه وزنان چهارگانه یعنی عایشه وحفصه وهند وام الحکم واز جمیع اشیاع واتباع ایشان وآنکه ایشان بدترین خلق خدایند وآنکه تمام نمیشود اقرار بخدا ورسول وائمه مگر به بیزاری از دشمنان ایشان .

وشیخ مفید در کتاب المسائل گفته است که اتفاق کرده اند امامیه بر آنکه هر که انکار کند امامت احدی از ائمه را وانکار کند چیزی را که خدا بر او واجب گردانیده است از فرض اطاعت ایشان پس او کافر و گمراه است ومستحق خلود در جهنم است ودر موضع دیگر فرموده است که اتفاق کرده اند امامیه بر آنکه اصحاب بدعتها همه کافرند و بر امام لازم است که ایشانرا توبه بفرماید در وقتی که متمکن باشد بعد از آنکه ایشانرا بدین حق بخواند و حجتها را بر ایشان تمام کند اگر توبه کنند از بدعتهای خود وبراه راست بیایند قبول کند والا ایشانرا بکشد از برای آنکه مرتدند از ایمان وهر که از ایشان بمیرد بر آن مذهب او از اهل جهنم است وسید مرتضی در شافی وشیخ طوسی در تلخیص گفته اند که نزد ما امامیه ثابت است که هر که جنگ کند با حضرت امیر او کافر است ودلیل بر این اجماع فرقه محقه امامیه است بر این و اجماع ایشان حجت است وایضاً میدانیم هر که با آنحضرت جنگ کند منکر امامت او خواهد بود وانکار امامت او کفر است همچنانکه انکار نبوت کفر است زیرا که جهل بهر دو در این باب یک نحو است پس استدلال کرده اند باحادیث بسیار در این باب وشیخ زین الدین در رساله حقایق الایمان نیز سخن بسیار در این باب گفته است ومعلوم میشود که کفر واقعی ایشان را اجماعی میداند و آنچه از اخبار در این باب ظاهر میشود آنستکه غیر مستضعفین از مخالفان در احکام آخرت

حق الیقین

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۳۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس: محمد حسن علمی

می‌کنند و حوریان و غلمان و کنیزان و پسران و دختران در خدمت ایشان ایستاده‌اند و بر دور ایشان میگردانند و بانواع خدمات ایشان قیام می‌نمایند و ملائکه خداوند جلیل می‌آیند بسوی ایشان از جانب پروردگار ایشان بانواع عطاها و کرامتها و تحف و هدایا و میگویند **سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار** پس میگویند آنمومنان که مشرف گردیده‌اند بر کافران و منافقان که ای ابوبکر وای عمر و ای عثمان تا آنکه همه را بنامهای ایشان ندا میکنند چرا در مواقف خزی و خواری خود مانده‌اید بیائید بسوی ما تا درهای بهشت را برای شما بگشائیم تا خلاص شوید از عذاب خود و ملحق شوید بما در نعیم بهشت. منافقان گویند وای بر ما کی ما را این نعمت میسر می‌شود مومنان گویند نظر کنید بسوی این درها چون نظر کنند و درهای بهشت راگشاده بینند گمان کنند که آندرها بسوی جهنم گشوده است و می توانند به آندرها رسید پس شروع کنند به شنا کردن در دریای حمیم جهنم و از پیش روی زبانیه روانند و گریزند و آنها از پی ایشان روند و بایشان رسند و عمودها و گرزها و تازیانه‌ها بر ایشان زنند و پیوسته باین نحو روند و انواع این عقوبات را کشند تا وقتی که گمان کنند که به آن درها رسیده‌اند به بینند که درها بر روی ایشان بسته است و زبانیه عمودهائی بر ایشان زنند و آنها را سرنگون میان جهنم افکنند و مومنان بر فرشها و مجالس خود بر ایشان خندند و استهزاء و سخریه بایشان کنند و اشاره باین است **الله یستهزئ بهم** و ایضاً فرموده است **فالیوم الذین امنوا من الکفار یضحکون علی الارائك ینظرون** یعنی پس در آن روز آنها که ایمان آورده‌اند از احوال کافران می‌خندند و بر کرسی‌ها نشسته بسوی ایشان نظر می کنند و حقتعالی فرموده است **واذا النفوس زوجت** حضرت باقر (ع) فرموده است: و اما اهل بهشت پس ایشان را جفت میکنند با خیرات حسان و اما اهل جهنم را هر یك از ایشان را جفت میکنند با شیطانی که او را گمراه کرده است و حقتعالی فرموده است **فانذرتکم ناراً تلظی لایصلیها الا الاشقی الذی کذب وتولی** یعنی پس ترسانیدم شما را از آتشی که پیوسته افروخته است و زبانه میکشد ملازم آن آتش نیست مگر شقی ترین مردم آنکس که تکذیب کرد پیغمبرانرا و پشت گردانید بر حق و از علی بن ابراهیم از حضرت صادق (ع) مروی است در تفسیر این آیات که درجهنم وادئی هست و در آن وادی آتشی هست که نمیسوزد به آن آتش و ملازم آن نمیباشد مگر شقی ترین مردم که عمر است که تکذیب کرد رسولخدارا در ولایت علی (ع) و پشت گردانید از ولایت او و قبول نکرد، بعد از آن فرمود که آتشها بعضی از بعضی پست تر است و آتش این وادی مخصوص

حق الیقین

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۳۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس: محمد حسن علمی

بدست طلحه و زبیر بود زیرا آن دو فتنهٔ عظیم در خلافت آنحضرت کردند و عایشه را بعراق بردند و فتنهٔ جنگ جمل
برپا شد و جنگ جمل مقدمه و تمهیدی بود از برای جنگ صفین زیرا که اگر جنگ جمل نبود معویه جرأت بر
مخالفت نمیکرد و بوهم اهل شام انداخت که علی فاسق شد بمحاربهٔ عایشه و مسلمانان و آنکه طلحه و زبیر را
کشت و ایشان از اهل بهشت بودند و هر که مؤمنی از اهل بهشت را بکشد او از اهل جهنم است پس معلوم
شد که فساد صفین از فساد جمل متولد شد و فرع آن بود و از فساد صفین و گمراه شدن معویه ناشی شد
هر فسادی و قبیحی که جاری شد در ایام بنی امیه و فتنهٔ عبدالله بن زبیر نیز فرعی از فروع قتل عثمان لعین
بود زیرا که عبدالله دعوی کرد که چون عثمان را بغیر حق قتل نمودند بهم رسانید نص خلافت از برای من کرد و مروان
ابن الحکم و جمع دیگر بر این گواهند پس می بینی که سلسلهٔ این امور چگونه بیکدیگر پیوسته است و هر
فرعی متفرع بر اصلی است و هر شاخی بدرختی پیوسته است و از هر آتشی شعلهٔ افروخته است و همه منتهی
میشود به شجرهٔ خبیثهٔ شوری که عمر در زمین فتنه و ضلالت غرس نمود و گفت عجیب تر از این آن بود که
بعمر گفتند که سعید بن عاص و معویه را اکثر منافقین که داخل مؤلفة قلوبهم بودند و اسیر شدهای جنگ و
فرزندان ایشان که بظاهر ایمان را اظهار میکردند حاکم و والی گردانیدی و علی و عباس و زبیر و طلحه را
مطلقا ولایتی و حکومتی ندادی در جواب گفت که اما علی تکبرش زیاده از آنست که از جانب من قبول
حکومت بکند و اما این جماعت دیگر از قریش میترسم که منتشر شوند در شهرها و فساد بسیار بکنند پس
کسی که از حکومت ایشان خائف باشد که فساد کنند و هر یک دعوای خلافت از برای خود کنند چگونه نترسید
از وقتیکه شش نفر را در مرتبهٔ خلافت مساوی قرار داد از آنکه فساد بکنند پس معلوم شد که جمیع فتنهای
اسلام متفرع بر شوری و سقیفه و سایر بدعتهای ابوبکر و عمر شد علیهما و علی اعوانهما لعنة الله و لعنة
اللاعنین الی یوم الدین ششم آنکه مثل سلمان و ابوذر و مقداد و عمار را که باختیار و اتفاق تابعه صحیفهٔ
ملعونه علیهما از جملهٔ اهل بیت و راست گوترین اهل زمین و ملازم حق و باب الهی محبوب حضرت رسالت
و شیعیان حضرت امیر ؏ بودند و عباس عم حضرت را در شوری داخل نکرد و جمعی را که باقرار او خودش
معیوب بعیوب بودند و بعضی نفاق و شقاق بودند صاحب اختیار مرجع این کار کرد هفتم آنکه در قضیهٔ
فدک که امر جزئی بود متعلق بمعنی دعوی و شهادت چهار معصوم را که جناب احدیت و حضرت رسالت
شهادت بعصمت و طهارت و صدق و حقیت ایشان داده اند بجهت جر نفع رد کرد و در باب امامت که ریاست
تمام امت در جمیع امور و احکام دین و دنیا و آخرتست رجوع بجمعی نمود که همه را شریک در آن امر کرده
بود و تهمت جر نفع اصلا مانع نشد هشتم آنکه اگرچه بحسب ظاهر حضرت امیر ؏ را داخل شوری
کرد اما تقسیم آنرا بوجهی نمود و حیله کرد که البته خلافت از جانب آنحضرت بگردد و بغض او ظاهر
شود که دلیل واضح است بر کفر او چه در نهایت ظهور بود که طلحه با وجود آن بغض نسبت بحضرت
رسالت باعتراف عمر و عداوت حضرت امیر ؏ باعتبار ربط او با ابابکر و مسارعهٔ حضرت بیاو در خلافت
و همچنین عبدالرحمن باخویشی عثمان و سایر نسبتها میان ایشان جانب عثمان را نمیگذاشت و همچنین سعد که از
قبیلهٔ بنی زهره و بنی امیه بود جانب عبدالرحمن و عثمان را نمیگذاشت و ایشان با وجود او بخلافت حضرت راضی
نمیشدند و زبیر که باقرار عمر گاهی انسان و گاهی شیطان بود اگر با ایشان میبود آن حضرت تنها میماند و
اگر در خدمت آنحضرت اقامت مینمود دو کس میبودند و بر تقدیری که سعد هم با ایشان موافقت میکرد و سه نفر
میشدند عبدالرحمن و طلحه البته موافقت نمیکردند پس در هیچ یک از این سه صورت خلافت بآنحضرت نمیرسید
ابن ابی الحدید گفته است که شعبی در کتاب شوری و جوهری در کتاب سقیفه روایت کرده اند که سهل بن سعد
انصاری گفت چون حضرت امیر ؏ و عباس از مجلس عمر برخاستند در روزی که بنای شوری گذاشت من

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الحمدللہ کہ دین را بہ برکت قرآں کتاب مستطاب رہنمائے حق و ایماں

تحقیق المتین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم [illegible]

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس خیر امامیہ جنرل ایجنسی لاہور

باہتمام [illegible] پریس لاہور [illegible]

مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو ولادت کے وقت غسل دیا تھا ... حضرت [illegible]
وہ تمام مقامات سے بہتر ہے کہ حضرت رسول ﷺ نے وہیں [illegible] کے لئے عطر [illegible]
قائمؑ کے ظاہر ہونے تک ہمارے شیعوں کے لئے وہاں خیر و برکت [illegible]
مفضل نے پوچھا کہ اے میرے سردار و مولا حضرت صاحب الامر علیہ السلام اور کس جگہ تشریف
لیجائیں گے فرمایا میرے جد بزرگوار یعنی حضرت رسول خدا ﷺ کے مدینہ کی طرف اور جب [illegible] پہنچیں گے
ایک امر عجیب و غریب اون سے ظاہر ہوگا جو مومنوں کے سرور و شادی اور کافروں کی ذلت و
خواری کا باعث ہوگا مفضل نے پوچھا وہ امر کیا ہے۔ فرمایا کہ جب آنحضرت اپنے جد بزرگوار کی
قبر کے پاس پہنچیں گے پوچھیں گے کہ اے گروہ خلائق یہ میرے جد بزرگوار کی قبر ہے۔ جواب دینگے
کہ ہاں اے مہدی آل محمد۔ پھر آنحضرت پوچھیں گے کہ یہ لوگ کون ہیں جن کو حضرت رسول ﷺ کے ساتھ
دفن کیا ہے۔ جواب دیں گے کہ آنحضرت کے دو مصاحب اور [illegible] ابوبکر و عمر [illegible]
صاحب الامر خلائق کے سامنے از روئے مصلحت پوچھیں گے کہ ابوبکر کون ہے اور عمر کون ہے [illegible]
تمام خلائق کے درمیان سے ان دونوں کو [illegible] کے ساتھ دفن کیا [illegible]
کوئی دوسرا شخص ہو جو کہ یہاں دفن ہوا ہو۔ تمام لوگ کہیں گے کہ اے مہدی آل محمد [illegible]
سوا ان کے کوئی دفن نہیں ہوا [illegible]
کے خلیفہ اور آنحضرت کی ازواج کے باپ تھے۔ حضرت فرمائیں گے کہ [illegible] ایسا [illegible]
دیکھیں گے جواب دینگے کہ ہاں ہم لوگ [illegible]
ایسا شخص [illegible] کے یہاں دفن [illegible]
نہیں [illegible] تین دن کے بعد حضرت [illegible]
نکالیں [illegible] ان دونوں کو باہر نکالیں گے اور ان کے [illegible]
وہی ہوگی [illegible] اس وقت حضرت [illegible]
اونکو ایک درخت خشک سے لٹکا دیں گے پس خلائق کے امتحان کے لئے وہ درخت اوسی وقت
سبز و شاداب ہو جائیگا اور اسکی شاخیں بلند ہو جائینگی اوس وقت [illegible] جو کہ ان دونوں کی ولایت
اور محبت رکھتے ہوں کہیں گے کہ واللہ یہ شرف [illegible] گواہی ہے [illegible] محبت [illegible] سبب [illegible]

حق الیقین

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس: محمد حسن علمی

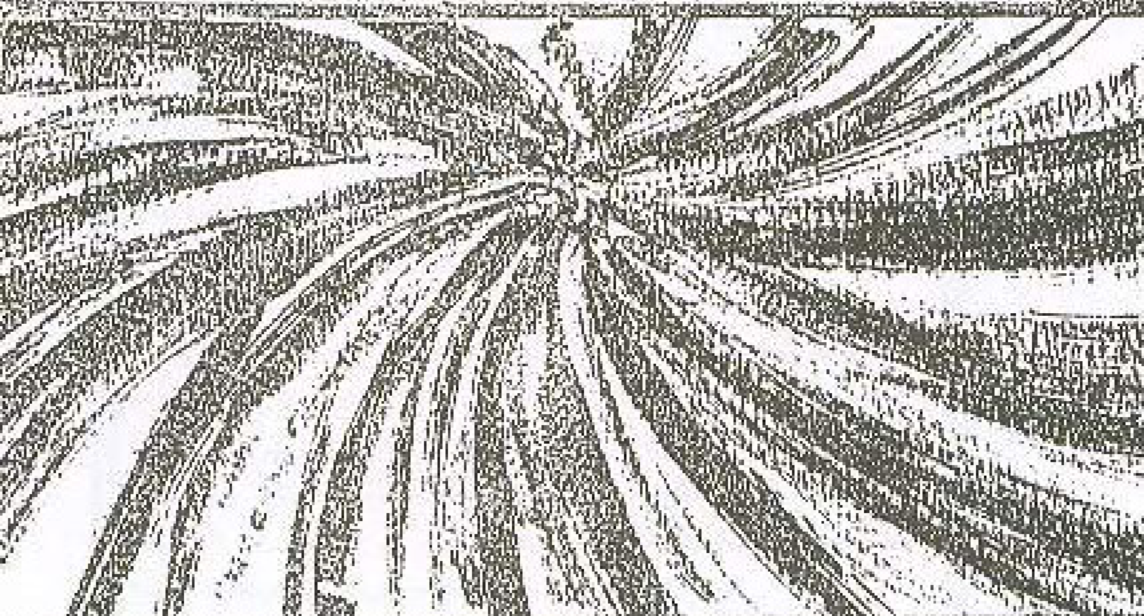
کرده‌اند گویند دو مصاحب و هم‌خوابه او ابوبکر و عمر پس حضرت صاحب درحضور خلق از روی مصلحت پرسد که کیست ابوبکر و کیست عمر و بچه سبب ایشان را از میان جمیع خلایق با جدم دفن کرده‌اند و کم باشد که دیگری باشد که در اینجا مدفون شده باشد پس مردم گویند ای مهدی آل محمد غیر ایشان کسی در اینجا مدفون نیست ایشان را برای همین در اینجا دفن کرده‌اند که خلیفه رسولخدا و پدرزنان آن‌حضرت بودند پس فرماید آیا کسی هست که اگر ببیند ایشانرا بشناسد گویند بلی ما بصفت می‌شناسیم باز فرماید که آیا کسی هست که شك داشته باشد در اینکه ایشان اینجا مدفونند گویند نه پس بعد از سه روز امر فرماید که دیوار را بشکافند و هر دو را از قبر بیرون آورند پس هر دو را با بدن تازه بدر آورند بهمان صورت که داشته‌اند پس فرماید که کفن‌ها را از ایشان بدر آورند و بگشایند و ایشان را معلق کنند بر درخت خشکی پس برای امتحان خلق در حال آن درخت سبز شود و برگ برآورد و شاخه‌هایش بلند شود پس جمعی که ولایت ایشان داشته‌اند گویند که اینست والله شرف و بزرگی و ما رستگار شدیم بمحبت ایشان و چون این خبر منتشر شود هر که در دل بقدر حبهٔ از محبت ایشان داشته باشد حاضر شود پس منادی از جانب قائم عليه‌السلام ندا کند که هر که این دو مصاحب و دو همخوابه رسولخدا را دوست می‌دارد از میان مردم جدا شود و بیکطرف بایستد پس خلق دو طایفه شوند یکی دوستدار ایشان و یکی لعنت کننده بر ایشان پس حضرت فرماید بر دوستان ایشان که بیزاری جوئید از ایشان و اگر نه بعذاب الهی گرفتار می‌شوید ایشان جواب دهند ای مهدی آل رسول (ص) ما پیش از آنکه بدانیم که ایشان را نزد خدا قرب و منزلتی هست از ایشان بیزاری نکردیم چگونه امروز بیزار شویم از ایشان و حال آنکه کرامت بسیار از ایشان بر ما ظاهر شد و دانستیم که مقربان درگاه حقند بلکه از تو بیزاریم و از هر که بتو ایمان آورده است و از هر که ایمان بایشان نیاورده است و از هر که ایشان را باین صورت بدر آورده و بر دار کشیده است پس حضرت مهدی امر فرماید باد سیاهی را که بایشان وزد و ایشان را به هلاکت رساند پس فرماید که آندو ملعون را بزیر آورند و ایشان را بقدرت الهی زنده گرداند و امر فرماید خلایق را که جمع شوند پس هر ظلمی و کفری که از اول عالم تا آخر شده گناهش را بر ایشان لازم آورد و زدن سلمان فارسی را و آتش افروختن بدر خانه امیرالمؤمنین (ع) و فاطمه و حسن و حسین (ع) برای سوختن ایشان و زهر دادن امام حسن و کشتن امام حسین و اطفال ایشان و پسر عمان ایشان و یاران او و اسیر کردن ذریه رسول و ریختن خون آل محمد در هر زمانی و هر خونی که

ورجعة بيضاء ؟ ثم يخرج الصديق الأكبر امير المؤمنين وتنصب له القبة البيضاء على النجف وتقام أركانها ؛ ركن بالنجف وركن في هجر وركن بصنعاء اليمن وركن بأرض طيبة وركن بأرض البحرين ، كأنّي أنظر الى مصابيحها تشرق في السماء والأرض كأضوء من الشمس والقمر . فعندها تبلى السرائر وتذهل كلّ مرضعة عمّا أرضعت وترى الناس سكارى وماهم بسكارى ولكنّ عذاب الله شديد، ثمّ يظهر السيّد الأجل محمد رسول الله ﷺ في أنصاره والمهاجرين اليه ويحضر مكذّبوه ويحضر الشاكّون فيه ؛ ويحضر الكافرون القائلون انّه ساحر وكاهن ومجنون ومعلّم وشاعر وناطق عن الهوى ومن حاربه وقاتله حتّى يقتصّ منهم ، ويجازون بأفعالهم منذ وقت ظهر الى ظهور المهدي إماماً إماماً ووقتاً وقتاً ويحق تأويل هذه الآية وتريدان نمنّ على الذين استضعفوا في الأرض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثين الآية

قال المفضّل ما المراد بفرعون وهامان في الآية ؟ فقال أبو بكر وعمر قال المفضّل قلت يا سيّدي ورسول الله وامير المؤمنين يكونان مع المهدي ؟ فقال لابدّ أن يطأا الأرض أي والله حتّى ماوراء جبل قاف ومافي الظلمات وجميع البحور ، ويقيم دين الله في جميع الأماكن وكانّي ارى يامفضّل انّنا (معاشر ظ) أيّها (اي خ ل) الأئمة واقفون عند جدّنا رسول الله ﷺ نشكو اليه ماصنع بنا هذه الأمّة من بعده ومن تكذيبنا وسبّنا وإخافتنا بالقتل والإخراج من حرم الله ورسوله وقتلنا وحبسنا . فيبكي النبيّ ﷺ ويقول قد فعلوا بكم ما فعلوا بجدّكم فاوّل من يشكو اليه فاطمة من ابي بكر وعمر فتقول انهما اخذا فدك منّي بعد ماأقمت البراهين عليهما فلم ينفع والكتاب الّذي كتبته لي على فدك أخذه منّي عمر بحضور المهاجرين والأنصار وتفل فيه ومزّقه فأتيت الى قبرك شاكية وابوبكر وعمر بسقيفة بني ساعدة مضوا الى المنافقين وتواطئوا معهم وغصبوا خلافة زوجي فأتوا اليه امبايعهم فأبى فجمعوا حطبا ووضعوه على باب البيت ليحرقوا اهل البيت فصحت وقلت ما هذه الجرأة على الله وعلى رسوله ياعمر تريدان تقطع نسل الأنبياء فقال عمر أسكتي ليس محمد موجودا حتّى ينزل عليه الملئكة بالأمر والنهي قولي لعليّ يبايع

ایشانرا در گردن غل کرده‌اند و بر بدن‌های ایشان پیراهن‌ها از مس گداخته پوشانیده‌اند و جبه‌ها از آتش برای ایشان بریده‌اند و بر ایشان بسته‌اند و در میان عذابی گرفتارند که گرمیش بنهایت رسیده و درهای جهنم را بر روی ایشان بسته‌اند پس هرگز آن درها را نمی‌گشایند و هرگز نسیمی بر ایشان داخل نمی‌شود و هرگز غمی از ایشان بر طرف نمی‌شود و عذاب ایشان پیوسته شدید است و عقاب ایشان همیشه تازه است نه خانه ایشان فانی می‌شود و نه عمر ایشان بسر می‌آید بمالک استغاثه کنند که از پروردگار بطلب که ما را بمیراند جواب گوید که همیشه در این عذاب خواهید بود و بسند معتبر از حضرت صادق (ع) منقول است که در جهنم چاهی است که اهل جهنم از آن استعاذه مینمایند و آن جای هر متکبر جبار معاند است و هر شیطان متمرد و هر متکبری که ایمان بروز قیامت نداشته باشد و هر که عداوت محمد و آل محمد (ع) را داشته باشد و فرمود که در جهنم کسی که عذابش از دیگران سبکتر باشد کمتر کسی است که در دریای از آتش باشد و دو نعل از آتش در پای او باشد و بند نعلینش از آتش باشد که از شدت حرارت مغز دماغش مانند دیگ درجوش باشد و گمان کند که از جمیع اهل جهنم عذابش سخت تر است و حال آنکه عذاب او از همه سهلتر باشد و در حدیث دیگر وارد شده که فلق چاهی است در جهنم که اهل جهنم از شدت حرارت آن استعاذه میتمایند از خدا طلب نمود که نفس بکشد چون نفس کشید جهنم را سوزانید و در آنجاه صندوقی است از آتش که اهل آنجاه از گرمی و حرارت آن صندوق استعاذه مینمایند و آن تابوتی است که در آن شش کس از پیشینیان جا دارند و شش کس از این امت اما شش نفر (اول) پسر آدم است که برادر خود را کشت و (نمرود) که ابراهیم را در آتش انداخت و (فرعون) و (سامری) که گوساله‌پرستی را دین خود کرد و (آنکسی که یهود را بعد از پیغمبرشان گمراه کرد) واما شش کس آخر (ابوبکر) و (عمر) و (عثمان) و (معویه) و (سر کرده خوارج نهروان) و (ابن‌ملجم) است و از حضرت رسول ﷺ منقول است که فرمود اگر در این مسجد صد هزار نفر یا زیاده باشند و یکی از اهل جهنم نفس بکشد و اثر آن بایشان برسد هر آینه مسجد و هر که در آن است بسوزاند و فرمود که در جهنم ماری هست بکلفتی گردن شتران که یکی از آنها که میگزد کسی را چهل قرن یا چهل سال در آن میماند و عقربها هست بدرشتی استر که از گزیدن آنها نیز اینقدر از مدت میماند و از عبدالله بن عباس منقول است که جهنم را هفت در است و بر هر دری هفتاد هزار کوه است و در هر کوهی هفتاد هزار دره است و در هر دره هفتاد هزار

حق الیقین



از افاضات

علامہ ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

بخدمت امام علی النقی علیه السلام و سؤال کردند که آیا محتاج هستیم در دانستن ناصبی بزیاده از این که ابوبکر و عمر را تقدیم کند بر امیر المؤمنین علیه السلام و اعتقاد بر امامت آنها داشته باشد حضرت در جواب نوشت هر که این اعتقاد داشته باشد او ناصبی است و ابن بابویه از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که رسولخدا فرمود که در شب معراج چون مرا بآسمان بردند حقتعالی بمن وحی کرد در باب محمد صلی الله علیه و آله و علی و فاطمه و حسنین علیهم السلام و گفت ای محمد اگر بندهٔ مرا عبادت کند بقدر آنکه مانند مشک پوسیده بشود و بیاید بنزد من و انکار وجوب ولایت و امامت ایشان بکند ایشان را در بهشت خود ساکن نگردانم و در زیر عرش خود جای ندهم و در تفسیر امام حسن عسکری فرموده است در تفسیر این آیه بلی من کسب سیئة و احاطت به خطیئته فاولئك اصحاب النار هم فیها خالدون یعنی بلی هر که کسب کند گناهی را و احاطه کند باو خطای او پس ایشان اصحاب جهنم‌اند و همیشه در آن خواهند بود حضرت فرمود که گناهی که احاطه باو کند آنستکه او را بیرون کند از دین خدا و نزع کند او را از ولایت و دوستی ما و ایمن گرداند او را از غضب خدا و آن شرك بخداست و کفر بنبوت و کفر بولایت علی و خلفای او و هریك از اینها سیئه ایست که باو احاطه کرده است یعنی احاطه باعمال او کرده است و همه را باطل و محو کرده است و عمل کنند گان باین سیئه احاطه کننده اصحاب نارند و همیشه در جهنم خواهند بود

و کلینی بسند معتبر از حضرت باقر علیه السلام روایت کرده است در تفسیر این آیه کریمه هر که انکار کند امامت امیر المؤمنین را از اصحاب آتش است و همیشه در جهنم خواهد بود و عیاشی از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که دشمنان علی در جهنم خواهند بود ابدالآباد و هرگز بیرون نخواهند آمد و در تفسیر فرات بن ابراهیم از حضرت باقر علیه السلام روایت کرده است که حضرت امیر فرمود که چون روز قیامت شود منادی ندا کند از آسمان که کجا است علی برخیزم بمن گویند توئی علی گویم منم پسر عم پیغمبر و وصی او و وارث او پس بمن گویند راست گفتی داخل بهشت شو آمرزید خدا ترا و شیعه ترا و امان بخشید ترا و ایشان را از فزع اکبر قیامت داخل بهشت شوید ایمنان ترسی برشما نیست امروز و اندوهناك نخواهید شد هرگز و در علل از حضرت امام موسی علیه السلام روایت کرده است که در وقت هر نماز که این خلق میکنند خدا ایشان را لعنت میکند گفتند چرا فرمود برای آنکه انکار حق ما و تکذیب ما میکنند در امامت و در معانی الاخبار بسند معتبر منقول است که حضرت صادق علیه السلام بحمران گفت که ریسمان دین حق و ولایت اهلبیت را

تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد اول

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجم

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ (آیت ۲۰ سورۃ توبہ پ ۱۰) یعنی جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا خدا کے نزدیک اُن کے درجے بہت بلند ہیں" پھر فرمایا ہے کہ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً" (آیت ۹۵-۹۶ سورۃ النساء پ ۵) یعنی خدا نے جہاد کرنے والوں کو اُن لوگوں پر جو گھروں میں بیٹھ رہے اجر عظیم کے ساتھ فضیلت دی ہے اور اُن کے لیے خدا کی طرف سے درجے اور بڑی بخششیں اور عظیم رحمتیں ہیں" پھر فرمایا کہ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ط اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا (آیت سورۃ حدید پ ۲۷) یعنی وہ تم میں سے جس نے راہ خدا میں فتح مکہ سے قبل اپنے مال صرف کیے اور جہاد کیا اور وہ جس نے بعد میں کیا درجہ میں برابر نہیں ہیں۔ وہ لوگ درجہ میں اُن لوگوں سے بلند ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد راہ خدا میں مال صرف کیا اور جہاد کیا"

شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جناب رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک انصار دشمنوں کے دفع کرنے میں میری سپر ہیں۔ لہٰذا اُن سے غلطیاں ہو جائیں تو اُن کو معاف کر دو اور درگزر کرو، اور اُن کے نیک لوگوں کی مدد کرو۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب لوگ جوق درجوق رسُولؐ خدا کے دین میں داخل ہو رہے تھے کہ ازد کے قبیلہ والے آئے جن کے دل نازک اور زبان شیریں تھی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسُول اللہ ہم نے دلوں کی نزاکت کو تو سمجھ لیا، لیکن اُن کی زبان کیوں شیریں ہے؟ فرمایا اس لیے کہ زمانۂ جاہلیت میں مسواک کرتے تھے۔

اور شیخ طوسی نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کی تلواریں نیاموں سے باہر نہیں نکلیں اور ان کی صفیں نماز اور جہاد میں نہیں قائم ہوئیں اور اذان بلند آواز سے نہیں کہی گئی، اور قرآن میں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ نازل نہیں ہوئی قبل اس کے کہ قبیلۂ اوس وخزرج کے لوگ مسلمان ہوں جو کہ انصار ہیں۔[1]

ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادقؑ نے ایک قریشی کو ایک مرد شیعہ

---

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ صحابہ ومہاجرین اور انصار کے لیے ان آیتوں اور حدیثوں میں جو مدح اور فضیلتیں وارد ہوئی ہیں وہ اُن کے لیے ہیں جو دین سے خارج نہیں ہوئے اور نہ منافق ہوئے اور نہ امیرالمومنین کے سوا کسی غیر حق خلیفہ کی متابعت کی ہے اور جو صحابہ کافر اور مرتد ہو گئے اور انہوں نے امیرالمومنین کی مخالفت کی اور اُن کے دشمنوں کی مدد کی ہے وہ کافروں سے بھی بدتر ہیں چنانچہ رسُول اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے بہت سے اصحاب روز قیامت حوض کوثر سے دُور کر دیئے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں تو خدا وند عالم فرمائے گا کہ اے محمدؐ تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد ان لوگوں نے کیا کیا۔ یہ تمہارے بعد دین سے ایڑیوں کے بل پھر گئے اور مرتد ہو گئے تھے۔ اس کے بعد خاصہ وعامہ کے طریقہ سے بہت سی حدیثیں اس بارے میں انشاء اللہ لکھی جائیں گی ۱۲۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری

جس میں

پیغمبر آخر الزمان کے تمام و کمال حالات، خلقت نور، ولادت، معجزات ارضی و سماوی، غزوات و سرایا، معراج، مباہلہ، علمائے نجران کا آپس میں مناظرہ، بادشاہان وقت کو دعوت اسلام، نیز دیگر واقعات تا وفات آنحضرتؐ و فضائل و مناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل سے درج ہیں۔

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۶ ——— لاہور

چار اشخاص کی مشتاق ہے۔ میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ حضرتؐ سے دریافت فرمائیے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اُن سے پوچھوں گا۔ میں اگر اُن چار شخصوں میں ہوا تو خدا کا شکر کروں گا اور اگر اُن میں میرا شمار نہ ہوا تو خدا سے سوال کروں گا کہ مجھے اُن میں سے قرار دے اور میں اُن کو دوست رکھوں گا۔ غرض حضرتؑ روانہ ہوئے اور میں بھی آپؑ کے ساتھ چلا۔ جب ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ حضرتؐ کا سرِ اقدس دحیہ کلبیؓ کی گود میں ہے۔ جب دحیہ کلبیؓ نے امیر المومنینؑ کو دیکھا تعظیم کے لیے اُٹھے اور اُن کو سلام کیا اور کہا کہ لو اپنے پسرِ عم کے سر کو اے امیر المومنینؑ کہ تم مجھ سے زیادہ سزاوار ہو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور اپنا سر علیؑ کی گود میں دیکھا تو فرمایا کہ اے علیؑ شاید تم کسی حاجت کے لیے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ جب میں یہاں آیا تو دیکھا کہ آپ کا سرِ مبارک دحیہ کلبیؓ کی گود میں تھا۔ تو وہ اُٹھے اور مجھے سلام کر کے کہنے لگے کہ اپنے پسرِ عم کے سر کو گود میں لو۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے پہچانا کہ وہ کون تھے عرض کی دحیہ کلبیؓ تھے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ جبرئیلؑ تھے جنہوں نے تم کو امیر المومنین کہا۔ جناب امیرؑ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ انس نے مجھے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا کہ جنت میری اُمت میں سے چار شخصوں کی مشتاق ہے لہٰذا فرمائیے کہ وہ کون کون ہیں۔ حضرتؐ نے جناب امیرؑ کی طرف اشارہ کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ خدا کی قسم تم اُن میں سے پہلے ہو۔ پھر جناب امیرؑ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ اور وہ تین اشخاص کون ہیں؟ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ مقدادؓ، سلمانؓ اور ابوذرؓ ہیں۔

ابن ادریس نے بسندِ معتبر مفضل سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ سے ایک جماعت کے بارے میں دریافت کیا جو آنحضرتؐ کے بعد مرتد ہو گئی تھی۔ میں ہر ایک کا نام لے رہا تھا، حضرتؑ فرماتے جاتے تھے کہ دور ہو میرے پاس سے یہاں تک کہ میں نے حذیفہؓ بن مسعود کا نام لیا۔ حضرتؑ نے ہر ایک کے بارے میں یوں ہی فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اگر ان لوگوں کو معلوم کرنا چاہتے ہو جن کے دلوں میں مطلق شک داخل نہیں ہوا تو وہ ابوذر، مقداد اور سلمان تھے۔

عیاشی نے بسندِ معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی چار اشخاص علیؑ بن ابی طالب، مقدادؓ، سلمانؓ اور ابوذرؓ کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ راوی نے پوچھا عمارؓ کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا اگر تم ان کو پوچھتے ہو جن کے دلوں میں مطلق شک داخل نہ ہوا ہو تو وہ یہی تین اشخاص تھے۔

امام حسن عسکریؑ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ ایک روز صبح کو آنحضرتؐ مسجد میں تشریف فرما تھے اور مسجد صحابہ سے بھری ہوئی تھی حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کس شخص نے آج اپنے برادر مومن کی اپنی شان کے شایان مدد کی ہے؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میں نے۔ حضرتؐ نے پوچھا کیا مدد کی؟ جناب امیرؑ نے عرض کی کہ میرا گذر عمارؓ یاسر کی طرف ہوا ایک یہودی اُن سے لپٹا ہوا تھا جس کا تیس درہم عمارؓ کے ذمہ قرض تھا جب عمارؓ نے مجھ کو دیکھا تو کہا اے برادرِ رسول اللہ یہ یہودی مجھ سے لڑ رہا ہے اور مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

کتاب مستطاب فیض بخش و ارتیاب زدا روح بخش مردہ دلاں و نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات خلافت و معجزات صاحب المقام المحمود سیدنا و نبینا خاتم المرسلین و رحمۃ للعالمین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ الطاہرین

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین الناسکین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام و المسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کارکنان مطبع

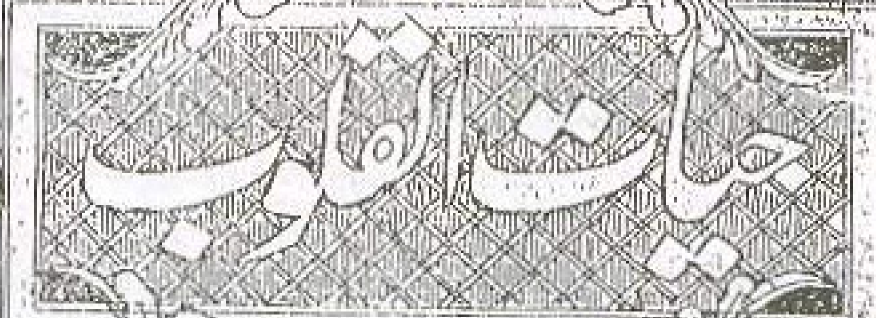
در مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ انطباع یافت

رفت که گوشش پاره شد و خون از پایش روان شد پس بچهار دست و پا راه رفت تا آنکه زانوهایش
مجروح شد و ماند و به ناچار در زیر درخت خاری قرار گرفت پس وحی بر رسول خدا نازل شد که آن
منافق در فلان موضع است و حضرت رسول حضرت امیرالمؤمنین را طلبید و فرمود تو و عمار و کسی دیگر
بروید و مغیره را در زیر فلان درخت بکشید و بروایت دیگر حضرت زید و زبیر را فرستاد پس چون بآن
موضع رسیدند بروایت اول حضرت امیرالمؤمنین او را بقتل رسانید و بروایت ثانی زید بن حارثه
با زبیر گفت که بگذار که من او را بکشم که او دعوی میکرد که برادر مرا کشته است و مرادش از برادر جناب حمزه
بود زیرا که حضرت رسول زید و حمزه را با یکدیگر برادر کرده بود و چون عثمان منافق خبر قتل او را شنید نزد
دختر حضرت رسول خدا آمد و گفت تو پدر خود را خبر کردی که مغیره در خانه من است تا او کشته شد آن
مظلومه قسم خورد و سوگند یاد کرد که من خبر برای حضرت نفرستادم و آن منافق تصدیق او نکرد و چوب
جهاز شتر را گرفت و بسیار بر او زد و او را خسته و مجروح گردانید پس آن مظلومه بخدمت پدر خود فرستاد
و از عثمان شکایت کرد و حال خود را بآنحضرت عرض کرد حضرت در جواب او فرستاد که حیای خود را
نگاه دار که بسیار قبیح است که زنی که صاحب نسب و دین باشد هر روز شکایت از شوهر خود نماید پس چند مرتبه
دیگر فرستاد و بخدمت آنحضرت شکایت کرد و در هر مرتبه حضرت چنین جواب فرمود تا آنکه در مرتبه چهارم
فرستاد که این منافق مرا کشت در این مرتبه آنحضرت علی بن ابی طالب را طلبید و فرمود که شمشیر خود را
بردار و برو بخانه دختر عم خود و او را بنزد من بیاور و اگر آن منافق مانع شود و نگذارد او را بشمشیر خود بکش
و حضرت نیز از عقب او روانه شد و از شدت اندوه گویا حیران گردیده بود و چون حضرت رسول
بدر خانه عثمان رسید حضرت امیرالمؤمنین آن شهیده مظلومه را بیرون آورده بود و چون نظرش بآنحضرت
افتاد صدا بگریه بلند کرد و حضرت نیز از مشاهده حال او بسیار گریست و او را با خود بخانه آورد و چون
داخل شد پشت خود را گشود و بپدر بزرگوار خود نمود حضرت دید که پشتش تمام سیاه و مجروح گردیده است
پس حضرت سه مرتبه فرمود که چرا او را کشت خدا او را بکشد و این در روز یکشنبه بود و چون شب شد
آن منافق در پهلوی جاریه دختر رسول خوابید و با او زنا کرد پس روز دوشنبه و سه‌شنبه آن مظلومه
بر بستر درد و الم خوابید و در روز چهارشنبه باعلی درجات شهیدان ملحق گردید پس مردم برای
نماز آن شهیده حاضر شدند و حضرت رسول با جنازه او بیرون آمد و حضرت فاطمه زهرا صلوات الله
علیها را امر فرمود که با زنان مؤمنان همراه جنازه او بیایند و آن بیحیای منافق نیز همراه جنازه او بیرون
آمده بود و چون نظر مبارک حضرت بر او افتاد فرمود که هر که دیشب در پهلوی جاریه خوابیده است

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

کتابیست مستطاب فیض ریز و ارتیاب زدا روح بخش مرده دلان و نور افزای قلوب اہل ایمان در بیان حالات فخر کائنات
خلاصۂ موجودات صاحب المقام المحمود سیدنا و نبینا خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی الائمۃ الطاہرین من عترتہ







قدوۃ المحدثین زین الناسکین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر
المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ بتصحیح علمائے رشیدہ کارکنان مطبع

در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ بحسن انطباع زیور طبع یافت

سوم پس حضرت رسول فرمود که روانه کنید لشکر اسامه را و بیرون بردید لشکر اسامه را خدا لعنت کند کسی را
که تخلف نماید از لشکر اسامه سه مرتبه این سخن را اعاده فرمود و مدهوش شد از تعب رفتن بمسجد و برگشتن
و از حزن و اندوهی که عارض شد آنحضرت را بسبب آنچه مشاهده نمود از اطوار ناپسندیده منافقان و از
از فتنهای فاسد ایشان پس مسلمانان بسیار گریستند و صدای گریه و نوحه از زنان و فرزندان آنحضرت
بلند شد و شیون از زنان و مردان مسلمانان برخاست پس حضرت چشم مبارک گشود و بسوی ایشان
نظر کرد و فرمود که بیاورید از برای من دوات و کتف گوسفندی تا بنویسم از برای شما نامه که گمراه نشوید هرگز
پس یکی از صحابه برخاست که دوات و کتف را بیاورد عمر گفت که برگرد که این مرد هذیان میگوید و بیماری
بر او غالب شده است و ما را کتاب خدا بس است پس اختلاف کردند آنها که در خانه بودند بعضی گفتند که
قول قول عمر است و بعضی گفتند که قول قول رسول خدا است و گفتند چنین حالی چگونه مخالفت حضرت
رسول روا باشد پس بار دیگر پرسیدند که آیا بیاوریم آنچه طلب کردی یا رسول الله فرمود که بعد از این
سخنان که از شما شنیدم مرا حاجتی بآن نیست و لیکن وصیت میکنم شما را که با اهلبیت من نیکو سلوک کنید
و رو از ایشان مگردانید و ایشان برخاستند مؤلف گوید که این حدیث دوات و قلم در صحیح بخاری
و مسلم و سایر کتب معتبره اهل سنت مذکور است بطرق متعدده و چنین روایت کرده اند ایشان از ابن
عباس که او گریست آنقدر که آب دیده اش سنگریزه مسجد را تر کرد و میگفت که روز پنجشنبه و چه روز
پنجشنبه روزی که بیماری رسول خدا شدید شد و گفت بیاورید دوات و کتفی تا بنویسم از برای شما کتابی
که گمراه نشوید بعد از آن هرگز پس نزاع کردند و در این وقت سزاوار نبود که نزاع کنند در حضور پیغمبر
پس عمر گفت که رسول خدا هذیان میگوید و در روایت دیگر گفت که درد بر او غالب شده است و نزد شما
قرآن هست بس است ما را کتاب خدا پس اختلاف کردند اهل آن خانه و با یکدیگر مخاصمه کردند بعضی گفتند
بیاورید تا بنویسد رسول خدا برای شما کتابی که بعد از آن گمراه نشوید و بعضی گفتند که قول قول عمر است
چون آوازها بلند شد و اختلاف بسیار شد نزد آن حضرت آنحضرت دلتنگ شد و فرمود که برخیزید
از پیش من پس ابن عباس میگفت که بدرستیکه مصیبت و بدترین مصیبتها آن بود که مانع شدند میان
رسول خدا و میان آنکه آن کتاب را از برای ایشان بنویسد بسبب اختلافی که نمودند و آوازها که بلند

کردند ای عزیز آیا بعد از این حدیث که همه عامه روایت کرده اند هیچ عاقل را مجال آن هست
که شک کند در کفر عمر و کفر کسی که عمر را مسلمان داند اگر بقای یا طلاقی خواهد که وصیت کند و کسی مانع
وصیت او شود مردم بر او طعنها کنند هرگاه رسول خدا خواهد که وصیتی کند که صلاح است و از ان

هو الذي بعث في الأميين رسولا منهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری

جس میں

پیغمبر آخر الزمان کے تمام و کمال حالات، خلقت نور، ولادت، معجزات ارضی و سماوی، غزوات و سرایا، معراج، مباہلہ، علمائے نجران کا آپس میں مناظرہ، بادشاہان وقت کو دعوت اسلام، نیز دیگر واقعات تا وفات آنحضرت و فضائل و مناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل سے درج ہیں۔

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۲ لاہور

لے لی۔ اور اُس وقت فارغ ہوئے جب آنحضرتؐ دفن کر دیئے گئے۔ جب صبح ہوئی جناب فاطمہؑ نے فریاد کی کہ کیسی بد صبح ہوئی ہے کہ تیرا دن بہت ہی منحوس ہوگا۔ ابوبکر نے جب یہ سُنا تو کہا تمہارا دن بدترین ایام ہے۔ پھر وہ فرصت کو غنیمت سمجھ کر کہ امیرالمومنینؑ آنحضرتؐ کے دفن و کفن میں مشغول ہیں اور بنی ہاشم حضرتؐ کے غم میں گرفتار ہیں سقیفہ میں چلے گئے اور آپس میں اتفاق کیا کہ ابوبکر کو خلیفہ قرار دیں جیسا کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں ایسی ہی سازش کی گئی تھی اور انصار میں سے لوگوں نے چاہا کہ سعد بن عبادہ کو خلافت کے لئے منتخب کریں۔ لیکن وہ مہاجرین کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اس سبب سے مغلوب ہو گئے۔ جب ابوبکر کی بیعت تمام ہو گئی تو ایک شخص امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ حضرتؑ بیلچہ ہاتھ میں لئے ہوئے حضرتؐ کی قبر مطہر درست کر رہے تھے اور کہا منافقوں نے ابوبکر سے بیعت کر لی اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ آپ فارغ ہو جائیں گے تو آپ کا حق غصب نہ کر سکیں گے۔ جناب امیرؑ نے یہ سُن کر بیلچہ ہاتھ سے رکھ دیا اور یہ آیتیں پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ (آیات ۱ تا ۴ سورۂ عنکبوت پ ۲۰) الٓمّٓ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کا امتحان نہ لیا جائے گا حالانکہ ان سے قبل جو لوگ تھے سب امتحان میں مبتلا کئے جا چکے ہیں تو خدا تو یقیناً سچے اور جھوٹے لوگوں کو جانتا ہے۔ یا ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے جو بُرے اعمال بجا لاتے ہیں کہ ہماری گرفت سے نکل جائیں گے (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا غلط خیال کئے ہوئے ہیں۔ اس کا قصہ مفصل طور پر اس کے بعد دوسری جلد میں انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

شیخ طوسی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ لوگوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ کیا امیرالمومنینؑ نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل میت دینے کے بعد خود بھی غسل (مس میت) کیا تھا یا نہیں۔ حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ جناب رسولِ خدا طاہر و مطہر تھے لیکن امیرالمومنینؑ نے غسل کیا تھا۔ اور یہ سنت جاری ہوئی کہ ہر میت کو (قبل غسل میت) اگر مس کریں تو غسل کریں۔

شیخ طوسی و شیخ طبرسی اور تمام محدثین خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ روز شوریٰ جبکہ امیرالمومنینؑ نے اہل شوریٰ پر حجتیں تمام کیں تو فرمایا کہ کیا تم میں کوئی میرے علاوہ ہے جس نے رسولؐ خدا کو غسل دیا ہو اور فرشتوں کے ساتھ جو بہشت کی خوشبوئیں اور پھول لے کر نازل ہوئے تھے۔ وہ آنحضرتؐ کے جسم اقدس کو پھیرتے جاتے تھے اور میں ان کی آوازیں سُنتا تھا وہ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ کی شرمگاہ کو پوشیدہ رکھو تاکہ تم کو خدا پوشیدہ رکھے۔ سب نے کہا کوئی نہیں۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا کیا میرے سوا تمہارے درمیان کوئی ہے جس نے آنحضرتؐ کو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنایا ہو اور دفن کیا ہو۔ سب نے کہا نہیں۔ پھر فرمایا کیا تم میں کوئی میرے سوا ہے جس کی طرف خدا نے تعزیت بھیجی ہو۔ جبکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی تھی اور فاطمہ زہراؑ آنحضرتؐ پر گریہ کر رہی تھیں ناگاہ میں نے گھر کے ایک گوشہ سے کسی کہنے والے کو جس کو میں نہیں دیکھ رہا تھا یہ کہتے ہوئے سُنا

عین الحیوة

تألیف

علامه مولی محمد باقر مجلسی ره

از انتشارات کتابفروشی اسلامیه
تهران خیابان ۱۵ خرداد تلفن ۵۲۱۹۶۳

صلیت علی ابراهیم انک حمید مجید و موافق احادیث معتبره میباید بعد از هر نماز بگوید (اللهم صل علی محمد و آل محمد واعذنا من النار و ارزقنا الجنة و زوجنا من الحور العین) و بسند معتبر منقول استکه حضرت امام جعفر صادق علیه السلام از جای نماز خود بر نمیخاستند تا چهار ملعون و چهار ملعونه را لعنت نمیکردند پس باید بعد از هر نماز بگوید « اللهم العن ابابکر و عمر و عثمان و معاویة و عایشة و حفصة و هنداً و ام الحکم » و بعضی از تعقیبات در باب فضایل سور و آیات قرآنی گذشت و در باب صلوات نیز بعضی مذکور شد و در این کتاب چون بترتیب مذکور میشود بهمین اکتفا مینمائیم.

فصل سیم در تعقیب مخصوص نماز ظهر

بسند معتبر از حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام منقول استکه حضرت رسول صلی الله علیه و آله بعد از ظهر این دعا میخواندند لااله الا الله العظیم الحلیم لااله الا الله رب العرش الکریم و الحمدلله رب العالمین اللهم انی اسئلک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک و الغنیمة من کل خیر و السلامة من کل اثم اللهم لاتدع لی ذنبا الا غفرته ولاهما الا فرجته و لاسقما الا شفیته ولاعیبا الا سترته و لارزقا الابسطته ولاخوفا الا امنته ولاسوءآ الا صرفته ولا حاجة هی لک رضا ولی فیها صلاح الاقضیتها یاارحم الراحمین آمین رب العالمین.

فصل چهارم در تعقیبات نماز عصر

و بسند معتبر از حضرت امام جعفر صادق علیه السلام منقول است هر که بعد از نماز عصر هفتاد مرتبه استغفار بکند حقتعالی هفتصد گناه او را بیامرزد و اگر او هفتصد گناه نداشته باشد باقی را از گناهان پدرش بیامرزد اگر پدرش هم آنقدر گناه نداشته باشد از مادرش واگر نه از گناهان برادرش و اگر نه از گناهان خواهرش و همچنین باقی خویشان هر که باو نزدیکتر باشد . و در حدیث دیگر هفتاد و هفت مرتبه استغفار وارد شده است و ثواب عظیم برای ده مرتبه سورهٔ « انا انزلناه فی لیلة القدر » بعد از نماز خواندن گذشت . و بسند معتبر از حضرت رسول صلی الله علیه و آله منقول است هر که هر روز بعد از نماز عصر یکمرتبه بگوید استغفر الله الذی لااله الا هو الحی القیوم الرحمن الرحیم ذوالجلال و الاکرام و اسئله ان یتوب علی توبة عبد ذلیل خاضع فقیر بائس مسکین مستجیر لایملک لنفسه نفعاً و لاضرآ و لاموتا و لاحیاة و لا نشورا حق تعالی امر فرماید که صحیفهٔ گناهان او را بدرند هر چند گناه او بسیار باشد .

تذکرة الائمه «ع»

یا

ائمه معصومین علیهم السلام

تألیف :

عالم بزرگوار محمّد باقر مجلسی «رض»

برادری که فوت شد زن او بدون نکاح مال برادر دیگر بود و چند کس را در عوض یک کس میکشتند و بعضی از ایشان عبادت ملئکه و بعضی عبادت ستارهٔ شعرا میکردند و دختر خواهر و جمع بین الاختین و شراب و زنا را حلال میدانستند و زنان بظهار حرام میدانستند و نکاح شغا در مذهب ایشان جایز بود و اعتقاد به معاد و قیامت وحشر و نشر و بعضی آن انبیاء و دوزخ نداشتند و آنحضرت چنین دین را بر طرف کرد .

دشمنان آنحضرت درایام نبوت که امر او بر عناد و تکذیب داشتند عتبه بود و شیبه و ابوسفیان بن صخر بن حرب و ابوالحکم و ابوجهل و ولید بن مغیره بن ابی العاص بن و ابل سهمی و ولیدبن عتبه بن ربیعه خال معاویه و هندبنت عتبه زوجه ابی سفیان و ابی لهب عم آنحضرت و حمالة الحطب زوجه او وعاص بن سعیدبن العاص بن امیه وطعمه بن عدی بن نوفل اینجماعت از رؤس اهل ضلالت بودند و از شیاطین قریش نوفل بن خویلد بود و زمعه بن اسود وحرث بن زمعه و نضربن حارث بن کلده بن عبدالدار و این ملعون این بود که میفرستاد بولایت عجم وحکایت ملوک کیان و پهلوانان کبران را مینوشتند و برای اومیفرستادند و آن میگفت محمد قصه و حکایات یاران گذشته را نقل میکند و انا احدث بحدیث رستم و اسفندیار و اینرا بر اعراب می خواند و مردم را منصرف میکرد واینقسم جماعت بسیارند که ذکر ایشان باعث طول کلام میشود .

دیگر از جمله معاندین و دشمنان اصحاب دین اصحاب عقبه‌اند که در قصدکشتن آن حضرت و خرابی دین اومیکوشیدند و ایشان چهارده نفر بودند از منافقین مکه و مدینه ابوبکر و عمر و عثمان و طلحه بن عبدالله و عبدالرحمن بن عوف و سعید بن ابی وقاص و ابوعبیده بن جراح و معویة بن ابی سفیان و عمربن عاص وغیر قریش پنجنفر بودند . ابو موسی اشعری و مغیره بن شعبه و اوس بن الحدثان و ابوطلحه انصاری لعنة الله علیهم من الاولین و الاخرین دیگر از جمله دشمنان آنحضرت جماعتی بودند که در ایام حیات آنحضرت و بعد از دعوت نبوت کردند از آنجمله مسلمه کذاب است که عرب او را رحمن الیمامه ناحیه‌ایست میان حجاز و یمن و بهترین ولایات عرب است از جمله محصولات و مسلمه در زمان رسول خدا مدعی نبوت بود و خلق بسیار برو گرویدند و ازو معجزه طلبیدند و قارورهٔ سرتنگ

تذکرة الائمه «ع»

یا

ائمه معصومین علیهم السلام

تألیف:

عالم بزرگوار محمّد باقر مجلسی «رض»

گوساله سامری را پرستیدند الا دوازده هزار نفر از سبط لاوی و سامری از اهل کرمان بود واز جمله خوبان بود به اعتبار حسب جاه و فرمان روائی باغوای شیطان گوساله را ساخت و خلایق را بضلالت افکند و عزازیل که مراد ابلیس باشد نیز از خوبان و صالحان بندگان خدا بود از راه حسد بر جاه و منزلت آدم بسلطنت درانید واستکبار کرد و بخداوند عالمیان وکافر شد بخداو سجده بر آدم نکردو بلعم باعورا را او نیز از خوبان بودو از طمع بجهنم رفت و جمع کثیر متابعت او نمودند و برصیصای عابد از دین برگشت و موسی بن ظفر که قارون باشد او نیز بندادن زکوت کافر شد غرض آنستکه طمع وحسد وحب جاه و ریاست و استکبار وغافل شدن از خدا و رسول ترب بخدا کافر شدندو امت حضرت رسالت هفتاد و سه گروه شدند همچنانکه قوم موسی هفتاد ویک است و امت عیسی هفتاد و دو فرقه شدند وهر فرقه از مذاهب مبدعه این امت چند شعبه شدند و علت خرابی این دین آن بود که عمر بن الخطاب مصدر خلافت شدو غصب خلافت امیرالمؤمنین نمود و خلایق باغوای او بگوساله سامری این امت بیعت نمودند و فرقه ناجیه از این امت طایفه جلیله اثنی عشریه‌اند وایشان را شیعه و امامی میگویند و مخالف و رافضی و باقی شیعیان که هالکاند یازده فرقه‌اند زیدیه و کیسانیه و جارودیه و ناووسیه‌واسماعیلیه و دیصانیه و بطروسیه و واقفی و غلات و سبائیه و دیگر اهل سنت دراصول دومذهب شدند معتزله و اشاعره و معتزله نیز دوازده فرقه‌شدند و اصلیه و مدلبیه و جاحظیه و حناطیه و بشریه و معمریه و مردافیه و ثمامیه و هشناشیه وحباطیه وحبائیه که بهشیمه نیز میگویند و از مشهور فضلای ایشان جاحظ است و ابوالهذیل علاف و ابراهیم النظام و واصل بن عطا و احمد بن جاحظ و بشیر بن المعتمر و معمر بن عباد السلمی و ابو موسی بن عیسی ملقب بمرداد که آنراراهب معتزله میدانند و ثمامه بن اشرس و هشام بن عمر الفوطی وابوالحسن العمر و الخیاط استاد ابوالحسن الاشعری و پسر خود ابوهاشم و ابوالحسین بصری قاضی الجبار و رمانی نحوی وابوعلی فارسی وقاضی القضاة ماوردی شافعی و مذهب معتزله در بعض مسائل با فرقه امامیه موافقت دارند و اشاعره معتزله راملعون می‌دانند و غالب معتزله ملعونند و حنفی اند در فروع و شافعیه اشعری‌اند و بیشتر مالکیه قدریه‌اند و بیشتر حنابله مشبهه‌اند واز شیاطین معتزله و مروج این مذهب

تذکرة الائمه «ع»

یا

ائمه معصومین علیهم السلام

تألیف:

عالم بزرگوار محمّد باقر مجلسی «رض»

خالد بن ولید در خلافت گوساله سامری بنی اسرائیل مسیلمه را بپاویه نزد او فرستاد.

دیگر از مدعی نبوت سجاح نام زنی بود اسود و کذاب و از سخنان اوست: یا ضفدع یا ضفدع بقی بقی یکم بیقین لا الشارب یمنعین و لا الماء تکدرین اعلاک فی الماء و اسفلک فی الطین

وچون بنی اسد بر اهل عامه غلبه کردند گفت حقتعالی این سوره را فرستاد و از عذاب بنی اسد درگذشت

والذئب الاطحم و الليل الاظلم و اجرع الاظلم فاهلکت اسد و در عوض والسماء ذات البروج گفت والارض ذات المروج و الخيل ذات السروج و النساء ذات الفروج نحن عليها بموج بين اللوی و الفلوج.

معجزات آنحضرت بسیار است از آنجمله قرآن است و دیگر بی سواد و دیگری بیسواد بودن و در نزدیک کسی چیزی نخوانده بود و خط نداشت اما خطوط و کتب انبیای سلف ولغات ایشان را میدانست بنحویکه از آسمان نزول نموده بود و دیگر برگردانیدن آفتاب است و شق نمودن ماه است و سخن گفتن بزغاله بریان و بگفتار نمودن آیات نوح و آیات ابراهیم و آیات موسی و آیات عیسی را ازطوفان وعصا و مرده زنده کردن و دیگر آب در رحم و در میان دو انگشت او جوشیدن است و سخن گفتن سنگ ریزه است در دست آنحضرت رحم شدن به‌سوی آنحضرت بهر طرف که حرکت مینمود و سایه‌اش نداشتن و ازعقب دیدن است گفتن احوالات اینده است و آنچه براهل بیت نازل شد و ارتداد بعضی از صحابه و خروج بنی‌امیه لعنهم الله و خلافت بنی عباس و خروج نمودن ناکثین و قاسطین و مارقین بود و آنچه از اوشیعیان رسیده و میرسد تا روز قیامت علمای زمان آنحضرت جمع کثیراز امت طلب معرفت ومسایل وحل معانی قرآن و مشکلات و غوامض آن مینمودند چون عبدالله عباس و حذیفه بن الیمان و ابوسعید خدری و سهل ساعدی و عبدالله بن مسعود و ابن زبیر وجابر انصاری و ابی کعب بن قرظی وزید بن ارقم وجابربن ثمره و براء عازب اسدی و تیمی و مجاهد وانس بن مالک و سعید بن جبیره وعمار یاسر و خزیمه بن‌ثابت و ام سلمه و عایشه و جماعت بسیار بودند بعضی‌از ایشان مؤمنند و بعضی منافق بدین چند نفر اکتفا نموده.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمه جلد سیزدهم

از کتاب

(((بحـــار الانوار)))

از تألیفات

علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه

رحمة الله علیه

بسرمایه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران ـ خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶ ـ ۵۳۵۴۴۸

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ افست اسلامیه

میدانی اول کاریکه قائم بآن ابتدا میکند چیست، عرض کردم نمیدانم فرمود ایندو نفر را یعنی ابوبکر وعمر را در حالتیکه ترو تازه اند ازقبر بیرون میآورد و میسوزاند و خاکسترشانرا بباد میدهد ومسجد رسولخدا صلی الله علیه و آله را برهم میزند بعد از آن فرمود که رسولخدا فرموده که این مسجد عریشی است مانند عریش موسی علیه السلام و آنجا دریست از چوب علف ساخته میشود واز آن بالاچیق تعمیر میکنند سید علی بن عبدالحمید ذکرنموده که دیوار مسجد رسول خدا صلی الله علیه و آله از سمت پشرد از گل بوده و ازسایر اطراف ازشاخهای درخت خرما وباسناد خود او اسحق بن عماد او از صادق علیه السلام روایت کرده که آنحضرت فرمود چون قائم علیه السلام قیام میکند بر میخیزد برای اینکه خراب کند دیواری را که در بالای قبر رسول خدا است ناگاه خدای تعالی باد تندی وصاعقهها ورعدها برمیانگیزاند حتی خلایق گویند که اینحادثه برای خراب نمودن ایندیواراست پس ازمعجزه آنحضرت از سرش متفرق وپراکنده میشوند حتی احدی از ایشان در خدمتش نمیماند پس آن حضرت خود کلنك بدست گیرد واول کسی میباشد که کلنك باندیوار میزند بعد از آن اصحابش چون می بینند که آنحضرت خود کلنك بدست گرفته میزند بخدمتش برمیگردند پس در آنروز فضیلت وزیادتی بعضی ازایشان بر بعضی دیگر بقدر سبقت وپیشی نمودن ایشان میشود دوبرگشتن بخدمت اویعنی هرکه بیشتر بخدمتش مراجعت کند افضل است از آنکه بعد از او مراجعت مینماید پس آندیوار را خراب میکنند بعد از آن آنحضرت ایشان را یعنی ابوبکر وعمررا با بدنهای تروتازه از قبر بیرون میاورد وبایشان لعنت میکند و ازایشان تبری مینماید و ایشان را بدار میکشد بعد از آن از دار پائین میآورد ومیسوزاند خاکسترشانرا بباد میدهد، و باسناد خود ازصادق علیه السلام روایت نموده که آنحضرت فرمود قایم علیه السلام هفت سال خلافت میکند آن هفت سال هفتاد سال است از این سالهاي شما و ازآنحضرت روایت نموده که آنحضرت فرمود گویا قائم علیه السلام واصحاب اورا درنجف کوفه می بینم گویا درسرهایشان مرغ ایستاده یعنی بآرام ووقار هستند توشه و ذخیره شان تمام شده ولباسهایشان کهنه گردیده وکثرت سجود در پیشانیهایشان جاکرده ایشان در شبها مانند راهبانان گویا دلهایشان پارهای آهنست بهر مرد از ایشان قوت چهل مرد داده میشود وهیچ یکرا ازایشان بقتل نمیرساند مگر کافر یا منافق وایشان را خدای تعالی در کتاب عزیز خود با توسم یعنی بافهم وادراك و ذکاوت متصف گردانیده چنانچه فرمود «ان فی ذلك لایات للمتوسمین» وباسناد خود تابکتاب فضل بن شاذان اورافع حدیث تاعبدالله ابن سنان کرده اوازصادق علیه السلام روایتکرده که آنحضرت فرمود قائم علیه السلام ازخلایق پارهٔ را بقتل میرساند تا اینکه ببازار میرسد و درآنحال مردی از اولاد پدرش بخدمتش عرض میکند که تو

محمد بن سنان او از صادق (ع) او از پدرش باقر (ع) حدیث لوح روایتکرده که م ح م د در آخر زمان خروج میکند درحالیکه برسرش عمامهٔ سفیدی میباشد که آفتاب براو سایه میاندازد و با زبان فصیح ندائی میرسد بنوعیکه همه جن وانس واهل مشرق ومغرب آنرا میشنوند که اینمرد مهدی آل محمد (ص) است زمین را پراز عدل میگرداند چنانچه پر از جور گردیده شیخ صدوق در کتاب کمال الدین وعیون اخبار رضا (ع) و امالی از عطار او از پدرش اوازابن عبدالجبار اواز محمدبن زیاد ازدی او از ابان بن عثمان اواز ثمالی او ازعلی‌بن‌حسین اوازپدرش او از جدش (ع) روایتکرده که رسولخدا فرمود که ائمه که بعد از منند دوازده نفرند اول ایشان یا علی توئی و آخرایشان قائمی استکه خدایتعالی بلاد مشرق و مغرب زمین را با او فتح خواهد کرد شیخ صدوق درکتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا (ع) از طالقانی اواز محمد بن همام اوازاحمدبن مابند او از احمد بن هلال اوازابن ابی عمیر اواز مفضل او ازصادق (ع) اواز پدرش (ع) ایشان ازرسولخدا (ص) روایتکرده اند که آنحضرت فرمود که دروقتیکه خدایتعالی مرابآسمان بردوحی فرمود حدیثرا ذکر نمود تا اینجاکه آنحضرت فرمود که سراز سجده برداشتم ناگاه انوار مقدسه علی وفاطمه وحسن وحسین وعلی بن الحسین و محمد بن علی وجعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و حسن بن علی وحجة بن حسن قائم (ع) را دیدم ونور حجة بن حسن را درمیان ایشان دیدم گویاکه اومانند ستاره دُرّی بود عرضکردم که ای پروردگار من ایشان کیانند فرمود امامانند بعد از تو واین قائم (ع) کسی استکه حلال مرا حلال وحرام مرا حرام میگرداند و با او از دشمنان خود انتقام میکشم و این باعث وسبب استراحت دوستان من میباشد و اوست کسیکه بدلهای شیعیان که از ظلم ظالمان و منکران و کافران مجروح شده شفا میبخشد و لات و عزی را یعنی ابوبکر وعمر را با بدن تروتازه ازقبر بیرون میآورد و میسوزاند پس در آنوقت خلایق بسبب ایشان فتنه برپا میکنند که ازفتنه گوساله وسامری شدیدتر میباشد - محمد بن ابراهیم در کتاب الغیبه با اسناد گذشته درباب نص بردوازده امام از امیرالمؤمنین او از رسول خدا (ص) روایتکرده که آنحضرت فرمود که نام آخرین ائمه نام منست خروج میکند وزمین را پراز عدل میگرداند چنانچه پراز ظلم وجور گردیده ومال را نزد او مانند خرمن بسیار میباشد مردی که بخدمتش میآید ومیگوید یامهدی بمن عطا بفرما میفرماید که بگیر پس هرچه که میخواهد آنحضرت میدهد. شیخ محمد بن علی خزاز در کتاب کفایه باسناد سابق درباب مذکور ازابن عباس اواز رسولخدا روایت نموده که آنحضرت فرمود پسر نهمین از اولاد حسین (ع) که نام اهل بیت من و مهدی امت منست در شمایل و افعالش شبیه ترین خلایق است بمن هر آینه بعد از

محمد بن سنان او از صادق علیه السلام او از پدرش باقر علیه السلام حدیث لوح روایتکرده که م ح م د در آخر زمان خروج میکند درحالتیکه درسرش عمامهٔ سفیدی میباشد که آفتاب برای او سایه میاندازد و با زبان فصیح ندائی میرسد بطوریکه همه جن وانس واهل مشرق ومغرب آنرا میشنوند که اینمرد مهدی آل محمد صلی الله علیه و آله است زمین را پراز عدل میگرداند چنانچه پر ازجور گردیده شیخ صدوق در کتاب کمال الدین وعیون اخبار رضا علیه السلام و امالی از عطار او ازپدرش اوازابن عبدالجبار اوازمحمدبن زیاد ازدی او از ابان بن عثمان اواز ثمالی او ازعلی بن حسین اواز پدرش او از جدش (ع) روایتکرده که رسولخدا فرمود که ائمه که بعد از منند دوازده نفرند اول ایشان یا علی توئی و آخرایشان قائمی استکه خدایتعالی بلاد مشرق و مغرب زمین را با او فتح خواهد کرد شیخ صدوق در کتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا علیه السلام از طالقانی اواز محمد بن همام اواز احمدبن مابنداو از احمد بن هلال اوازابن ابی عمیراواز مفضل او ازصادق علیه السلام اواز پدرش علیهم السلام ایشان ازرسولخدا صلی الله علیه و آله روایتکرده اند که آنحضرت فرمود که دروقتیکه خدایتعالی مرا بآسمان برد بمن وحی فرمود حدیثرا ذکر نمود تا اینجاکه آنحضرت فرمود که سراز سجده برداشتم ناگاه انوار مقدسه علی وفاطمه وحسن وحسین وعلی بن الحسین و محمد بن علی وجعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و حسن بن علی وحجة بن حسن قائم (ع) را دیدم ونور حجة بن حسن را درمیان ایشان دیدم گویا که اومانند ستاره دُرّی بود عرضکردم که ای پروردگار من ایشان کیانند فرمود امامانند بعد از تو واین قائم علیه السلام کسی استکه حلال مرا حلال وحرام مرا حرام میگرداند و با او از دشمنان خود انتقام میکشم و این باعث وسبب استراحت دوستان من میباشد و اوست کسیکه بدلهای شیعیان که از ظلم ظالمان و منکران و کافران مجروح شده شفا میبخشد و لات و عزی را یعنی ابوبکر وعمر را با بدن تروتازه ازقبر بیرون میآورد و میسوزاند پس در آنوقت خلایق بسبب ایشان فتنه برپا میکنند که ازفتنه گوساله وسامری شدید تر میباشد - محمد بن ابراهیم در کتاب الغیبه با اسناد گذشته درباب نص بردوازده امام از امیرالمؤمنین او از رسول خدا صلی الله علیه و آله روایتکرده که آنحضرت فرمود که نام آخرین ائمه نام منست خروج میکندوزمین راپراز عدل میگرداند چنانچه پر ازظلم وجور گردیده ومال در نزداومانند خرمن بسیارمیباشدهرمردی که بخدمتش میآید ومیگوید یامهدی بمن عطابفرما میفرماید که بگیرپس هرچه که میخواهد آنحضرت میدهد. شیخ محمد بن علی خزاز در کتاب کفایه باسنادسابق درباب مذکور ازابن عباس اواز رسولخدا روایت نموده که آنحضرت فرمود پسر نهمین ازاولادحسین علیه السلام که قائم اهل بیت من و مهدی امت منست در شمایل و افعالش شبیه ترین خلایق است بمن هر آینه بعد از

(((بحار الانوار)))

هو المجلد الثامن من كتاب بحار الانوار وهو يشتمل على ما وقع من الفتن والمحن والجور والبغي على ائمة الدين [illegible] العالم [illegible] الفاضل [illegible] محمد باقر المجلسي قدس الله [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم [illegible]

الحمد لله الذي [illegible]

[illegible] اما بعد فهذا هو المجلد الثامن من كتاب بحار الانوار [illegible]

[illegible] الائمة [illegible] ما وقع من الجور والظلم والبغي [illegible] على ائمة الدين واهل بيت سيد المرسلين [illegible]

[illegible]

باب ١ [illegible] الامة بعد النبي صلى الله عليه وآله على ثلاث وسبعين فرقة [illegible]

[illegible]

[illegible] قال رسول الله صلى الله عليه وآله [illegible] سبعين فرقة [illegible]

[illegible]

[illegible]

باسمہ سبحانہ

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ

[illegible]

منتخب

بصائر الدرجات

ترجمہ و تالیف

الفاضل الجلیل محمد بشیر بن [illegible]

الناشر

مکتبۃ [illegible]

بقبر ... اخرجوهما وانبشوهما فينبشون
بأيديهم حتى يصلوا إليهما فيخرجان
غضين طريين كصورتهما فيكشف
عنهما أكفانهما ويأمر برفعهما على
دوحة يابسة نخرة فيصلبهما
عليها فتحيى الشجرة وتورق وتونع
ويطول فرعها فيقول المرتابون
من أهل ولايتهما هذا والله الشرف
حقا ولقد فزنا بحبهما وولايتهما
ويخبر من أخفى ما في نفسه ولو مقياس
حبة من محبتهما وولايتهما فيحضرون
ويرونهما ويفتنون
بهما وينادي منادي المهدي عليه
السلام كل من أحب صاحبي رسول
الله وضجيعيه فلينفرد جانبا فتتجزأ
الخلق جزئين أحدهما موال والآخر
متبرئ منهما فيعرض المهدي عليه
السلام على أوليائهما البراءة منهما
فيقولون يا مهدي آل رسول الله
نحن ما تبرأنا منهما وما كنا نعلم
أن لهما عند الله وعندك هذه المنزلة
وهذا الذي بدا لنا من فضلهما
أنتبرأ الساعة منهما وقد رأينا

کوئی اور ہے، کہیں گے ایسا نہیں قبروں
کی طرف دیواریں کھول لی جائیں گی [illegible]
فرمائیں گے کھودو اور ان کو نکالو اپنے ہاتھوں
سے کھودیں گے یہاں تک پہنچ جائیں گے،
تروتازہ نکالے جائیں گے اصلی حالت میں
ہوں گے۔ کفن اتار دیئے جائیں گے، بہت
پرانے بوسیدہ درخت پر لٹکا دینے کا
حکم دیں گے، لٹکانے کے بعد درخت ہرا
ہو جائے گا، اور پھل دے گا، شاخیں بلند ہو
جائیں گی۔ ان کے ماننے والے کہیں گے خدا کی
قسم یہ شرف حق ہے ہم ان محبت اور ولایت
کے کامیاب ہو گئے، رائی کے برابر بھی جس
دل میں ان کی محبت ہوگی وہ آکر ان کی زیارت
کریں گے، مہدی علیہ السلام کی طرف سے اعلان ہوگا
جو شخص رسول اللہ صلعم کے ساتھیوں کو دوست
رکھتا ہے وہ ایک طرف ہو جائے۔ مخلوق دو
حصوں میں بٹ جائے گی۔ ایک ماننے والے
دوسرے نہ ماننے والے۔ مہدی علیہ السلام
ان کے دوستوں سے کہیں گے کہ ان سے بیزاری کرو
وہ کہیں گے ہم بیزاری نہیں کرتے ہم ان
کے حق میں کچھ نہیں سمجھتے، اور اللہ کے یہاں
میں آپ کے نزدیک ان کی یہ قدر ہے
ہم پر ان کی فضیلت ظاہر ہو چکی ہے

الَّتِي كَانَ يُرِيْنَاهَا فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُوْنَ
أَبِي فَقَالَ كُنَّا نَعْرِفُهُ فَرَفَعَ لَهُمْ سِتْرًا
كَانَ عَلَى بَابِ بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ انْظُرُوْا فِي
الْبَيْتِ فَنَظَرْنَا فَإِذَا أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
(ع) فَقُلْنَا هٰذَا أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (ع)
وَنَشْهَدُ أَنَّكَ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ حَقًّا وَأَنَّكَ
وَلَدُهُ

آپ کو جانتے ہو عرض کیا ہم سب جانتے ہیں۔
حضرت نے پردہ اٹھایا گھر کے دروازہ پر حضرت
علی تشریف فرما تھے۔ فرمایا گھر میں دیکھو ہم نے
امیرالمومنین علیہ السلام کو بیٹھا ہوا دیکھا عرض
کیا واقعی یہ امیرالمومنین ؑ ہیں۔ ہم گواہی دیتے
ہیں کہ آپ اللہ تعالے کے سچے خلیفہ ہیں اور
آپ امیرالمومنین کے فرزند ہیں۔

(۱۱) رُوِيَ أَبُو الصَّخْرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِمِنًى وَهُوَ يَرْمِي الْجِمَارَ فَرَمٰى وَبَقِيَ
فِي يَدِهِ خَمْسُ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِاثْنَتَيْنِ
فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْجَمْرَةِ وَبِثَلَاثٍ فِي
نَاحِيَةٍ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ جَدِّي جَعَلَنِي
اللّٰهُ فِدَاكَ لَقَدْ رَأَيْتُكَ بِحَصَيَاتِكَ
فِي الْعَقَبَاتِ ثُمَّ رَمَيْتَ بِخَمْسٍ بَعْدَ
ذٰلِكَ يَمْنَةً وَيَسْرَةً فَقَالَ نَعَمْ يَا ابْنَ
الْعَمِّ إِذَا كَانَ فِي كُلِّ مَوْسِمٍ يَخْرُجُ اللّٰهُ
الْفَاسِقَيْنِ الْغَاصِبَيْنِ غَضَّيْنِ طَرِيَّيْنِ
فَيُصْلَبَانِ هَاهُنَا لَا يَرَاهُمَا أَحَدٌ إِلَّا
الْإِمَامُ فَرَمَيْتُ الْأَوَّلَ بِاثْنَتَيْنِ وَالثَّانِي
ثَلَاثًا لِأَنَّهُ أَخْبَثُ وَأَظْهَرُ بِعَدَاوَةٍ
لَنَا وَالْأَوَّلُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ

ابوالصخر اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا سے
روایت کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں امام محمد باقر
علیہ السلام کے ساتھ تھا آپ کنکر مار رہے تھے
آپ کے ہاتھ میں پانچ سنگریزے بچ گئے دو
جمرہ کے ایک کونے میں پھینکے تین دوسرے
کونے میں مارے میرے دادا نے عرض کیا میں
قربان جاؤں آپ نے وہ کام کیا جو کسی نے نہیں
کیا آپ نے عقبات میں پتھر مارے پھر آپ نے
دائیں بائیں پانچ پتھر مارے فرمایا اے ابن عم
ایسا کیا ہے حج کے زمانے میں دو فاسق بیعت
توڑنے والے ۔۔۔ نکالے جاتے ہیں انہیں
جہاں نکالا جاتا ہے امام کے سوا اور کوئی نہیں دیکھ
سکتا میں نے اول کو دو اور ثانی کو تین پتھر مارے کیونکہ
یہ کفر اور ہماری دشمنی میں بڑھا ہوا تھا۔ اول
چالاک اور چالباز تھا۔

عَنْ بَشِيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبید بن عبدالرحمن خثعمی امام

فمقام عجيب يظهر فيه سرور
للمؤمنين وخزي للكافرين
قال المفضل يا سيدي ما هو
ذاك قال يرد يحشر الخلائق هذا قبر
جدي رسول الله (ص) فيقولون
نعم يا مهدي آل محمد فيقول ومن
معه في القبر يقولون صاحباه وضجيعاه
فيقول أعلم بهما والخلائق كلهم جميعا
يسمعون من . . . وكيف دفنا
من بين الخلق مع جدي رسول الله صلى
الله عليه وآله وعسى المدفون
غيرهما فيقول الناس يا مهدي آل محمد
ما ههنا غيرهما انهما دفنا معه لانهما
خليفتا رسول الله (ص) وابوا زوجتيه
فيقول للخلق بعد ثلاث اخرجوهما
من قبريهما فيخرجان غضين طريين
لم يتغير خلقهما ولم يشحب لونهما
بالصفة وليس ضجيع لك غيرهما
فيقول هل فيكم احد يقول غير
هذا او يشك فيهما فيقولون لا
فيؤخر اخراجهما ثلاثة ايام ثم
ينتشر الخبر في الناس ويحضر المهدي
ويكشف الجدران عن القبرين ويقول

وہاں مومنین کے لئے خوشی ہوگی۔ اور
کافروں کے لئے شرمساری۔
مفضل نے۔ آقا وہ کیا چیز ہوگی؟
امام۔ مہدی علیہ السلام اپنے دادا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر پر تشریف
لائیں گے۔ لوگوں سے فرمائیں گے یہ قبر ہے
نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے
لوگ کہیں گے اے مہدی آل محمد ایسا ہی ہے
پوچھیں گے قبر میں کون دفن ہیں کہیں گے
اور۔ آنحضرت کے ساتھی ہیں آپ اس بات کو
جانتے ہوئے فرمائیں گے تمام مخلوق سن رہی ہوگی
کہ تمام مخلوق کے ہوتے ہوئے میرے نانا کی قبر میں
کیسے دفن ہو گئے۔ دفن ہونے والے یہی ہوں گے
اور ہوں گے لوگ جواب دیں گے مہدی آل محمد یہاں
کوئی اور دفن نہیں ہے۔ دونوں یہی ہیں کیونکہ دونوں
آنحضرت کے خلیفہ اور آپ کی دو بیویوں کے باپ
یہ بات تین مرتبہ کہنے کے بعد لوگوں سے کہیں گے
ان قبر سے نکالو جب قبر سے نکلیں گے تو ان
کی لاشیں تر و تازہ ہوں گی۔ رنگ و بیت بالکل
درست ہوگا فرمائیں گے کوئی ہے جو ان کو جانتا ہو
کہیں گے ہم جانتے ہیں آپ کے نانا کی قبر میں
ان دونوں کے سوا کوئی دفن نہیں ہے۔ فرمائیں گے
کوئی ایسا شخص ہے جو یہ کہے کہ وہ دونوں نہیں ہیں

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید

لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جسکی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد تفسیری مطابق مذہب اہلبیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی ملک الکلام حاجی آغا شاہ احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

[illegible] افتخار بکڈپو دلشاد اسٹریٹ کرشن نگر لاہور

لہ او کظلمت فی بحر لجی کی تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ او کظلمت سے مراد ہیں فلاں و فلاں [illegible]
یغشہ موج سے مراد ہیں [illegible] من فوقہ موج [illegible] من فوقہ سحاب [illegible]
ظلمت بعضہا فوق بعض اس سے مراد معاویہ یزید اور بنی امیہ کے فتنے ہیں [illegible]

الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ

اسکو پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ جب اسکے پاس پہنچتا ہے تو اسکو کوئی چیز نہیں پاتا

عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ أَوْ

اور اللہ کو اپنے پاس پائیگا پھر وہ اسکا پورا پورا حساب کر دیگا اور اللہ جلد حساب کرنیوالا

كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ

یا ان کافروں کے اعمال ایسے اندھیرے ہیں جیسے گہرے سمندر میں ہوں کہ اسکو

مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا

موج نے ڈھانپ رکھا ہو اور اس موج کے اوپر اور موج ہو اور اس موج کے اوپر بادل ہو

أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا

غرض اندھیرے ہی اندھیرے ہوں ایک کے اوپر ایک جب کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسکو بھی نہ دیکھ سکے

فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ﴿٤٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي

اور جسکے لئے خدا ہی نے روشنی قرار نہ دی ہو اسکو کہیں بھی روشنی نہیں مل سکتی کیا تم نے نہیں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ

دیکھا کہ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلائے ہوئے سب اللہ ہی کی

وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ

تسبیح کرتے رہتے ہیں ہر ایک اپنی اپنی نماز اور اپنی اپنی تسبیح کو خوب جانتا ہے اور

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ

اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس سے خوب واقف ہے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

[illegible]

أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ

جنکو علم دیا گیا ہے وہ یہ جان لیں کہ حق تمہارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے پس وہ اس

فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ

پر ایمان لے آئیں پس اُنکے دل اُسکے لئے نرم ہو جائیں اور ضرور اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے

آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٤﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ

ہیں صراط مستقیم تک پہنچا دینے والا ہے اور جو لوگ کافر ہو چکے وہ تو برابر

كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

اُسکی طرف سے شک میں رہینگے یہاں تک کہ قیامت اُن کو یکایک آ لے گی

بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ﴿٥٥﴾

یا اُنکے دن کا عذاب اُن پر آ جائے گا

الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ

اختیار اُس دن خدا ہی کو ہوگا وہی اُنکے مابین فیصلہ کریگا اب جو ایمان لائے

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٥٦﴾

اور جنہوں نے نیک عمل کئے وہ تو نعمت والی جنتوں میں ہوں گے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس اُنہی کے لئے

لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي

ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا اور جنہوں نے راہِ خدا میں ہجرت

ع ۱۴

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۷۳ کچھ کھانا ہے؟ وہ اُس نے عرض کی یا رسول اللہ ہے۔ اور ایک بکری ذبح کی اور اُسکے گوشت کو مشوی کیا (یعنی خالی بھونا) آپ پر بھون لئے جب آنحضرت کے سامنے رکھا تو آنحضرت کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ میرے ساتھ اسوقت علی و فاطمہ و حسن و حسین بھی ہوتے مگر اتفاق ہوا کہ اُسوقت ابوبکر و عمر پہنچ گئے دونوں کے بعد علی مرتضیٰ پہنچے اور خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ مطلب یہ کہ یہ تمہارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ تم سے پہلے بھی جو رسول اور نبی و محدث گزرے ہیں اُن میں کسی نے کوئی آرزو کی تو شیطان نے اُس کی آرزو میں کوئی دخل اندازی کی دیا۔ جیسے یہاں آپ نے اپنے دو دوستوں کو ابوبکر و عمر بھیج دیئے ۱۲ قولہ فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ مطلب یہ کہ شیطان جو روڑا اٹکاتا ہے خدا تعالیٰ اُسکو منسوخ فرما دیتا جیسے یہاں اُن دونوں کے بعد علی مرتضیٰ آگئے قولہ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ مطلب یہ کہ اللہ ہی آیتوں کو اسی طرح مضبوط کر دیتا ہے جیسے جناب امیر المومنین کی نصرت فرمائی ۱۲

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵۱ ۔ نیز یا موجودہ زمانہ کے اہل القرآن یا ہمارے حسبنا کتاب اللہ کہنے والے ہیں جو ابتدا سے اسوقت تک اہلبیت رسولِ خدا کے مخالف رہے اور اب بھی ہیں ۱۲ ۔ ۲ اِنَّ اللہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں جو حدیثیں اس آیت کی تفسیر میں منقول ہیں اُن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ بِالْعَدْلِ سے مراد ہے شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ اور الْاِحْسَانِ سے مراد ہیں جناب امیرالمومنین اور اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی سے مراد ہو اہلبیت رسول اللہ کی حق شناسی اور ہر ایک کو اُنکے درجے پر رکھنا اور اُن سے مودت رکھنا اور الْفَحْشَآءِ سے مراد ہیں جناب اول اور الْمُنْکَرِ سے مراد ہیں حضرت ثانی اور الْبَغْیِ سے مراد ہیں حضرت ثالث۔ روایت میں وارد ہوا کہ یہ آیت جناب امام جعفر صادق کے سامنے پڑھی گئی تو آں حضرت نے فرمایا کہ اس طرح پڑھو جس طرح میں کہتا ہوں اِنَّ اللہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی حَقَّہٗ عرض کیا گیا کہ زید ابن ثابت کی قرأت میں تو ہم یوں نہیں پڑھتے فرمایا لیکن علی ابن ابیطالب کی قرأت میں تو ہم یونہی پڑھتے ہیں ۱۲

حاشیہ صفحہ ۵۵۱

۱ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا کافی اور تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب حکم ولایت علی ابن ابی طالب نازل ہوا اور جناب رسول خدا نے سب کو فرمایا کہ اسوقت سب علی کو امیرالمومنین کہکر سلام

وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللہَ

انکو پختہ کر دینے کے بعد نہ توڑو جس حال میں کہ تم اللہ کو

عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا ۭ اِنَّ اللہَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا

ضامن دے چکے ہو بیشک جو کچھ تم کرو گے اللہ اُس سے خوب واقف ہے اور تم

تَکُوْنُوْا کَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَھَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّۃٍ اَنْکَاثًا ۭ

اُس عورت کے مانند نہ ہو جانا جو اپنے کاتے ہوئے کو مضبوط ہو جانے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے

تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَکُمْ دَخَلًۢا بَیْنَکُمْ اَنْ تَکُوْنَ

کر دیا کرتی تھی کہ تم بھی اپنی قسموں کو باہمی مکر و حیلہ کا سبب بنا لو اس خیال سے کہ ایک

اُمَّۃٌ ھِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ ۭ اِنَّمَا یَبْلُوْکُمُ اللہُ بِہٖ ۭ

گروہ دوسرے سے بڑھا چڑھا ہے سوائے اسکے نہیں ہے کہ اللہ اسکے ذریعہ سے تمہاری

وَلَیُبَیِّنَنَّ لَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

آزمائش کرتا ہے اور جو کچھ تم اختلاف کیا کرتے تھے اُس سب کو ضرور تمہارے لئے قیامت کے دن صاف

وَلَوْ شَآءَ اللہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنْ یُّضِلُّ

صاف کھول دیگا اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جس سے چاہتا

مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۭ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا

ہے توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت زیادہ دیتا ہے اور تم جو کچھ کرتے

کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَیْمَانَکُمْ دَخَلًۢا

رہتے ہو اُسکی بابت تم سے ضرور ضرور باز پرس کی جائیگی اور تم اپنی قسموں کو باہمی مکر و حیلہ کا

منزل ۳

کیا کریں تو اسی کی تاکید میں اُس دن خدا تعالے نے یہ فرمایا کہ جناب رسول خدا نے اُن دونوں کو حکم دیا کہ تم دونوں بھی اُٹھو اور علی کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کہکر سلام کرو تو دونوں نے عرض کی کہ آیا یہ حکم خدا کی طرف سے ہے یا رسول اللہ کی طرف سے ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ خدا کی طرف سے بھی ہے اور رسول خدا کی طرف سے بھی ۔ اسی پر خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ ۔ ۲ نَقَضَتْ غَزْلَھَا تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ الَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَھَا

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ

قرآن مجید

لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی معہ فوائد
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و
مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ
بحسن اہتمام و سعی لا کلام حاجی آغا شاد احمد صاحب کربلائی
و مشہدی دہلوی۔

افتخار بکڈپو ... دلشاد روڈ ... کرشن نگر لاہور
[illegible]

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۳ ... [illegible] ... قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ... [illegible] ...

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ

کو جزا دے گا ۔ اور کوئی شخص بغیر خدا کے حکم کے جو لکھا ہوا اور

اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ

مقرر کیا ہوا ہے نہیں مر سکتا اور جو شخص دنیا کا بدلہ چاہیگا ہم اس کو یہیں

مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ

دیدیں گے اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے گا اس کو وہیں دیں گے ۔

وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ

اور عنقریب ہم شکر گزاروں کو اچھی جزا دینگے اور نبی بہت سے ایسے ہوئے ہیں جن کی

رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

معیت میں اکثر اللہ والے لڑے پھر خدا کی راہ میں جو مصیبت پڑی اس نے انکی ہمت

وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

پست نہ کی اور نہ وہ کمزور ہوئے اور نہ دشمن کے آگے عاجز ہوئے اور اللہ دوست رکھتا ہے صبر کرنیوالوں کو

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

وہ حالت رکھتے ہوئے ان کا قول بجز اس کے کچھ نہ تھا کہ کہتے تھے اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو

وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

اور معاملات میں ہماری زیادتیوں کو بخشدے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہم کو کافر

عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ

لوگوں کے برخلاف ہماری مدد کر ۔ پھر اللہ نے ان کو دنیا کا بھی

بنا پر تجویز کیا کہ جب اس سے پہلے رسول ہی گزر چکے ہیں کیا یہ مر جائیگا یا قتل ہو جائیگا تو تم دین حق کو چھوڑ دو گے اور جو شخص دین حق کو چھوڑ دیگا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکیگا اور عنقریب خدا تعالیٰ شکر گزاروں کو بہت اچھا بدلہ دیگا شکر گزار سے مراد وہ شخص ہے جو صفات صبر و شکر سے موصوف ہو اور آپ کے بعد میری اولاد اس کے مصداق ہیں ۔ تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر سے مروی ہے کہ بعد جناب رسول خدا کے سوا تین شخصوں کے اور مرتد ہو گئے سوال کیا گیا کہ وہ تین کون تھے ... [illegible] ...

اور لوگوں کو تھوڑی دیر ... [illegible] ... وہ لوگ ... [illegible] ... اللہ سے ... [illegible] ... سے مصالحت ... امام جعفر صادق سے دریافت کیا گیا تھا کہ رسول اللہ اپنی موت سے مرے یا قتل کئے گئے فرمایا تو خدا کے کلام کو نہیں دیکھتا کہ وہ فرماتا ہے اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ پھر ارشاد فرمایا کہ دو عورتوں نے آنحضرت کو موت سے ...

... [illegible] ... حاشیہ صفحہ ۱۳۴ ... [illegible] ... الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ... [illegible] ... انہوں نے احکام خدا و رسول کی ... [illegible] ...

ﷺ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ وہ لوگ جو خدا کی نعمت کے شکر گزار ہوں گے ... [illegible] ... تفسیر مجمع البیان میں ... [illegible] ...

کشف الأسرار



تألیف مجاهد کبیر پیشوای بزرگ شیعیان الامام روح الله الموسوی الخمینی

مخالفتهای اینها با گفته‌های پیغمبر اسلام محتاج یك كتابست هر كس بخواهد مجملی از آنرا ببیند بكتاب فصول المهمه تألیف علامهٔ بزرگوار السید شرف الدین العاملی رجوع كند

۴- درآنموقع كه پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله درحال احتضار ومرض موت بود جمع كثیری درمحضر مباركش حاضر بودند پیغمبر فرمود بیائید برای شما یك چیزی بنویسم كه هرگز بضلالت نیفتید عمر بن الخطاب گفت (هجر رسول الله) واین روایت را مورخین واصحاب حدیث ازقبیل بخاری ومسلم واحمد بااختلافی درلفظ نقل كردند وجملهٔ كلام آنكه این كلام یاوه ازابن خطاب یاوه سرا صادر شده است و تاقیامت برای مسلم غیور كفایت میكند الحق خوب قدردانی كردند ازپیغمبر خدا كه برای ارشاد وهدایت آنها آنهمه خون دل خورد و زحمت كشید انسان باشرف دیندار غیور میداند روح مقدس این نور پاك باچه حالی پس ازشنیدن این كلام ازابن خطاب ازاین دنیا رفت واین كلام یاوه كه ازاصل كفر و زندقه ظاهر شده مخالف است باآیاتی ازقرآن كریم . سورهٔ نجم (آیهٔ ۳) و ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی علمه شدید القوی . پیغمبر نطق نمیكند ازروی هوای نفس كلام او نیست مگر وحی خدائی كه جبرئیل ازخدا باو تعلیم میكند ومخالف است باآیهٔ اطیعوا الله واطیعوا الرسول وباآیهٔ وما آتیكم الرسول فخذوه وآیهٔ وما صاحبكم بمجنون و غیر آن ازآیات دیگر

(نتیجه سخن ما دراین باره) ازمجموع این ماده‌ها معلوم شد مخالفت كردن شیخین ازقرآن درحضور مسلمانان یك امر خیلی مهمی نبوده ومسلمانان نیز یا داخل درحزب خود آنها بوده ودرمقصود باآنها همراه بودند یا اگر همراه نبودند جرئت حرف زدن رمقابل آنها كه باپیغمبر خدا ودختر او اینطور سلوك میكردند نداشتند یا اگر گاهی یكی ازآنها یك حرفی میزد بسخن او ارجی نمیگذاشتند وجملهٔ كلام آنكه اگر درقرآن هم این امر بصراحت لهجه ذكر میشد باز آنها دست ازمقصود خود برنمیداشتند و

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ

القرآن مع علیؑ و علیؑ مع القرآن

من مات علی حب آل محمد مات شہیدا



من مات علی بغض آل محمد مات کافرا

حصہ اول

اشتیاق کاظمی

کو گمراہ کر رکھا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے اضل فرعون وما ھدی - فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی کی طرف دھکیل دیا۔ سیدھے راستے پر سے ہٹا لیا۔ دیکھئے یہاں تو خدا فرما رہا ہے کہ شیطان گمراہ کرتا ہے اور فرعون جیسے شیطان کے پیروکار گمراہ کرتے ہیں لیکن امام ابوحنیفہ کی فقہ شیطان اور فرعون جیسے ملعونوں کو بری الذمہ قرار دے کر اللہ تعالےٰ پر گمراہی کا الزام ٹھونس رہی ہے۔ شاید اس لئے کہ ہر کوئی اپنے بڑے امام یا پیروکار کو پاک منزہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی لئے تو فقہ حنفیہ ہی کہہ رہی ہے کہ اللہ گمراہ کرتا ہے کیونکہ شیطان تو ان کے مذہب کا پہلا امام ہوا اغویتنی۔۔۔۔ کہنے والا سب سے پہلے یعنی ملعون تھا جس کا مذہب آج تک چلا آ رہا ہے اور چلتا رہے گا۔

شیطان کی پیروکار دوسری ہستی

شیطان کے بعد اس کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا جانشین اول جناب حضرت ابوبکر ہیں۔ جب حضرت ابوبکر کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے تو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ ایک اللہ کی پیروی کرو۔ اللہ نے جس کی مدد نہیں کی وہ ناکام رہا اور جسے اللہ نے ہدایت دی وہ ہدایت یاب ہوا اور جسے اللہ نے گمراہ کیا وہ گمراہ ہو گیا۔ اہلسنت کی کتاب سیرت صدیق اکبر اردو ترجمہ مولوی محمد عادل قدوسی صفحہ ۱۲۴

شیخ سقیفہ

حضرت ابوبکر کی حیات و کردار

علی اکبر شاہ



(سرورق پر اس عہد کے عام انسان کی حالت زار)

ہے کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ لاکھوں کی بھیڑ جو کہ مختلف حالات و کیفیات کے تحت اسلام لائی تھی رسول کی ایک جھلک دیکھتے ہی تمام انسانی کمزوریوں سے دور ہوگئی ہو۔ اس صورتِ حال کا ایک پہلو قرآن پیش کرتا ہے۔

بدوؤں نے کہا، ہم ایمان لائے۔ اے رسول! کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم (یہ) کہو کہ ہم اسلام لائے اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ (الحجرات، آیت ۱۴)

بعض صحابی تو رسول اللہ کے بہت قریب تھے مگر ان قریب رکھنے والوں میں بھی بڑا فرق تھا۔ کچھ تو ایسے تھے کہ جنہوں نے رسول اللہ کے ہر حکم پر سرِ تسلیم خم کیا، کبھی رسول کی آواز پر آواز نہیں بلند کی، میدانِ جہاد میں کبھی پیٹھ نہیں پھیری۔ رسول سے جو کچھ سنا اسے گرہ میں باندھ لیا اور ہمیشہ اس پر عمل کیا۔ ان کے پیشِ نظر صرف اطاعتِ رسول تھی۔ ان حضرات میں سرِ فہرست سلمان، ابوذر، عمار یاسر اور مقداد تھے۔

رسول اللہ کے قریب رہنے والوں کا ایک اور گروہ بھی تھا جس کے اپنے منصوبے تھے اپنی مصلحتیں تھیں لیکن بظاہر شمعِ رسالت کے پروانے بنے ہوئے تھے۔ اس کے سرخیل حضرت ابوبکر اور عمر بن خطاب تھے۔ حضرت عمر کے بارے میں ہماری ایک کتاب "مقامِ عمر" شائع ہو چکی ہے اور اب ابوبکر کے بارے میں "شیخ سقیفہ" پیشِ خدمت ہے۔

اس کتاب میں ہم نے حضرت ابوبکر کے بارے میں بے لاگ گفتگو کی ہے۔ اس گفتگو سے کسی کی دل آزاری مقصود نہیں، اور دل آزاری کی کوئی بات بھی نہیں ہے کہ ہم صحابہ کی حقیقت بتا چکے ہیں، چنانچہ ابوبکر کی کوئی دینی حیثیت نہیں تھی کہ ان پر تحقیق اور بے لاگ گفتگو کرنا جرم ہو یا اس سے دین میں نقص پیدا ہوتا ہو۔

تاریخ کسی کو معاف نہیں کرتی اور معاف بھی کیوں کرے اس کا تو کام ہی یہ ہے کہ ماضی کی سچائیوں کو پیش کرے تاکہ حال اور مستقبل سنور سکے۔ تاریخ نے ہر علاقہ اور ہر دور کی جہاں تک رسائی ہو سکی، سچائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاریخ کے ہر پہلو پر تحقیق ہوتی رہی ہے ہر شخصیت زیرِ بحث آتی رہی ہے اور آتی رہے گی، لہٰذا جناب ابوبکر کی ذاتِ گرامی پر بھی تحقیق

بوڑھے باپ کو قید خانہ میں ڈلوا دیتا ہے، بڑے بھائی سے خونریز جنگ لڑتا ہے اور چھوٹے بھائی کو جہان بکا تا ہے اور دھوکے سے گرفتار کرواتا ہے، پھر آنکھوں میں لوہے کی گرم سلائی پھروا کر اندھا کر دیتا ہے اور اسے قید تنہائی میں ایڑیاں رگڑنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے

ابوبکر نے صرف تخت ہی حاصل کرنے کے لئے بے رحم بادشاہوں کی سنت پر عمل نہیں کیا بلکہ آپ کے عمومی رویہ حکمرانی میں بھی مطلق العنان بادشاہوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ بعض موقعوں پر تو آپ ہلاکو خان اور چنگیز خان کے قبیلے والے لگتے ہیں۔

ہم نے اس کتاب "شیخ سقیفہ" میں مستند حوالوں اور مضبوط دلیلوں کے ساتھ جناب ابوبکر کے سیاسی رُخ کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے ہمیں امید ہے کہ ہم اس حد تک تو کامیاب ہوئے ہیں کہ انصاف پسند اور روشن خیال قاری حضرت ابوبکر کو کائنات کی سب سے بڑی شخصیت (بعد از انبیاء) سمجھنے کی حماقت نہیں کرے گا اور انہیں کوئی دینی حیثیت دینے میں بھی ہچکچائے گا، اگر بات سیاسی حوالے سے ہوگی تو انہیں مطلق العنان بادشاہوں کی صف میں کھڑا کر کے ان کے مقام کا تعین کیا جائے گا۔

علی اکبر شاہ

جولائی ۱۹۸۹ء

حضرت ابوبکرؓ کی اخلاقی حالت

ایک ایسے شخص کے بارے میں کہ جسے مسلمان رسول اللہ کے بعد کائنات کا افضل ترین انسان سمجھتے ہیں کے اخلاق کے بارے میں یقیناً بہترین توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں مگر تاریخ کچھ اور کہتی ہے یہ باتیں یقیناً ایک مسلمان قاری کے لئے استعجاب اور پریشانی کا باعث ہوں گی۔ مگر کیا کیا جائے مجبوری ہے۔

گالیاں بکنا استقبہ عقیل بن ابی طالب وابوبکر قال وکان ابوبکر سبابا یعنی عقیل بن ابی طالب اور ابوبکر میں گالم گلوچ شروع ہوئی اور ابوبکر بڑی گالیاں دینے والے تھے (تاریخ الخلفاء ص ۳۷ مطبوعہ در مطبع محمدی لاہور)

حدیبیہ کے موقع پر کفار مکہ کی طرف سے ایک شخص عروہ بن مسعود رسول اللہ صلعم سے گفتگو کے لئے آیا۔ اس نے اپنی گفتگو کے دوران کہا۔

(میں تمہارے ساتھ ایسے لوگ اور ایسے مختلف آدمی دیکھ رہا ہوں جو بھاگ جانے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ شکست خوردہ تمہیں میدان جنگ میں اکیلا چھوڑ دیں گے۔ حضرت ابوبکر نے سن کر عروہ سے کہا کہ امصص بظر اللات، "لات" بعنی بت، "بظر" یعنی عورت کی شرم گاہ کا حصہ گوشت (بظر کے معنی علامہ ابن حجر نے یہ لکھے ہیں کہ ختنہ کرنے کے بعد عورت کی شرم گاہ میں جو حصہ رہ جاتا ہے اس کو بظر کہتے ہیں) امصص یعنی چوس، اور یہ جملہ بہت بڑی گالی کے طور پر کہا جاتا ہے (صحیح بخاری جلد دوم پ ۱۱ ص ۳۱ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور)

امصص بیظر اللات کا بامحاورہ ترجمہ اس طرح ہوگا۔ "بے جا لات کا ... چوس"

جناب ابوبکر کے پاس ایک شخص نے آکر تقدیر کے بارے میں ایک مسئلہ دریافت کیا ملاحظہ ہو۔ عن ابن عمر قال جاء رجل الی ابی بکر قال أرایت الزنا بقدر، قال نعم،

قال اللہ قدرہ علی ثم یعذبنی۔ قال نعم یا ابن اللخناء اما واللہ لو کان عندی انسان امرت ان یجاء انفک

ترجمہ:۔ ابن عمر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ کیا آپ کے نزدیک زنا تقدیر کا کام ہے جناب ابوبکر نے جواب دیا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ کیا اللہ ہی نے ایسے میری تقدیر میں لکھا ہے اور پھر وہی مجھے عذاب دے گا۔ ابوبکر بولے ہاں اے لخنا کے بیٹے (انوار اللغتہ کے مطابق ابن اللخنا ایسی عورت کے بیٹے کو کہتے ہیں کہ جس کا ختنہ نہیں ہوا یا جس کی شرمگاہ بدبودار ہو) خدا کی قسم اگر اس وقت میرے پاس کوئی بھی آدمی ہوتا تو میں حکم دیتا کہ تیری ناک کچل دی جائے۔ (کنز العمال جلد ا ص۵ تاریخ الخلفاء ص۶۵ مطبوعہ در مطبع محمدی لاہور)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بد کلامی اور بسیار گوئی آپ کی سرشت میں داخل تھی اور گالی بکنے کی عادت اتنی پختہ ہو چکی تھی کہ اسلام کی تعلیمات اور رسول اللہ کی صحبت کے باوجود بھی کبھی کبھار ہی سہی بہرحال اس قبیح عادت سے ان کا پیچھا نہ چھوٹ سکا۔ آپ کو ان باتوں کا بڑا احساس تھا اور آپ دل سے چاہتے تھے کہ یہ عادتیں چھوٹ جائیں مگر اپنی زبان سے مجبور تھے اور کبھی کبھار تو آپ اس بات پر جھنجھلا اٹھتے۔ جناب شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفاء مقصد دوم مآثر ابوبکر صدیق میں لکھتے ہیں: "ایک روز حضرت عمر فاروق حضرت صدیق کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ اپنی زبان کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمر فاروق نے کہا جانے دیجئے اللہ آپ کی مغفرت کرے گا۔ حضرت صدیق نے فرمایا۔ اس نے مجھے بہت مہالک میں ڈالا ہے"

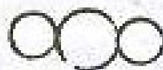
کبھی اپنی بسیار گوئی سے اس قدر پریشان ہو جاتے کہ اپنے منہ میں کنکریاں رکھ لیتے اور سوچتے کہ جب تک یہ منہ میں رہیں گی اس وقت تک تو وہ زبان کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ رہیں گے۔ اس روایت کو بھی جناب شاہ ولی اللہ نے نقل کیا ہے۔ احیاء العلوم امام غزالی کے حوالے سے۔

رسول کی آواز پر آواز بلند کرنا

قرآن مجید کی یہ آیت یعنی اے ایمان والو

مکہ میں خالد بن عبداللہ القسری ـــــ خداوند تری دُنیا ظلم سے بھر گئی ہے' اب لوگوں کو راحت دے"۔ (خلافت و ملوکیت از مودودی ص۱۸۱، ابن اثیر جلد ۴ ص۱۳۲)

یہ تو خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ کی حالت تھی، مگر اور دوسرے خلفائے آل مروان بھی کچھ کم سفاک نہیں تھے ان سب کے مظالم قلمبند کئے جائیں تو ایک کتاب تیار ہو جاتے حضرت ابوبکر اور ان کے نامزد کردہ خلیفہ عمر کے دور حکومت میں ظلم کی اتنی نظیریں موجود تھیں کہ ان کے بعد آنے والا ہر ظالم و غاصب حکمراں بڑے اطمینان کے ساتھ ظلم و جور کا بازار گرم رکھتا ـــــ اور یہ سارے سفاک ابوبکرؓ اور عمرؓ کے لائے ہوئے انوکھے سامراج کے ورثہ دار تھے اور ان کے پاس ہر نوعیت کے ظلم کا ایک ہی جواب تھا کہ یہ سب کچھ تو ابوبکرؓ و عمرؓ جیسے یارانِ رسول کر چکے ہیں۔



(کتاب)

« مصائب النواصب »

(در رد نواقض الروافض)

(تالیف)

قاضی سید نورالله شوشتری

شهید سنه ۱۰۱۹ قمری هجری

« ترجمه »

آقا میرزا محمد علی مدرس رشتی چهار دهی نجفی

متوفی سنه ۱۳۳٤ قمری هجری

(نگارش و حواشی)

(آقای مرتضی مدرسی چهاردهی)

بسرمایة :

آقای حاج سید احمد کتابچی مدیر

کتابفروشی وچاپخانهٔ اسلامیه

(تهران - خیابان بوذرجمهری)

تلفن ۹۹٦٦

چاپخانهٔ اسلامیه

حضرۃ عمرؓ پر لعنت اور فتوی کفر

الافتاء باللعنة والتیکفیر علی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

TABARRA (CURSE) ON HAZRAT UMER AND VIRDICT OF INFIDELITY.

مصائب النواصب در رد نواقض الروافض از قاضی نور اللہ شوشتری 1019 ہجری (طبع ایران)

-۲۴۳-

(لعن)

مولف نواقض نوشت که ازرسم وعادت شیعیان لعن برصحابه وزنهای حضرت محمد ص میباشد که آنرا بجای نماز واجب قرار دادند تا آنجا که شاه طهماسب صفوی که بسن شصت وپنج سالگی رسیده بود درتمام مدت عمرش یك رکعت نماز نخوانده فقط در روز های عاشورا نماز میخواند وازترس طعن مسلمانان بهانه می آورده ومیگفت چون وسواس دارم نماز من مشکل است وهرگاه نماز بخوانم امر سلطنت مشکل ومختل میگردد وشاید ثواب لعن داعی شد که ترك نماز کند ونمیدانید که امور سلطنت شهریار صفوی چگونه بود

مترجم گوید ثواب لعن درنزد شیعه بیشتر ازآنست که در اینجا نقل شود بااین وصف لعن را مستحب دانند وبواسطه لعن گفتن دیگر ترك واجب ننمایند وآنرا بدل واجب هم ندانند لعن الله الکاذبین وشاه طهماسب صفوی فاسق بود چه دخلی به عقاید شیعه داشت وفاسق وکافر درجهان بسیارند که نباید درحساب دین گذاشت .

مولف مصائب نوشت در نوشته نواقض اطلاقاتی است که همه ممنوع میباشد یکی برهمه صحابه وزنان حضرت رسول ص لعن نکنند مگر به بعضی ازآنان ودیگری لعن بجای عبادت واجب نیست بلکه دربعضی ازاوقات مکروهه مشغول بآن ذکر شوند وسوم نسبت ترك صلوة به شاه طهماسب صفوی دروغ و افتراء است چه شهریاری باکدامن ورستگار بود !!

مولف نواقض نوشت یکی از عادات ایشان است که گویند با لعن فاروق هرگونه بیماری شفا یابد

«حکایت» پسر ابن افضل ترك قاضی عسکر وفات کرده بود بتعزیت اوشتافتم دیدم گروهی ازرافضیان درآنجا حضور داشتند که ملاجان پسرمحمد متخلص بصدق بکنوپ استر آبادی هم بود وشخصی ازمردم شیراز بر خاست و از فقر وفاقه خود در نزد قاضی شکایت میکرد وشکوه را بدرازا کشانید ملاجان برای اینکه دل مرا بشکند به بینوا گفت هفتاد مرتبه لعن عمرنما تا بیچارگی تو تبدیل به غنا گردد وخود تجربه نموده ودرنزد هر شیعه هم تجربه شد آن تیره بخت بیچاره نا امید ازمجلس بیرون رفت وبعد ازساعتی ملاجان داد سخن داد کنایة بمن زده وگفت دراین دولت صفوی اهل سنت وجماعت ازبزرگان وثروتمندند وشیعیان دربیچارگی وبینوائی بسرمیبرند وشروع کرد بسوگند خوردن که بازن وبچه خود ازبینوائی هفتة دوسه دفعه بیشتر گوشت نیخورند گفتم سبحان الله مگر تو نبودی که میگفتی ازخواص لعن برعمر ثروت

چاپخانه اسلامیه

چاپ کتابفروشی

بسمه تعالی

با تأیید خداوند متعال

زاد المعاد

تألیف

علامه محمد باقر مجلسی ره

به همت و سعی آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی موسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری

تلفن ۲۱۹۶۶

محرم الحرام

۱۳۷۸

(تهران)

گراورسازی زیبا

۱۴۰۳ هجری قمری

الاول است مستحب است که برای شکر این نعم عظیمه روزه بدارند و هر
چند علما در این روز زیارت ذکر نکرده‌اند اما زیارت حضرت رسول
و حضرت امیرالمؤمنین صلوات الله علیهما در این روز مناسبست بجهاتی
که مذکور شد و شیخ طوسی ره در مصباح گفته است که در روز اول
این ماه حضرت امام حسن عسکری به عالم بقا رحلت نمود و حضرت صاحب
الامر به منصب جلیل امامت فایض گردید پس زیارت آن دو امام عالی
مقام در این روز نیز مناسبست اما شیخ ره در تهذیب و کلینی و محمد
بن جریر طبری و ابن الخشاب و شیخ مفید رحمة الله علیهم و غیر ایشان
گفته‌اند که وفات حضرت امام حسن عسکری صلوات الله علیه در
روز هشتم این ماه بود پس در آن روز زیارت آن دو امام علیهما السلام
انسب است ولی تا روز نهم این ماه بدانکه میان علمای خاصه و عامه در تاریخ
قتل عمر بن الخطاب علیه اللعنة و العذاب خلافست و مشهور میان
فریقین آنست که قتل آن ملعون در روز بیست و ششم ماه ذی الحجه
واقع شد چنانچه سابقا اشاره بآن شد و بعضی بیست و هفتم نیز گفته
اند و مستند این دو قول نقل مورخانست و از کتب معتبره چنان معلوم
میشود که چنانچه الحال میان عوام شیعه مشهور است که قتل او در
نهم ماه ربیع الاول واقع شده است و سابقا میان جمعی از محدثین
شیعه نیز چنین مشهور بوده است و سید بزرگوار علی بن طاوس ره
در کتاب اقبال اشاره نموده است بآنکه ابن بابویه ره روایتی از حضرت
امام جعفر صادق ع روایت کرده است که آن ملعون در روز نهم ماه
ربیع الاول بدرک اسفل جحیم متوجه شده است و از نقل او چنان معلوم
و مفهوم میشود که شیخ صدوق چنین اعتقاد داشته است هر چند
سید خود آن حدیث را تأویلات نموده است و ایضا سید ذکر کرده
است که جماعتی از شیعیان عجم پیوسته این روز را باین سبب تعظیم و
تکریم مینموده‌اند و خلف بزرگوار سید علی بن طاوس در کتاب زوائد
الفوائد این مذهب را تقویت کرده است و روایتی معتبری در این

زاد المعاد

تألیف

علامه مجلسی قده

کتابفروشی اسلامیه
تهران - خیابان بوذرجمهری تلفن ۵۲۱۹۶۶

زاد المعاد

محرّم و مثل آن ابتدا کنند چنین باشد فصل پنجم در بیان فضایل و اعمال
نصف آخر ماه رجب است و شیخ طوسی و دیگران گفته‌اند که در روز
هیجدهم این ماه ابراهیم پسر رسول خدا صلی الله علیه و آله از دنیا رفت پس
حزن و اندوه و لعن بر آنها کردن در این مصیبت شماتت کردند مناسب است
خصوصاً عایشه علیها اللعنه و ابن عیاش که یکی از محققان شیعه است گفته
است که حضرت فاطمه زهرا صلوات الله علیها در روز بیست و یکم ماه رجب
بعالم قدس ارتحال نموده اگرچه خلاف مشهور است اما لعن بر فلان و فلان
آن بسکوت حضرت رسالت پناه که عمده آنها عمر بن الخطاب علیه اللعنه و
العذاب الشدید است و زیارت آنحضرت احتیاطاً مناسب بنحوی که مذکور
خواهد شد ان شاء الله تعالی و شیخ مفید ره گفته است که در روز بیست و دوم
این ماه معویه علیه اللعنه بجهنم واصل شده است سخت است که این روز را
روزه بدارند بشکرانه این نعمت و در روز بیست و سیم این ماه خارجیان
خنجر زهرآلود بر ران مبارک حضرت امام حسن مجتبی صلوات الله علیه
زدند زیارت آنحضرت و لعن بر ظالمان و قاتلان آنحضرت مناسب است و در
روز بیست و چهارم این ماه فتح خیبر بر دست معجزنمای اسدالله الغالب علی
بن ابی طالب جاری شد و مرحب یهودی بر دست آنحضرت کشته شد گفته
اند روزه آن روز بشکرانه این نعمت و زیارت آنحضرت مستحب است و شیخ ره
ذکر کرده است که شهادت حضرت امام موسی کاظم علیه السلام در روز بیست
و پنجم ماه رجب واقع شد اما احادیث بسیار در فضیلت این روز و ثواب
روزه‌اش وارد شده است و روایتی نقل کرده‌اند از ابن بابویه و غیر او
که حضرت رسول ص در روز بیست و پنجم ماه رجب مبعوث برسالت شد و این
خلاف مشهور است و احادیث بسیار است که بعد از این مذکور خواهد شد
اما در فضیلت روزه‌اش شکی نیست چنانچه از حضرت امیرالمؤمنین صلوات
الله علیه منقول است که روزه‌اش کفاره دویست سال گناه است و بسند
بسیار معتبر از حضرت امام رضا علیه السلام منقول است که هر که روز بیست
و پنجم را روزه دارد حق تعالی روزه او را کفاره هفتاد سال گناه گرداند

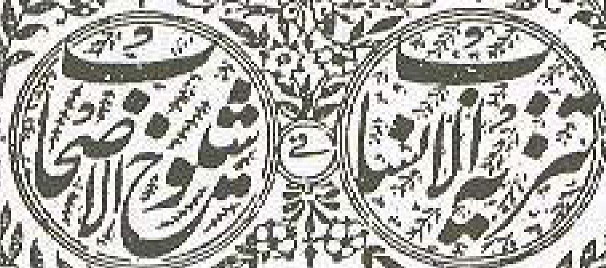
یہ کتاب مکابرہ منقولی خاص تہذیب شیعہ کیلیے لکھی ہے

حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ فرمائیں!!

کتاب



حصہ دوم موسوم بہ



مؤلفہ و مترجمہ و مصنفہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصۂ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت محمد دانی عرفت ملت

عالم جلیل فاضل نبیل مولانا و مقتدانا جناب مولوی محمود عالم صاحب قبلہ و کعبہ

مصطفوی چشتی رضی اللہ عنہ

جسکو

مطابق سنہ ۱۹۱۹ء میں لڑکے سیچائی مرزا احمد سلطان صاحب مصطفوی چشتی ساکن دہلی نے

مطبع نور المطابع لکھنؤ میں باہتمام منشی سید نور محسن صاحب مالک مطبع چھپوا کر بار دوم شائع کیا

کا بدل کر سکتے ہیں اور نہ دنیا میں گالی کا جواب گالی ہے بلکہ
لیکن ہم اونکے مطاعن انساب کا ماحصل لیکر اور اہل علم شیعہ کا باقی اعضیہ جیاتی کر مشغول بہ
منقول ہے دیتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ فرقہ شیعہ کو گالی گلوج کے سوا مناظرہ کا سلیقہ نہیں
کیا معنے کہ کسی مذہب کے اہل مذہب پر اعتراض اوسکے مذہبی اصول اور اوسی کے مسلمات
پر ہونا چاہیے لیکن حضرات شیعہ کے جملہ اعتراضات وہمی و خیالی بلکہ واہی و لا و والی ہوا
کرتے ہیں چنانچہ جوابات کے ملاحظہ سے روشن ہوگا ملاحظہ ہو۔

فصل اول در مطاعن نسب فاروق منجانب شیعہ

برق لامع منظوم مصنفہ مرزا فصیح دہلوی کے آخری حصہ میں بجواب مخاطب
اہلسنت لکھا ہے جن اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ صہاک ہاشم بن عبد مناف کے گھر کی حبشیہ
باندی چری لنگوٹی باندھ کر اونٹ چرانے جایا کرتی تھی وہاں نفیل بن عبد العزی پر عاشق
ہوا جس سے خطاب پیدا ہوا اور پھر نفیل کے بعد خطاب جوان ہو گیا تھا تو خطاب نے صہاک
سے حنتمہ کو جنوایا لیکن حنتمہ کے پیدا ہوتے ہی گھر سے باہر ڈلوا دیا گیا اتفاقاً ابوجہل خال
فاروق کا باپ ہشام بن مغیرہ اسے گھر لے گیا اور اوسکی پرورش کی جب حنتمہ جوان ہوگئی
تو خطاب کا اوس سے نکاح ہو گیا جس سے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے پس
اس رشتہ کی مثال میں یہ پہیلی صادق آتی ہے ؎ بھائی بھتیجا بہ نسبت کھچا یہ
جن بیجا یا وہن میں جائی ٭ اسکا باپ میرا بھائی ٭ یہ شاعر تیرھوین صدی ہجری کے آخر
میں ہوئے ہیں اور ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بغدادی معروف بابن الحجاج بڑے
ادیب و شاعر و کاتب نے جنکا انتقال بغداد میں سال ۳۹۱ ہجری میں ہوا انہوں نے حضرت عمر
کے نسب کی نسبت یہ لکھا ہے وہ شخص کہ جسکا دادا ماموں بھی ہو اور اوسکا باپ بھی اوسکی
من جدہ خالہ ووالدہ ٭ وامہ اختہ وعمتہ ٭ ماں اوسکی بہن بھی ہو اور اوسکی پھوپھی
اجدر ان یبغض الوصی وان ینکر یوم الغدیر بیعتہ بھی ہو وہ زیادہ سزاوار ہے کہ وصی سے
بغض کرے اور اوسکی یوم غدیر کی بیعت کا انکار کرے انتہے تحفہ شاہ نعمت اللہ

یہ کتاب

خاص تہذیب شیعہ کیلئے لکھی گئی ہے

حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ نہ فرمائیں!!

کتاب

ردِ ہفواتِ شیعہ و مکابراتِ شیعہ

کا



حصہ اول دوم
موسوم بہ



تنزیہ الانساب

قبائل الاعراب عن شیوخ الاصحاب

مؤلفہ و مرتبہ و مصنفہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصۂ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت مجدد ملت ناجی بدعت
عالم جلیل فاضل نبیل منبع الانوار مقتدانا جناب مولوی محمد ماہ عالم صاحب قبلہ و کعبہ مصطفوی چشتی
رضی اللہ عنہ

کیا معنی کہ لفظ عثمان کا مادہ عثم ہے اور تاج العروس شرح قاموس جلد آٹھ صفحہ ۳۱۸
میں استخوان شکستہ کے جوڑ پر بن درستی ٹیڑھے رہنے کو عثم کہتے ہیں اور الف و نون نسبت کا
ہے چونکہ باپ نامرد تھا اور ماں فاحشہ پس نہیں معلوم ہو سکتا کہ حضرت عثمان کی روی بنت
گرہ کی گود میں کیونکر ہوئے اور ابن عفان کیونکر بنائے اسی وجہ سے ماں باپ نے
نام بھی ایسا چھانٹ کر رکھا کہ نام عثمان سنتے ہی انسان انکا بے جوڑ نسب سمجھ لے
اور جو لفظ عثم سے قطع نظر کیا جائے تو لفظ عثمان بھی شرافت نسب پر دال نہیں کیونکہ مجموعہ
لغات عربی ترجمہ قاموس میں عثمان کے چند معانی ہیں سانپ کا بچہ اور اژدہا کا
بچہ اور سرخاب کا بچہ غرض ان تینوں معانی سے آدمیت نہیں پائی جاتی اور چونکہ
قاتلان مومنین اور موذیان بانی اسلام کی سفارشیں کر کے اونکی جانوں کی معافیاں
دلوانا انکا شعار خاص تھا اسوجہ سے معانی اول و دوم پوری منطبق ہو گئے بلکہ اگر
غور کیا جائے تو انکے سلسلہ نسب مشہورہ کی دو چار پشت کے نام تک بھی ذلیل سے تھے مثلاً
باپ کا نام عفان یعنی عفونت بھرا اور دادا کا نام عاص یعنی گنہگار اور پردادا کا امیہ
یعنی ذلیل باندی اور سکڑدادا کا نام عبد شمس یعنی سورج کا بندہ یا سورج کا غلام
الغرض جیسے حضرت ابوبکر و عمر شریف تھے کہ اول صاحب چڑیمار زادے اور ثانی صاحب
چرواہے زادے یا لکڑہار زادے تھے ویسے ہی آپکے والد ماجد قالی اور مخنث پیشہ
شریف تر تھے اور رحلہ مجہول و معیوب الانساب میں آپکو یہ شرف خاص ہے کہ باپ کے
مجہول ہونیکے علاوہ انکی اماجان بھی مجہول الاسم تھیں انتہی۔

خرابی نسب حضرت عثمان کے یہ کھوٹے سکے حضرات شیعہ کے گنجینہ مطاعن میں ہیں
جو بالکل سلیٹ ہیں جسمیں کوئی بھی کھرا نہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ اس کتاب کا موضوع
تذکرہ نسب پدری ہے مادری نہیں اس مجبوری کے سبب موضوع کتاب کے مطابق
جعفوات شیعہ کا رد لکھتے ہیں اور باقی مطاعن کے جوابات کو قلم انداز کرتے ہیں واللہ المستعان

شیعانِ علیؑ زندہ باد

دشمنانِ علیؑ مردہ باد

یا علیؑ مدد

تحفہ حنفیہ

در

جواب

تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے سے ہی گزارہ نہ کریں"

نوٹ :- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

از قلم حقیقت رقم

خادمِ مذہب شیعہ وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

جماع میت کے جرم میں دور ہٹ گئے اور خود نبی کریم کا اور حضرت علی کا اس لڑکی کو دفن نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور اس کے باپ نہ تھے۔ عثمان کے گدی نشین معاویہ کبیر نے بنو امیہ کی حکومت چمکانے کی خاطر عثمان کی بیوی کو نبت نبی مشہور کر دیا اور حدیثوں کے راوی اس چکر میں پھنس گئے۔

جناب عثمان نے اپنی بیوی ام کلثوم کو قتل کیا

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ فصل ۶ میں لکھا ... کہ اسمعیل بن علیہ فرماتے ہیں کہ میں انس بن جناب سے علم حدیث لینے گیا، انہوں نے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے میں نے کہا کہ بصرہ سے۔ اس نے کہا کہ بصرہ تو وہ شہر ہے کہ جس کے رہنے والے قاتل نبت نبی جناب عثمان سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر عثمان نے ایک لڑکی کو قتل کیا تھا تو حضور نے دوسری کیوں دی

ارباب انصاف۔ ایک مرتبہ مذکورہ واقعہ میں نے میر صاحب کو سنا دیا انہوں نے فرمایا کہ عثمان نے پہلی بیوی رقیہ کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ دوسری بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا اور پھر خلیفہ ولید کی طرح اس کے مردہ سے ہمبستری کرتا رہا۔ اور پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم و حیا کا پاؤں توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی ہے اور نبی کریم کو اذیت دینے والا رحمت خدا کا حق دار نہیں ہے۔

پس شیعوں کے امام نے اسی لیے فرمایا ہے کہ جس نے نبی کریم کو اذیت دی ہے اسے خدا تو اس پر لعنت بھیج۔ میں نے کہا میر صاحب شیعوں کی کتاب

نسائی سنن النسائی صفحہ ۲۷۰ باب القمیص فی الکفن

۶۶۔ جناب عمر کی سیرت پر چلنے سے جناب امیرؑ نے انکار کیا تھا (چونکہ وہ سیرت غیر شرعی تھی)

مسند امام احمد بن حنبل صفحہ ۱۵۵ عقد الفرید صفحہ ۲۱۳/۲ تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۴

۶۷۔ جناب عمر نے چار تکبیروں والی نماز جنازہ جاری کی ۔ یہ سنت عمر ہے نہ کہ سنت نبوی ۔ تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۳۶

۶۸۔ جناب عمر اللہ کے حضور میں غیر معصوم کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتے تھے (اور اس میں وہابی مذہب کی بربادی ہے) بخاری شریف صفحہ ۱۳۷/۱ کتاب الصلوٰۃ

۶۹۔ جناب عمر کے نسب پر اعتراضات ۔ حوالے اسی کتاب میں مذکور ہیں ۔

۷۰۔ جناب عمر کے علت المشائخ میں مبتلا ہونے کا ثبوت ۔ بحث اسی کتاب میں مذکور ہے ۔

۷۱۔ جناب عمر نے ام کلثوم بنت ابی بکر پانچ سالہ شہزادی سے اپنے بڑھاپے میں شادی کی ۔
حوالے اسی کتاب میں مذکور ہیں

۷۲۔ جناب عمر کافروں کے گھر پیدا ہوئے اور کافی عرصہ تک خود بھی کافر رہے ۔ تاریخ الخلفاء ذکر اسلام عمر

۷۳۔ جناب عمر روضۂ نبی میں دفن ہو کر بی بی عائشہ کے لئے مصیبت بن گئے ۔ کیونکہ بی بی عائشہ کو عمر کے مردہ جسم سے پردہ کرنا پڑتا تھا ۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۵۴

۷۴۔ جناب عمر تاریخ الخلفاء کی روایت کے حساب سے قبر میں بارہ سال کے بعد فارغ ہوئے ۔

تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۴

۷۵۔ جناب عمر نے اپنے جگری یار مغیرہ بن شعبہ کو زنا کی سزا سے بچانے کی خاطر ایک گواہ کو غلط پٹی پڑھائی اور باقی تین گواہوں پر حد جاری کی

فیض الباری شرح بخاری صفحہ ۳۹۶/۳ مطبوعہ مصر ۔ تاریخ ابو الفداء صفحہ ۱۳۶/۲

۷۶۔ جناب عمر نے لشکر اسامہ کے ہمراہ جانے سے گریز کیا تھا اور گریز کرنے والوں پر نبی کریم نے نفرین کی تھی ۔ مدارج النبوۃ صفحہ ۴۹۰ ذکر وفات سنہ ۱۱ھ

۷۷۔ جناب عمر نے اسامہ کو دوبارہ امیر بنانے میں ابوبکر کی مخالفت کی تھی اور ابوبکر نے عمر کی داڑھی پکڑ کر کھینچی تھی ۔ تاریخ کامل ابن اثیر صفحہ ۱۶۱ ذکر انفاذ جیش ۔

۷۸۔ جناب عمر بیعت ابوبکر کو ایک فتنہ اور فلتہ جانتے تھے۔ (پس نصوص خلافت ابوبکر باطل ہو گئی) سیرت حلبیہ صفحہ ۳۶۳ جلد ۳ تاریخ کامل صفحہ ۱۵۱ جلد ۲

۷۹۔ جناب عمر نے سیدہ فاطمہ زہرا کا دروازہ شکم چاک کر کے بی بی کو زخمی کیا تھا۔
سیرت حلبیہ صفحہ ۳۶۳ جلد ۳ ذکر وفات نبی

۸۰۔ جناب عمر نے سعد بن عبادہ صحابی رسول کے بے گناہ قتل کا حکم دیا تھا
سیرت حلبیہ صفحہ ۳۹۲ جلد ۳ تاریخ یعقوبی صفحہ ۱۱۴ جلد ۲ صحیح بخاری صفحہ ۱۱ باب رجم الحبلی

۸۱۔ جناب عمر نمازیوں کی صفوں پر درے برساتا تھا۔ الامامت والسیاست صفحہ ۲

۸۲۔ جناب عمر نے نبیؐ کی بیٹی سیدہ فاطمہ زہرا کو ناراض کیا تھا اور بی بی نے فرمایا تھا کہ میں اپنے باپ رسول اللہ سے عمر کی شکایت کروں گی۔ الامامت والسیاست صفحہ ۱۴ جلد ۱

۸۳۔ جناب عمر نے خلیفہ سازی کے لیے شورہ والی بدعت جاری کی۔ تاریخ طبری ذکر شوریٰ

۸۴۔ جناب عمر نے حق مہر کی مقدار معین کی اور یہ مخالفت قرآن ہے۔ تحفہ اثنا عشریہ ذکر مطاعن عمر۔

۸۵۔ جناب عمر کو اپنی جان نبی کریم سے زیادہ پیاری تھی۔ صحیح بخاری صفحہ ۱۲۹ کتاب الایمان والنذور

۸۶۔ جناب عمر کی تمام اولاد بدید فواز تھی اور یہ ان کی تربیت کا اثر تھا۔ صحیح بخاری صفحہ ۵ کتاب الفتن

۸۷۔ جناب عمر کا اقرار کہ ابوبکر کو نبی کریم نے خلیفہ نہیں بنایا تھا (پس نصوص خلافت ابوبکر جھوٹی ہیں)
صحیح بخاری صفحہ ۴ کتاب الاحکام باب الاستخلاف

۸۸۔ جناب عمر کا اقرار کہ حضرت علیؑ اور عباسؓ نے ابوبکر کی خلافت کی مخالفت کی تھی۔ (پس حق علیؑ کے ساتھ ہے) صحیح بخاری صفحہ ۱۶۹ کتاب المحاربین باب رجم الحبلی

۸۹۔ جناب عمر نے نبی کی شان میں گستاخی کی تھی اور نبی کریم نے ناراض ہو کر عمر کو دربار رحمت سے نکال دیا تھا۔ صحیح بخاری صفحہ ۲ کتاب العلم باب قول المریض قوموا عنی

۹۰۔ نبی کریم کی بیٹی سیدہ زہرا نے وصیت کی تھی کہ عمر کو میرے جنازے میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔ شرح ابن ابی الحدید صفحہ ۲ طبع بیروت

۹۱۔ جناب عمر نبی کریم سے اپنے باپ کا نام پوچھنے سے گھبرا گیا تھا (پس والدین کا نام کالا ہے)

صحیح بخاری صفحہ ۲۶ کتاب العلم

۹۲۔ جناب عمر نے شجرہ بیعت الرضوان کو کاٹ دیا تھا (یعنی صحابہ کی بیعت رضوان کو برباد کر دیا)
(عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۱۹۴ مطبوعہ مصر)

۹۳۔ جناب عمر کو نبی کریم نے سرئی کے سوراخ کے برابر بھی مسجد کی طرف سوراخ رکھنے سے روک دیا
تھا۔ جذب القلوب صفحہ ۱۲۵

۹۴۔ جناب عمر حالت جنابت میں بھی نماز پڑھا دیا کرتے تھے۔ کنز العمال صفحہ ۲۳۴ کتاب الصلوٰۃ

۹۵۔ جناب عمر نے حالت روزہ میں ایک کنیز سے ہمبستری کر کے روزہ توڑ دیا تھا۔
کنز العمال صفحہ ۳۲۲ کتاب الصوم

۹۶۔ جناب عمر سورج ڈوبنے سے پہلے ہی روزہ افطار کر لیتے تھے۔ کنز العمال صفحہ ۳۲۴ کتاب الصوم

۹۷۔ جناب عمر بغیر بسم اللہ پڑھے نماز پڑھتے تھے۔ تاریخ بغداد صفحہ ۱۳۲ ذکر عبداللہ بن محمد البزاز

۹۸۔ جناب عمر کو نبی کریم کی بیٹی سیدہ فاطمہ نے فرمایا تھا کہ میرے گھر سے نکل جاؤ ورنہ میں
سر کے بال کھول کر تمہارے لئے بددعا کروں گی۔ تاریخ یعقوبی صفحہ ۱۱۶ خبر سقیفہ

۹۹۔ جناب عمر نے اقرار کیا تھا کہ لولا علی لھلک عمر۔ نحو میر ذکر مصرف لولا

۱۰۰۔ جناب عمر کو امام حسین نے فرمایا تھا کہ انزل عن منبر ابی میرے باپ کے منبر سے اتر آؤ۔
صواعق محرقہ صفحہ

۱۰۱۔ جناب عمر نے ابو بکر کی غیر قانونی حکومت منوانے کے لئے حضرت علی کو قتل کی دھمکی دی تھی۔
(الامامۃ والسیاسۃ ذکر بیعت ابی بکر)

نوٹ:۔ تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

جناب عمر کے بارے میں قرطاس ابیض میں ذکر کئے گئے اعتراضات کے ثبوت میں جن کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں وہ تمام کتابیں اہلسنت دوستوں کی ہیں اور مذکورہ اعتراضات بطور نمونہ کے ہیں ورنہ خامیاں اور عیب تو حضرت عمر میں بہت زیادہ ہیں جو بڑی کتابوں میں مذکور ہیں۔ مذکورہ خامیوں اور عیبوں کی وجہ سے جناب عمر کو ہم تو انسانیت سے اور نہ ہی صحابیت

صحیح مسلم ص ۳۲۰ ج ۱ مسند امام احمد حنبل ص ۳۱۴ ج ۱ مسند ابن عباس

۵۰۔ جناب عمر نے آذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کی بدعت کو جاری کیا۔

نیل الاوطار ص ۳۲ ج ۲ باب صفۃ الاذان

۵۱۔ جناب عمر نے نماز تراویح کی بدعت جاری کی۔ صحیح بخاری ص ۲۶۹ ج ۱ کتاب الصوم

۵۲۔ جناب عمر کو نبی کریم نے نماز کی امامت کرنے سے روکا تھا۔ سیرۃ ابن ہشام ص ۲۵۲ ج ۴ ذکر وفات النبی۔

۵۳۔ جناب عمر کی بدخلقی کی شکایت اصحاب نبی نے ابوبکر سے کی تھی۔

اسد الغابہ ص ۱۶۸ ج ۴ بخاری شریف ص ۱۱ ج ۵ باب مناقب عمر

۵۴۔ جناب عمر کا علم غیب جاننے کا دعوےٰ (قصہ ساریۃ الجبل)

(علم غیب جاننے والا بیٹی سے مسئلہ نسب پوچھتا) صواعق محرقہ ص ۶۰ ذکر عمر ریاض النضرۃ ص ۴۳ ج ۲

۵۵۔ جناب عمر کا ایک جن سے کشتی کرنے کا ڈھکوسلہ (کیونکہ یہ مسلم عرب بچپن میں خالد بن ولید سے کشتی لڑا تھا اور ٹانگ تڑوا بیٹھا تھا۔ ریاض النضرۃ ص ۳۳ ج ۲ فصل ۸

۵۶۔ جناب عمر نے اپنی بیٹی حفصہ کی طلاق کے وقت غم سے اپنے سر میں خاک ڈالی تھی۔ (اور یہ بدعت عمر ہے) حلیۃ الاولیاء ص ۲۸ ج ۲ مدارج النبوۃ رکن چہارم باب ۵

۵۷۔ جناب عمر نے سیاہ لباس پہنا تھا (جو کہ بقول اہلسنت دوزخیوں کا لباس ہے) ریاض النضرۃ ص ۱۵۹ ج ۲

۵۸۔ جناب عمر نے عبدالرحمن صحابی کو گالیاں دی تھیں کہ یہ فرعون امت ہے۔ الامامت والسیاست ص ۴۳ ج ۱

۵۹۔ جناب عمر کے کلام کی نبی کی نظر میں کوئی وقعت نہ تھی۔ صحیح مسلم ص ۱۰۲ ج ۲ غزوہ بدر

۶۰۔ جناب عمر فسادی تھا۔ ابوبکر کی ایک تحریر پر تھوکا اور مٹا دیا۔ کتاب الاموال ص ۱۷۷ باب الاقطاع

۶۱۔ جناب عمر نے اپنے بخیل ہونے کا اقرار کیا تھا۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۳۹ تاریخ خمیس ص ۲۴۱ ج ۲

۶۲۔ جناب عمر بیت المال سے قرض لے کر ٹال مٹول کرتا تھا۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۳۹

۶۳۔ جناب عمر ماتم بھی کرتا تھا جیسا کہ نعمان بن مقرن پر کیا تھا عقد الفرید ص ۳

۶۴۔ جناب عمر نے ایک وقت میں تین طلاق کو نافذ کیا اور پھر فوراً ہی نکاح ثانی کے لئے حلالہ کی مہر بنی (بدعت عمر ہے اور زنا ہے) صحیح مسلم ص ۴۷۷ ج ۱ باب طلاق الثلاث

۶۵۔ جناب عمر کی ایک سرکشی نبی کریم کے حضور میں کہ اس میت کا جنازہ مت پڑھو

اچھے لگ سکتے ، تو جناب امیر نے بخاری شریف گواہ ہے کہ ابوبکر کی چھ ماہ تک بیعت کیوں نہیں کی تھی اور جو شخص چھ ماہ تک مجبور رہا ہے وہ بعد میں تاوفات سچا خلیفہ بھی تسلیم ہو سکتا۔

جناب عمر کے متعلق قرطاس ابیض

(جناب عمر کی وہ خامیاں کہ جن کی وجہ سے وہ ملت مسلمہ میں احترام کی نگاہ سے نہیں دیکھے جا سکتے)

۱۔ جناب عمر نے نبی کی وفات کے وقت حضور کے حکم کو بیہودہ کلام سے تعبیر کیا۔ (اور یہ عمر صاحب کی نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی ہے)

ثبوت۔ صحیح بخاری کتاب العلم ص۲۲ ۔ صحیح مسلم باب ترک الوصیۃ ص۴۳ ج۲

۲۔ جناب عمر نے ابوبکر کی غیر قانونی حکومت منوانے کے لئے بنت نبی فاطمہ کو ان کا گھر جلا دینے کی دھمکی دی تھی (اور یہ آل نبی پر ظلم ہے) تاریخ طبری ص۴۴۳ ج۳

۳۔ جناب عمر نے ابوبکر کی غیر قانونی خلافت منوانے کی خاطر نبی کی بیٹی فاطمہ کو مارا تھا جس سے بی بی کے شکم کا بچہ شہید ہو گیا۔ الملل والنحل ص۵۷ ج۱ ذکر النظامیہ

۴۔ جناب عمر ابوبکر کو الیکشن میں کامیاب کرانے کی خاطر ان کے پولنگ سٹیشن پر کنٹرول کی خاطر نبی پاک کے جنازہ کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ کنز العمال ص۱۴۰ ج۳ کتاب الخلافۃ مع الامارۃ

۵۔ جناب عمر نے سیاسی غرض کی وجہ سے وفات نبی کا انکار کیا تھا (اور یہ حکم قرآن کی مخالفت ہے) بخاری شریف ص۵۱۷ باب فضل ابی بکر بعد النبی ص۴۳ ج۲

۶۔ جناب عمر کو خدا اور رسول نے خلیفہ نہیں بنایا تھا بلکہ ابوبکر کو بوقت موت بے ہوشی میں عثمان نے عمر کو نامزد کر دیا تھا۔ (اور یہ عدل و انصاف نہیں بلکہ دین حق سے بغاوت ہے)

الطبقات الکبریٰ ص۲۰۰ ج۳ ذکر وفات ابی بکر۔ تاریخ خمیس ص۲۴۱ ج۲

۷۔ جناب عمر نے اس لفافہ پر جس میں خلافت کی خاطر انہیں کا نام تھا لوگوں سے جبراً بیعت لی۔ اور یہ ایک بدعت ہے اور قرآن و سنت کے مخالف ہے۔ الامامۃ والسیاسۃ ص۱۹

۸۔ جناب عمر کو لقب فاروق یہودیوں نے عطا کیا تھا اور یہ عطیہ عمر کے لئے کوئی فضیلت نہیں بلکہ بدعت ہے۔ اسد الغابہ ص۱۵۱ ج۴ تاریخ طبری ص۱۱۵ ج۴ مطبوعہ مصر

۹۔ جناب عمر کو لقب "امیر المومنین" لبید بن ربیعہ یا مغیرہ بن شعبہ نے خوشامد کے لئے دیا تھا۔ پس اس لقب میں عمر کے لئے کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک بدعت ہے۔
اسد الغابہ ص۱۵۱ ج۴ ذکر عمر۔ ادب المفرد للامام بخاری باب امیر المومنین کو سلام ص۱۴۳

۱۰۔ جناب عمر کو اپنی خلافت میں شک تھا۔ تاریخ الخلفا ص۱۲۴

۱۱۔ جناب عمر کا اقرار کہ حضرت علی مجھ کو اور ابوبکر کو جھوٹا۔ گناہگار۔ دھوکے باز اور خیانت کار سمجھتے تھے۔ صحیح مسلم ص۹۱ ج۲ باب حکم الفئی۔ صحیح بخاری ص۹۹ ج۹ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

۱۲۔ جناب عمر کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا کیونکہ ان کے عقیدہ میں اصلی قرآن کے دس لاکھ ستائیس ہزار حروف تھے اور موجودہ قرآن میں حروف کی یہ تعداد نہیں ہے۔ تفسیر اتقان ص۸۸

۱۳۔ جناب عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت نبی پاک کی صلح پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ یہ کیا کمینگی ہے۔
صحیح بخاری ص۱۹۶ ج۲ کتاب الشہادات باب شروط الجہاد

۱۴۔ جناب عمر اسلام لانے کے بعد کفار سے ڈر کر گھر میں چھپ کر بیٹھ گئے اور یہ انکی بزدلی ہے۔
بخاری شریف ص۳۲ ج۲ باب اسلام عمر۔

۱۵۔ جناب عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت اقرار کیا تھا کہ مجھے نبوت پر شک گذرا تھا اور ایسا شک ایمان کی بربادی ہے۔ تاریخ خمیس ص۲۴ ج۲ سنہ ۶ تفسیر خازن ص۱۴۳ ج۴

۱۶۔ جناب عمر جنگ احد میں نبی کو دشمن کے نرغے میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور یہ نبی سے بیوفائی ہے۔ تفسیر در منثور ص۸۸ ج۲ آل عمران۔ بخاری شریف ص۳۹ ج۲ کتاب التفسیر۔
ازالۃ الخفا ص۳۲ ج۲ مطبوعہ کراچی۔

۱۷۔ جناب عمر جنگ خیبر میں کفار کے مقابلے سے بھاگ آئے تھے اور لشکر نے ان کی بزدلی کی شکایت کی تھی۔ المستدرک للحاکم ص۳۷ ج۳ کتاب المغازی ازالۃ الخفاء ص۱۹۲

۱۸۔ جناب عمر جنگ حنین سے بھی بھاگ گئے تھے (اور اسلام کے لئے رسوائی کا باعث بنے)
بخاری ص۹۳ کتاب الجہاد

۱۹۔ جناب عمر نے جنگ خندق میں نبی کے اس حکم کی کہ "جاؤ کفار کی خبر لاؤ" نافرمانی کی تھی
تفسیر در منثور ص۱۸۵ ج۵ س الاحزاب

۲۰۔ جناب عمر نبی کی بیویوں پہ آوازے کستا تھا جبکہ وہ رات کے وقت رفع حاجت کے لئے مدینے سے باہر جاتی تھیں۔ صحیح بخاری ص۲۷ کتاب الوضوء

۲۱۔ جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے المستطرف فی کل فن مستظرف ج۲ باب تحریم خمر ص

۲۲۔ جناب عمر کو شراب کے حرام ہونے کا یقین نہ آتا تھا اور کلام خدا پر اعتبار نہ آتا تھا۔
مسند امام احمد حنبل ص۵۳ ج۱ مسند عمر سنن نسائی ص۲۸۶ ج۲ باب تحریم خمر

۲۳۔ جناب عمر کی دنیا سے جاتے وقت آخری غذا شراب تھی۔
ریاض النضرۃ ص۲ ذکر وفات عمر

۲۴۔ جناب عمر کا ایمان پہ مرنا مشکوک ہے۔ شرح فقہ اکبر ص۱۰۹ مطبوعہ مصر

۲۵۔ جناب عمر کو گالیاں دینا کفر نہیں ہے شرح فقہ اکبر ص۸۶ مطبوعہ مصر

۲۶۔ جناب عمر کا نام ابن مسعود نے خلافت کی خاطر نبی پاک کے سامنے پیش کیا تھا لیکن نبی کریم نے اسے ناپسند فرما کر ٹھکرا دیا فتاویٰ عبدالحی ص۱۲۳

۲۷۔ جناب عمر کا آرزو کرنا کہ کاش میں پاخانہ ہوتا (یہ آرزو کرنا ناشکری اور کفر ہے)
نور الابصار ص۹۶ ذکر عمر

۲۸۔ جناب عمر جہنم کا تالا ہے (اور بہتر تو یہ تھا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا)

صحیح بخاری ص۱۴۵ ریاض النضرۃ ص۹۴

۴۰ ۔ جناب عمر دربار نبیؐ میں شور و غل کرتا تھا (جو کہ دربار رسالت کی توہین ہے)

صحیح بخاری ص۹۴ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

۴۱ ۔ جناب عمر نے اپنی بیٹی حفصہ سے وہ بات پوچھی جو بیوی سے پوچھی جاتی ہے کہ عورت کتنی مدت کے بعد شوہر کے لئے بیقرار ہوتی ہے ۔ ازالۃ الخفا ص۸۱ فصل ۲۵ تاریخ الخلفا ص۴۲

۴۲ ۔ جناب عمر رات کے وقت لوگوں کے گھروں میں جھانک کر ان کے عیب تلاش کرتا تھا (جو کہ حکم قرآن کی مخالفت ہے) ازالۃ الخفا ص۲۶۹

۴۳ ۔ جناب عمر اپنی بیوی سے غیر فطری طریقے پر ہمبستری کرتا تھا۔ (اس چیز نے ان کی خلافت کو چار چاند لگا دیئے) ترمذی شریف باب التفسیر پارہ ۲ مسند امام احمد حنبل ص۲۹۷ مسند ابن عباس۔

۴۴ ۔ جناب عمر نے بقول معاویہ امت رسول میں اختلاف کا بیج بویا ہے (اور اس چیز نے امت کو گمراہ کیا ہے) عقد الفرید ص۲۱۴ ذکر وفات عمر

۴۵ ۔ جناب عمر وقت وفات بنو ہاشم کی حق تلفی کے باعث بے چین تھے ۔ (اور یہ ظلم کا اقرار ہے) صحیح بخاری ص۱۳ باب مناقب عمر

۴۶ ۔ جناب عمر نے حضرت علی کو اپنے کسی کار خلافت میں شریک نہیں کیا تھا (اور یہ ان کے بغض کا منہ بولتا ثبوت ہے) مروج الذہب ص۹ ذکر معاویہ

۴۷ ۔ جناب عمر نے نبی کریم کو بجائے قرآن مجید کے تورات سنا کر اذیت دی تھی ۔

مشکوۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ازالۃ الخفا ص۱۹۶

۴۸ ۔ جناب عمر کے وقت وفات بیت المال کا چھیاسی ہزار روپیہ ان کے ذمہ واجب الادا تھا (اور یہ مسلمانوں کے مال میں دھاندلی ہے) اسد الغابہ ص۷۹

۴۹ ۔ جناب عمر نے متعۃ النساء کو حرام کیا تھا (حالانکہ قانون سازی کا حق صرف اللہ تعالے کو ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۴)

چودہ ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مورخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی مدظلہ

ناظم اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

جلاء العیون، ارشاد مفید، اعلام الوریٰ، جامع عباسی، صواعق محرقہ، مطالب السؤل، شواہد النبوت ارجح المطالب، بحار الانوار، مناقب وغیرہ۔

حدیث نعثل اور امام عصرؑ

نعثل ایک یہودی تھا، جس سے حضرت عائشہ، حضرت عثمان کو تشبیہ دیا کرتی تھیں، اور رسول اسلام علیہ السلام کے بعد فرمایا کرتی تھیں:۔ اس نعثل اسلامی عثمان کو قتل کر دو۔ (ملاحظہ ہو، نہایۃ اللغۃ علامہ ابن اثیر جزری ص۳۲۱) یہی نعثل ایک دن حضور رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا مجھے اپنے خدا، اپنے دین، اپنے خلفاء کا تعارف کرائیے، اگر میں آپ کے جواب سے مطمئن ہو گیا، تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضرت نے نہایت بلیغ اور بہترین انداز میں خلاق عالم کا تعارف کرایا، اس کے بعد دین اسلام کی وضاحت کی ”قال صدقت“ نعثل نے کہا آپ نے بالکل درست فرمایا پھر اس نے عرض کی مجھے اپنے وصی سے آگاہ کیجئے اور بتائیے کہ وہ کون ہے یعنی جس طرح ہمارے نبی حضرت موسیٰ کے وصی یوشع بن نون ہیں اس طرح آپ کے وصی کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے وصی علی بن ابی طالب اور ان کے فرزند حسن و حسین پھر حسین کے صلب سے نو بیٹے قیامت تک ہوں گے۔ اس نے کہا سب کے نام بتائیے آپ نے بارہ اماموں کے نام بتائے، ناموں کو سننے کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے کتب آسمانی میں ان بارہ اماموں کو اسی زبان کے الفاظ میں دیکھا ہے۔ پھر اس نے ہر وصی کے حالات بیان کئے، کربلا کا ہونے والا واقعہ بتایا۔ امام مہدی کی غیبت کی خبر دی اور کہا کہ ہمارے بارہ اسباط میں سے لاوی بن برخیا غائب ہو گئے تھے۔ پھر مدتوں کے بعد ظاہر ہوئے اور از سر نو دین کی بنیادیں استوار کیں۔ حضرت نے فرمایا اسی طرح ہمارا بارہواں جانشین امام مہدی محمد بن الحسن طویل مدت تک غائب رہ کر ظہور کرے گا۔ اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (غایۃ المقصود ص۱۳۴ بحوالہ فرائد السمطین حموینی)۔

علاماتِ ظہور مہدی علیہ السلام کے متعلق اربابِ عصمت کے ارشادات

امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے بے شمار علامات ظاہر ہوں گے، پھر آخر میں آپ کا ظہور ہوگا۔ مغرب و مشرق پر آپ کی حکومت ہوگی۔ زمین خود بخود تمام دفائن اگل دے گی، دنیا کی کوئی ایسی زمین نہ باقی رہے گی جس کو آپ آباد نہ کر دیں۔ علاماتِ ظہور میں چند یہ ہیں۔

(۱) عورتیں مردوں کے مشابہ ہوں گی۔ (۲) مرد عورتوں جیسے ہوں گے (۳) عورتیں زین جیسی چیزیں گھوڑے سائیکلوں پر سواری کرنے لگیں گی۔ (۴) نماز جان بوجھ کر قضا کی جانے لگے گی۔ (۵) لوگ خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرنے لگیں گے (۶) قتل کرنا معمولی چیز سمجھا جائے گا (۷) سُود

مختصر ترجمہ و تعارف

فصل الخطاب

فی اثبات تحریف کتاب ربّ الارباب

للعلامۃ المرزا حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی الشیعی الامامی

محمد الفاروقی النعمانی ـــــــ رفیق دار المؤلفین کراتشی

ناشر مرکزیہ حزب الاسلام لاہور

قریش کے ستر آدمیوں کے نام میٹ دیئے گئے

قرآن میں ابولہب کا نام کیوں باقی رکھا گیا ہے

ملا حسین نوری لکھتا ہے

محی منہ سبعون من قریش باسمائھم واسماء ابائھم وما ترک ابولھب الا للازراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ عمہ

موجودہ قرآن میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے آباء کے نام میٹ دیئے گئے ہیں۔ مگر ابولہب کا نام صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے کے لئے نہیں میٹا گیا کیونکہ وہ آپ کا چچا تھا۔

(فصل الخطاب ص ۱۲۵/۲۳۸ باب اول مقدمہ ثالثہ)

بڑے بڑے جرائم پیشہ منافقوں کے نام قرآن میں کنایۃً ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں ہے

شیعوں کے پہلے امام جناب علیؓ کا پہلا ارشاد

ان الکنایۃ عن اسماء اصحاب الجرائر العظیمۃ من المنافقین فی القران لیست من فعلہ تعالیٰ وانما من فعل المغیرین المبدلین الذین جعلوا القران عضین واعتاضوا الدنیا من الدین ..... انھم اثبتوا فی الکتاب ما لم یقلہ اللہ لیلبسوا علی الخلیقۃ

بڑے بڑے جرائم پیشہ منافقوں کے نام قرآن میں کنایۃً ذکر کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں یہ کام منافقوں کا ہے۔ جنہوں نے قرآن میں تغیر تبدل کر کے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ اور دنیا کے عوض دین کو بیچ ڈالا

انہوں نے قرآن میں وہ باتیں درج کی ہیں جو اللہ تعالےٰ نے نہیں فرمائی تھیں تاکہ حق و باطل کی آمیزش سے مخلوق کو دھوکہ دیں

(فصل الخطاب ص ۱۳۰ باب اول مقدمہ ثالثہ)

حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ



از قلم حقیقت رقم

وکیل آل محمد حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق

تناسل بڑھے تو بڑھتا چلا جاتا ہے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔

انا ضمانت لو میہ جیش

نوٹ۔ سنی فقہ بلے بلے۔ سنی علماء کی زبانی یہ ہے بیچارے سنیوں کے عقیدے کی شان۔ بات بھی کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کے لئے ویسا ہی عقیدہ چاہیے۔

یہ حوالہ کتابچہ "اکابرین کے جواہر پارے" مؤلف شاہد رضوی پیش کردہ جمعیت خدام رضا ص۳ سے منقول ہے

مذہب اہلسنت میں نشان تقیہ[1]

نمبر۴۔ سنی فقہ میں ہے قال الحسن التقیۃ الی یوم القیامۃ
حسن بصری کہتا ہے کہ تقیہ کرنا قیامت تک جائز ہے
بخاری شریف ص۱۹/۹ کتاب الاکراہ

نوٹ۔ سنیوں کے نزدیک تقیہ نام ہے جھوٹ بولنے کا اور حق کو چھپانے کا۔ پس سنیوں کو مبارک ہو کہ ان کی فقہ میں "تاقیامت حق کا چھپانا اور

---

[1] یعنی حق کو چھپانا

دیوبندی شریعت میں کنوارپن لوٹانے کی ہدایات

الرحمۃ صفحہ ۱۳۶ میں لکھا ہے کہ جو دیوبندن بیل کا پتا نے کر اسکے رس میں روئی بھگو کر شرمگاہ میں رکھے گی اگر اسکا پردہ بکارت زائل ہو چکا ہے تو غوث پاک کی برکت سے دوبارہ لوٹ آئے گا مجرب مشائخ عظام کا اپنے گھروں میں یہ تجربہ شدہ نسخہ ہے نوٹ علماء دیوبند کے تجربات اور ہدایات پر اسلام کو بڑا فخر ہے۔

حمل گرانے کے لیے فقہ دیوبندی کی خصوصی ہدایات

کتاب الرحمۃ صفحہ ۱۵۲ میں لکھا ہے کہ جو دیوبندن اندرائن تھوڑا سا گیتا کا دودھ اور کچھ شہد ملا کر چاٹے تو اسکا حمل گر جائے گا۔

دیوبندی احتلام روکنے کے لئے آلہ تناسل کے رو اگر ماں باپ کا نام لکھیں

کتاب الرحمۃ صفحہ ۱۳۷ پر لکھا ہے کتب علی فخذہ الایمن آدم و علی الایسر حوا فلا یحتلم کہ جو دیوبندی اپنی دائیں ران پر آدم اور بائیں پر حوا کا نام لکھے گا اسکو احتلام نہ ہوگا نوٹ اور اگر خصیتین پر شیشہ کا نام لکھ کر ہمبستری کی جائے تو انزال نہ ہوگا۔

مولانا محمد علی بلال گنجی شیخ الحدیث کو دعوت فکر

اعلیٰ حضرت ایکی فقہ عائشہ اور عثمانیہ میں پیشاب پینا اور منی کھانا بلکہ پاخانہ کھانا جائز ہے اور ہر قسم کے حیوانات کے آلہ تناسل ہر لحاظ

تاریخ اسلام



مرتبہ علامہ محمد بشیر انصاری

ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ یعنی آج میں نے تمہارا دین تمہیں کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمہیں پر تمام کر دی اور تمہارے دین کے طور پر اسلام کو پسند کر لیا۔ اس کے بعد حضرتؐ نے غدیر کا جلسہ برخاست کیا اور مدینہ تشریف لے آئے۔

فصل بیست و سوم

ابو عبیدہ جراح کو امین کیوں کہا جاتا ہے

غدیر خم کے اجتماع میں صحابہ کرام نے علیؑ کو مولا اور امیر المومنین مان کر بیعت تو کر لی مگر اکثر حضرات کے دل میں حسد کی آگ جلتی رہی اور وہ بدستور نفاق کے مرض میں مبتلا رہے۔ جب یہ حضرات مدینہ پہنچے تو حضرت ابوبکر کے گھر اکٹھے ہوئے اور ایک صحیفہ تحریر کیا، اور اس پر دستخط کرکے ابو عبیدہ جراح کے سپرد کیا اور اسے اس صحیفہ کا امین قرار دیا گروہ منافقین میں ابو عبیدہ اسی دن سے امین کے نام سے پکارے جانے لگے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ غدیر سے مدینہ آتے ہوئے جب سرکار دو عالمؐ عقبہ سے صحیح و سالم گزر گئے تو جناب حذیفہؓ کے غلام سالم نے دیکھا کہ جناب ابوبکر، عمر اور ابو عبیدہ جراح باہم سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ سالم نے کہا: کیا حضورؐ نے ایسی سرگوشیوں سے منع نہیں فرمایا؟ ان تینوں نے کہا کہ اگر تم حضورؐ کے پاس ہماری شکایت نہ کرو تو آؤ تم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ چنانچہ سالم بھی ان کے ساتھ گھل مل گیا۔ اور انہوں نے سارا راز اس پر فاش کر دیا۔ کہ ہم لوگ علیؑ کی امامت و امارت کو ہرگز پسند نہیں کریں گے اور ان کی بیعت کو توڑ دیں گے اور حضورؐ کی رحلت کے بعد خلافت پر قابض ہو جائیں گے۔

غرض مدینہ میں پہنچے تو ابوبکر کے گھر منافقوں کا ایک گروہ اکٹھا ہوا۔ جن میں چودہ تو وہی اصحاب عقبہ تھے جنہوں نے حضورؐ کے ناقہ کو بھڑکانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ ان چودہ کے نام یہ ہیں: (۱) ابوبکر (۲) عمر (۳) عثمان (۴) طلحہ (۵) عبد الرحمٰن بن عوف (۶) سعد بن ابی وقاص (۷) ابو عبیدہ بن جراح (۸) معاویہ بن ابی سفیان (۹) عمرو بن العاص (۱۰) ابو موسیٰ اشعری (۱۱) مغیرہ بن شعبہ (۱۲) اوس بن حدثان (۱۳) ابو ہریرہ (۱۴) ابو طلحہ انصاری۔ ان کے علاوہ دوسرے بیس منافقوں نے بھی شرکت کی اور صحیفہ پر چونتیس منافقین نے دستخط کئے۔ صحیفہ کے کاتب کے فرائض سعید

مناظرۂ مصر

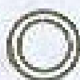
علامہ حسین بخش جاڑا



ایمان ثلثہ

سنی مناظر عباسی نے فوراً بحث کا ایک نیا دروازہ کھولتے ہوئے کہا کہ شیعہ لوگ خلفائے ثلثہ کے ایمان کے منکر ہیں۔ حالانکہ وہ ایمان دار نہ ہوتے تو رسول اللہ ان سے رشتہ نہ کرتے۔

شیعہ مناظر علوی نے جواب دیا۔ بے شک شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ لوگ (ثلاثہ) دل و جان سے مومن نہیں تھے۔ البتہ ظاہراً زبانی طور پر وہ اسلام کا اظہار کرتے تھے اور حضرت رسالتمآب کا یہ دستور تھا کہ جو لوگ کلمۂ شہادتین زبان پہ جاری کر لیا کرتے تھے وہ ان کا اسلام قبول کر لیتے تھے خواہ کلمہ پڑھنے والے منافق ہی کیوں نہ ہوں پس ایسے لوگوں کے ساتھ آپ مسلمانوں کا سا برتاؤ کرتے تھے اسی بناء پہ آپ نے ان سے رشتے بھی قبول کر لئے۔



صراط علی حق نمسکہ

مناظرۂ حسنیہ

تالیف

عالم و عارف علوم ربانی مولانا شیخ ابوالفتوح رازیؒ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب قبلہ کامل مرزا پوری

مترجم کتاب حیات القلوب ۔ جلاء العیون و حق الیقین وغیرہ



ناشر

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی

اندرون موچی دروازہ ۔ لاہور

اور بنی خزرج کے نو ہزار لوگوں کی اور قیس بن سعد کی اور مالک ابن نویرہ اور ان کے دس ہزار ساتھیوں کی ان سے مخالفت سب پر عیاں ہے کہ ان لوگوں نے ابو بکر کی بیعت نہیں کی۔ اس لئے ابو بکر نے خالد بن ولید کو ان کے خلاف لشکر دے کر بھیجا۔ اس نے اس مومن کو مع اس کے اس ہزار اشخاص قبیلہ کے قتل کیا اور ان کے مال و اسباب سب لوٹ لئے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔

اے ابراہیم! بتا کس طرح خواص امت کا اجماع ہوا۔ خدا سے ڈرو اور اپنے اس اعتقاد فاسد پر آباؤ اجداد اور خدا و رسولؐ پر ایسی جرأت نہ کرو۔ اے ابراہیم اگر اجماع امت کا خلافت ابو بکر میں اعتبار ہو اور اجماع پر اتفاق ہوا ہو تو پھر یزید اور باقی بنی امیہ جو کہ فرائض دین ہیں یعنی امام ہو جاتے ہیں چونکہ ان سے اس قدر لوگوں نے بیعت کی کہ ابو بکر و عمر کی بیعت کرنے والوں سے صد گونہ زیادہ تھے لہذا اس صورت سے معاویہ و یزید ملعون اور باقی بنی امیہ سب امام ہو گئے۔ اور کسی کو ان کے کفر میں شک نہیں ہو سکتا جن کے وہ امام ہوں جنہوں نے فرزند رسولؐ کا سر کٹوایا اور ان کے اہلبیتؑ کو برہنہ اونٹوں کی پشت پر سوار کر کے اسیری میں لے گئے اور مدت دراز تک اہلبیت رسولؐ کو سب و شتم کرتے اور برا کہتے رہے۔

اے ابراہیم! قتل عثمان پر البتہ اہل اسلام کا اجماع منعقد ہوا جو امت کے خواص و عوام کا اجماع ہے کہ اسلام کے تمام شہروں سے لوگوں نے خطوط لکھے اور لوگوں کو عثمان کے قتل کی ترغیب و تحریص کی۔ ملک مصر سے تقریباً تیس ہزار اشخاص اس کے ظلم کی شکایت کرتے لئے اور اتفاق کر کے یکبارگی اس پر حملہ کیا اور اسے بری طرح قتل کیا۔ اور چند روز تک اس کے پیروں میں رسی باندھ کر مدینہ کے گلی کوچوں میں کھینچتے رہے۔ اور مسلمان گروہ گروہ آتے تھے اور اس کے سر پر ٹھوکریں مارتے تھے اور اس کے ظلم کی شکایت کرتے تھے۔ اے ابراہیم چونکہ عمر بن الخطاب، خالد بن ولید اور بنی امیہ کے منافقوں کے ایک گروہ کو علیؑ سے عداوت فطری تھی اس لئے یہ تمام فسادات برپا کئے اور کتنے ہزار مومنین کو قتل کیا اور کتنے

فتوحات شیعہ

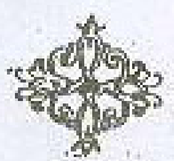


از افادات

حضرت مبلغ اعظم

مولانا محمد اسماعیل

قدس سرہٗ



مؤلف و مرتب:

مولانا الحاج

ناصر حسین نجفی

ناشر: مبلغ اعظم اکیڈمی

5-R-22

ابھی آیا ہی نہیں تھا - یہ تو ان کے چیلوں چانٹوں کی شورش تھی ورنہ ابو بکر کا وہاں موجود ہونا مصرح دکھلائیے - میرے مقابل دوست حیات الحیوان سے آپ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں - اس میں تو صاف تصریح ہے کہ شیخ مفید و شیخ طوسی و شیخ طبرسی و جمیع محدثین فریقین نے روایت کی ہے کہ جب حضرتؐ نے رحلت فرمائی تو منافقین، مہاجرین و انصار مثل عبدالرحمن بن عوف و ابو بکر و عمر وغیرہ نے اہل بیت رسالتؐ کو اسی حالت میں چھوڑ دیا اور ان کی تعزیت کو نہ آئے اور نہ متوجہ تجہیز و تکفین حضرتؐ ہوئے - بلکہ سقیفہ بنی ساعدہ میں غصب خلافت کے لئے گئے اور اسی وجہ سے ان میں سے اکثر کو نماز جنازۂ حضرتؐ نصیب نہ ہوئی - جناب امیرؑ نے بریدہ کو ان کے پاس بھیجا کہ حضرتؐ پر نماز پڑھنے کیلئے حاضر ہوں مگر وہ نہ آئے - یہاں تک کہ ان کی بیعت اس وقت تمام ہوئی جبکہ حضرتؐ دفن ہو چکے تھے -

اور یہی اہل السنت کی مشہور و مستند کتاب کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ میں حضرت عروہ سے روایت ہے کہ عن عروۃ ان ابا بکر و عمر لم یشہدا دفن النبی و کانا فی الانصار فدفن قبل ان یرجعا - یعنی عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ جو حضرت ابو بکر کے خاص نواسے اور اسماء بنت ابو بکر کے فرزند ارجمند ہیں - کہ ابو بکر اور عمرؓ دونوں جنازہ اور دفن پیغمبر خدا میں حاضر نہیں ہوئے اور وہ دونوں انصار میں تھے - اور حضورؐ ان دونوں کے واپس از سقیفہ ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے -

لیجئے حضرات! یہ ہے آپ کے ثلاثہ کے جنازہ پڑھنے کی حقیقت جسے آپ سننے کے لئے مدت سے تڑپ رہے تھے - ذرا ان روایات کا جواب دیکر ابو بکر کا بالتصریح جنازہ پڑھنا ثابت تو کیجئے اور انعام لیجئے - اگر آپ کو ابو بکر کا نام کسی کتاب سے نہیں مل رہا تو دیگر علماء کی امداد حاصل کریں اور ابو بکر کا بالتصریح جنازہ پڑھنا دکھا دیں روپوں کا نام سن کر آپ کی رال تو ٹپک پڑی مگر بغیر نام دکھانے کے آپ کو کون دے - اب نہ سہی پھر کبھی اگر دکھا دیں تو آپ انعام کے حقدار ہیں -

اور ہاں اگر ودان حضرات جو عربی نہیں جانتے شبلی نعمانی کی الفاروق سے ثلاثہ کا ترک دفن رسولؐ ملاحظہ

ثابت ہے۔ اور باقی رہا انما الشوریٰ للمھاجرین والانصار یہ معاویہ کے
اعتراض کا جواب ہے۔ اور وہ اعتراض یہ تھا۔ کہ معاویہ کہتا تھا کہ علیؑ اس لئے خلیفہ
نہیں کہ میں اور اہل شام انتخاب علیؑ کے وقت حاضر نہ تھے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا
کہ آپ کے مسلمات سے ہے۔ کہ شوریٰ مہاجرین اور انصار کا حق ہے اور اہل شام نہ
مہاجرین نہ انصار۔ جس کا معاویہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ بلکہ آج تک معاویہ کے
مریدوں سے بھی اس کا جواب نہ بن پڑا۔ اور اس فقرہ کی تشریح اہل السنت کی مستند
کتاب "عقد الفرید" جلد ۳ ص ۱۰ اس خط کے ضمن میں موجود ہے واعلم انک
من الطلقاء الذین لا تحل لھم الخلافۃ ولا یدخلون فی الشوریٰ
کہ اے معاویہ تو تو آزاد شدہ اسیروں میں سے ہے جن کیلئے عند المہاجرین والانصار نہ تو خلافت
کا حق ہے نہ شوریٰ کا۔

اور فان اجتمعوا علیٰ رجل وسموہ اماما کان ذالک للہ رضا
یہ کیفیت شوریٰ کا بیان ہے کہ مہاجرین اور انصار کے نزدیک شوریٰ کا یہ مطلب ہے
کہ اگر وہ کسی آدمی پر جمع ہو جائیں اور اس کا نام امام رکھ لیں تو وہ اللہ کے نزدیک بھی پسندیدہ
ہے۔ مگر جب معاویہ نے علیؑ کو امام نہ مانا تو اپنے مسلمہ قاعدے کی بنا پر بھی خلاف ورزی
کی فان خرج عن امرھم خارج بطعن او بدعۃ ردوہ الی ما خرج منہ
فان ابیٰ قاتلوہ۔ یہ شوریٰ کمیٹی کے مرتبہ آئین کی آخری دفعہ کا بیان ہے۔ جس کی
بنا پر آپ نے معاویہ اور اس کے اصحاب اور عائشہ اور اس کے حواریوں کو خاطی اور
باغی اور واجب القتال قرار دے دیا۔

الغرض اس الزامی خط سے ثلاثہ کی خلافت اور معاویہ کی امارت اور عائشہ وغیرہ
کے خروج کی قلعی کھول دی۔ اب اگر سنی خلافت علیؑ کو حق سمجھیں تو معاویہ اور عائشہ کو پناہ نہیں ملتی
اگر نہ سمجھیں تو خلافت ثلاثہ کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ یہ تھا جناب امیرؑ کا الزام۔ اور اس خط کو الزامی ثابت
کرنے کے لئے مبلغ اعظم نے اہل السنت کی مستند کتاب "عقد الفرید" جلد ۳ ص ۱۰۰ مطبوعہ مصر سے
اس مکتوب کی ابتداء میں یہ تصریحی الفاظ دکھلائے "وکتب الیٰ معاویہ بعد وقعۃ الجمل
سلام علیک اما بعد فان بیعتی بالمدینۃ لزمتک وانت بالشام۔ لانہ بایعنی الذین الخ۔

چنانچہ یہ نقل اصل حسین صاحب کے وشل در معقولات کی حقیقت - جو وقت اس بحث پر صرف ہوا وہ مبلغ اعظم کے وقت میں شامل نہ کیا گیا -

اس کے بعد قبلہ مبلغ اعظم نے پھر تقریر شروع کی - کہ حضور یہ وعدہ خلافت تو ایمان والوں سے ہے جن کے اعمال صالح ہوں اور ان کی خلافت کا اعلان اللہ تعالیٰ بذریعہ رسول کرے جیسے پہلے خلفاء کا کر چکا ہے - اور اس کے واسطے سے دین محکم ثابت کرے گا اور خوف کے بعد اُن کو امن آئے گا اور وہ اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ شرک ہرگز نہ کریں گے - اور اُن کی خلافت کا منکر اور مخالف فاسق ہوگا -

آقا آگے ایمان کامل کی شرط ہے - مگر ایمان ثلاثہ ثابت نہیں - شرائط ایمان سامنے رکھئے اور اپنے خلفاء کا ایمان ثابت کیجئے - اس کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ پیش کیں :-

انما المومنون آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولئک ھم الصادقون -
(پ ۲۶ الحجرات)

یعنی سوائے اس کے نہیں - کہ مومن وہ ہیں جو ایمان لائے ساتھ اللہ اور رسولؐ کے - پھر انہوں نے شک نہ کیا اور انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا - وہی سچے لوگ ہیں -

عمر کا شک فی النبوت

پس ثابت ہوا کہ ایمان کے لئے تصدیق اور اطمینانِ قلب کی ضرورت ہے - لیکن مشکل تو یہ ہے کہ مندرجہ صفات ایمان ثلاثہ صاحبان کو نصیب نہیں - پھر آپ نے اہل السنت کی کتابوں سے عمر کا شک فی النبوۃ پیش کیا تفسیر خازن ص ۱۷۲ جلد ۱ ، اور درمنثور ص ۳ جلد ۱ سے یہ عبارت پڑھی

قال عمر واللہ ما شککت منذ اسلمت الا یومئذٍ - یعنی حضرت عمر نے کہا کہ میں جب سے ایمان لایا تھا مجھ کو کبھی شک واقع نہ ہوا مگر آج کے دن (یعنی صلح حدیبیہ کے دن) پھر اہل السنت کی مشہور کتاب

فتح الملہم شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۹۱ سے یہ عبارت پیش کی :-

فوقع فی صدر عمر شئی عرفہ النبی فی وجہہ فقال

پس حضرت عمر کے سینہ میں کوئی ایسی چیز واقع ہوگئی جس کو حضورؐ نے اس کے چہرے سے

(کتاب)

مصائب النواصب

(در رد نواقض الروافض)

(تالیف)

قاضی سید نورالله شوشتری

شهید سنه ۱۰۱۹ قمری هجری

« ترجمه »

آقا میرزا محمد علی مدرس رشتی چهار دهی نجفی

متوفی سنه ۱۳۳٤ قمری هجری

(نگارش وحواشی)

(آقای مرتضی مدرسی چهاردهی)

بسرمایهٔ :

آقای حاج سید احمد کتابچی مدیر

کتابفروشی وچاپخانهٔ اسلامیه

(تهران - خیابان بوذرجمهری)

تلفن ٦٩٦٦

چاپخانهٔ اسلامیه

(۱۰ ابوهریره)

از شگفتی های لجاجت و نفاق ایشان است که عمل به یک خبر را روادارند و هرگاه از پیشوایان ائمه اثنی عشری ع روایت شود باور ندارند و گواه و دلیل میخواهند روایت ابو هریره را باور دارند و بآن عمل می کنند با آنکه حضرت محمد ص درباره‌اش فرمود« ان فیك لشعبة من الکفر » و در زمان پیغمبر ص به حضرت افترا زد و همچنین روایت کرد که پیغمبر فرمود هرکس یک رکعت نماز در آن مزرعه مکه گذارد مانند آنست که دو رکعت در مکه بجای آورده حضرت که این سخن از ابوهریره شنید از وی بیزاری جست ابو هریره عرض کرد این حدیث را جعل کردم تا قیمت آنجا زیاد گردد و روایت شده که عمر گواهی داد که او دشمن خدا و مسلمانان است وچون والی بحرین شد خیانت نمود و حکم نمود که ده هزار دینار از او بستانند(۱)

صاحب کتاب طرایف گفت . همه میدانند که ابو هریره از حضرت امیر ع و بنی هاشم دوری نموده و ابراز دشمنی کرد و بسوی معاویه شتافت این‌ها نیازی به روایت و حکایت نیست چه مورخین در تاریخ ها نوشته‌اند و در نزد دانشمندان ثابت شده با این وصف در کتابهای صحاح از ابو هریره روایت حدیث نموده‌اند با آنکه متهم بدروغگوئی بود و در نزد صحابه هم متهم بود مانند اینها است خبری که حمیدی درجمع بین الصحیحین درحدیث بعد از صد وشصت وشش روایت کرد که درمسند ابی هریره اتفاق دارند که از ابی رزین که گفت ابوهریره نزد ما آمد و دست بر پیشانی خود می نواخت ومیگفت بزبان من گواه باشید که نسبت دروغ به پیغمبر ص دادم !!! ..

روایت دیگر حمیدی درجمع بین الصحیحین درمسند عبدالله بن عمر در حدیث بعد از صد و بیست وچهار است که اتفاق دارند که حضرت رسول ص امر به کشتن سگان داد بجز سگ شکاری و سگ چوپان و سگ پاسبان گفته شد ای ابن عمر هریره گوید سگ کشت هم می باشد ابن عمر گفت از برای ابوهریره کشت باشد!!

روایت حمیدی درجمع بین الصحیحین درحدیث بعد از صد وشصت است که اتفاق دارند درمسند ابوهریره که روایت نموده از پیغمبر ص که فرمود هر که پیرو

---

۱ ـ به کتاب ابوهریره تالیف آقای سید عبدالحسین شرف الدین چاپ صیدا که دراین موضوع بهترین کتاب است مراجعه شود «مرتضی»

یہ کتاب مکابرہ مشغولی خاص تہذیب شیعہ کیلئے لکھی ہے

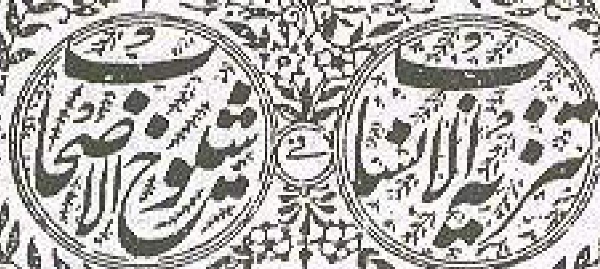
حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ فرمائیں!!

کتاب



کا

حصہ دوم و سوم



مولفہ و مرتبہ و مصنفہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصۂ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت محمد داعی ملت عزت

عالم جلیل فاضل نبیل مولانا و مقتدانا جناب مولوی محمد طاہر عالم صاحب قبلہ و کعبہ

مصطفوی چشتی رضی اللہ عنہ

جسکو

[illegible] مطابق سنہ ۱۹۱۹ء میں انکے بھائی مرزا احمد سلطان صاحب مصطفوی چشتی ساکن دہلی نے

مطبع نور المطابع لکھنؤ میں باہتمام منشی سید نور الحسن صاحب مالک مطبع چھپواکر بار دوم مکرر شائع کیا

سطیبہ المعروف سوام شریک کا قصہ درج ہے کہ وہ ہر وقت بنی سنوری رہا کرتی تھیں ایکدن حضرت عائشہ نے جو انکا سر جھاڑ منہ پہاڑ دیکھا تو پوچھا کہ تیری کیا حالت ہے اُن بی بی نے کہا کہ میں بناؤ سنگار کس کے لیے کروں میاں کو روزہ نماز سے ہی فرصت نہیں پس ام المومنین نے بجہت شفقت مادری آنحضرت سے یہ قصہ عرض کیا آنحضرت بہت برہم ہوئے اور لوگوں کو جمع کرکے خطبہ فرمایا کہ کیا تم لوگ مجھ سے بھی آگے بڑھ جانا چاہتے ہو میں باوجود نبی مرسل ہونے کے افطار بھی کرتا ہوں اور صائم بھی رہتا ہوں اور اپنی ازواج کے پاس بھی جاتا ہوں پس یہ خطاب پُر عتاب سنکر بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نے ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہے پس اسپر آیت نازل

لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم

ہوئی کہ تمھاری قسموں میں سے جو لغو قسمیں ہیں انکے توڑ دینے میں اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہ کریگا یعنی ان دونوں حدیثوں اور قرآن کی آیتوں سے معلوم ہوا کہ جماع کو وہ شرف حاصل ہے کہ خدائے منزہ اور اسکا رسول اس فعل کے اجتناب کی قسمیں زبردستی تڑوا تڑوا کر عورتوں کو آسودہ کرا دیتے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

مشہور تو یہ ہے کہ کھجور یا نمک یا پانی سے روزہ کھولنے میں زیادہ ثواب ہے لیکن بعض صحابہ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جماع سے افطار میں زیادہ ثواب ہے چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر جماع

وعن ابن عمر نقلا کان یفطر بالجماع وقد جامع ثلثۃ جوار فی رمضان قبل العشاء۔
(مجمع بحار الانوار جلد سوم صفحہ ۳۹۵)

سے روزہ افطار فرمایا کرتے تھے اور انھوں نے رمضان میں قبل عشا تین لونڈیوں سے جماع کیا تھا۔

عن عائشۃ ان النبی صلعم کان یقبل وھو صائم ویمص لسانہا (سنن ابو داؤد کتاب الصوم باب الصائم یبلع الریق صفحہ ۳۲۶)

اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پیغمبر خدا بحالت صوم میرے بوسے لیا کرتے اور میری زبان چوسا کرتے تھے۔

غالباً مختار رحمہ اللہ نے جو دن رات میں دس بارہ دفعہ جماع کا حکم دیا ہے وہ ایسے ہی فضائل و محامد اور کثرت ثواب کی نیت سے چنانچہ ذخیرۃ السائل کے صفحہ ۲۹ میں بحوالہ خود مختار لکھا ہے

فقیل یقضی علیہما زوجین باربع مرات

کہ ان دونوں کو لازم ہے کہ چار دفعہ دن کو

شیعانِ علیؑ زندہ باد

دشمنانِ علیؑ مردہ باد

یا علیؑ مدد

تحفہ حنفیہ
در
جواب
تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علمائے اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنّی مذہب کے خلاف پیش کیے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں۔

نوٹ:- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

از قلم حقیقت رقم

خادمِ مذہب شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

غسل کی مزید تفصیلات کے لیئے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ ملاحظہ کریں اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل ننگے ہو کر غسل کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہ نبی کریم کے ساتھ ایک برتن میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۱ ۵۵ کتاب الغسل عن عائشۃ۔

قالت کنت اغتسل انا و النبی من اناء واحد۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

(نوٹ) حضرت عائشہ نے یہ رپورٹ عروہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھی شرفاء کے گھرانوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں کرتی۔ جیسی روح ویسے فرشتے

فقہ دیوبندیہ بغیر غسل کے کئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۲ ۵۵ کتاب الغسل۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم دن اور رات میں صرف ایک گھنٹہ میں اپنی گیارہ بیویوں سے ہمبستری فرما لیتے تھے کسی نے پوچھا کہ کیا حضور پاک میں اتنی قوت باہ تھی انس نے کہا آنجناب میں تیس مردوں

فتاوی قاضی اور ولو قبلت المصلی امرأۃ ولم یشتھا لم تفسد صلوتہ
عالمگیری کی عبارت اور اگر عورت کسی مرد کو حالت نماز میں چوم لے تو مرد کی
نماز باطل نہیں ہے بشرطیکہ مرد کو شہوت نہ آئے ۔

نوٹ : شیخ رضی الدین بن ابی بکر بن علی بن محمد الحداد البغدادی نے سراج وہاج میں اسی فتویٰ کو لکھا ہے کہ اگر عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور اگر مرد بغیر شہوت کے عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور قاضی محمد بن احمد بن عمر ظہیر الدین البخاری نے فتاوی ظہیریہ میں بھی اس فتویٰ کو لکھا ہے ۔ اور زین الدین بن نجیم مصری نے بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں باقاعدہ بحث کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے مرد اور عورت بحالت نماز جب ایک دوسرے کو چومیں تو دونوں کی نماز باطل نہیں ہوتی ۔

دیوبند کے شیخ اسلام کو دعوت فکر

مذکورہ حوالہ جات سے چند باتیں روشن ہو گئی ایک تو یہ پتہ چل گیا کہ فقہ دیوبند میں بحالت نماز عورت مرد کا ایک دوسرے کو چومنا جائز ہے اور یہی عبادت ہے اور یہ فتویٰ دہلوی دجال کے منہ پر طمانچہ ہے ۔ اور یہ پتہ بھی چل گیا کہ علماء دیوبند اہل سنت عوام کی تمام ضروریات کا خاص خیال فرماتے ہیں یہ عوام اپنے سرپرست اعلیٰ امیر معاویہ کی طرح بہت شہوت پرست ہیں آنجناب کا بحالت روزہ جماع کرنا کنز العمال ۲۲۲/۲۲۲ میں اور بحالت جنابت نماز پڑھنا ص ۲۲۲ میں لکھا ہے پس سنی مرد مغیرہ بن شعبہ کی مانند اور اکثر عورتیں ہند بنت عتبہ کی طرح شہوت پرست تھے پس آپ کے علماء نے ان کی دلجوئی کے لیے فتویٰ سازی کی ہے یہ فتویٰ نکال دیا ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اور اس شخص سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور اچھے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً خدا کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد فی شرح العقائد

جس میں

تمام شیعہ عقائد حقہ اسلامیہ کو قرآن کریم، احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر فرقہ ہائے اسلام کے عقائد باطلہ کا [illegible] ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے جملہ شکوک و شبہات کا عقلی و نقلی طور پر علم قدیم اور جدید کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

سرکار صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شیخ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمۃ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ دام ظلہ العالی [illegible]

۲۹۶۔بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ناشر: الغدیر پرنٹنگ پریس بلاک نمبر ۲ سرگودھا فون ۲۰۳۲۳

السنة والجماعت بلا تاویل ولا یختلف فیه وقال القاضی حدیثه متواتر النقل رواه خلائق من الصحابة. خلاصہ یہ کہ احادیث حوض صحیح اور متواتر ہیں، انہیں بہت سے صحابہ نے نقل کیا ہے۔ لہذا ان پر بلا تاویل ایمان لانا فرض ہے۔

طرفہ یہ کہ ان احادیث سے برادران اسلامی کے بہت سے مزعومہ مسلّمات کے قصر مسمار ہو کر رہ جاتے ہیں اور کئی ایک جعلی احادیث سے دجل وفریب اور مکر وجعل کے پردے چاک ہو جاتے ہیں۔ جیسے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اهتدیتم. اور الصحابة کلهم عدول وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ جب بقول رسول جب کئی صحابہ یقیناً جہنمی ہیں تو پھر یہ عمومی نظریہ کہ سب صحابہ عادل ہیں اور سب کی اتباع موجب دخول جنت اور باعث رشد وہدایت ہے، کسی طرح بھی درست اور قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جو خود جہنمی اور راہ گم کردہ ہو۔ وہ دوسروں کو کس طرح راہ راست کی ہدایت کر کے جنت میں پہنچا سکتا ہے۔ ع

آں خویشتن گم است کرا رہبری کند؟

ان اصحاب کی مزید نشاندہی

اگرچہ ان احادیث میں ان جہنمیوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے کہ یہ وہی اصحاب ہوں گے جنہوں نے آں حضرت کے بعد دین اسلام میں اپنی رائے وقیاس سے تغیر وتبدل کئے ہوں گے۔ لہذا طالبان تحقیق حق آئینہ سیر وتواریخ میں بآسانی دیکھ سکتے ہیں کہ اصحاب رسول میں سے ایسے لوگ کون تھے جنہوں نے اپنے اجتہادات سے دین میں بدعات واحداث پھیلائے؟ اس سلسلہ میں تاریخ الخلفاء سیوطی کے باب اولیات ثلاثہ اور الفاروق شبلی وغیرہ کتب سے کافی مدد مل سکتی ہے۔ تاہم مزید وضاحت کے لئے ہم کئی روایتیں بھی ان کی تشخیص کے لئے پیش کئے دیتے ہیں، جن سے معلوم ہوگا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے رسول کے بعد ثقلین یعنی قرآن وعترت کے ساتھ برا سلوک کیا تھا اور ان کی حرمت وعزت کا کچھ بھی پاس ولحاظ نہیں کیا تھا۔ چنانچہ حق الیقین علامہ مجلسی میں بروایت حضرت ابوذر غفاری رضوان اللہ علیہ ایک طویل حدیث مذکور ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ آں حضرت کی خدمت میں حوض کوثر پر مختلف لوگ وارد ہوں گے اور آپ ان سے برابر یہی سوال کریں گے کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟ مختلف حضرات جو مختلف جواب دیں گے وہ یہ ہوں گے۔ کذبنا الاکبر ومزقناه واضطهدنا الاصغر وابتززناه فقد کذبنا الاکبر ومزقناه وقاتلنا الاصغر وقتلناه۔ کذبنا الاکبر وعصیناه وخذلنا الاصغر وخذلناه۔ ہم نے ثقل اکبر کو جھٹلایا، اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور اس کی نافرمانی کی اور ثقل اصغر کو کمزور کیا۔ اس کے حق کو غصب کیا، اس سے جنگ کی اور اسے قتل کیا۔ بحکم رسول ہوگا۔ ان سب گروہوں کو جہنم میں جھونک دو۔ پھر شیعیان علی کا ورود ہوگا ان سے بھی سوال کیا جائے گا وہ جواب میں عرض کریں گے۔ اتبعنا الاکبر وصدقناه ووازرنا

كذا وابطاء وبتهم الا لعنة الله على الظالمين الذين يصدون عن سبيل الله ويبغونها عوجا وهم بالآخرة هم كافرون قال ابن عباس في تفسير هذه الآية ان سبيل الله فيهذه المواضع علي ابن ابي طالب والائمة في كتاب الله عز وجل

پروردگار پر جھوٹ بولا کرتے تھے۔ خبردار! ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ جنہوں نے خدا کی راہ سے بندوں کو روک کر اس میں کجی ڈالنے کی کوشش کی اور یہی لوگ آخرت کے منکر ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہاں راہ سبیل خداوندی سے مراد حضرت امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اور دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام ہیں۔ خدائے عزوجل کی کتاب میں

اہل کے مقابلے کے لئے قابیل، موسیٰ کے لئے فرعون، اور محمد مصطفےٰ کے خلاف ابوجہل، ابوسفیان اور مسیلمہ کذاب وغیرہ موجود ہیں۔ اسی طرح حقیقی خلافت و امامت کے خلاف مصنوعی خلافت و حکومت موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے اندر جتنے خون خرابے اور فتنے فساد اس اختلاف کی وجہ سے ہوئے۔ اتنے اور کسی وجہ سے نہیں ہوئے۔ حقیقت نے ہمیشہ کذب کو ماننے سے انکار کیا۔ خواہ اس کے سر پر کتنے ہی آرے چلے۔ اور کذب نے حکومت کی آڑ میں کوئی ایسا ظلم نہیں تھا جو حق اور اہل حق پر نہ کیا ہو۔ اسی تنازعے نے اسلام کے عقائد و احکام پر بھی بہت برا اثر ڈالا۔ اور یہی اختلاف تمام اختلافات اور فقہ اسلام کے احکام میں ترمیم و تنسیخ کا باعث بنا۔ جن لوگوں کو آنحضرتؐ کے انتقال پُر ملال کے بعد اقتدار حاصل ہو گیا تھا۔ انہوں نے اسلامی امامت کو دنیاوی حکومت کے ساتھ بدل دیا۔ اور اس تبدیلی کے لئے انہیں وہ تمام نظریات جن پر حقیقی امامت مبنی تھی۔ بدلنے پڑے اور ان کے بدلنے کے ساتھ اسلام بدل گیا۔ غرض کہ بقول صاحب ملل و نحل امامت کا اختلاف امت اسلامیہ میں سب سے بڑا اختلاف ہے اور مذہب تشیع و تسنن کا بنیادی نقطۂ اختلاف بھی یہی تنازعہ ہے (فلسفۂ اسلام)

امتِ اسلامیہ میں امامت کے دو سلسلے موجود ہیں۔ ایک وہ سلسلۂ جلیلہ ہے جو حضرت امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے شروع ہو کر بارہویں امام مہدی دوراں صاحب العصر والزمان حضرت حجۃ ابن الحسنؑ تک منتہی ہوتا ہے۔ اور دوسرا سلسلہ جناب ابوبکر سے شروع ہو کر معلوم مروان الحمار ہی یا معتصم عباسی یا کسی اور پر جا کر منتہی ہوتا ہے! جس کا صحیح علم ان کی خلافت کے علمبرداروں کو بھی نہیں ہے[1]

[1] تفصیلات معلوم کرنے کے شائقین ہماری کتاب اثبات امامت صفحہ ۲۶۲ کی طرف رجوع کریں۔ (منہ عفی عنہ)



بوکھلاہٹ

سے پیچھے نہ رہیں کیونکہ یزید تو اتنا بڑا بے دین ہے کہ:

"واللہ ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان کان رجلا ینکح الامہات والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوۃ"

(صواعق محرقہ ص ۲۱۹)

وہ ماؤں بیٹیوں، بہنوں سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔ علانیہ شراب پیتا ہے اور تارک نماز ہے۔

(صواعق محرقہ ابن حجر مکی ص ۱۳۲ طبع مصر)

یزید پلید کا اپنی پھوپھی سے خواہشات نفس کا پورا کرنا

یزید کا اپنی ماں، بہنوں اور بیٹیوں سے خواہشات نفس کا پورا کرنا کوئی عجیب امر نہیں ہے۔ اس کے شب و روز کے مشاغل زندگی ہی اس قسم کے تھے کہ وہ اپنے باپ کی مدخولہ سے بھی زنا کرنے میں باز نہ رہتا تھا۔ چنانچہ صاحب مناقب فاخرہ مولوی احمد شاہ صاحب لکھتے ہیں:

"یزید اپنی پھوپھی پر عاشق ہو گیا اور اپنے عشق کو اس سے چھپائے رکھا۔ ایک دن وہ اپنی پھوپھی کو لے کر باغ میں گیا اور ایک گوشہ میں بیٹھ کر حکم دیا کہ سانڈ گھوڑا مست گھوڑی پر چھوڑا جائے۔ جب گھوڑے نے جفتی کی اور اس کی پھوپھی نے بھی دیکھا تو وہ بے قابو ہو گئی۔ یزید نے اس کی مستی کو تاڑ لیا اور پھوپھی کو وہاں سے الگ لے جا کر ایک خاص مقام پر اس سے منہ کالا کیا لیکن اس کو باکرہ نہ پایا۔ یزید نے سبب پوچھا تو معشوقہ نے کہا کہ تیرے باپ نے کسی کا کنوارہ پن چھوڑا بھی ہے؟"

(مناقب فاخرہ ص [illegible])

---

* خواجہ حسن نظامی مرحوم نے اپنے رسالہ "فاطمی پرچار و یزیدی" میں دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے کہ یزید نے اپنی ماں مرحومہ سے زنا کیا تھا اور یزید پلید ملعون کے اوصاف خبیثہ پر تبصرہ کرتے ہوئے صاحب مدارج النبوۃ رقمطراز ہے کہ اس لعین نے حرم رسول ام المومنین حضرت عائشہ سے بھی معاذاللہ خواستگاری کی مگر ام المومنین نے اس پر لعنت کی۔

(بحوالہ مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۱۳۰)

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نمازیں قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں

تحفۃ العوام مقبول

مستند

مطابق فتاویٰ

العلامۃ الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ سرکار آقا الحاج السید محمود الحسینی الشاہرودی مدظلہ تعالیٰ نجف اشرف عراق

العلامۃ الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ سرکار آقا الحاج السید ابوالقاسم الخوئی مدظلہ تعالیٰ نجف اشرف عراق

العلامۃ الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ سرکار آقا الحاج السید محمد کاظم شریعتمداری مدظلہ تعالیٰ زعیم حوزہ علمیہ قم

العلامۃ الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ سرکار الحاج السید محسن الحکیم اعلی اللہ مقامہ نجف اشرف عراق

ناشران

شیعہ جنرل بک ایجنسی

انصاف پریس ریلوے روڈ۔ لاہور

(پاکستان)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ

ہے اور کتنی عظیم مصیبت ہے اسلام میں اور تمام اہل آسمان اور اہل زمین میں ۔ اے اللہ مجھے اسی مقام پر ان لوگوں میں رکھ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمَمَاتِي مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

کہ جنہیں تیری عنایتیں اور رحمتیں اور مغفرت پہنچ رہی ہے ۔ اے اللہ میری زندگی کو محمد و آل محمد کی زندگی قرار دے اور میری

صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ عَلَيْهِمْ. اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهِ بَنُو أُمَيَّةَ وَابْنُ

موت کو محمد و آل محمد کی موت بنا دے ۔ ان پر تیری صلوات اور سلام ۔ اے اللہ آج وہ دن ہے جسے بنو امیہ اور کلیجے کھانے

آكِلَةِ الْأَكْبَادِ اللَّعِينُ ابْنُ اللَّعِينِ عَلَى لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

والی کے بیٹے نے برکت کا دن بنایا جو تیری زبانی اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبانی لعین ابن لعین ہے

آلِهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ وَقَفَ فِيهِ نَبِيُّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ. اَللّٰهُمَّ الْعَنْ

ہر جگہ اور ہر مقام پر جہاں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے قیام فرمایا ۔ اے اللہ ابوسفیان

أَبَا سُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَيَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَآلَ مَرْوَانَ عَلَيْهِمْ

اور معاویہ ابن ابی سفیان اور یزید بن معاویہ اور آل مروان کو لعنت کر ان

مِنْكَ اللَّعْنَةُ أَبَدَ الْآبِدِينَ. وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِيَادٍ وَآلُ مَرْوَانَ

پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تیری لعنت ہو ۔ اور آج وہ دن ہے جس میں آل زیاد اور آل مروان

عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ. اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ

لعنتہ نے حسین صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو قتل کرنے کی خوشیاں منائی تھیں ۔ سو اے اللہ ان پر

عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْأَلِيمَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ فِي هٰذَا

لعنت دوچند کر دے اور دردناک عذاب بڑھا دے ۔ اے اللہ میں تیری قربت ڈھونڈتا ہوں آج کے دن

الْيَوْمِ وَفِي مَوْقِفِي هٰذَا وَأَيَّامِ حَيَاتِي بِالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ

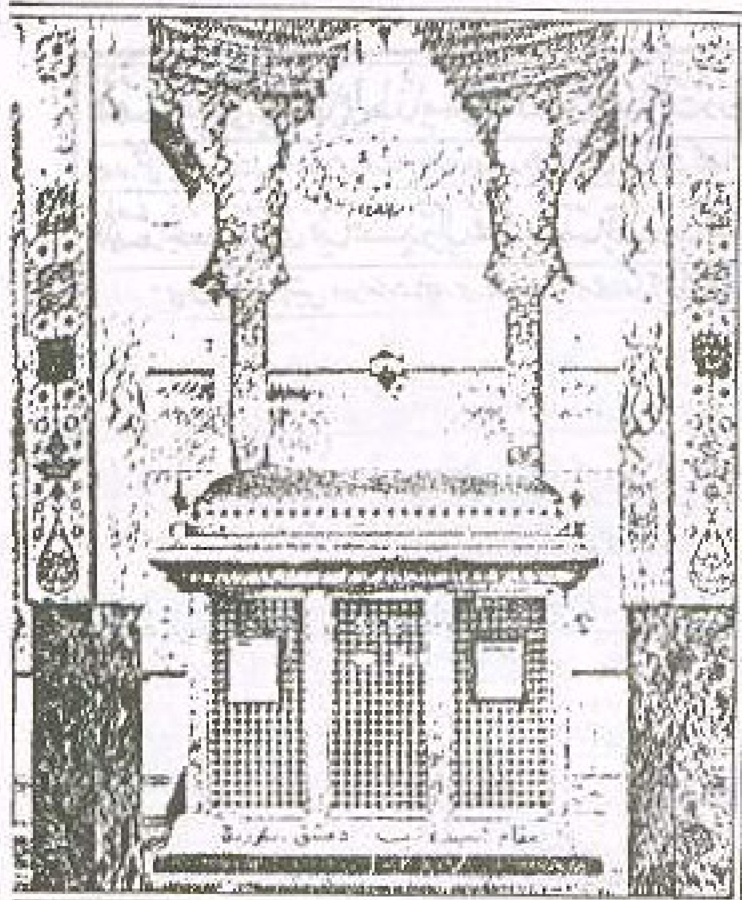
اور اس جگہ کھڑے اور اپنی زندگی بھر ان لوگوں سے تبرا کرکے اور ان پر لعنت کرکے

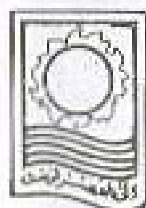
عَلَيْهِمْ وَبِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

تیرے نبی اور اس کی آل علیہم السلام سے دوستی رکھ کر ۔

زندگانی حضرت زینب سلام اللہ علیہا

مجالس از شہید محراب آیت اللہ دستغیب





دارالمصطفیٰ ٹرسٹ

معاویہ کے لیے بے حساب گناہ

وائے ہے معاویہ کے لیے جس نے اپنے ظلم و جور اور برے اعمال اور گندے کاموں کے ذریعے اور پھر یزید کی جانشینی کے ذریعے اپنے لیے بےحساب گناہوں کا ذخیرہ کیا کیونکہ من سن سنتہ سیئۃ کان لہ وزر من عمل بہا الی یوم القیامۃ ۔ یعنی جو شخص ظلم و ستم کے ذریعے گناہوں کی بنیاد رکھتا ہے جب تک یہ بنیاد قائم رہتی ہے اور اس کے واسطے سے گناہ جاری رہتے ہیں تو یہ تمام بوجھ اس شخص پر ہوتا ہے جس نے یہ بنیاد رکھی تھی یزید کے زمانہ میں جتنے بھی پاک لوگوں کے خون کو بہایا گیا یا اس کے بعد قتل و غارت کی گئی یا بنی امیہ کے دور میں جتنے بھی ظلم و ستم ڈھائے گئے ان سب میں معاویہ برابر کا شریک ہے جس نے ان مظالم اور گناہوں کی بنیاد رکھی تھی ۔

ظالم کا ظلم تجھ سے بدلہ کی تیاری ہے

یہاں جناب زینب سلام اللہ علیہا نے اشارہ فرمایا کہ اے بدبخت تیرے باپ نے تجھے اس مسند پر بٹھایا ہے جس کا نقصان اس کو بھی ہوگا اور تجھے بھی تیرے باپ معاویہ نے ہلاکت میں پھینک دیا ہے اور یہ ایک شیطانی برائی ہے کہ تجھے مسلمانوں پر مسلط کر دیا گیا مگر بہت جلد تجھے معلوم ہو جائے گا کہ ظالم کا بہت برا انجام ہے عالیہ بی بی نے قرآن مجید سے اقتباسات فرماتے ہوئے

عذاب میں مزید اضافہ ہو سکے۔

عمرو عاص کی حیات و موت پر نظر کیجئے

معاویہ کے با اختیار آدمی عمرو عاص پر نظر کیجئے جس زمانہ سے کا طرز میں گدھے کی کھال کھینچنے کا کاروبار تھا اور اس نے معاویہ سے بٹ کے رکھی ہوئی اور حضرت علی علیہ السلام سے بگاڑ کے رکھی ہوئی تھی جس کا مال اور سیاست دن بدن ترقی میں یہاں تک کر دہ مصر کا صاحب اقتدار بادشاہ بن گیا اور اس نے بادشاہی کی وجہ سے صندوقوں کو سونے سے پُر کر کے رکھا ہوا تھا۔ لکھتے ہیں جس وقت وہ جہنم رسید ہونے لگا تو حسرت بھری نگاہوں سے اپنے مال کی طرف دیکھ کر کہتا تھا کہ کون ہے جو میری زندگی کی جمع کردہ اس پونجی کو مجھ سے لے اور سونے کے صندوق بھی لے جائے۔ جب کہ یہ تمام مسلمانوں کے بیت المال سے حق الناس کو غصب کر کے جمع کیا گیا تھا۔ جس کا بروز محشر حساب و کتاب ہونا تھا۔ معاویہ کو جب عمرو عاص کی آخری خواہش کا علم ہوا تو اس نے آدمیوں کو بھیجا کہ جاؤ اس کا مال و سونا لے آؤ اسے میں قبول کرتا ہوں۔ حالانکہ اس بدبخت کو یہ خبر نہیں ہے اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۵۳/۳۸ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا نفس دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ جب کہ عمرو عاص کا انجام آخرت اس کے سامنے تھا اور وہ بذات خود بھی اسی طرح اموال مسلمین کا غاصب تھا تو کیا ایسی دولت عذاب خدا کے علاوہ تھی؟

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنۃ اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل
حرام و حلال حاوی وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاویٰ سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام
مجتہد العصر جناب مولانا و مقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ
العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان
جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلیٰ مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز و پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

پس دو رکعت نماز زیارت پڑھیں۔ (اور زاد المعاد میں لکھا ہے کہ نماز کے بعد احتیاطاً دوبارہ بھی زیارت پڑھیں تو بہتر ہے) اس کے بعد سو مرتبہ کہیں۔

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاٰخِرَ تَابِعٍ لَّهٗ عَلٰی

اے اللہ لعنت کر پہلے ظالم کو جس نے محمد و آل محمد کا حق غصب کیا اور اس کے دوسرے پیرو کو جس نے

ذٰلِكَ. اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِیْ جَاهَدَتِ الْحُسَیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

اس کی پیروی کی، اے اللہ اس جماعت کو لعنت کر جس نے حسین صلوات اللہ علیہ سے جنگ کی اور ان کے

وَشَایَعَتْ وَبَایَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰی قَتْلِهٖ. اَللّٰھُمَّ الْعَنْھُمْ جَمِیْعًا۔

قتل کے لئے ساتھ دیا اور بیعت کی متابعت کی۔ اے اللہ ان سب کو لعنت کر۔

پھر دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ کہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَی الْاَرْوَاحِ الَّتِیْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَ

سلام آپ پر اے ابا عبد اللہ اور ان روحوں پر جو آپ کے صحن میں آ اتریں اور

اَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ. عَلَیْكَ مِنِّیْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَّا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَ

آپ کی منزل پر اقامت گزیں ہوئیں، آپ پر میری طرف سے ابد تک اللہ کا سلام، جب تک میں باقی ہوں اور رات

النَّهَارُ. وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَتِكَ. اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ وَ

اور دن باقی ہیں، اور آپ کی زیارت کے لئے اللہ اسے آخری عہد نہ بنائے۔ سلام حسین پر، اور علی ابن الحسین پر اور

عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اَوْلَادِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ۔

اولاد حسین پر اور اصحاب حسین پر

پھر دو رکعت نماز پڑھیں اور کہیں۔

اَللّٰھُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ وَابْدَاْ بِهٖ اَوَّلًا. ثُمَّ الثَّانِیَ ثُمَّ

اے اللہ! تو پہلے ظالم کو میری طرف سے مخصوص بہ لعنت کر اور شروع میں پہلے کو لعنت کر، پھر دوسرے کو پھر

صراط علی حق نمسکہ

مناظرہ حسنیہ

تالیف

عالم و عارف علوم ربانی مولانا شیخ ابوالفتوح رازی رحمۃ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

مترجم کتاب حیات القلوب، جلاء العیون و حق الیقین وغیرہ



ناشر

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی

اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

کہ اے خالد بیٹھ جاؤ تمہارا مقام و مرتبہ ظاہر ہوا اور تمہاری سعی مشکور ہے۔ یہ سنکر وہ بیٹھ گئے
پھر سلمان اُٹھے اور کہا اللہ اکبر   خدا کی قسم میں نے اپنے انہی دونوں کانوں سے سُنا ہے اگر
غلط کہتا ہوں تو یہ کان بہرے ہو جائیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بینما اخی
وابن عمی جالس فی مسجدی مع نفر من اصحابہ یثیم کلاب النار۔ یعنی پیغمبر نے
فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ میرے بھائی علیؑ مسجد میں اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوں گے کہ ایک
جماعت دوزخ کے کتوں کی اُن پر حملہ کرے گی۔ اور اُن کے دوستوں کے قتل کا ارادہ کرے
گی۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ جہنمی کتے تم لوگ ہو۔ یہ سنکر عمر   اپنی تلوار کھینچ کر
سلمان کے قتل کے ارادہ سے جھپٹے۔ امیر المومنین یہ دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اُٹھے اور عمر کا گلا
پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ تلوار اُن کے ہاتھ سے گر گئی اور اُن کی پگڑی زمین پر آ رہی۔ اور وہ
لوگوں کے درمیان خجل و شرمندہ ہوئے۔ اُس وقت ابوبکر اور اُن کے ساتھی اُٹھے اور عمر کو
زمین سے اُٹھا کر بٹھایا۔ امیر المومنین نے فرمایا یا ابن الضحاک الحبشیہ لولا کتاب اللہ
سبق وعہد من رسول اللہ تقدم لاریتکما ایما اضعف ناصرا واقل عددا۔
اے ضحاک حبشیہ کے بیٹے اگر خدا کی کتاب مانع نہ ہوتی اور رسولؐ کا عہد پہلے سے نہ ہوتا تو
تو دیکھتا کہ کون مددگاروں کے لحاظ سے کمزور یا تعداد میں کم ہے۔ یہ فرما کر اپنے اصحاب کے ساتھ
اُٹھے اور فرمایا کہ تم پر خدا کی رحمت ہو اور مجلس سے چلے گئے۔

پھر عمر لشکر گراں کے ساتھ مدینہ میں گھومنے لگے اور جن لوگوں نے خلافت ابوبکر سے انکار
کیا تھا اُن میں سے ایک ایک کو پکڑ کر لاتے تھے اور قہراً و جبراً بیعت لیتے تھے۔ جس جس جگہ
کچھ لوگ گھروں میں پوشیدہ ہوتے اُن کو باہر نکال لاتے اور اُن سے بیعت لیتے۔ بعض کو
قتل کر دیتے تھے۔ تین مہینہ تک اُن کے درمیان خلافت کا یونہی شور و شر برپا تھا۔ بالآخر
امیر المومنین جلانے گئے اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا معاملہ درپیش ہوا اور دروازہ
معصومہؑ پر عمر کا لات مارنا اور معصومہؑ کو زمین کو ایذا پہنچانا ہر شخص پر ظاہر ہے۔ اور سعد بن عبادہ

کتاب مستطاب

خورشید خاور ترجمہ شبہائے پشاور حصہ دوم

مصنفہ

حضرت حجۃ الاسلام سید محمد سلطان الواعظین شیرازی دام ظلہ

مترجم

جناب الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب باقری رئیس جوارس ضلع بارہ بنکی

ناشر

کتب خانہ شاہ نجف مغل حویلی لاہور

ملنے کا پتہ

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ مین بازار اسلام پورہ۔ لاہور۔

جائے، بس یہ لوگ اس شدید حکم کے ساتھ تین ہزار کا جرار و خونخوار لشکر لے کر روانہ ہوئے تو مدینہ، مکہ، طائف اور یمن کے درمیان اس تعداد میں مومنین کو کہ جن کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے قتل کیا کہ ان کے اعمال سے تاریخ کے صفحات سیاہ ہو گئے۔ افسوس کہ ان ساری انسانیت سوز حرکات کی تشریح کا یہاں وقت نہیں لیکن مختصر تو یہ ہے کہ جس وقت یمن میں پہنچے تو والیٔ یمن عبیداللہ ابن عباس شہر سے باہر تھے، یہ ان کے گھر میں گھس گئے اور ان کے دو چھوٹے چھوٹے بچوں سلیمان اور داؤد کو ان کی ماں کی گود میں ذبح کر دیا۔

ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ جلد اول ص ۱۲۱ سطر اول میں لکھتے ہیں کہ اس فوج کشی میں بزرگ آگ سے جلا دیئے گئے ان کے علاوہ تیس ہزار افراد قتل کیے گئے۔

آیا آپ حضرات کو اب بھی اس حقیقت میں کوئی شک و شبہ ہے کہ معاویہ پر آیات قرآنیہ کے حکم سے دنیا و آخرت میں خدا و رسول کی لعنت ہے؟

امیر المومنین پر سبّ و شتم اور آپ کی مذمت میں حدیثیں گھڑنے کیلئے معاویہ کا حکم

معاویہ کے کفر اور قابل لعن ہونے کے ثبوت میں ایک دوسرے واضح دلائل کہ امیر المومنین پر سبّ و شتم اور لعنت کیا کرتے اور لوگوں کو نمازوں کے قنوت اور نماز جمعہ کے خطبے وغیرہ میں اس گناہ عظیم کا حکم دیا تھا، جیسا کہ تمام علمائے شیعہ و سنی اور جمہور امت نے لکھا ہے یہاں تک کہ علمائے عامہ کے مورخین کا بھی اتفاق ہے کہ یہ امر قبیح اور بدعت کھلم کھلا حتیٰ کہ منبروں کے اوپر بھی رائج تھی اور ایک بڑی جماعت کو اسے ترک کرنے کے جرم میں قتل کر دیا گیا، بالآخر عمر بن عبدالعزیز نے اپنی خلافت کے زمانے میں اس بدعت کو ختم کیا۔

قطعی چیز ہے کہ جو شخص امام المتقین اور رسول خدا کے بھائی امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر آپ کی حیات میں یا بعد وفات سبّ و شتم اور لعن کرے یا اس کا حکم دے وہ ملعون اور کافر ہے اس لیے کہ اکابر علمائے اہل سنت نے اپنی معتبر کتابوں میں جیسے امام احمد نے مسند میں، امام ابو عبدالرحمن نسائی نے خصائص العلوی میں، امام ثعلبی و امام فخر الدین رازی نے تفسیر میں، ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں، محمد بن یوسف گنجی شافعی نے کفایت الطالب میں، سبط ابن جوزی نے تذکرہ میں، سلیمان بلخی حنفی نے ینابیع المودۃ میں، میر سید علی ہمدانی نے مودۃ القربیٰ میں، دیلمی نے فردوس میں، مسلم ابن حجاج نے صحیح میں، محمد بن طلحہ شافعی نے مطالب السئول میں، ابن صباغ مالکی نے فصول المہمہ میں، حاکم نے مستدرک میں، خطیب خوارزمی نے مناقب میں، ابراہیم حموینی نے فرائد میں، ابن مغازلی شافعی نے مناقب میں، امام الحرم نے ذخائر العقبیٰ میں اور ابن حجر نے صواعق میں، غرضیکہ آپ کے مسلم بزرگ علماء نے تحقیقی دلائل اور عبارات کے ساتھ مختلف طریقوں سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:
من سبّ علیاً فقد سبّنی ومن سبّنی فقد سبّ اللہ، یعنی جس شخص نے علی کو سبّ و شتم کیا اس نے

تجلیات صداقت

بجواب

جلد اوّل

آفتاب ھدایت

صادق پبلیکیشنز ۱۸ نور چیمبر گنپت روڈ لاہور — مکتبہ اصغریہ امام بارگاہ بلاک ۲ سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم و آلہ الطاہرین

تجلیات صداقت

بجواب

آفتاب ہدایت

قدیم الایام سے دشمنان دین وایمان محبان اہل بیت علیہم السلام کو بجائے "شیعہ خیر البریہ" کہنے کے "رافضی" کہہ کر اپنے دل کا بخار نکالتے رہتے ہیں اور اس سلسلہ میں فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۹ ج ۳ سے بموجب "کلمۃ حق یرید بہا الباطل" امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس فرمان سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ آنجناب نے فرمایا۔

"واللہ ماہم سموکم بل اللہ سماکم" (خدا کی قسم تمہارا یہ نام لوگوں نے نہیں رکھا بلکہ خدا نے تمہارا نام "رافضی" رکھا ہے)۔ پھر فتنہ وفتن کو نقطۂ انتہاء سے بھی زیادہ خطرناک قرار دیتے ہوئے یہاں تک کہا جاتا ہے کہ "آریہ عیسائی وغیرہ مخالفین اسلام کو قرآن پاک اور احادیث رسول پر ناپاک حملے کرنے کا مصالحہ بھی روافض کی تصنیف سے ملتا ہے" (آفتاب ہدایت صفحہ ۲۱)

الجواب

وباللہ الثواب التوفیق لقیمع کل شاک ومرتاب! ہم لفظ شیعہ کے معانی، اس کی جلالت اور عظمت پر وہاں بحث کریں گے جہاں آخر میں مؤلف نے اس پر بحث کی ہے انشاء اللہ۔ سردست صرف اس قدر لکھا جاتا ہے۔ کہ لفظ "رفض" میں فی نفسہٖ نہ کوئی اچھائی ہے اور نہ برائی بلکہ یہ جو کچھ بھی حسن یا قبح حاصل کرتا ہے وہ اضافت ونسبت سے کرتا ہے کیونکہ رفض کے لغوی معنی ہیں "ترک کرنا" "چھوڑنا"۔ جس طرح اچھائی کا ترک کرنا برا ہے اسی طرح برائی کا ترک کرنا اچھا ہے۔ لہٰذا اگر حضرات شیعہ کو اس اعتبار سے "رافضی" کہا جائے کہ یہ برے لوگوں اور بری باتوں کے تارک ہیں تو اس میں ہرگز کوئی قباحت نہیں ہے اور یہی امام علیہ السلام کے مقدس فرمان کا ماحصل ہے جس کا صرف ایک جملہ ادھورا استدلال میں پیش کیا گیا ہے۔ امام نے فرمایا ہے کہ پہلے پہل یہ لقب فرعون اور فرعونیوں نے ان جادوگروں کو دیا تھا جو اعجاز موسیٰ دیکھ کر حلقہ بگوش توحید ہوگئے تھے۔ اور فرعون کی ربوبیت کا جوا اپنی گردنوں سے اتار پھینکا تھا اور شیعیان حیدر کرار کو بھی اسی لئے "رافضی" کہا جاتا ہے کہ انہوں نے امت محمدیہ کے بعض فرعون صفت مدعیان خلافت و امامت کی اتباع وپیروی ترک کرکے خدا کے مقرر کردہ ائمہ ہدیٰ علماء حق کی امامت وخلافت تسلیم کرلی ہے



تقریظ: مبلغ اسلام علامہ مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین لاہور

ناشر: انجمن حیدریہ (رجسٹرڈ) نارنگ سیداں تحصیل چکوال ضلع جہلم

قارئین ۔ ماتم کے مخالف ملاؤں کے جب بزرگ فوت ہوئے تو ان پر نوحہ اور ماتم حضرت عمر کے سامنے ہوا بلکہ گریبان بھی چاک ہوئے اور حضرت عمر جیسے سخت گیر نے انہیں منع نہ کیا اور اگر شہادت امام حسینؑ کو یاد رکھنے کے لئے ماتم کیا جائے تو ان ملاؤں کو تکلیف ہونے لگتی ہے ۔ اور خالد بن ولید کی تعریف اہلسنت حضرات بہت کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے حاکم اول کے خاص چیلے تھے اور برسراقتدار پارٹی اپنے حزب مخالف اہلبیت نبوت کو ان کے مقاصد میں ناکام اور ان کے حقوق پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے اسے استعمال کرتی تھی جب دروازۂ سیدہ بنت رسول مقبول کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی تو یہ خالد وہاں بھی حکومت وقت کی مدد کے لئے حاضر تھا ۔ اور بیرون مدینہ بھی جو قبائل اہلبیت نبوت کی حمایت کا دم بھرتے تھے ۔ مثلاً مالک بن نویرہ کا قبیلہ ۔ تو ان کو کچلنے کے لئے بھی حکومت وقت نے اسی خالد بن ولید کو استعمال کیا اور اہل بیت نبوۃ کے وفاداروں کے قتل عام سے حکومت وقت اتنی خوش ہوئی کہ اس کے واجب القتل گناہ سے بھی چشم پوشی کر لی ۔ کیونکہ مالک کے قتل کے بعد خالد نے اس کی بیوی سے زنا کیا تھا اور اسی پر وزیر اعظم نے اسکو معزول کرنے کا مشورہ دیا تھا لیکن صدر گرامی نے اس کے جرم سے چشم پوشی بھی کی اور اپنے خصوصی اختیارات سے سیف اللہ کا لقب بھی عطا کیا ۔ اب یہ خالد مرتا ہے اور اس کا ماتم ہو رہا ہے ساری اہلسنت کی تنظیمیں خاموش ہیں اس لئے کہ اپنی پارٹی کا آدمی ہے ۔ مذمت ماتم والی یہ ساری

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

الحمد للہ والمنۃ کہ بعد کشاکش یک عالم رنج و غم و تراکم مصائب پیہم کہ بوجہ انتقال دو فرزندان نوجوان کہ یکی بسن ہیجدہ و دوم بست و یک سالگی داغ مفارقت خویش بر قلب مجروح مترجم گزاشتند



مرتبہ و مولفہ و مترجمہ

علامہ جناب فضائل مآب سید المفسرین ربانی دقیقہ شناس رموز قرآنی کاشف حقائق و معانی کلام سلطان الواعظین ثانی حضرت قبلہ مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی ظلہم العالی

بار دوم

آغا سلطان مرزا پرنٹر اینڈ پبلشر

تعداد ۱۰۰۰

عرض کی کہ پروردگارا! بدکار تو اپنی بدی کے سبب عذاب پائیں گے۔ یہ نیکوکار کیوں عذاب دیئے جائیں گے؟ ارشاد ہوا کہ اس سبب سے کہ بدکاروں کی بدیوں سے چشم پوشی کیا کرتے تھے۔ اور میرے ناراض ہونے پر بھی اُن سے ناراض نہ ہوتے تھے۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۹۹

اُن پانچ جھنڈوں میں سے پہلا جھنڈا اس اُمت کے گوسالہ (ابوبکر) کا ہوگا۔ اس میں آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں سے سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد اُن دو گرانقدر چیزوں کے ساتھ جو میں تم میں چھوڑ آیا تھا کیا برتاؤ کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ ثقلِ اکبر (یعنی کتاب خدا) میں تو ہم نے تحریف کی اور اُسے پس پشت ڈالدیا اور ثقلِ اصغر (یعنی اہلبیتِ رسولؐ) اُن سے ہم نے عداوت اور بغض رکھا اور ظلم کیا۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں میں اُن سے یہ کہوں گا کہ تمہارے کالے منہ ہوں تم جہنم میں [illegible] جاؤ۔ پھر دوسرا جھنڈا اس اُمت کے فرعون (عمر) کا میرے پاس آئیگا اور میں اُن سے سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے ثقلِ اکبر میں تو ہم نے تحریف کی اور اُسے پھاڑ ڈالا اور اُس کی مخالفت کی۔ اب رہا ثقلِ اصغر اُن سے ہم نے دشمنی کی اور اُن سے لڑے تو میں اُن سے کہونگا کہ تمہارا بھی کالا منہ ہو تم بھی جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد تیسرا جھنڈا اس اُمت کے سامری (عثمان) والے کا۔ اُن سے بھی میں یہی سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد میرے ثقلین کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ وہ جواب دینگے ثقلِ اکبر کی ہم نے نافرمانی کی اور اُسے چھوڑ دیا اور ثقلِ اصغر کی ہم نے ہم [illegible] چھوڑ دی اور [illegible] کردیا تو میں ان سے کہوں گا کہ تمہارا بھی منہ کالا ہو جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد چوتھا جھنڈا ذوالثدیہ کا جس کے ساتھ اول سے آخر تک کل خوارج ہونگے آئیگا میں اُن سے بھی یہ سوال کرونگا کہ میرے بعد ثقلین کے ساتھ تم نے کیا کیا؟ وہ یہ کہیں گے کہ ثقلِ اکبر تو ہم نے پھاڑ ڈالا اور اُس سے علیحدہ رہے اور ثقلِ اصغر کے ساتھ ہم لڑے اور اُن کو قتل کیا۔ میں اُن سے کہونگا جاؤ جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ پھر پانچواں جھنڈا امام المتقین سید الوصیین قائد الغر المحجلین وصی رسول رب العالمین کا میرے پاس وارد ہوگا۔ میں اُن سے دریافت کرونگا کہ تم میرے بعد ثقلین کے ساتھ کس کس طرح پیش آئے؟ وہ جواب میں عرض کرینگے کہ ثقلِ اکبر کی ہم نے پیروی اور اطاعت کی اور ثقلِ اصغر سے ہم نے محبت و موالات کی اور اُن کو یہانتک مدد دی کہ اُن کے بارے میں ہمارے خون تک بہادئے گئے۔ پس اُن سے میں کہونگا کہ تم سیر و سیراب ہوکر سفید رو بنکر جنت میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں جو یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ سے ھم فیہا خالدون تک ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۹۹ سطر ۱۱ و صفحہ ۱۰۰ سطر ۴)

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۱۰۳

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مفروضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ جات بابت پارہ بست و یکم

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۶۴۱

التوحید میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا نے اپنے بندوں پر نماز کو محافظ مقرر کیا ہے کہ جب تک آدمی نماز پڑھتا ہے گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔ پھر آن جناب نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ کافی میں ہے کہ سعد خفاف نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا۔ اے مولا! کیا قرآن بھی کلام کرتا ہے۔ یہ سن کر حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا خدا ہمارے ضعفاء شیعہ پر رحمت نازل کرے کہ وہ ہمارے مطیع ہیں۔ اے سعد! (قرآن کا تو ذکر ہی کیا ہے) نماز بھی باتیں کرتی ہے اور اس کے لئے صورت بھی ہے اور خلقت بھی۔ وہ حکم بھی دیتی ہے اور منع بھی کرتی ہے۔ سعد کہتا ہے کہ یہ سنکر تو میرا رنگ متغیر ہوگیا اور دل میں کہنے لگا کہ یہ بات تو میں کسی آدمی سے بھی بیان نہ کروں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کے سوا اور کسی میں انسانیت ہی نہیں ہے۔ جس نے نماز کو نہ پہچانا وہ ہمارے حق کا منکر ہے۔ اے سعد! میں تم کو قرآن کا کلام سناؤں؟ میں نے عرض کی آپ پر خدائے تعالےٰ کا درود و سلام ہو ضرور سنائیے۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ پھر فرمایا کہ نماز کا منع کرنا یہ تو اس کا کلام ہے۔ (اور) فحشاء اور منکر سے مخصوص لوگ مراد ہیں اور ذکر خدا سے ہم اہلبیت رسالت مراد ہیں (اور) ہم ہی اکبر یعنی سب سے زیادہ بزرگ ہیں۔

قول صاحب تفسیر صافی۔ الفحشاء والمنکر سے مراد حضرت اول اور جناب ثانی ہیں اس لئے کہ دونوں صاحب از روئے صورت و سیرت مجسم بے حیائی و بدکاری تھے اور اصلی مقصود یہ ہے کہ ان دونوں کی محبت سے باز رکھے اور المعروف سے مراد امام (ع) ہے نماز سے۔

قول مترجم۔ اس سے زیادہ بے حیائی کیا ہوگی کہ خود مریم و حوا سے صدیقہ کبریٰ بتول عذرا جناب سیدہ فاطمہ زہرا بنت رسول خدا علیہا التحیۃ والثناء کو جن کی تعظیم کے لئے خود حضرت سرور کائنات کھڑے ہو جایا کرتے تھے معاملہ فدک میں ردو در رد جھٹلایا۔ اور جس طرح خود کو مورد لعنت بنالیا۔ اور منکر و نفاق سے ثانی کے مشہور نام کا ہم عدد بھی ہے۔ اور قیامت کے دن اس کا دوست اور جان پہچان کا ہر شخص اسی طرح منکر ہوگا جس طرح دنیا میں کوئی شخص کسی بدی

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں قریش نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ استدعا کی کہ اپنے پروردگار کی صفت ہمارے لئے بیان کیجئے تاکہ ہم اُس کو پہچان لیں اور اُس کی عبادت کریں پس خدائے تعالےٰ نے اپنے نبیؐ پر سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ نازل فرمایا۔ اَحَدٌ کے یہ معنی ہیں کہ اُسکے حصے اور اجزا نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اُس میں کوئی کیفیت پائی جاتی ہے اور نہ اُس پر گنتی یا ست آسکتی ہے۔ اور نہ اُس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ پھر فرمایا اَللّٰهُ الصَّمَدُ کا مطلب یہ ہے کہ سرداری اُسی پر ختم ہے۔ اور کل آسمانوں کے اور زمین کے رہنے والے اپنی اپنی حاجتوں کے سبب اُسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا لَمْ یَلِدْ کا یہ مطلب ہے کہ نہ تو عزیرؑ اُس سے پیدا ہوئے جیسا کہ ملعون یہودی کہتے ہیں اور نہ مسیحؑ اُس سے پیدا ہوئے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں۔ خدا اُن پر غضب نازل کرے۔ اور نہ سورج، چاند اور ستارے اُس کی ذات سے نکلے جیسا کہ مجوسیوں کا قول ہے، خدا اُن پر لعنت کرے۔ اور نہ فرشتے اُس کی بیٹیاں ہیں جیسا کہ مشرکین عرب کہا کرتے تھے وَلَمْ یُوْلَدْ کا یہ مطلب ہے کہ نہ اُس کا کوئی شبیہ ہے اور نہ نظیر اور نہ برابر والا۔ اور جو کچھ اُس نے اپنے فضل سے تم کو عطا کیا ہے اُس کی مخلوق میں سے کوئی بھی ویسا نہیں دے سکتا۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۹۶۵

معانی الاخبار میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا گیا تھا کہ الفلق کیا چیز ہے، فرمایا کہ آتش جہنم میں ایک وادی ہے جس میں ستر ہزار میدان ہیں اور ہر میدان میں ستر ہزار مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ستر ہزار کالے ناگ ہیں۔ اور ہر ناگ کے اندر اتنا اتنا زہر ہے کہ ستر ستر ہزار مٹکے ایک ایک کے زہر سے بھر جائیں۔ اور تمام دوزخیوں کو جبرًا و قہرًا اس فلق پہ گذرنا پڑیگا۔

تفسیر قمی میں ہے کہ فلق جہنم کی ایک گہراو ہے جس کی حرارت کی شدت سے اہلِ جہنم بھی پناہ مانگتے رہتے ہیں۔ اس فلق نے ایک دفعہ خدائے تعالےٰ سے دم کشی کی اجازت مانگی تھی۔ اجازت ملنے پر جب دم کھینچا تو تمام جہنم بھڑک اُٹھا۔ اور اُس گہراو میں آگ کا ایک صندوق ہے جس کی حرارت سے اُس گہراو میں رہنے والے بھی پناہ مانگتے رہتے ہیں۔ اس صندوق میں چھ پچھلوں میں سے ہونگے اور چھ پچھلوں میں سے۔ اول کے چھ یہ ہیں۔ آدمؑ کا وہ بیٹا جس نے اپنے بھائی کو سب سے پہلے قتل کیا تھا۔ نمرود جس نے ابراہیمؑ کو آگ میں ڈلوایا تھا۔ وہ فرعون جس نے موسیٰؑ سے مقابلہ کیا تھا۔ سامری جس نے سب سے پہلے گوسالہ پرستی سکھائی تھی۔ وہ شخص جس نے یہودیوں کو یہودی بنایا یعنی اُن سے عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہلوا دیا۔ وہ شخص جس نے نصرانیوں کو نصرانی بنا دیا (یعنی تثلیث کو اُن کے عقیدہ میں داخل کر دیا اور حضرت عیسیٰؑ کو اُن سے خدا کا بیٹا کہلوا دیا) اور پچھلوں میں سے چھ یہ ہونگے

حضرت اوّل۔ جناب ثانی۔ مسٹر ثالث۔ جس کو نواصب نے چہارم مانا۔

اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور

بحمد اللہ کہ ایں کتاب لاجواب مطبوع طبائع ہر شیخ و شاب

رونق بخش زمین و آسمان

مسمّٰی بہ

نور ایمان

مصنفہ

عالیجناب خان بہادر مولینا مولوی سید خیرات احمد صاحب رضا وکیل

سکرٹری انجمن امامیہ گیا

حسب فرمائش

کتب خانہ اثنا عشری لاہور موچی دروازہ

کوچہ مغل حویلی

اور آں حضرت صلعم کے داماد اور ابن عم حضرت علی جو عمر بھر حضرت کے ساتھ رہے۔ اور ہر معرکہ میں سینہ سپر رہے۔ اور جن کو خود حضرت نے تین مہینے قبل تمام عالم کا مولیٰ قرار دیا تھا۔ ایک دم برطرف کئے گئے!!

الامان!! الحفیظ!! الٰہی تیری پناہ!!!

مختصر یہ کہ اس معاملہ کو جہاں تک سوچو۔ جہاں تک غور کرو نتیجہ صرف یہی نکلتا ہے کہ خلافت محض ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اور اس کو مذہب سے کوئی واسطہ یا سروکار نہیں ہے۔

محی الدین۔ واہ یہ کیا خوب کہی؟ ہم لوگ اب تو برابر دیکھتے ہیں۔ کہ فرانس اور امریکہ وغیرہ جمہوری سلطنتوں میں ایک پریذیڈنٹ کے بعد دوسرا پریذیڈنٹ لوگوں کا بنایا ہوا سارے ملک کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور سارے ملک پر حکمرانی کرتا ہے اس لئے کوئی شک نہیں کہ انتظام سلطنت میں ڈیماکریسی (DEMOCRACY) کو بہت کچھ دخل ہے۔

علی رضا۔ یہ بات تو میں نے خود کہی تھی۔ کہ مذہب سنت جماعت کوئی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ پولیٹیکل پارٹی ہے۔ جس طرح فرانس و امریکہ میں سلطنت کو خدا اور رسول سے کوئی تعلق نہیں ویسے ہی سنت جماعت کو خدا یا رسول سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

لیکن اس کو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ رسالت امامت خلافت عبادت وغیرہ مثل وراثت کے مذہبی امور ہیں۔ جن کو دین اور دنیا دونوں سے تعلق رہتا ہے ان کا حاکم اعلیٰ صرف حقتعالےٰ جلشانہٗ ہے جس کے احکام اور قوانین اس کی کتاب پاک میں مندرج اور منضبط ہیں۔ اور اس کے ناظم اسی حقتعالےٰ جلشانہٗ کے رسل و انبیاء و ائمہ کرام ہوتے ہیں۔ ان امور میں بشر کو دست اندازی کا مطلق حق نہیں ہے۔ جیسا میں کہہ چکا ہوں اور قرآن سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ حضرت موسیٰ بلا اجازت خداوند کے اپنے بھائی حضرت ہارون کو اپنا وزیر مقرر نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ ڈیماکریسی یعنی جمہور کو ایسا اختیار تھا۔ کہ کسی شخص کو حضرت موسےٰ کا وزیر مقرر کر دیتے۔ اس لئے جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریذیڈنٹ مذہبی امور میں انہیں ملکوں کے مسلمانوں کے پیشوا نہیں ہیں۔ اسی طرح حضرات خلفائے ثلاثہ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا ہو نہیں سکتے۔ اور جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریذیڈنٹ وہاں کے بزرگان دین نہیں ہیں۔ اسی طرح خلفائے ثلاثہ ہم تم مسلمانوں کے بزرگان دین ہو نہیں سکتے جس طرح ڈیماکریسی کو یہ اختیار نہیں۔ کہ کسی لڑکے کو کسی شخص کا پسر متبنیٰ بنا دے اسی طرح اس کو یہ اختیار نہیں۔ کہ کسی شخص کو نبی یا خلیفہ یا امام بنا دے۔ یہ سب خدا کا "PREROGATIVE" یعنی حق و حصہ ہے۔

مذہب وہی ہے۔ جو تیرے حبیب پاک کی بیٹی سیّدہ معصومہؑ کا مذہب تھا۔ اور ہم خلفاء سے اس لئے ناراض رہے کہ وہ معصومہؑ ناراض رہیں۔ اس مذہب کی حقیقت ان معصومہؑ سے پوچھ لی جائے۔ جو جواب ان کا ہے۔ وہی جواب ہم لوگوں کا ہے۔ کیونکہ ان معصومہؑ نے تو سب سیرت اصحاب ثلاثہ کو بچشم خاص ملاحظہ فرمایا تھا۔ جب ان معصومہؑ نے ان کی اچھی بُری باتوں کو دیکھ کر ان کی پیروی نہ کی۔ بلکہ ناراض رہیں۔ اور اسی حالت میں انتقال فرمایا تو ہم لوگ جو بارہ سو برس کے بعد پیدا ہوئے۔ ان سے زیادہ کیا جواب دے سکتے ہیں!!! الغرض ہم لوگوں کی برأت تو اس طرح پر انشاء اللہ تعالٰے یقینی ہے۔ کیونکہ جب باوجود نفرت رکھنے اصحاب ثلاثہ سے جناب خاتون جنت سیّدۃ النساء اہل جنت ہیں جیسا بخاری شریف میں مندرج ہے۔ تو ہم لوگ کیوں اسی فعل کی وجہ سے بہشت سے نکالے جائیں گے۔ کیونکہ خداوند عالم عادل ہے۔ اور عادل کی عدالت سب پر یکساں ہوتی ہے۔ علاوہ اس کے ان واقعات سے ایک بڑا مسئلہ اہم بھی حل ہوتا ہے۔ یعنی ایک حدیث متفق علیہ مشہور یہ ہے کہ آں حضرتؐ نے فرمایا کہ میری اُمّت کے تہتّر فرقے ہوں گے۔ منجملہ ان کے ایک ناجی ہے اور باقی سب ناری۔ اور اس حدیث کی بنا پر ہر فرقہ کہہ رہا ہے اور زعم کر رہا ہے۔ کہ ہمارا فرقہ ناجی ہے اور بقیہ سب ناری ہیں اب یہاں پر ہیں جو غور کرتا ہوں تو یہ مسئلہ اس طرح پر حل ہو جاتا ہے۔ کہ جس فرقہ کا ایک شخص بھی بقول جملہ فرقوں کے جنتی ہوا، تو بیشک وہ فرقہ جنتی ہوگا۔ کیونکہ جب ایک شخص باوجود اس خاص مختلف فیہ اعتقاد کے جنتی ہوا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ دوسرا شخص اسی اعتقاد والا جنتی نہ ہو باقی ہر شخص کے دیگر اعمال و افعال دوامر دیگر ہے۔ اور وہ تو ہر فرقہ میں ہے بعد اس کے یہ بات فوراً ذہن میں آتی ہے۔ کہ ایک شخص شیعوں کا اعتقاد رکھنے والا یعنی اہلبیتؑ سے محبت رکھنے والا۔ اور خلفاء سے نفرت کرنے والا یقینی جنتی ہے۔ بلکہ اس سے جنت کی زینت ہے۔ اور اس کو جنتی نہ کہنا یا نہ سمجھنا باعتقاد جملہ فرقہائے اسلام کے کفر ہے۔ یعنی جناب فاطمۃ الزہرا باوجود نفرت رکھنے ساتھ اصحاب ثلاثہ کے صرف جنتی نہیں ہیں بلکہ سردار زنان جنت ہیں پس یہ بات مثل بدیہات کے ثابت ہوئی کہ اصحاب ثلاثہ سے نفرت کرنے والا فرقہ بوجہ اس اعتقاد کے ناری ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جب ایک فرد یقینی جنتی ہوا تو دوسرے افراد اسی اعتقاد والے ناری کیوں ہونے لگے۔ اس لئے نتیجہ یہی ہوا۔ کہ فرقہ شیعہ یقینی ناجی ہے باقی تو دانی خداوند۔

محی الدین۔ لیکن اس میں ایک بات کہی جا سکتی ہے کہ جناب سیّدہ نے یہ ایک گناہ کیا۔ لیکن ان کی اور خوبیوں نے اس عیب کو ڈھانپ دیا اور حق تعالٰے نے معاف کیا اور اس

شیعانِ علیؑ
زندہ باد

یا علیؑ مدد

دشمنانِ علیؑ
مُردہ باد

نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت

اور

وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا ثبوت

ہمارے
شعبۂ تبلیغ کی ۱۷ ویں پیشکش

اس رسالہ میں علماءِ اہلسنّت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ اہلسنّت کی کتابوں سے انکے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں، اور شیعوں کو بُرا بھلا کہنے پر اور وکیلِ آلِ محمدؐ پر قاتلانہ حملے کرنے پر ہی گزارہ نہ کریں

ازقلم، شیرِ پاکستان خادمِ مذہبِ علیؑ

شاہ مردان وکیلِ آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضلِ عراق

ہر کوئی منتظر اشارہ ہے کہ خدمت بجا لائے۔ ملائکہ کو مناسب ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔ جماعت انبیاء و مرسلین علیہم السلام سلامی کے لئے تیار نظر آتی ہے۔ ہر چیز سجی ہوئی ہے۔ پوری فضا پر حسن طاری ہے۔ عرش و کرسی کو انتہائی تزک و احتشام سے فرش کر دیا گیا ہے۔ اھلاً و سھلاً کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ نعت و درود کا ورد جاری ہے۔ ہر کوئی منتظر ہے کہ احکم الحاکمین کا محبوب آنے والا ہے۔ ایسے پر سعادت مواقع پر ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی سعی کیا کرتا ہے۔ لہٰذا جملہ کارندے مصروف کار ہیں۔ سب جی ہی جی میں سوچ رہے ہیں کہ اگر محبوب خدا خوش ہو گیا تو پھر کسی اور کی ناراضگی کی پرواہ نہیں ہے۔ کہ محمدؐ راضی تو اللہ راضی*۔ عالم بالا کے مکینوں کی مستعدی کا یہ عالم ہے کہ خوشنودی رسولؐ کو خوشنودی الٰہی سمجھتے ہوئے ہر کوئی دل و جان سے اپنے اپنے کام کو انتہائی خوش اسلوبی سے سر انجام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہتا ہے۔

مگر عالم زیریں میں اشرف المخلوقات ہونے کا دعویدار انسان حرص و ہوس و حسد کی آگ میں جلا جا رہا ہے۔ انتشار و خلفشار و فساد کی خفیہ بنیادیں کھڑی کر رہا ہے اور ہدایت کی محکم دیوار کو گرانے کے لمبے لمبے منصوبے بنا رہا ہے۔ یہ ناعاقبت اندیش گروہ اس گھڑی کا بے تابی سے انتظار کر رہا ہے کہ کب محسن انسانیت اس خطہ ارضی و فانی کو خیرباد کہہ کر رخصت ہو۔ ایسے مسلمانوں کی نگاہیں سدا بہ دنیا پر جمی ہوئی ہیں اور حضور اعظمؐ کی زندگی ظاہری کا ایک ہو حریص جماعت کو اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے۔ ہادی عالمینؐ کے بستر علالت کے گرد جلد ہی یتیم ہو جانے والی قوم جمع ہے۔ کوئی مستقبل کے سہانے خواب دیکھ رہا ہے اور کوئی مقصودہ گھڑی کو قریب سے قریب تر لانے کی راہیں سوچ رہا ہے۔ قوم کی سوچ کچھ ہی کیوں نہ ہو مگر سردار قوم بستر مرگ پر بھی فلاح قوم کے غم میں مرا جاتا ہے

اصحاب رسول کی کہانی

قرآن و حدیث کی زبانی



ابو عرفان سید عاشق حسین النقوی

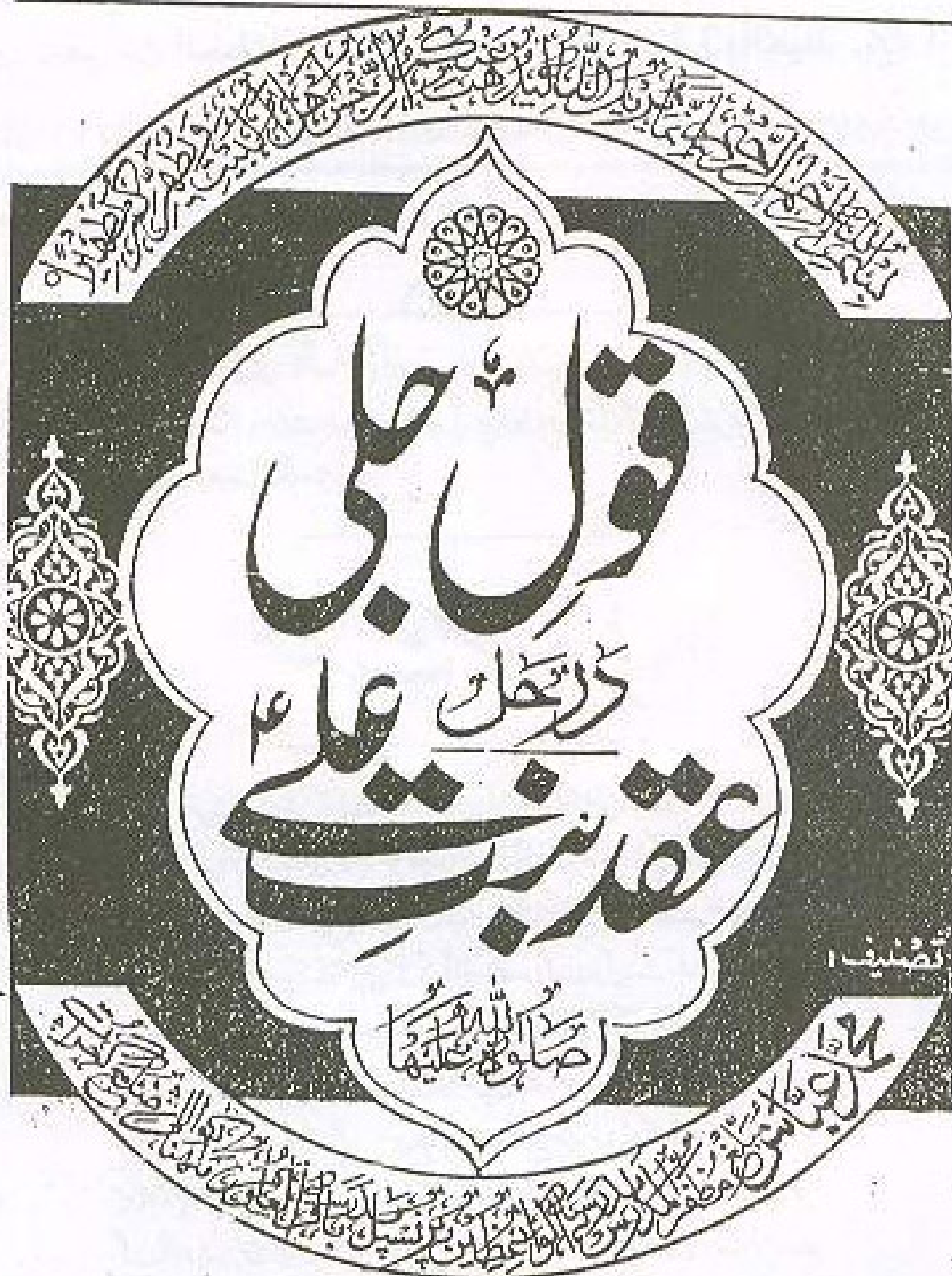
مکتبہ العرفان واحد کالونی کراچی

ہدیہ

معلوم ہے کہ اہل قبلہ ہیں۔ جنگ ختم ہو گئی۔ تین دن تک جناب امیر نے بصرہ میں قیام کیا۔ اور حضرت عائشہ کو باعزت مدینہ روانہ کر دیا۔ جہاں پوری زندگی جنگ جمل کو یاد کر کے بی بی عائشہ تاسف کرتی رہیں۔

حضرت عمرؓ

حضرت کا نام عمرؓ کنیت ابو حفص اور کہا جاتا ہے کہ لقب فاروق تھا۔ حضرت عمر کو مسلمانوں کی اکثریت رسول کا دوسرا خلیفہ تسلیم کرتی ہے۔ حضرت عمر کی ولادت اور اسلام قبول کرنے کے واقعات عجیب ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق اصحاب فی نسب بعض یہ اور التنبیح فی نسب العرب نے تفصیل روشنی ڈالی ہے۔ ایک راز کی بات کے عنوان سے رقمطراز ہیں کہ حضرت عبدالمطلب کو حبشہ سے ایک حسین کنیز جس کا نام صناک تھا ہدیہ میں ملی تھی۔ وہ حضرت کی بکریاں چرایا کرتی تھی اور اس کو نظر بد سے محفوظ رکھنے کیلئے حضرت عبدالمطلب نے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی تھی۔ اسی طرح حضرت کے اونٹ چرانے کے لئے ایک غلام تھا۔ جس کا نام نوفل تھا۔ دونوں کی چراگاہیں علیحدہ علیحدہ مقرر کر رکھی ہوئی تھیں۔ ایک دن نوفل صناک کی چراگاہ میں پہنچ گیا اور اس حسینہ و جمیلہ کو دیکھتے ہی نوفل فریفتہ ہو گیا۔ اور اس کے ارادے بدل گئے اس نے صناک کو کافی بہلایا پھسلایا۔ لیکن وہ ٹالتی رہی کہ دیکھو مالک نے اس بدفعلی سے بچنے کے لئے مجھے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی ہے اور اس کا اتارنا مشکل ہے۔ نوفل نے کہا تم راضی ہو جاؤ اس کا بندوبست میرے ذمہ رہا۔ آخر صناک راضی ہو گئی تو نوفل نے ایک ناقہ کا دودھ نکالا اور اس کی جھاگ کو شلوار کے اوپر لگا کر نرم کر لیا اور صناک سے کہا کہ تم درخت کی ٹہنی پکڑ کر کھڑی ہو جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو نوفل نے شلوار کو کھینچا۔ شلوار اتر گئی تو پھر نوفل نے صناک سے بدفعلی کی۔ صناک نے اس بدفعلی کے ثمر کو ایک لڑکے کی شکل میں



تقریظ: مبلغ اسلام علامہ مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین لاہور

ناشر: انجمن حیدریہ (رجسٹرڈ) نارنگ سیداں تحصیل چکوال ضلع جہلم

اور یہ رشتہ خلافِ ضابطۂ قرآن ہوگا..........

قارئین کرام: تو اب آیئے مذکورہ بالا اصولوں کی روشنی میں انصاف کے ساتھ جائزہ لیں کہ آیا حضرت عمر اور حضرت ام کلثوم بنت حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا کوئی جوڑ تھا کہ اس موہوم عقد کو تسلیم کر لیا جائے.......

۱۔ خاندان: حضرت ام کلثوم کے خاندان کے بارے میں تو پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ مخدومہ سلام اللہ علیہا رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی نواسی، سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا کی دختر، حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی صاحبزادی اور سیدا شباب اہل الجنۃ کی بہن یعنی خاندانِ تطہیر سے تھیں......

دو حضرت عمر کا خاندان تو ایامِ جہالت میں ماحول نے ان کے خاندان پر ایسا اثر ڈالا تھا کہ اس خاندان میں بھی چند دیگر عرب خاندانوں کی طرح بیوہ عورتیں اپنے سوتیلے بیٹوں کے تصرف میں آتی رہیں جیسا کہ محمد حسین ہیکل مصری نے اپنی کتاب "فاروق اعظم" اردو ترجمہ صفحہ ۴۷ پر لکھا ہے کہ حضرت عمر کے دادا نفیل بن عبد العزیٰ کی بیوی جیدہ فہمیہ نفیل کے مرنے کے بعد عمرو ابن نفیل (اپنے سوتیلے بیٹے) کے تصرف میں آگئی اور اس سے زید بن عمرو پیدا ہوا تو ارباب دانش اسی سے ان کی خاندانی حالت کا اندازہ لگا لیں...... کہاں حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا کا خاندانِ نساجدین اور کہاں حضرت عمر کا یہ خاندان!......

۲۔ تعلیم و تربیت: حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا اس گھر میں پیدا ہوئیں اور پروان چڑھیں جو معدنِ رسالت، ملائکہ کی آمد و رفت کا مقام اور مہبطِ وحی تھا۔ مدینۃ العلم نانا، بابِ مدینۃ العلم والد بزرگوار اور عالمہ، محدثہ، سیدہ ماں اور...

بحمد اللہ کہ این کتاب لاجواب مطبوع طبائع ہر شیخ و شاب

رونق بخش زمین و آسمان

مسمّیٰ بہ

نور ایمان

مصنّفہ

عالیجناب خان بہادر مولینا مولوی سید خیرات احمد صاحب وکیل

سکریٹری انجمن امامیہ گیا

حسب فرمائش

دفتر کتب خانہ اثنا عشری لاہور موچی دروازہ

کوچہ مغل حویلی

ہونا منظور نہ کریں۔ تو جس گروہ میں عبدالرحمان ہوں رہنے دیں اور باقی اشخاص کو قتل کردیں۔ دیکھو تاریخ احمدی صفحہ ۱۳۸۔

پس حضرت عمر عجیب کیرکٹر کے گذرے ہیں۔ کہ میدان جنگ سے فرار کرنا آپ کے شعار میں داخل تھا۔ لیکن بیگناہوں کے قتل میں اور لوگوں کے مثل مولی پیاز سر قلم کرتے میں حضرت کو مرتے دم تک کوئی تردد نہ ہوتا تھا۔

ان چھ اشخاص میں ایک حضرت علی بھی تھے۔ جن کے بارے میں حضرت عمر ابھی اپنی جان کی قسم دے چکے ہیں کہ ان کو خلیفہ مقرر نہ کرنا۔ تب کوئی شک نہیں۔ کہ اس حکم قتل میں حضرت عمر کے دلی مشارٌ الیہ حضرت علیؑ تھے۔ اس سے حضرت عمر اپنے دم واپسین بھی قتل علیؑ کا خیال اپنے دل میں لئے ہوئے دنیا سے اٹھے ہیں۔ اور یوں اپنی عاقبت بخیر کر گئے ہیں! الامان !! الحفیظ!!!

اور یہ وہی حضرت علیؑ ہیں۔ جن کے بارے میں جناب رسول مقبول صلعم نے فرمایا تھا انا و علیٌّ من نور واحد اور یہی وہ علیؑ ہیں جن کو خود حضرت عمرؓ نے کہا تھا بخٍ بخٍ یا علی انت مولائی و مولی المومنین!!

علاوہ ان سب واقعات کے قرآن مجید سے ایک عجیب و غریب نکتہ نکلتا ہے جو تمہارے سوال کا جواب بھی ہے۔ اور نہایت دل چسپ بھی ہے۔ یعنی قرآن مجید میں حقتعالےٰ جلشانہٗ نے سورۂ مومن پارہ ۲۴ میں ایک جگہ فرعون ہامان قارون کو متصل فرمایا ہے۔ کما قال ولقد ارسلنا موسیٰ بآیاتنا وسلطان مبین الی فرعون وھامان وقارون فقالوا ساحر کذاب۔ اور قاعدہ مشہور ہے۔ کہ پنج حرفی الفاظ میں وسط کا حرف یعنی تیسرا حرف اس لفظ کا دل سمجھا جاتا ہے۔ اب تم خود دیکھو کہ اس قاعدے سے قرآن مجید کے رو سے فرعون ہامان قارون کا دل حضرت خلیفہ ثانی یعنی عمر ہوتے ہیں یا نہیں۔ فقط اتنا یاد رہے۔ کہ جو قرآن آنحضرت پر نازل ہوا تھا۔ اس میں اعراب نہ تھا۔

پس جو شخص قرآن مجید کی رو سے فرعون ہامان۔ قارون کا دلؔ ثابت ہوا۔ اس سے ہم لوگوں کا دلی نفرت رکھنا ہرگز خلاف قیاس نہیں ہے۔ بلکہ عین فطرت ہے۔

محی الدین۔ اس کا تو میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور نہ اب میرے ذہن میں کوئی اعتراض باقی ہے۔

علی رضا۔ تو اب کہو۔ کہ تمہارا ایمان کیا کہتا ہے۔ اس قدر تو ظاہر ہے تمہارا مقبولہ ہے حضرت علیؑ

نوٹ: اس کے بعد قصہ مختصر از صفحہ ۱۲۰ تا صفحہ ۱۹۳ کتاب ہذا ملاحظہ فرمائیے۔

حبِ علیؑ رحمت اللہ | دشمنِ ولایت علیؑ مردہ باد | بغضِ علیؑ لعنت اللہ

کتاب لاجواب

دیوبندیت نمبر
درجواب
شیعیت نمبر

فتویٰ ڈائجسٹ
درجواب
اقراء ڈائجسٹ

"کیا ناصبی مسلمان ہیں؟"

— : درجواب : —

"کیا شیعہ مسلمان ہیں؟"

وکیلِ آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضلِ عراق

سپاہ صحابہ کا خلفاء پر لواطہ کا فتویٰ

اہل سنت کی معتبر کتاب علاج الامراض صفحہ ۲۹۰ قلمی

وھو الشافی

دوائیکہ صاحب علت اُبنہ را نفع دھد و خلیفہ دوم اکثر این دوا را استعمال می فرمودند و صفت آن گل نیلوفر خشک دو درم۔ کشنیز خشک دو درم و نیم تخم کاسنی تخم خرفہ از ہر یک سہ درم۔ گل سرخ۔ پنج درم بزر قطونا دہ درم۔ شربتی دو درم تا سہ درم با نیم اوقیہ سرکہ باب آمیختہ در خشنہ کردن بشراب انگوری نیز سود دارد۔ انتہیٰ بلفظہ

ترجمہ:

حکیم اجمل خاں دہلوی کے والد حکیم شریف خاں نے اپنی بیاض خاص علاج الامراض فصل ہفتم مقالہ چہارم دہم ص ۲۹۰ قلمی میں لکھا ہے کہ وہ دوا جو اُبنہ کے (یعنی علت المشائخ کے) بیماروں کو نفع دیتی ہے اور عزت مآب خلیفہ دوم اس دوا کو زیادہ استعمال فرماتے تھے وہ دوا یہ ہے کہ مذکورہ دواؤں کو کوٹ چھان کر سرکہ میں پانی ملا کر یا شراب انگوری لے کر ان دواؤں میں اس کو ملا کر مریض ابنہ کو حقنہ کیا جائے

نوٹ:

منظور نعمانی کو یہ نسخہ ہدیہ کیا جاتا ہے کیونکہ جس شریف نسب کی وہ وکالت فرماتے ہیں ان کو اس دوا کی سخت ضرورت ہے۔

سے انکار کیا اور خوف زدہ ہو گئے کہ امانت کے دعوے دار بنیں اور حقدار سے اُس کو غصب کر لیں لیکن میاں اوّل نے جو بڑے بے وقوف اور ظلم تھے (آؤ دیکھا نہ تاؤ) اور امامت جیسی امانت کو اپنے اوپر لاد لیا۔

نہج البلاغہ میں ہے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام نے مسلمانوں کو وصیتیں فرمائیں منجملہ اُن کے ایک وصیت یہ بھی تھی کہ امانت کا ادا کرنا بھی ضروری ہے اور جو شخص امانت کا اہل نہ ہو اور دعوے کرے وہ نقصان اٹھائے گا۔ کیونکہ یہ امانت ہی وہ چیز ہے کہ جو بڑے بڑے آسمانوں اور بچھی ہوئی زمینوں اور لمبے چوڑے محکم پہاڑوں کے سامنے پیش ہوئی پس ان میں سے نہ کوئی چیز امانت سے زیادہ طولانی و چوڑی تھی اور نہ اعلےٰ اور اعظم تھی۔ اشیائے مذکورہ کا انکار اس وجہ سے نہ تھا کہ امانت اُن سے طویل، عریض اور قوی و غالب تھی بلکہ سبب یہ تھا کہ وہ عقوبت سے ڈر گئیں اور انہوں نے اس امانت کا انجام بھی سمجھ لیا۔ بیاں سے مراد انسان (ابوبکر) جاہل تھے، اور باوجود اس کے کہ انسان بہ نسبت ان چیزوں کے زیادہ ضعیف تھا لیکن اس نے امانت کو اپنے سر لے لیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم اور اجہل تھا۔

العوالی میں ہے کہ جب نماز کا وقت قریب ہوتا تھا تو جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام مضطرب اور بے چین ہو جایا کرتے تھے اور چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ لوگ عرض کرتے تھے یا امیر المؤمنین! یہ آپ کی کیا حالت ہو جاتی ہے؟ حضرت فرماتے تھے کہ نماز کا وقت آ گیا۔ خدا کی امانت جسے خدا نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا اور انہوں نے اس امانت کے تحمل سے انکار کر دیا تھا اور ڈر گئے تھے۔ ادا کرنے کا یہی وقت ہے۔

تہذیب الاحکام میں ہے کہ کسی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اے مولا! ایک شخص نے دوسرے شخص کو بازار بھیجا اور یہ کہا کہ میرے لئے ایک کپڑا خرید لا۔ وہ کپڑا بازار میں بھی ملتا ہے اور ویسا ہی اُس کے پاس بھی موجود ہے آیا جائز ہے کہ وہ منگانے والے کو اپنے پاس سے کپڑا دے دے؟ حضرت نے فرمایا ہرگز وہ ایسے کام کے قریب نہ جائے اور اپنے نفس کو (ایسے معاملہ سے) آلودہ نہ کرے کیونکہ خدا فرماتا ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ الخ پھر حضرت نے فرمایا جو کپڑا بازار میں دستیاب ہوتا ہے اگرچہ اُس شخص کے پاس اس سے بہتر بھی موجود ہو تب بھی اپنے پاس سے نہ دے۔

(قول صاحب تفسیر صافی) اس آیت کے متعلق جتنی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اُن

حقوق محفوظ

مخصوص و منظور طباعت و اشاعت کتابت اخلاقیات دینیات عقائد امامیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

محمد شد کہ کتاب شرعیت نصاب مشتمل بر جوابات فاخرہ از سوالات فاخرہ حسب خواہش مومنین موسوم بہ!

شواہد الصادقین
لرغم انوف الکاذبین

از تصنیفات حکیم سید احمد شاہ تلمیذ اعلیحضرت فخر ملت سید نجم العلماء لکھنوی مدظلہ

باہتمام و انتظام سید شہنشاہ حسین فرزند مؤلف ساکن ڈھوک رتہ امرال راجہ

لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام فیروز الدین پرنٹر چھپا

...... تو عمر نے علی مرتضیٰ کو وہیں سو رہنے کیلئے کہا۔ پس علی مرتضیٰ نے وہیں آرام
فرمایا پس صبح کے وقت جب گھر سے باہر آیا۔ تو بطور تعریض علی مرتضیٰ کو کہنے لگا۔ کہ آپ
فرماتے تھے۔ کہ مومن کو مناسب نہیں ہے۔ کہ اپنے شہر میں بغیر عورت کے مجرد شب بسر
کرے۔ پس فرمایا علی مرتضیٰ نے میرے مجرد رہنے کا تمہیں کہاں سے علم ہوا۔ تحقیق میں نے
اس رات کو تمہاری فلاں ہمشیرہ سے متعہ کیا۔ پس عمر کو اس بات سے جو علی وقت حاصل حق
اس کا لحاظ رکھا۔ اس وقت کہ اگر متعہ کی عورت کی قدرت حاصل ہوئی پس متعہ کو عمر نے حرام
کر دیا۔ اس حکایت سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اول یہ کہ یہ واقعہ خلافت ابوبکر سے پہلے کا
ہے۔ کیونکہ خلافت ابوبکر برائے نام تھی۔ درحقیقت اس وقت بھی خلافت عمر ہی تھی۔ ورنہ فوراً
متعہ کو بند کر دیتا پس معلوم ہوا۔ کہ زمانہ رسول خدا کی حیات کا تھا۔ جبکہ عمر کی ایسے امور میں چال نہ
چلتی تھی۔ دوئم یہ تعلق بطور وراثت عمر کے مریدوں میں منتقل ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ مریدان عمر نے بھی
بغرض مسرت عمر حضرت رسول خدا کی اس سنت اور اس کے عامل علی مرتضیٰ سے نفرت اور
بغض پیدا کر لیا۔ حتیٰ کہ اس بغض خاص کی وجہ سے بنیت حقارت علی مرتضیٰ قصہ نکاح ام کلثوم
بنت علی با عمر تراشا گیا۔ ورنہ درحقیقت جس ام کلثوم کا عمر کے ساتھ نکاح ہوا۔ وہ ام کلثوم
دختر ابوبکر تھی جیسا کہ تاریخ الخلفاء مذکور کے صفحہ ۵۵ سے پتہ چلتا ہے۔ مالک نے حضرت
عائشہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک کھجور کا درخت حضرت عائشہ کو دیدیا
تھا۔ اس پر سے نہایت درجہ بیس وسق کھجوریں اتارا کرتی تھیں۔ آپ نے مرض موت میں اُن سے
فرمایا۔ کہ تم میری بیٹی ہو۔ واللہ مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ میں ہر حال میں تمہیں
خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ تمہاری خوش حالی سے مجھے راحت ہے۔ اور غربت سے رنج۔ اس
درخت سے اب تک جو کچھ تم نے نفع اٹھایا ہے۔ وہ تمہارا تھا۔ لیکن میرے بعد یہ ترکہ ہو گا
اور بہن بھائیوں کو محروم نہ کرنا۔ اور مطابق حکم کتاب اللہ اس کو تقسیم کرنا۔ حضرت عائشہ نے
فرمایا۔ والد بزرگوار واللہ بھلا ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن میری بہن تو صرف ایک اسماء ہی ہے۔
آپ نے فرمایا۔ کہ نہیں ایک اور بھی ماں کے پیٹ میں لڑکی ہے۔ سعد کہتے ہیں۔ کہ جس کا خیال حضرت
ابوبکر صدیق نے حالت جنین میں رکھا۔ وہ ام کلثوم تھیں۔ قول کرم دین مسئلہ تقیہ کے متعلق
جو نتیجہ بحث میں ذکر ہے۔ اس کے متعلق کتاب اصول کافی صفحہ ۴۸۲ میں یہ عبارت درج
ہے۔ قال لی ابو عبداللہ علیہ السلام یا ابا عمر ان تسعۃ اعشار الدین

میرے قریب آنے کی کوشش کریں گے تو وہاں سے ہٹائے جائیں گے پس میں کہوں گا یہ تو میرے صحابہ ہیں یہ میرے صحابہ ہیں۔ پس مجھے جواب ملے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا بدعات کیں۔ (بخاری جلد ۳ کتاب الفتن وکتاب التفسیر سورۃ الانبیاء) جناب رسالتمآب جب شہدائے بدر کی قوت ایمانی کی شہادت دی تو حضرت ابوبکر نے عرض کی۔ ہم نے بھی ویسا ہی جہاد کیا جیسا کہ انہوں نے جہاد کیا اور ویسا ہی ایمان لائے جیسا کہ یہ لائے تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ لیکن کیا معلوم کہ تم لوگ میرے بعد کیا کیا بدعات کرو گے (موطا) ان تصریحات کے بعد پھر جناب رسالتمآبؐ کی طرف یہ منسوب کرنا کہ آپ نے فرمایا۔ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اَقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ میرے تمام اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ دین کے ساتھ تمسخر نہیں تو اور کیا ہے؟ حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میدان محشر میں سوار ہو کر سوائے ہمارے اور کوئی نہ جائے گا۔ اور وہ ہم چار ہوں گے۔ انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو آقا فرمائیے۔ وہ چار کون کون ہوں گے فرمایا (۱) میں براق پر سوار ہوں گا (۲) میرا بھائی حضرت صالح پیغمبر اپنی ناقہ پر سوار ہو گا (۳) میرا چچا حضرت حمزہ میری ناقہ عضباء پر سوار ہو گا (۴) میرا بھائی علیؑ جنت کی ناقہ پر سوار ہو گا اور اس کے ہاتھ میں لواء الحمد ہو گا۔ عرش کے سامنے کھڑے ہو کر توحید و رسالت کا کلمہ پڑھے گا تو تمام انسان دیکھ کر محو حیرت ہو کر کہیں گے یہ یا تو کوئی ملک مقرب ہے یا نبی مرسل اور یا حامل عرش ہے تو زیر عرش سے ایک فرشتہ جواب دیگا یہ نہ ملک مقرب ہے نہ نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے بلکہ یہ صدیق اکبر ہے اور یہ علی بن ابی طالب ہے۔ (الروضۃ البہیۃ کتاب المناقب

ساتواں باب

شیعہ اور متفرق مسائل

الباب السابع

الشّیعةُ و المسائلُ المتفرقةُ

Chapter VII

The Shias and Miscellaneous Issues.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی چھبیس (26) کتابوں کے چون (54) حوالہ جات ہیں۔

الاصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

نهض بمشروعه
الشيخ محمد الآخوندي

الجزء الثاني

الطبعة الثالثة
١٣٨٨ هـ

الناشر
دار الكتب الإسلامية
مرتضى آخوندي
طهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

٥ ـ أبو عليّ الأشعري، عن الحسن بن عليّ الكوفي، عن العبّاس بن عامر عن جابر المكفوف، عن عبد الله بن أبي يعفور، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: اتّقوا على دينكم فاحجبوه بالتقيّة، فإنّه لا إيمان لمن لا تقيّة له، إنّما أنتم في الناس كالنحل في الطير لو أنّ الطير تعلم ما في أجواف النحل ما بقي منها شيء إلّا أكلته ولو أنّ الناس علموا ما في أجوافكم أنّكم تحبّونا أهل البيت لأكلوكم بألسنتهم ولنحلوكم [١] في السرّ والعلانية، رحم الله عبداً منكم كان على ولايتنا.

٦ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عمّن أخبره، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: «ولا تستوي الحسنة ولا السيّئة» قال: الحسنة: التقيّة والسيّئة: الإذاعة [٢]، وقوله عزّ وجلّ: «ادفع بالّتي هي أحسن السيّئة» [٣] قال: الّتي هي أحسن التقيّة، «فإذا الّذي بينك وبينه عداوة كأنّه وليّ حميم» [٤].

٧ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن هشام بن سالم، عن أبي عمرو الكنانيّ قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: يا أبا عمرو أرأيتك لو حدّثتك بحديث أو أفتيتك بفتيا ثمّ جئتني بعد ذلك فسألتني عنه فأخبرتك بخلاف ما كنت أخبرتك أو أفتيتك بخلاف ذلك بأيّهما كنت تأخذ؟ قلت: بأحدثهما وأدع الآخر، فقال: قد أصبت يا أبا عمرو أبى الله إلّا أن يعبد سرّاً [٥] أما والله لئن فعلتم ذلك إنّه [ل]خير لي ولكم، [و] أبى الله عزّ وجلّ لنا ولكم في دينه إلّا التقيّة.

٨ ـ عنه، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن درست الواسطي قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: ما بلغت تقيّة أحد تقيّة أصحاب الكهف إن كانوا ليشهدون الأعياد ويشدّون الزنانير [٦] فأعطاهم الله أجرهم مرّتين.

٩ ـ عنه، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ بن فضّال، عن حمّاد بن واقد

---

(١) نحله القول كمنعه، نسبه إليه. ونحل فلاناً، سابه. وفي بعض النسخ [نحلوكم] بالجيم وفي القاموس نجل فلاناً ضربه بمقدم رجله وتناجلوا، تنازعوا.　　(٢) أذاع الخبر، أفشاه.

(٣) قوله عليه السلام، «السيئة» بعد قوله عز وجل، «ادفع بالتي هي أحسن» تفسير له، إذ ليس في هذا الموضع من القرآن (في).

(٤) فصلت، ٣٤.　　(٥) أي في دولة الباطل.　　(٦) الزنانير جمع زنار.

اللحّام قال: استقبلت أباعبدالله عليه السلام في طريق فأعرضت عنه بوجهي ومضيت، فدخلت عليه بعد ذلك، فقلت: جعلت فداك إنّي لألقاك فأصرف وجهي كراهة أن أشقّ عليك فقال لي: رحمك الله ولكن رجلاً لقيني أمس في موضع كذا وكذا فقال: عليك السلام يا أباعبدالله، ما أحسن ولا أجمل (١).

١٠ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة قال: قيل لأبي عبدالله عليه السلام: إنّ الناس يروون أنَّ عليّاً عليه السلام قال على منبر الكوفة: أيّها الناس إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني، ثمَّ تدعون إلى البراءة منّي فلا تبرؤوا منّي، فقال: ما أكثر ما يكذب الناس على عليّ عليه السلام، ثمَّ قال: إنّما قال: إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني، ثمَّ ستدعون إلى البراءة منّي وإنّي لعلى دين محمّد؛ ولم يقل: لا تبرؤوا منّي. فقال له السائل: أرأيت إن اختار القتل دون البراءة؟ فقال: والله ما ذلك عليه وماله إلّا ما مضى عليه عمّار بن ياسر حيث أكرهه أهل مكّة وقلبه مطمئنٌّ بالإيمان، فأنزل الله عزَّ وجلَّ فيه «إلّا من اُكره وقلبه مطمئنٌّ بالإيمان» فقال له النبيُّ صلى الله عليه وآله عندها: يا عمّار إن عادوا فعد فقد أنزل الله عزَّ وجلَّ عذرك وأمرك أن تعود إن عادوا.

١١ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليِّ بن الحكم، عن هشام الكنديّ قال: سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: إيّاكم أن تعملوا عملاً يعيّرونا به، فإنَّ ولد السوء يعيّر والده بعمله، كونوا لمن انقطعتم إليه زيناً ولا تكونوا عليه شيناً، صلّوا في عشائرهم (٢) وعودوا مرضاهم واشهدوا جنائزهم ولا يسبقونكم إلى شيء من الخير فأنتم أولى به منهم والله ما عُبدالله بشيء أحبّ إليه من الخبء قلت: وما الخبء (٣)؟ قال: التقيّة.

١٢ ـ عنه، عن أحمد بن محمّد، عن معمر بن خلّاد قال: سألت أباالحسن عليه السلام عن القيام للولاة، فقال: قال أبوجعفر عليه السلام: التقيّة من ديني ودين آبائي ولا إيمان لمن لا تقيّة له.

١٣ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن ربعي، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: التقيّة في كلّ ضرورة وصاحبها أعلم بها حين تنزل به.

---

(١) أي لم يفعل حسناً ولا جميلاً.
(٢) يعني عشائر المخالفين لكم في الدين.
(٣) الخبء: الاخفاء والستر.

أوضحت من أمرنا ما كان ملتبساً ٭ جزاك ربك بالإحسان إحسانا

٢ — الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسين بن علي الوشاء، عن حماد بن عثمان، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله قال: من زعم أن الله يأمر بالفحشاء فقد كذب

— السابقة ارتفاع تأثير الإرادة في الفعل وكون الانسان مجبوراً في فعله غير مختار، تشعب جماعة الباحثين (وهم قليل البضاعة في العلم يومئذ) على فرقتين،

أحدهما وهم المجبرة أثبتوا تعلق الإرادة الحتمية الإلهية بالأفعال كسائر الأشياء، وهو القدر وقالوا بكون الإنسان مجبوراً غير مختار في أفعاله والأفعال مخلوقة لله تعالى وكذا أفعال سائر الأسباب التكوينية مخلوقة له،

وثانيهما وهم المفوضة أثبتوا اختيارية الأفعال ونفوا تعلق الإرادة الإلهية بالأفعال الإنسانية فاستنتجوا كونها مخلوقة للإنسان، ثم فرع كل من الطائفتين على قولهم فروعاً ولم يزالوا على ذلك حتى تراكمت هناك أقوال وآراء يستوحش منها العقل السليم، كارتفاع العلية بين الأشياء وخلق المعاصي والإرادة الجزافية ووجود الواسطة بين النفي والإثبات وكون العالم غير محتاج في بقائه إلى الصانع إلى غير ذلك من هوساتهم.

والأصل في جميع ذلك عدم تفقههم في فهم تعلق الإرادة الإلهية بالأفعال وغيرها والبحث فيه طويل الذيل لا يسعه المقام على ضيقه، غير أنا نوضح المطلب بمثل نشير به إلى خطأ الفرقتين والصواب الذي غفلوا عنه، فنفرض انساناً أولى عبده من المال والمنال والضياع والدار والعبيد والإماء ثم اختار واحداً من عبيده وزوجه احدى جواريه وأعطاه من الدار والأثاث ما يرفع حوائجه المنزلية ومن المال والضياع ما يسترزق به في حياته بالكسب والتسبب، فإن قلنا: إن هذا الإعطاء لا يؤثر في تمليك العبد شيئاً والمولى هو المالك ومالكه بجميع ما أعطاه قبل الإعطاء وبعده على السواء كان ذلك قول المجبرة وإن قلنا: إن العبد صار مالكاً وحيداً بعد الإعطاء وبطل به ملك المولى وإنما الأمر إلى العبد يفعل ما يشاء في ملكه كان ذلك قول المفوضة وإن قلنا كما هو الحق إن العبد يملك ما وهب له المولى في طرف ملك المولى وفي طوله لا في عرضه فالمولى هو المالك الأصلي والذي للعبد تملك في ملك، كما أن الكتابة فعل اختياري منسوب إلى يد الإنسان وإلى نفس الإنسان بحيث لا يبطل إحدى النسبتين الأخرى، كان ذلك القول الحق الذي يشير عليه السلام إليه في هذا الخبر.

قوله عليه السلام: «لو كان كذلك لبطل الثواب والعقاب» إلى قوله: «وأعطى على القليل كثيراً» إه إشارة إلى نفي مذهب الجبر بمحاذيرها ذكرها ع و معناها واضح وقوله: «ولم يعص مغلوباً» إه إشارة إلى نفي مذهب التفويض بمحاذيرها اللازمة فإن الإنسان لو كان خالقاً لفعله، كان مخالفته لما كلفه الله من الفعل غلبة منه على الله سبحانه وقوله: «ولم يطع مكرهاً» إه نفي للجبر ومقابلة للجملة السابقة فلو كان الفعل مخلوقاً لله وهو الفاعل فقد أكره العبد على الإطاعة وقوله: «ولم يملك مفوضاً» إه بالبناء للفاعل وصيغة اسم الفاعل نفي للتفويض أي لم يملك الله ما ملكه العبد من الفعل بتفويض الأمر إليه وإبطال ملك نفسه وقوله عليه السلام: «ولم يخلق السماوات والأرض —

الفروع

من

الكافي

تأليف

ثقة الاسلام ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق

الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وقابله وعلق عليه

علي اكبر الغفاري

الناشر

دار الكتب الاسلامية

تهران - بازار سلطاني

١٣٩١ هـ ق
١٣٥٠ ش

الجزء السادس

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

في التصحيح

الشيخ محمد الآخوندي

٢٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عيسى ، عن إسماعيل بن يسار ، عن عثمان بن عفّان السدوسيّ ، عن بشير النبّال قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الحمّام فقال : تريد الحمّام ؟ فقلت : نعم فأمر بإسخان الحمّام ثمّ دخل فاتّزر بإزار وغطّى ركبتيه وسرّته ثمّ أمر صاحب الحمّام فطلى ما كان خارجاً من الإزار ثمّ قال : اخرج عنّي ثمّ طلى هو ما تحته بيده ثمّ قال : هكذا فافعل .

٢٣ ـ سهل رفعه قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا يدخل الرّجل مع ابنه الحمّام فينظر إلى عورته .

٢٤ ـ عليّ بن محمّد بن بندار ، عن إبراهيم بن إسحاق ، عن يوسف بن السخت رفعه قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا تتّك في الحمّام فإنّه يذيب شحم الكليتين ، ولا تسرّح في الحمّام فإنّه يرقّق الشعر ، ولا تغسل رأسك بالطين فإنّه يذهب بالغيرة ، ولا تتدلّك بالخزف فإنّه يورث البرص ، ولا تمسح وجهك بالإزار فإنّه يذهب بماء الوجه .

٢٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عليّ بن أسباط ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تغسلوا رؤوسكم بطين مصر فإنّه يذهب بالغيرة و يورث الدياثة .

٢٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن أبي يحيى الواسطيّ ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن الماضي عليه السلام قال : العورة عورتان القبل و الدبر ، فأمّا الدبر مستور بالأليتين فإذا سترت القضيب والبيضتين فقد سترت العورة .

وقال في رواية أخرى : و أمّا الدّبر فقد سترته الأليتان و أمّا القبل فاستره بيدك .

٢٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن غير واحد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : النظر إلى عورة من ليس بمسلم مثل نظرك إلى عورة الحمار(١) .

٢٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبان بن عثمان ،

(١) يظهر من المؤلف وابن بابويه ـ رحمهما الله ـ القول بمدلول الخبر ويظهر من الشهيد و جماعة عدم الخلاف في التحريم . (آت)

عن ابن أبي يعفور قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام أيتجرّد الرجل عند صبّ الماء ترى عورته أو يصبّ عليه الماء أو يرى هو عورة الناس ؟ فقال : كان أبي يكره ذلك من كلّ أحد[1] .

٢٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل حليلته الحمّام[2] .

٣٠ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يرسل حليلته إلى الحمّام .

٣١ ـ عنه ، عن إسماعيل بن مهران ، عن محمّد بن أبي حمزة ، عن عليّ بن يقطين قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : أقرء القرآن في الحمّام وأنكح ؟ قال : لا بأس .

٣٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ بن عبدالله ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام أكان أمير المؤمنين عليه السلام ينهى عن قراءة القرآن في الحمّام ؟ قال : لا إنّما نهى أن يقرء الرجل وهو عريان فأمّا إذا كان عليه إزار فلا بأس .

٣٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس للرجل أن يقرء القرآن في الحمّام إذا كان يريد به وجه الله ولا يريد ينظر كيف صوته .

٣٤ ـ بعض أصحابنا ، عن ابن جمهور ، عن محمّد بن القاسم ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : [قال :] لا تضطجع في الحمّام فإنّه يذيب شحم الكليتين .

٣٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن عمر بن عليّ بن عمر بن يزيد ، عن عمّه محمّد بن عمر ، عن بعض من حدّثه أنّ أبا جعفر عليه السلام كان يقول : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمّام إلّا بمئزر ، قال : فدخل ذات يوم الحمّام فتنوّر فلمّا أن

---

(١) حمل على الكراهة . (آت) .

(٢) حمل على ما اذا لم تدع اليه الضرورة كما في البلاد الباردة او على ما اذا بعثه الى الحمامات للتنزه والتفرج أو على ما اذا كانت الرجال والنساء يدخلون الحمام معا من غير تناوب (آت) .

الفروع
من
الكافي
تأليف
ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله
المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وقابله وعلق عليه
على أكبر الغفاري

الناشر
دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

الجزء الخامس

١٣٩١ ق هـ
١٣٥٠ ش

تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامة في التصحيح
الشيخ محمد الآخوندي

﴿ باب ﴾

☆(التزويج بغير بيّنة)☆

١ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة بن أعين قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام عن الرَّجل يتزوَّج المرأة بغير شهود فقال : لابأس بتزويج البتّة فيما بينه وبين الله إنّما جعل الشهود في تزويج البتّة من أجل الولد لولا ذلك لم يكن به بأس .

٢ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّما جعلت البيّنات للنّسب والمواريث ؛ وفي رواية اُخرى والحدود .

٣ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل يتزوَّج بغير بيّنة قال : لابأس .

٤ - عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن داود النّهديّ ، عن ابن أبي نجران عن محمّد بن الفضيل قال : قال أبو الحسن موسى عليه السلام لأبي يوسف القاضي : إنَّ الله تبارك و تعالى أمر في كتابه بالطلاق وأكّد فيه بشاهدين ولم يرض بهما إلّا عدلين[١] وأمر في كتابه بالتزويج فأهمله بلا شهود فأثبتّم شاهدين فيما أهمل و أبطلتم الشاهدين فيما أكّد .

﴿ باب ﴾

☆(ما احل للنبي صلى الله عليه و آله من النساء)☆

١ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن قول الله عزَّ وجلَّ : « يا أيّها النبيّ إنّا أحللنا لك أزواجك »[٢] ، قلت : كم أحلَّ له من النّساء ؟ قال : ماشاء من شيء ،

(١) في بعض النسخ [لم يرض بهما الاعدلين] .
(٢) الاحزاب : ٥٠ .

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدس سره

المتوفى ٤٦٠ هـ

الجزء السابع

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه
الشيخ علي الآخوندي

الناشر

دار الكتب الإسلامية

تهران - بازار سلطاني

الطبعة الثالثة

تلفن ٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة
في التصحيح

الشيخ محمد الآخوندي

﴿ ١١٠٣ ﴾ ٢٨ — روى أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي ابن فضال عن بعض اصحابنا عن ابى عبدالله عليه السلام قال: لا بأس أن يتمتع الرجل باليهودية والنصرانية وعنده حرة .

﴿ ١١٠٤ ﴾ ٢٩ — وعنه عن محمد بن سنان عن ابان بن عثمان عن زرارة قال : سمعته يقول : لا بأس بان يتزوج اليهودية والنصرانية متعة وعنده امرأة .

﴿ ١١٠٥ ﴾ ٣٠ — وعنه عن اسماعيل بن سعد الاشعري قال : سألته عن الرجل يتمتع من اليهودية والنصرانية قال: لا ارى بذلك بأساً قال: قلت بالمجوسية؟ قال : واما المجوسية فلا .

قوله عليه السلام : واما المجوسية فلا، ورد مورد الكراهية ، وعند التمكن من غيرها ، فاما في حال الاضطرار فليس به بأس روى ذلك :

﴿ ١١٠٦ ﴾ ٣١ — أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن الرضا عليه السلام قال : سألته عن نكاح اليهودية والنصرانية ؟ فقال : لا بأس فقلت : فمجوسية ؟ فقال : لا بأس به يعني متعة .

﴿ ١١٠٧ ﴾ ٣٢ — وعنه عن ابى عبدالله البرقي عن ابن سنان عن منصور الصيقل عن ابى عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بالرجل ان يتمتع بالمجوسية .

﴿ ١١٠٨ ﴾ ٣٣ — وعنه عن البرقي عن فضيل بن عبد ربه عن حماد بن عيسى عن بعض اصحابنا عن ابى عبد الله عليه السلام مثله .

والتمتع بالمؤمنة افضل على كل حال روى ذلك :

﴿ ١١٠٩ ﴾ ٣٤ — أحمد بن محمد بن عيسى عن معاوية بن حكيم عن

---

* - ١١٠٢ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٦ الكافي ج ٢ ص ٤٦ الفقيه ج ٣ ص ٢٩٣
- ١١٠٣ - ١١٠٤ - ١١٠٥ - ١١٠٦ - ١١٠٧ - ١١٠٨ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٤

امرأة بغير اذنها ؟ قال : لا بأس به .

﴿ ١١١٥ ﴾ ٤٠ — وعنه عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن داود ابن فرقد عن ابي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الرجل يتزوج بأمة بغير اذن مواليها ؟ فقال : ان كانت لامرأة فنعم وان كانت لرجل فلا .

﴿ ١١١٦ ﴾ ٤١ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيي عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن ابي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بان يتمتع الرجل بأمة المرأة ، فاما أمة الرجل فلا يتمتع بها إلا بامره .

ولا بأس بان يتمتع الرجل متعة ما شاء لأنهن بمنزلة الاماء ، وليس ذلك مثل نكاح الغبطة الذي لا يجوز فيه العقد على اكثر من اربع نساء .

﴿ ١١١٧ ﴾ ٤٢ — روى محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن أحمد ابن اسحاق الاشعري عن بكر بن محمد الازدي قال : سألت ابا الحسن عليه السلام عن المتعة أهي من الاربع ؟ قال : لا .

﴿ ١١١٨ ﴾ ٤٣ — وعنه عن محمد بن يحيي عن أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن زرارة بن اعين قال : قلت ما يحل من المتعة ؟ قال : كم شئت .

﴿ ١١١٩ ﴾ ٤٤ — وعنه عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي عن حماد بن عثمان عن ابي بصير قال : سئل ابو عبد الله عليه السلام عن المتعة أهي من الاربع ؟ فقال : لا ولا من السبعين .

﴿ ١١٢٠ ﴾ ٤٥ — وعنه عن الحسين بن محمد عن أحمد بن اسحاق عن

---

* - ١١١٤ - ١١١٥ - ١١١٦ - الاستبصار ج ٣ ص ٢١٩ واخرج الأخير الكليني في الكافي ج ٢ ص ٤٧

- ١١١٧ - ١١١٨ - ١١١٩ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٧ الكافي ج ٢ ص ٤٣ واخرج الثالث الصدوق في الفقيه ج ٣ ص ٢٩٤

سعدان بن مسلم عن عبيد بن زرارة عن ابيه عن ابي عبد الله عليه السلام قال : ذكر له المتعة أهي من الاربع ؟ قال : تزوج منهن الفاً فانهن مستاجرات .

« ١١٢١ » ٤٦ — محمد بن أحمد بن يحيي عن العباس بن معروف عن القاسم بن عروة عن عبد الحميد الطائي عن محمد بن مسلم عن ابي جعفر عليه السلام في المتعة قال : ليست من الاربع لأنها لا تطلق ولا ترث ، وانما هي مستاجرة وقال: عدتها خمسة واربعون ليلة .

« ١١٢٢ » ٤٧ — فاما الذي رواه الصفار عن معاوية بن حكيم عن علي ابن الحسن بن رباط عن عبدالله بن مسكان عن عمار الساباطي عن ابي عبدالله عليه السلام عن المتعة قال : هي احد الاربعة

« ١١٢٣ » ٤٨ — وما رواه أحمد بن محمد بن ابي نصر عن ابي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الرجل يكون عنده المرأة أيحل له ان يتزوج باختها متعة ؟ قال : لا قلت حكى زرارة عن ابي جعفر عليه السلام انما هي مثل الاماء يتزوج ما شاء قال : لا هي من الاربع .

فليس هذان الخبران منافيين لما قدمناه من الاخبار ، لأن هذين الخبرين انما وردا مورد الاحتياط دون الحظر ، والذي يكشف عما ذكرناه ما رواه :

« ١١٢٤ » ٤٩ — أحمد بن محمد بن ابي نصر عن ابي الحسن الرضا عليه السلام قال : قال ابو جعفر عليه السلام : اجعلوهن من الاربع فقال له صفوان بن يحيي: على الاحتياط ؟ قال : نعم .

---

* — ١١٢٠ — ١١٢١ — الاستبصار ج ٣ ص ١٤٧ الكافي ج ٢ ص ٤٣ والثاني بدون الذيل فيه .

— ١١٢٢ — الاستبصار ج ٣ ص ١٤٧

— ١١٢٣ — الاستبصار ج ٣ ص ١٤٨

عن الحسن عن الحسين اخيه عن أبيه علي بن يقطين عن ابى الحسن الماضي عليه السلام انه سئل عن المملوك يحل له ان يطأ الأمة من غير تزويج إذا احل له مولاه؟ قال: لا يحل له.

وينبغي ان يراعى في هذا الضرب من النكاح لفظة التحليل ولا يسوغ فيه لفظة العارية ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١٠٦٣ ﴾ ١٥ — محمد بن يعقوب عن علي عن أبيه عن ابن ابي عمير قال: اخبرني قاسم بن عروة عن أبي العباس البقباق قال: سأل رجل اباعبدالله عليه السلام ونحن عنده عن عارية الفرج فقال: حرام ، ثم مكث قليلا ثم قال: لكن لا بأس بأن يحل الرجل جاريته لأخيه .

ومتى جعل الرجل اخاه في حل من شيء من مملوكته مثل النظر أو الخدمة أو القبلة أو الملامسة فلا يحل له غير ما احل له ، ومتى احل له فرجها حل له ما سواه ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١٠٦٤ ﴾ ١٦ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد وعلي بن ابراهيم عن أبيه جميعاً عن ابن محبوب عن جميل بن صالح عن الفضيل بن يسار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : جعلت فداك ان بعض اصحابنا قد روى عنك انك قلت إذا أحل الرجل لأخيه جاريته فهي له حلال؟ قال: نعم يا فضيل ، قلت له: ما تقول في رجل عنده جارية نفيسة وهي بكر أحل لأخيه ما دون فرجها أله ان يفتضها قال: لا ليس له إلا ما احل له منها ، ولو أحل له قبلة منها لم يحل له سوى ذلك قلت: أرأيت ان احل له ما دون الفرج فغلبته الشهوة فافتضها؟ قال : لا ينبغي له ذلك ، قلت : فإن فعل أيكون زانيا؟ قال : لا ولكن يكون خائنا ويغرم لصاحبها عشر قيمتها

* — ١٠٦٣ — الاستبصار ج ٣ ص ١٤٠ الكافي ج ٢ ص ٤٩
— ١٠٦٤ — الكافي ج ٢ ص ٤٨ الفقيه ج ٣ ص ٢٨٩

﴿ ١٨٤٠ ﴾ ٤٨ — وعنه عن أحمد بن محمد عن الحسن عن الحسين اخيه عن ابيه علي بن يقطين عن ابي الحسن الماضي عليه السلام انه سئل عن المملوك أيحل له ان يطأ الامة من غير تزويج إذا احل له مولاه ؟ قال : لا يحل له .

﴿ ١٨٤١ ﴾ ٤٩ — وعنه عن معاوية بن حكيم عن معمر بن خلاد عن الرضا عليه السلام انه قال : أي شيء يقولون في اتيان النساء في اعجازهن ؟ فقلت له : بلغني ان اهل الكتاب لا يرون بذلك بأساً فقال : ان اليهود كانت تقول : إذا أتى الرجل المرأة من خلفها خرج الولد احول فأنزل الله تعالى : ﴿ نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم ﴾ قال : من قُبل ومن دبر خلافاً لقول اليهود ولم يعن في ادبارهن .

وهذا الخبر قد قدمناه وليس فيه تناف لجواز ما قدمناه في هذه المسألة ، لأنه انما تضمن ان تأويل الآية على ما ذكر ، وليس فيه ان من فعل الفعل المخصوص فقد ارتكب محظوراً والذي يكشف عن جواز ذلك ايضاً ما رواه :

﴿ ١٨٤٢ ﴾ ٥٠ — محمد بن أحمد بن يحيى عن ابي اسحق عن عثمان بن عيسى عن يونس بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أو لأبي الحسن عليه السلام : اني ربما أتيت الجارية من خلفها يعني دبرها ونذرت فجعلت على نفسي ان عدت الى امرأة هكذا فعلي صدقة درهم وقد ثقل ذلك علي قال : ليس عليك شيء وذلك لك .

﴿ ١٨٤٣ ﴾ ٥١ — وعنه عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن رجل عن ابي عبد الله عليه السلام قال : إذا أتى الرجل المرأة في الدبر وهي صائمة لم ينقض صومها وليس عليها غسل .

---

* - ١٨٤٠ - الاستبصار ج ٣ ص ١٣٧

- ١٨٤١ - ١٨٤٢ - الاستبصار ج ٣ ص ٢٤٤ بفارق في الاول وقد تقدم الاول بالرقم ١٦٦٠

ويسمي من الاجل ما تراضيا عليه قليلا كان أو كثيراً ، فاذا قالت نعم فقد رضيت فهي امرأتك وانت اولى الناس بها ، قلت : فاني استحي ان اذكر شرط الايام فقال : هو أضر عليك قلت : وكيف ؟ قال : انك ان لم تشترط كان تزويج مقام ولزمتك النفقة في العدة وكانت وارثا ولم تقدر على ان تطلقها إلا طلاق السنة .

واما الاجل فانه يشترط عليها ما شاء بعد ان يكون اياماً معلومة أو شهوراً أو سنين ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٤٦ ﴾ ٧١ — محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن عمر بن حنظلة عن ابي عبد الله عليه السلام قال: ويشارطها ما شاء من الايام .

﴿ ١١٤٧ ﴾ ٧٢ — وعنه عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قلت له : الرجل يتزوج متعة سنة أو اقل أو اكثر قال : إذا كان شيء معلوم الى اجل معلوم قال : قلت وتبين بغير طلاق ؟ قال : نعم .

﴿ ١١٤٨ ﴾ ٧٣ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة قال : قلت له هل يجوز ان يتمتع الرجل من المرأة ساعة أو ساعتين ؟ فقال : الساعة والساعتين لا يتوقف على حدهما ولكن العود والعودين (١) واليوم واليومين والليلة واشباه ذلك .

فما تضمن هذا الخبر من مرة واحدة فانما ورد مورد الرخصة والاحوط مما

---

(١) نسخة في الجمع (العرد والعردين) والعرد الذكر المنتشر المنتصب ولعله معنى مناسب للمقام ولعله من باب الكناية عن المواقعة مرة ومرتين

- ١١٤٦ - ١١٤٧ - ١١٤٨ - الاستبصار ج ٣ ص ١٥١ الكافي ج ٢ ص ٤٥

﴿ ١٠٨٩ ﴾ ١٤ — واما ما رواه أحمد بن محمد عن ابي الحسن عن بعض اصحابنا يرفعه الى ابي عبد الله عليه السلام قال: لا تمتع بالمؤمنة فتذلها.

فهذا حديث مقطوع الاسناد شاذ، ويحتمل ان يكون المراد به إذا كانت المرأة من اهل بيت الشرف فانه لا يجوز التمتع بها لما يلحق اهلها من العار ويلحقها هي من الذل ويكون ذلك مكروهاً دون ان يكون محظوراً.

وقد رويت رخصة في التمتع بالفاجرة إلا انه يمنعها من الفجور.

﴿ ١٠٩٠ ﴾ ١٥ — روى محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي ابن حديد عن جميل عن زرارة قال: سأل عمار وانا عنده عن الرجل يتزوج الفاجرة متعة قال: لا بأس وان كان التزويج الآخر فليحصن بابه.

﴿ ١٠٩١ ﴾ ١٦ — عنه عن سعدان عن علي بن يقطين قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام: نساء اهل المدينة قال: فواسق قلت: فأتزوج منهن؟ قال: نعم.

ومتى اراد الرجل تزويج المتعة فليس عليه التفتيش عنها بل يصدقها في قولها.

﴿ ١٠٩٢ ﴾ ١٧ — روى محمد بن أحمد بن يحيى عن علي بن السندي عن عثمان بن عيسى عن اسحاق بن عمار عن فضل مولى محمد بن راشد عن ابي عبد الله عليه السلام قال: قلت اني تزوجت امرأة متعة فوقع في نفسي أن لها زوجاً ففتشت عن ذلك فوجدت لها زوجاً قال: ولم فتشت؟!.

﴿ ١٠٩٣ ﴾ ١٨ — وعنه عن أيوب بن نوح عن مهران بن محمد عن بعض اصحابنا عن ابي عبد الله عليه السلام قال: قيل له ان فلاناً تزوج امرأة متعة فقيل له ان لها زوجاً فسألها فقال ابو عبد الله عليه السلام: ولم سألها؟.

﴿ ١٠٩٤ ﴾ ١٩ — وعنه عن الهيثم بن ابي مسروق النهدي عن أحمد بن

* - ١٠٨٩ - ١٠٩٠ - ١٠٩١ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٣

مهر معلوم الى اجل معلوم .

والاحوط ان يشترط على المرأة جميع شرائط المتعة من ارتفاع الميراث والعزل ان اراد والعدة وغير ذلك ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٣٦ ﴾ ٦١ — محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس بن معروف عن صفوان عن القاسم بن محمد عن جبير ابي سعيد المكفوف عن الأحول قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام قلت : ما ادنى ما يتزوج به الرجل المتعة ؟ قال : كف من بُر يقول لها زوجيني نفسك متعة على كتاب الله وسنة نبيه نكاحاً غير سفاح على ان لا ارثك ولا ترثيني ولا اطلب ولدك الى اجل مسمى فان بدالي زدتك وزدتيني .

﴿ ١١٣٧ ﴾ ٦٢ — محمد بن يعقوب عن علي ابن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي نصر عن ثعلبة قال : تقول أتزوجك متعة على كتاب الله وسنة نبيه نكاحاً غير سفاح على ان لا ترثيني ولا ارثك كذا وكذا يوماً بكذا وكذا وعلى أن عليك العدة.

﴿ ١١٣٨ ﴾ ٦٣ — وعنه عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين وعدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن أبي بصير قال : لابد ان تقول فيه هذه الشروط اتزوجك متعة كذا وكذا يوماً بكذا وكذا نكاحاً غير سفاح على كتاب الله وسنة نبيه على ان لا ترثيني ولا ارثك وعلى ان تعتدي خمسة واربعين يوماً ، وقال بعضهم : حيضة .

وشروط النكاح تكون بعد العقد لأن ما يكون قبل العقد لا اعتبار به وانما الاعتبار بما يحصلُ بعده فان قبلت الشرط الذي وقع قبل العقد مضى العقد والشرط وإلا فكان ما تقدم من الشروط باطلا والعقد غير صحيح ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٣٩ ﴾ ٦٤ — محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن محمد

* - ١١٣٧ - ١١٣٨ - الكافي ج ٢ ص ٤٤

قدمناه ان يكون يوماً أو ليلة بحسب ما يختاره .

وقد روي إذا شرط دفعة أو دفعتين فانه يصرف وجهه عنها عند الفراغ منها .

﴿ ١١٤٩ ﴾ ٧٤ — روى ذلك محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا من سهل بن زياد عن ابن فضال عن القاسم بن محمد عن رجل سماه قال: سألت اباعبدالله عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة على عود واحد قال : لا بأس ولكن إذا فرغ فليحول وجهه ولا ينظر .

ومتى تمتع بالمرأة شهراً غير معين كان العقد باطلا ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٥٠ ﴾ ٧٥ — أحمد بن محمد عن بعض رجاله عن عمر بن عبدالعزيز من عيسى بن سليمان عن بكار بن كردم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يلقى المرأة فيقول لها : زوجيني نفسك شهراً ولا يسمي الشهر بعينه ثم يمضي فيلقاها بعد سنين قال : فقال له : شهره ان كان سماه وان لم يكن سمى فلا سبيل له عليها .

ومتى عقد عليها متعة على مرة واحدة مبهماً كان العقد دائماً ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٥١ ﴾ ٧٦ — محمد بن أحمد بن يحيي عن محمد بن الحسين عن موسى ابن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن هشام بن سالم الجواليقي قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : اتزوج المرأة متعة مرة مبهمة قال فقال : ذلك اشد عليك ترثها وترثك ولا يجوز لك أن تطلقها إلا على طهر وشاهدين ، قلت : اصلحك الله فكيف اتزوجها ؟ قال : اياماً معدودة بشيء مسمى مقدار ما تراضيتم به فاذا مضت ايامها كان طلاقها في شرطها ولا نفقة ولا عدة لها عليك ، قلت : ما اقول لها ؟ قال : تقول لها اتزوجك

- ١١٤٩ - الاستبصار ج ٣ ص ١٥١ الكافي ج ٢ ص ٤٦
- ١١٥٠ - الكافي ج ٢ ص ٤٧ الفقيه ج ٣ ص ٢٩٧
- ١١٥١ - الاستبصار ج ٣ ص ١٥٢

سنی کافر ہیں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں

اهل السنة كفار لا يجوز التناكح معهم

A MARRIAGE WITH SUNNI IS UNLAWFUL BECAUSE THEY ARE INFIDELS.

تهذيب الاحكام جلد هفتم تاليف ابي جعفر محمد بن الحسن الطوسي المتوفى ٤٦٠هـ (طبع ايران)

عدتها فان اسلمت أو اسلم قبل انقضاء عدتها فهما على نكاحهما الاول ، وان هي لم تسلم حتى تنقضي العدة فقد بانت منه .

والذي يدل على انه متى كان بشرائط الذمة لا تبين منه وان انقضت عدتها ما رواه :

﴿ ١٢٥٩ ﴾ ١٧ — محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن ابي عمير عن بعض اصحابه عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : ان اهل الكتاب وجميع من له ذمة إذا اسلم احد الزوجين فهما على نكاحهما وليس له ان يخرجها من دار الاسلام الى غيرها ولا يبيت معها ولكنه يأتيها بالنهار ، واما المشركون مثل مشركي العرب وغيرهم فهم على نكاحهم الى انقضاء العدة فان اسلمت المرأة ثم اسلم الرجل قبل انقضاء عدتها فهي امرأته ، وان لم يسلم إلا بعد انقضاء العدة فقد بانت منه ولا سبيل له عليها ، وكذلك جميع من لا ذمة له ، ولا ينبغي للمسلم ان يتزوج يهودية ولا نصرانية وهو يجد حرة أو امة .

قال الشيخ رحمه الله ولا يجوز نكاح الناصبية المظهرة لعداوة آل محمد عليهم السلام ولا بأس بنكاح المستضعفات منهن .

يدل على ذلك ما ثبت من كون هؤلاء كفاراً بادلة ليس هذا موضع شرحها ، وإذا ثبت كفرهم فلا تجوز مناكحتهم حسب ما قدمناه ، ويزيد ذلك بياناً ما رواه :

﴿ ١٢٦٠ ﴾ ١٨ — علي بن الحسن بن فضال عن الحسن بن محبوب عن جميل بن صالح عن الفضيل بن يسار عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يتزوج المؤمن بالناصبية المعروفة بذلك .

﴿ ١٢٦١ ﴾ ١٩ — الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله

* - ١٢٥٩ - الاستبصار ج ٣ ص ١٨٣ الكافي ج ٢ ص ١٤
- ١٢٦٠ - ١٢٦١ - الاستبصار ج ٣ ص ١٨٣ الكافي ج ٢ ص ١١

سنی کافر ہیں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں ان کا ذبیحہ حرام ہے

اهل السنة كفار ولاتناكحهم ولاتاكل ذبيحتهم لانه حرام

A MARRIAGE WITH SUNNI IS UNLAWFUL THEIR ALTARED ANIMAL IS FORBIDDEN TO EAT BECAUSE THEY ARE INFIDELS.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ابن سنان قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الناصب الذي عرف نصبه وعداوته هل يزوجه المؤمن وهو قادر على رده وهو لا يعلم برده قال: لا يتزوج المؤمن الناصبية ولا يتزوج الناصب مؤمنة ولا يتزوج المستضعف مؤمنة.

﴿١٢٦٢﴾ ٢٠ — محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة عن ابي جعفر عليه السلام قال: دخل رجل على علي بن الحسين عليهما السلام فقال: ان امرأتك الشيبانية خارجية تشتم علياً عليه السلام فان سرك ان أسمعك ذلك منها اسمعتك؟ فقال: نعم قال: فاذا كان غداً حين تريد أن تخرج كما كنت تخرج فعد واكمن في جانب الدار قال: فلما كان من الغد كمن في جانب الدار وجاء الرجل فكلمها فتبين ذلك منها فخلى سبيلها وكانت تعجبه.

﴿١٢٦٣﴾ ٢١ — علي بن الحسن بن فضال عن محمد بن علي عن ابي جميلة عن سندي عن الفضيل بن يسار قال: سألت ابا جعفر عليه السلام عن المرأة العارفة هل ازوجها الناصب؟ قال: لا لأن الناصب كافر قال: فأزوجها الرجل غير الناصب ولا العارف؟ فقال: غيره احب إلي منه.

﴿١٢٦٤﴾ ٢٢ — وعنه عن أحمد بن الحسن عن ابيه عن علي بن الحسن بن رباط عن ابن اذينة عن فضيل بن يسار عن ابي جعفر عليه السلام قال: ذكر الناصب فقال: لا تناكحهم ولا تأكل ذبيحتهم ولا تسكن معهم.

﴿١٢٦٥﴾ ٢٣ — فاما الذي رواه الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام بم يكون الرجل مسلماً يحل مناكحته وموارثته وبم يحرم دمه؟ فقال: يحرم دمه بالاسلام إذا أظهر ويحل مناكحته موارثته.

- ١٢٦٢ - الاستبصار ج ٣ ص ١٨٣ الكافي ج ٢ ص ١٢
- ١٢٦٣ - ١٢٦٤ - ١٢٦٥ - الاستبصار ج ٣ ص ١٨٤

من لا يحضره الفقيه

تأليف

رئيس المحدثين أبي جعفر الصدوق محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي

المتوفى سنة ٣٨١

الجزء الثالث

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة

السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه

الشيخ علي الآخوندي

الناشر

دار الكتب الإسلامية

تهران - بازار سلطاني

الطبعة الخامسة

تلفن ٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

في التصحيح

الشيخ محمد الآخوندي

١٣٩٠ هـ ق

سنی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اس لئے سنی سے نکاح بھی حرام ہے

السنی لا نصیب له فی الاسلام فلهذا حرام نکاحهم

A MARRAIGE WITH SUNNI BELIEVER IS FORBIDDEN BECAUSE THEY HAVE NO PART IN ISLAM.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

١٢٢٣ ٨ — وروى الحسن بن محبوب عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن الرجل المسلم يتزوّج المجوسية ؟ فقال : لا ولكن إن كانت له أمة مجوسية فلا بأس أن يطأها ويعزل عنها ولا يطلب ولدها .

١٢٢٤ ٩ — وروى الحسن بن محبوب عن سليمان الحمّار عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا ينبغي للرجل المسلم منكم أن يتزوّج الناصبية ، ولا يزوّج ابنته ناصبياً ولا يطرحها عنده .

قال مصنّف هذا الكتاب ـ رحمه الله ـ من نصب حرباً لآل محمد صلوات الله عليهم فلا نصيب له في الاسلام فلهذا حرم نكاحهم .

١٢٢٥ ١٠ — وقال النبي صلى الله عليه وآله : صنفان من أمتي لا نصيب لهم في الاسلام الناصب لأهل بيتي حرباً وغال في الدين مارق منه .

ومن استحل لعن أمير المؤمنين عليه السلام والخروج على المسلمين وقتلهم حرمت مناكحته لأن فيها الالقاء بالأيدي إلى التهلكة ، والجهال يتوهمون أن كل مخالف ناصب وليس كذلك .

١٢٢٦ ١١ — وروى صفوان عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تزوّجوا في الشكاك ولا تزوّجوهم لأن المرأة تأخذ من أدب زوجها ويقهرها على دينه .

١٢٢٧ ١٢ — وروى الحسن بن محبوب عن يونس بن يعقوب عن حمران بن أعين وكان بعض أهله يريد التزويج فلم يجد امرأة يرضاها فذكر ذلك لأبي عبد الله عليه السلام فقال : أين أنت من البلهاء واللواتي لا يعرفن شيئاً ؟ قلت إنا نقول : إن الناس على وجهين كافر ومؤمن فقال : فأين الذين خلطوا عملاً صالحاً وآخر سيئاً !؟

ـ ١٢٢٣ ـ التهذيب ج ٢ ص ٣٠٨ الكافي ج ٢ ص ١٤ بدون الذيل .
ـ ١٢٢٦ ـ الاستبصار ج ٣ ص ١٨٤ التهذيب ج ٢ ص ٣٠٠ الكافي ج ٢ ص ١١ .
١٢٢٧ ـ الكافي ج ٢ ص ١١ [illegible]

بھتیجی، پھوپھی اور خالہ بھانجی نکاح میں ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں

يجمع فى نكاح واحد بنت الاخ والعمة والخالة وبنت الاخت

A PERSON CAN MARRY HIS BROTHER'S DAUGHTER, FATHER'S SISTER, MOTHER'S SISTER AND SISTER'S DAUGHTER SIMULTANEOUSLY.

من لا يحضره الفقيه جلد سوم تأليف ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين القمي المتوفى ٣٨١هـ (طبع ايران)

عليه السلام عن المحرم يتزوّج ؟ قال : لا ولا يزوّج المحرم المحل

١٢٣٤ ١٩ — وفي خبر آخر : إن زوّج أو تزوّج فنكاحه باطل .

١٢٣٥ ٢٠ — وروى الحسن بن محبوب عن عبدالله بن سنان عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل تكون عنده الجارية يجرّدها وينظر إلى جسمها نظر شهوة هل تحل لأبيه ؟ وإن فعل أبوه هل تحل لابنه ؟ قال : إذا نظر اليها نظر شهوة ونظر منها إلى ما يحرم على غيره لم تحل لابنه وإن فعل ذلك الابن لم تحل للأب .

١٢٣٦ ٢١ — وروى الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن أبي عبيدة الحذاء قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها ولا على أختها من الرضاعة ، قال وقال عليه السلام : إن علياً عليه السلام ذكر لرسول الله صلى الله عليه وآله ابنة حمزة فقال : أما علمت أنها ابنة أخي من الرضاعة ، وكان رسول الله صلى الله عليه وآله وحمزة قد رضعا من لبن امرأة .

١٢٣٧ ٢٢ — وروى الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تتزوّج المرأة على خالتها وتزوّج الخالة على ابنة أختها .

١٢٣٨ ٢٣ — وفي رواية محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا تنكح ابنة الأخ ولا ابنة الأخت على عمتها ولا على خالتها إلا بإذنهما ، وتنكح العمة والخالة على ابنة الأخ وابنة الأخت بغير إذنهما .

١٢٣٩ ٢٤ — وسأل عبدالله بن سنان أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل يريد أن يتزوّج المرأة أينظر إلى شعرها ؟ قال : نعم إنما يريد أن يشتريها بأغلا الثمن .

ـ ١٢٣٥ ـ الاستبصار ج ٣ ص ٢١٢ التهذيب ج ٢ ص ٢٠٨ .

ـ ١٢٣٦ ـ الاستبصار ج ٣ ص ١٧٨ التهذيب ج ٢ ص ١٩٧ الكافي ج ٢ ص ١٣٥ وفي الأول والأخير صدر الحديث فقط .

ـ ١٢٣٨ ـ الكافي ج ٢ ص ٣٥ بتفاوت يسير .

ـ ١٢٣٩ ـ التهذيب ج ٢ ص ٢٢٥ الكافي ج ٢ ص ١٦ بسند آخر .

بیوی کی حلت اور حرمت کے بارہ میں اہلسنت سے الگ تصریحات

تصريحات غير تصريحات أهل السنة فى حل الزوجة و حرمتها

AN EXPLANATION OF BEING LAWFUL & UNLAWFUL OF WIFE

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

فتزوج أمها أو ابنتها أو أختها فدخل بها ثم علم فارق الأخيرة والأولى امرأته ولم يقرب امرأته حتى يستبرىء رحم التي فارق ، وإن زنى رجل بامرأة ابنه أو امرأة أبيه أو بجارية ابنه أو بجارية أبيه فان ذلك لا يحرّمها على زوجها ولا يحرّم الجارية على سيدها ، وإنما يحرم ذلك إذا كان ذلك منه بالجارية وهي حلال فلا تحل تلك الجارية أبداً لابنه ولا لأبيه ، وإذا تزوج امرأة تزويجاً حلالاً فلا تحل تلك المرأة لابنه ولا لأبيه .

١٢٥٧ ٤٢ — وروى أبو المغرا عن أبي بصير قال : سألته عن رجل فجر بامرأة ثم أراد بعد ذلك أن يتزوجها فقال : إذا تابت حلت له ، قلت : وكيف أعرف توبتها ؟ قال : يدعوها إلى ما كانت عليه من الحرام فان امتنعت فاستغفرت ربها عرف توبتها .

١٢٥٨ ٤٣ — وروى علي بن رئاب عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن رجل تزوج امرأة بالعراق ثم خرج إلى الشام فتزوج امرأة أخرى فاذا هي أخت امرأته التي بالعراق قال : يفرّق بينه وبين التي تزوجها بالشام ولا يقرب العراقية حتى تنقضي عدة الشامية ، قلت : فان تزوج امرأة ثم تزوج أمها وهو لا يعلم أنها أمها فقال : قد وضع الله عنه جهالته بذلك ثم قال : إذا علم أنها أمها فلا يقربها ولا يقرب الابنة حتى تنقضي عدة الأم منه ، فاذا انقضت عدة الأم حلّ له نكاح الابنة ، قلت : فان جاءت الأم بولد فقال : هو ولده يرثه ويكون ابنه وأخا لامرأته .

١٢٥٩ ٤٤ — وروى الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن أبي عبيدة عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أمر رجلاً أن يزوجه امرأة من أهل البصرة من بني تميم فزوّجه

— ١٢٥٧ — الاستبصار ج ٣ ص ١٦٨ التهذيب ج ٢ ص ٢٠٧ .
— ١٢٥٨ — الاستبصار ج ٣ ص ١٦٩ التهذيب ج ٢ ص ١٩٠ الكافي ج ٢ ص ٣٧ بتفاوت
— ١٢٥٩ — التهذيب ج ٢ ص ٢٤٨ .

گدھے کا گوشت حلال ہے

لحم الحمار حلال

A FLESH OF AN ASS IS LAWFUL.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

تعرفه فانه بمنزلة الجبن فكل ولا تسأل عنه .

٩٨٨ ٧٨ — وسأل محمد بن مسلم أبا جعفر عليه السلام عن لحوم الخيل والدواب والبغال والحمير فقال : حلال ولكن الناس يعافونها .

وإنما نهى رسول الله صلى الله عليه وآله عن أكل لحوم الحمر الإنسية بخيبر لئلا تفنى ظهورها ، وكان ذلك نهي كراهة لا نهي تحريم ، ولا بأس بأكل لحوم الحمر الوحشية ولا بأس بأكل الأمص (١) وهو اليحامير ولا بأس بألبان الأتن والشيراز المعدّ (٢) منها .

ولا يجوز أكل شيء من المسوخ وهي القردة والخنزير والكلب والفيل والذئب والفأرة والأرنب والضب والطاووس والدعامة والدعموص (٣) والجرّي والسرطان والسلحفاة والوطواط والعيفيقا (٤) والثعلب والدب واليربوع والقنفذ مسوخ لا يجوز أكلها .

٩٨٩ ٧٩ — وروي أن المسوخ لم تبق أكثر من ثلاثة أيام فان هذه مُثل لها فنهى الله عز وجل عن أكلها .

٩٩٠ ٨٠ — وروى الوشا عن داود الرقي قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن رجلاً من أصحاب أبي الخطاب نهاني عن البخت (٥) وعن أكل لحم الحمام المسرول (٦)

---

(١) الأمص : والأميص طعام يتخذ من لحم عجل بجلده أو مرق السكباج المبرد من الدهن معرب وروي أنها اليحامير .

(٢) نسخة في الجميع (المتخذ منها) .

(٣) الدعموص : كبرغوث دويبة سوداء تغوص في الماء وتكون في الغدران .

(٤) في هامش المخطوطات والمطبوعة (العيقيقا) و(العقعق) وتسربت هذه بهامش نسخ بالغراب الأبقع .

(٤) البخت : نوع من الإبل واحده بختي .

(٥) المسرول : وهو من الحمام ما وجد في رجليه ريش .

— ٩٨٨ — الاستبصار ج ٤ ص ٧٤ التهذيب ج ٢ ص ٣٤٩ الكافي ج ٢ ص ١٥٢ بتفاوت .

— ٩٩٠ — الاستبصار ج ٤ ص ٧٩ التهذيب ج ٢ ص ٣٥٠ الكافي ج ٢ ص ١٦٨ .

نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں کیونکہ گواہ خدا ہے

الشاهد ما يحتاج فى النكاح لا ن الشاهد هو الرب

IN THE PRESENCE OF GOD THERE IS NO NEED OF WITNESSES AT THE TIME OF MARRIAGE.

من لا يحضره الفقيه جلد سوم تاليف ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين القمي المتوفى ۳۸۱ھ (طبع ایران)

تزوّج وكانت بكراً ، فإن كانت ثيباً فلا يجوز عليها تزويج أبيها إلا بأمرها ، وإن كان لها أب وجد فالجد عليها ولاية ما دام أبوها حياً لأنه يملك ولده وما ملك فإذا مات الأب لم يزوّجها الجد إلا بإذنها .

۵ — وروى حنان بن سدير عن مسلم بن بشير عن أبي جعفر عليه السلام قال : ۱۱۹۴ سألته عن رجل تزوّج امرأة ولم يُشهد فقال : اما فيما بينه وبين الله عز وجل فليس عليه شيء ، ولكن إن أخذه سلطان جائر عاقبه .

۶ — وروي عن عبد الحميد بن عواض عن عبد الخالق قال : سألت أبا عبد الله ۱۱۹۵ عليه السلام عن المرأة الثيّب تخطب إلى نفسها قال : هي أملك بنفسها تولي أمرها من شاءت إذا كان كفواً بعد أن تكون قد نكحت زوجاً قبل ذلك .

۷ — وروي عن داود بن سرحان عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال في رجل ۱۱۹۶ يريد أن يزوّج أخته قال : يؤامرها فإن سكتت فهو إقرارها ، فإن أبت لم يزوّجها فإن قالت : زوّجني فلاناً فليزوّجها ممن ترضى ؛ واليتيمة في حجر الرجل لا يزوّجها إلا ممن ترضى .

۸ — وروى الفضيل بن يسار ومحمد بن مسلم وزرارة وبريد بن معاوية عن ۱۱۹۷ أبي جعفر عليه السلام قال : المرأة التي قد ملكت نفسها غير السفيهة ولا المولّى عليها تزويجها بغير ولي جائز .

۹ — وخطب أبو طالب رحمه الله لما تزوّج النبي صلى الله عليه وآله خديجة ۱۱۹۸ بنت خويلد رحمها الله بعد أن خطبها إلى أبيها ، ومن الناس من يقول إلى عمها ، فأخذ بعضادتي الباب ومن شاهده من قريش حضور فقال : الحمد لله الذي جعلنا

— ۱۱۹۵ — الاستبصار ج ۳ ص ۲۳۳ التهذيب ج ۲ ص ۲۲۱ الكافي ج ۲ ص ۲۵ بسند آخر والجميع .
— ۱۱۹۶ — الاستبصار ج ۳ ص ۲۳۹ التهذيب ج ۲ ص ۲۲۳ الكافي ج ۲ ص ۲۵ .
— ۱۱۹۷ — الاستبصار ج ۳ ص ۲۳۲ التهذيب ج ۲ ص ۲۲۰ الكافي ج ۲ ص ۲۵

من لا يحضره الفقيه

تأليف

رئيس المحدثين أبي جعفر الصدوق محمد بن علي بن
الحسين بن بابويه القمي
المتوفى سنة ٣٨١

الجزء الاول

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه
الشيخ علي الآخوندي

الناشر
دار الكتب الاسلامية
تهران - بازار سلطاني

الطبعة الخامسة

تلفن ٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامّة
في التصحيح
الشيخ محمد الآخوندي
١٣٩٠ هـ ق

اہلسنّت کا جھوٹا ہر اسلام دشمن کے جھوٹے سے بھی ناپاک تر ہے۔

سور السنی اشد نجاسة من کل عدو الاسلام

THAN LEFT OVER FOOD OF SUNNI IS MORE POLLUTED THAM THE LEFT OVER FOOD OF INFIDEL.

من لا يحضره الفقيه جلد اول تاليف ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين القمي المتوفى ٣٨١ھ (طبع ايران)

٩ ٩ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله: كل شيء يجتر «١» فسؤره حلال ولعابه حلال.

١٠ ١٠ — وأتى أهل البادية رسول الله صلى الله عليه وآله فقالوا يارسول الله إن حياضنا هذه تردها السباع والكلاب والبهائم فقال لهم صلى الله عليه وآله: لها ما أخذت افواهها ولكم سائر ذلك.

وإن شرب من الماء دابة أو حمار أو بغل أو شاة أو بقرة أو بعير فلا بأس باستعماله والوضوء منه، فإن وقع وزغ في اناء فيه ماء أهريق ذلك الماء، وإن وقع فيه كلب أو شرب منه أهريق الماء وغسل الاناء ثلاث مرات مرة بالتراب ومرتين بالماء ثم يجفف، واما الماء الآجن «٢»، فيجب التنزه عنه إلا أن يكون لا يوجد غيره، ولا بأس بالوضوء مما يشرب منه السنور ولا بأس بشربه.

١١ ١١ — وقال الصادق عليه السلام: إني لا أمتنع من طعام طعم منه السنور ولا من شراب شرب منه.

ولا يجوز الوضوء بسؤر اليهودي والنصراني وولد الزنا والمشرك وكل من خالف الاسلام، وأشد من ذلك سؤر الناصب، وماء الحمام سبيله سبيل الماء الجاري إذا كانت له مادة.

١٢ ١٢ — وقال الصادق عليه السلام: في الماء الذي تبول فيه الدواب وتلغ «٣» فيه الكلاب ويغتسل فيه الجنب انه إذا كان قدر كر لم ينجسه شيء.

«١» يجتر: جر وأجتر البعير اعاد الاكل من بطنه فمضغه ثانية، والجر بالكسر لذى الخف والظلف كاللقمة للانسان.

«٢» الآجن: أجن الماء أجنا وأجونا من باب ضرب وقعد: تغير إلا انه يشرب فهو آجن.

«٣» تلغ فيه الكلاب أي يشرب بأطراف ألسنتها.

٩ — التهذيب ج ١ ص ٦٤ — ١٠ — التهذيب ج ١ ص ٢٢٧.

تھوک کے ساتھ استنجا جائز ہے

يجوز الاستنجاء بالريق

EVACUATION WITH SPITTLE IS LAWFUL.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

ولا أصيب الماء وقد أصاب يدي شيء من البول فأمسحه بالحائط وبالتراب ثم تعرق يدي فأمسح (١) وجهي أو بعض جسدي أو يصيب ثوبي، فقال: لا بأس به.

١٥٩ ١١ — وسأل ابراهيم بن أبي محمود الرضا عليه السلام عن الطنفسة والفراش يصيبهما البول كيف يصنع وهو ثخين كثير الحشو؟ فقال: يغسل منه ما ظهر في وجهه.

١٦٠ ١٢ — وسأل حنان بن سدير أبا عبد الله عليه السلام فقال إني ربما بلت فلا أقدر على الماء ويشتد ذلك علي، فقال: اذا بلت وتمسحت فامسح ذكرك بريقك فإن وجدت شيئاً فقل هذا من ذاك.

١٦١ ١٣ — وسئل عليه السلام عن امرأة ليس لها إلا قميص واحد ولها مولود فيبول عليها كيف تصنع؟ قال: تغسل القميص في اليوم مرة.

١٦٢ ١٤ — وقال محمد بن النعمان لأبي عبدالله عليه السلام: أخرج من الخلاء فأستنجي بالماء فيقع ثوبي في ذلك الماء الذي استنجيت به، فقال: لا بأس به وليس عليك شيء.

١٦٣ ١٥ — وقال أبو الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام: في طين المطر أنه لا بأس به أن يصيب الثوب ثلاثة أيام إلا أن يعلم أنه قد نجسه شيء بعد المطر فإن أصابه بعد ثلاثة أيام غسله وإن كان طريقاً نظيفاً لم يغسله.

١٦٤ ١٦ — وسأل أبو الأغر النخاس أبا عبدالله عليه السلام فقال إني اعالج الدواب فربما خرجت بالليل وقد بالت وراثت فتضرب إحداها بيدها أو برجلها (٢) فينضح على ثوبي، فقال: لا بأس به.

ولا بأس بخرء الدجاجة والحمامة لو أصاب الثوب، ولا بأس بخرء ما طار وبوله،

(١) نسخة ج والمطبوعة «فأمسح». (٢) في المطبوعة «بيديها ورجليها».

* — ١٥٩ — التهذيب ج ١ ص ٦١ الكافي ج ١ ص ١٧.
— ١٦٠ — التهذيب ج ١ ص ١٠١ الكافي ج ١ ص ٢.
— ١٦١ — التهذيب ج ١ ص ٧١.
— ١٦٣ — التهذيب ج ١ ص ٧٦ الكافي ج ١ ص ٥. — ١٦٤ — الكافي ج ١ ص ١٨.

کالا لباس فرعون کا لباس ہے

اللباس الاسود لباس فرعون

THE BLACK DRESS IS THE DRESS OF PHARAOS.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

٧٦٦ ١٧ — وقال أمير المؤمنين عليه السلام فيما علم أصحابه لا تلبسوا السواد فإنه لباس فرعون .

٧٦٧ ١٨ — وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يكره السواد إلا في ثلاثة العمامة والخف والكساء .

٧٦٨ ١٩ — وروي أنه هبط جبرئيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في قباء أسود ومنطقة فيها خنجر فقال صلى الله عليه وآله يا جبرئيل ما هذا الزي فقال : زي ولد عمك العباس يا محمد ، ويل لولدك من ولد عمك العباس فخرج النبي صلى الله عليه وآله إلى العباس فقال : يا عم ويل لولدي من ولدك فقال يا رسول الله أفأجب نفسي قال جرى القلم بما فيه .

٧٦٩ ٢٠ — وروى اسماعيل بن مسلم عن الصادق عليه السلام أنه قال : أوحى الله عز وجل إلى نبي من انبيائه قل للمؤمنين لا يلبسوا لباس اعدائي ، ولا يطعموا مطاعم اعدائي ، ولا يسلكوا مسالك اعدائي فيكونوا اعدائي كما هم اعدائي .

فاما لبس السواد للتقية فلا إثم فيه .

٧٧٠ ٢١ — فقد روي عن حذيفة بن منصور أنه قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام بالحيرة (١) فأتاه رسول أبي العباس الخليفة يدعوه فدعا بممطر (٢) أحد وجهيه أسود والآخر أبيض فلبسه ، ثم قال عليه السلام أما اني البسه وأنا اعلم أنه لباس أهل النار .

٧٧١ ٢٢ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يصلي الرجل وفي يده خاتم حديد .

(١) الحيرة : البلد القديم بظهر الكوفة كان يسكنه النعمان بن المنذر وهي بناحية النجف .

(٢) الممطر : كثير ما يلبس في المطر يتوقى به منه .

☆ — ٧٦٧ — الكافي ج ١ ص ١١٢ .

— ٧٧١ — التهذيب ج ١ ص ٢٠٠ الكافي ج ١ ص ١١٢ .

مروجہ اذان صحیح ہے لعنت ہو مفوضہ پر جنہوں نے اذان میں اشہد ان علیا ولی اللہ کا اضافہ کیا

اذان العامة صحيح ولعن الله المفوضة حيث زادوا عليه كلمات «اشهد ان عليا ولى الله» .

THE AZAN OF THE SUNNIS IS RIGHT AND CURSE THE MUFAWAZAH WHO ADDED ASH-HADO-ANNA ALIYYAN WALI ALLA · «اشهد ان عليا ولى الله» IN AZAN

من لا يحضره الفقيه جلد اول تاليف ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين القمي المتوفى ٣٨١هـ (طبع ايران)

٨٩٥ ٣٣ — وسأل معاوية بن وهب أبا عبدالله عليه السلام عن التثويب (١) الذي يكون بين الأذان والإقامة فقال: ما نعرفه.

٨٩٦ ٣٤ — وكان علي عليه السلام يقول: لا بأس أن يؤذن الغلام قبل أن يحتلم، ولا بأس أن يؤذن المؤذن وهو جنب ولا يقيم حتى يغتسل.

٨٩٧ ٣٥ — وروى أبو بكر الحضرمي وكليب الأسدي عن أبي عبدالله عليه السلام أنه حكى لهما الأذان فقال: الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمداً رسول الله أشهد أن محمداً رسول الله، حي على الصلاة حي على الصلاة، حي على الفلاح حي على الفلاح، حي على خير العمل حي على خير العمل الله أكبر الله أكبر، لا إله إلا الله لا إله إلا الله، والإقامة كذلك ولا بأس أن يقال في صلاة الغداة على أثر حي على خير العمل الصلاة خير من النوم مرتين للتقية.

وقال مصنف هذا الكتاب: هذا هو الأذان الصحيح لا يزاد فيه ولا ينقص منه والمفوضة (٢) لعنهم الله قد وضعوا أخباراً وزادوا في الأذان محمد وآل محمد خير البرية مرتين، وفي بعض رواياتهم بعد أشهد أن محمداً رسول الله، أشهد أن علياً ولي الله مرتين ومنهم من روى بدل ذلك أشهد أن علياً أمير المؤمنين حقاً مرتين، ولا شك في أن علياً ولي الله وأنه أمير المؤمنين حقاً وأن محمداً وآله صلوات الله عليهم

---

(١) التثويب: ثوب الداعي تثويباً ردد صوته، والمراد به قول المؤذن في أذان الصبح «الصلاة خير من النوم».

(٢) المفوضة: فرقة ضالة قالت بأن الله خلق محمداً (ص) وفوض إليه خلق الدنيا فهو الخلاق، وقيل بل فوض ذلك إلى علي عليه السلام، وهم غير الذين يتولون بتفويض أعمال العباد إليهم — كالمعتزلة والقدرية.

* — ٨٩٥ — الاستبصار ج ١ ص ٣٠٨ التهذيب ج ١ ص ١٠١.

— ٨٩٦ — التهذيب ج ١ ص ٢٩٦.

— ٨٩٧ — الاستبصار ج ١ ص ٣٠٦ التهذيب ج ١ ص ١٠٠.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸

۱۹۹۰ء

تقیہ کی اہمیت! حسنہ (نیکی) سے مراد تقیہ ہے سیئہ (بدی) سے مراد راز افشاں کرنا یعنی تقیہ نہ کرنا

اهمية التقية عند الشيعة . قال الحسنة التقية والسيئة الاذاعة .

IMPORTANCE OF TAQIYAH (CONCEALMENT)

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا (قَالَ : بِمَا صَبَرُوا عَلَى التَّقِيَّةِ) وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ» قَالَ : الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ .

۱۔ آیا ان لوگوں کو دہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بناء پر حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر۔ اور ایک آیت کے متعلق وہ دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے، فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

٢ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْجَمِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نو حصے دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شئے میں ہے سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح کے۔

توضیح:۔ نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہٰذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللهِ ، قُلْتُ : مِنْ دِينِ اللهِ ؟ قَالَ : إِي وَاللهِ مِنْ دِينِ اللهِ ، وَلَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عليه السلام : «أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» وَاللهِ مَا كَانُوا سَرَقُوا شَيْئاً ، وَلَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام : «إِنِّي سَقِيمٌ» وَاللهِ مَا كَانَ سَقِيماً .

الجزء الثالث

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت — الحاج سيد هادي بني هاشمي

سوق شيشه گرخانه — سوق المسجد الجامع

تبريز — ايران

مطبعة «شركت چاپ»

سنی مفتی جو بھی مسئلہ بتائے اس کے الٹ کرنا ہی شیعہ مذہب ہے

اذا اخبر مفتی اهل السنة ای مسئله فالواجب مخالفتها هو مذهب الشیعه

TO ACT OPPOS ITE AGAINST SUNNI BELIEFS IS SHIA RELIGION.

الانوار النعمانیہ جلد سوئم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

وقوله عليه السلام المجمع عليه من أصحابك الظاهر انّ المراد بهذا الاجماع الاتفاق في نقل الرواية لا الاتّفاق في الفتوى كما ذهب اليه جماعة من الاصحاب بقرينة ما سيأتي، ولأنّ الكلام انّما هي في تعارض الروايات وترجيحها لا في تعارض الاقوال

و قوله عليه السلام و شبهات بين ذلك الظاهر انّ المراد بالشّبهات عندنا تعارض فيه الدليلان من غير إهتداء الى التّرجيح بينهما كما يقع كثيرا في كتب الحديث ، و قوله عليه السلام ما خالف العامّة ففيه الرشاد ممّا لاريب فيه حتى انّه روى انّ رجلا من اهل الاهواز كتب اليه عليه السلام وهو في المدينة انّه ربّما أشكل علينا الحكم في المسئلة التى يحتاج اليها ولا تصل الأيدى اليك في كل وقت فماذا نصنع ؟ فكتب اليه عليه السلام اذا كان الحال على ما ذكرت فأت القاضي البلد وسله عن تلك المسئلة ، فما قال لك فخذ بخلافه فانّ الخير (الحق خ) في خلافهم

---

* في الحقيقة عبارة عن تشخيص الموضوعات ولذا يحتاج الى ملكة و قريحة و عبقرية فذة وذكاء وحدة ذهن و سرعة في الخاطر اكثر مما تحتاجه الفتوى واستنباط الاحكام الكلية بكثير ولو تصدى له غير الحائز لمرتبة النظر والاستنباط و غير الواجد لملكة الاجتهاد مع اجتماع سائر الشرائط اللازمة فيه كما فصل في محله كان ضرره اعظم من نفعه وخطاؤه اكثر من صوابه واما تصدى غير المجتهد اساول الذى له اهلية الفتوى فهو عند الامامية من اعظم المحرمات واكبر الكبائر الموبقة بل هو على حد الكفر بالله تعالى فان الحكومة بين الناس والتصدى لولاية القضاء منصب عند الامامية نيابة عن صاحب الرسالة والامامة ومرتبة من الرياسة العامة وخلافة الله في الارضين قال تعالى : (يا داود انا جعلناك خليفة في الارض فاحكم بين الناس بالعدل) قال امير المؤمنين (ع) ؟ يا شريح قد جلست مجلسا لايجلسه الانبى او وصى نبى او شقى .

فكيف يدعى الاسلام من يتصدى للقضاء في هذه المحاكم الرسميه (العدلية) وهو لم يتعلم الا نبذة يسيرة من علم الحقوق واخذ شهادة رسمية لنفسه من بعض هذه المدارس الرسمية الفاقدة للفضائل كلها من دون احراز مرتبة الاجتهاد و من غير حصول ملكة الاستنباط له بل يحكم على ما يريد و يفعل ما يشاء ولذا ضاعت الحقوق وشاع الظلم و ارتفع العدل والامة الايرانية حيارى سكارى وليس سبب ذلك الا الامة انفسهم فانهم أموات في صورة الاحياء والى الله المشتكى

الجزء الثاني

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت الحاج سيد هادي بني هاشم

شارع تربيت سوق المسجد الجامع

تبريز ايران

مطبعة «شركت چاپ»

علمائے امامیہ کے اجماع کے مطابق سنی یہودی نصرانی مجوسی سے زیادہ شریر اور بیشک نجس کافر ہیں

الناصب (اهل السنة) شرمن اليهودى والنصرانى والمجوسى وانه كافر نجس باجماع علماء الامامية .

ACCORDINING TO THE UNANIMOUS CONSENT OF THE IMMAMIA SCHOLARS THE SUNNIES ARE MORE FILTHY AND MORE VICIOUS THAN JEWS, CHRISTIANS AND ZOROASTRIANS.

الانوار النعمانية جلد دوم تاليف نعمت الله الموسوى الجزائرى المتوفى ١١١٢ھ (طبع ايران)

لبس الخشن وأكل الجشب على من يعرف من نفسه النخوة والعجب وجماحة (١) النفس فيكون ذلك المأكل والملبس سوطا تخوفها به وتسوقها الى موافاة الأخيار ؛ وامّا من عرف من نفسه عكس هذا فيكون الأولى له إستعمال نعم الله عليه من الملابس والملاذّ ونحوهما ؛ فانّ حالات النفس عجيبة فهي كحمار السوء إن جاع نهق وان شبع زقط ، فان أردت ان تعرفها فانظرها وقت إرادتها شهوتها فانّك لو توسّلت اليها بالأنبياء والمرسلين وعرضت عليها الجنّة والنار ، وقلت لها هذه الجنّة ان تركت هذا الذنب فهي مهيّأة لك وان فعلتها فأنت من الداخلين الى هذه النار كانت حريصة على الاتيان بذلك الذنب وتركت كلّ تلك الوسائل ، ولو كانت جائعة و(عرّ) عوضتها عن (علي ج) تلك الوسائل رغيفا من خبز الشعير أقلعت عن ذلك الذنب ورضيت بذلك الرغيف ، فانظر كيف صار عندها رغيف الشعير أحسن من وسيلة الأنبياء والجنّة والنار والحور العين ، ما هذا الّا عجب عجيب وأمر غريب

وأمّا الناصب وأحواله وأحكامه فهو ممّا يتمّ ببيان أمرين : الأوّل في بيان معنى الناصب الذي ورد في الأخبار أنّه نجس وأنّه شرّ من اليهودي والنصراني والمجوسي وانّه كافر نجس باجماع علماء الإمامية رضوان الله عليهم ؛ فالّذى ذهب اليه اكثر الأصحاب هو انّ المراد به من نصب العداوة لآل بيت محمد ﷺ وتظاهر ببغضهم كما هو الموجود في الخوارج وبعض ماوراء النهر ورتّبوا الاحكام في باب الطهارة والنجاسة والكفر والإيمان وجواز النكاح وعدمه على الناصب بهذا المعنى

وقد تفطّن شيخنا الشهيد الثاني قدّس الله روحه من الإطّلاع على غرائب الاخبار فذهب الى انّ الناصب هو الّذى نصب العداوة لشيعة اهل البيت عليهم السلام وتظاهر بالوقوع فيهم ؛ كما هو حال اكثر المخالفين لنا في هذه الأعصار في كلّ الأمصار ، وعلى

---

(١) جمح جمحا وجماحا وجموحا الفرس : تغلب على راكبه وذهب به لاينثني استعصى فهو جامح يلفظ واحد للمذكر والمؤنث جمع جوامح ومنه جمحت المرأة زوجها اذا تركته وعادت بيتها الى اهلها

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الحمد للہ کہ درین اوان برکت اقتران کتاب مستطاب رہنمائے حق و ایمان

تحقیق المتین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

مترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس منیجر امامیہ جنرل ایجنسی لاہور

باہتمام [illegible] اسٹیم پریس لاہور [illegible]

اہلسنت خنزیر کے مشابہ ہے

اهل السنة مثل الخنزير .

SIMILE OF BOAR TO AHLE SUNNAT.

تحقیق الیقین اردو ترجمہ حق الیقین از باقر مجلسی طبع غلام عباس مینیجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

کے ہے جو کہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں نہ پہونچا ہو۔ اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے
کہ لوگوں کے لئے وہ زمانہ بھی آئیگا کہ اون کا امام اون سے غائب ہو جائیگا۔ پس خوشا حال
اون لوگوں کا جو کہ اوس زمانہ میں ہمارے امر پر ثابت رہیں۔ اون کا کمتر ثواب یہ ہو گا کہ حق تعالیٰ
اونکو ندا دیگا کہ اے میرے بندو تم نے میرے سِر پر ایمان لایا اور میری غیبت کی تصدیق کی
پس تمکو میری جانب سے ثواب نیک و بہتر کی بشارت ہو۔ تم وہ میرے بندے ہو واقعی ہو کہ میں فقط
تم سے عبادت کو قبول کرتا ہوں اور تمہارے گناہوں کو بخش دیتا ہوں سوا تمہارے اور
لوگوں کے گناہوں کو میں تمکو بخش دیتا ہوں اور بسبب تمہاری برکت سے اپنے بندوں
کے لئے پانی برساتا ہوں اور تمہارے سبب اون سے بلاؤں کو دفع کرتا ہوں۔ اگر تم نہ ہوتے
میں اون پر اپنا عذاب نازل کرتا۔ تو راوی نے پوچھا اے فرزند رسول خداؐ اوس زمانے کے لوگ
جو کام کرینگے اون میں کونسا کام بہتر ہے۔ فرمایا اپنی زبان روکنا اور اپنے گھر میں بیٹھ رہنا
اس بارہ میں جو حدیثیں کہ وارد ہوئی ہیں وہ شمار و احصا کی حد سے زیادہ ہیں۔ علاوہ اس کے
بہت سی حدیثوں سے ثابت و معلوم ہے کہ آنحضرتؑ کا شخص نمایاں ہے اور لوگ ان کو نہیں پہچانتے [illegible]
لوگ آنحضرتؑ کو نہیں پہچانتے۔ جیسا کہ روایت کی گئی ہے کہ حضرتؑ ہر سال حج کے لئے تشریف لاتے
ہیں اور لوگوں کو پہچانتے ہیں مگر لوگ آنحضرتؑ کو نہیں پہچانتے۔ اور جب آنحضرتؑ ظاہر ہونگے
اوس وقت اکثر لوگ کہینگے کہ ہم حضرت کو دیکھتے تھے مگر نہیں پہچانتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ
سے منقول ہے کہ اس امر کا صاحب [illegible] اہل سنت جو کہ خنزیر کے مشابہ
ہیں اس امر کا انکار کیوں کرتے ہیں۔ حضرت یوسفؑ کے بھائی باوجود دانشمند و پیغمبروں کے
اسباط تھے سب حضرت یوسفؑ کے پاس گئے اور اون سے کلام و سودا و معاملہ کیا۔ اور
باوجودیکہ اون کے بھائی تھے اونکو نہ پہچانا تا اینکہ خود یوسفؑ نے بتایا کہ میں یوسفؑ ہوں۔
پس اس امت حیران کو اس امر میں کیا انکار ہے کہ حق تعالیٰ کو کسی وقت یہ منظور ہو کہ اپنی حجت
کو اون سے پوشیدہ رکھے اور وہ ان کے درمیان تردد کرے اور ان کے بازاروں میں
راہ چلے اور ان کے فرشوں پر قدم رکھے مگر یہ لوگ اوس کو نہ پہچانیں تا اینکہ حق تعالیٰ اوسکو
اجازت دے کہ وہ خود ان کو اپنے سے آگاہ کرے جیسا کہ حضرت یوسفؑ کو اجازت دی تھی کہ

حق الیقین

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

سنی [ناصبی] کتے سے بدتر ہے اور ولد الزنا سے بدتر ہے

الناصبی أسوأ من الکلب وأسوأ من ولدالزنا

A NASABI (SUNNI) IS WORSE THAN ILLEGITIMATE AND A DOG.

حق الیقین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

این دین باشد آنرا داند مگر نادری مثل کسیکه تازه مسلمان شده باشد و هنوز نزد او
ضروری نشده باشد مانند نماز وروزهٔ ماه مبارک رمضان وحج و زکوة و امثال اینها کسیکه
ترک اینها کند کافر نیست و کسیکه ترک اینهارا حلال داند کافر است و مستحق قتل است و
همچنین اگر فعلی از او صادر شود که متضمن استخفاف بدین یا محرمات الهی باشد عمداً مثل آنکه
عمداً مصحف مجید را بسوزاند یا در قاذورات اندازد یا لگد بر آن بزند یا حق تعالی یا ملائکه یا
یکی از انبیا را دشنام دهد یا سخنی بگوید که متضمن استخفاف باشد خواه در نظم و خواه
در نثر یا کعبهٔ معظمه را خراب کند بیجهت یا عمداً در آن بول کند یا غائط و همچنین نسبت
بروضات مقدسه حضرت رسول صلی الله علیه وآله استخفافی کند بقول یا بفعل یا تربت شریف حسین علیه السلام
را استخفافی کند قولاً یا فعلاً مثل آنکه العیاذ بالله بآن استنجاء نماید یا نسبت بکتب حدیث
شیعه استخفاف کند وبعضی کتب فقه شیعه را نیز چنین میدانند یا بیکی از عبادات که ضروری
دین است استهزاء واستخفاف نماید یا بت یا غیر بت را معبود خود قرار دهد و آنرا بقصد عبادت
سجده کند یا شعار کفار را که متضمن اظهار کفر باشد ظاهر گرداند مثل آنکه زنار ببندد باین
قصد و یا پیشانی خود را بروش هنود زرد کند بقصد اظهار شعار ایشان وبعضی دیگر در ضمن
ضروریات دین مذکور خواهد شد انشاءالله واما غیر شیعه امامیه از زیدیه وسنیان وفطحیه
واقفیه وکیسانیه وناووسیه وسایر فرق مخالفین اگر انکار یکی از ضروریات دین اسلام کنند
آنها نیز کافر ونجس ومخلد در جهنم اند مانند خوارج که بر امام زمان خروج کرده اند و ناسزا
نسبت بائمه میگویند مانند خارجیان عمان یا غلات که ائمه را خدا دانند یا بهتر از پیغمبر دانند
یا گویند خدا در ایشان حلول کرده است یا ایشانرا خالق عالم دانند بنا بر بعضی از احادیث
و نواصب که عداوت با همه ائمه یا بعضی از ایشان داشته باشند زیرا که وجوب محبت ایشان
ضروری دین اسلام است واز حضرت صادق علیه السلام منقولست که غسل مکن در جائیکه در آن
جمع میشود غسالهٔ حمام زیرا که در آن غسالهٔ ولد زنا میباشد و غسالهٔ ناصبی میباشد و آن
بدتر است از ولد زنا بدرستیکه حق تعالی خلقی بدتر از سگ نیافریده است وناصبی نزد خدا
خوارتر است از سگ ومجسمه که خدارا جسم میدانند از بلور یا بصورت پسر ساده میدانند
ایشان نیز کافر ومخلد در آتشند ودر غیر اینها از فرق مخالفان دو قسمند (اول) متعصبی چندند
که حجت بر ایشان تمام شده است وعلم ببطلان مذهب خود نیز دارند و از برای تعصب و
اغراض دنیویه انکار حق مینمایند یا باعتبار متابعت آباء واسلاف بدین باطل قائل شده اند و
قوت تمیز میان حق و باطل ندارند وخود را از اغراض باطله خالی نمی کنند که حق بر ایشان

شیعہ کے علاوہ تمام طبقے جہنمی ہیں

جميع الناس اهل جهنم الا الشيعة

EXCEPT SHIA S ALL THE PEOPLE BELONGS TO HELL.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی طبع (قدیم ایران)

بر گردانیدن انگشتر از انگشت بانگشت وثمرۂ ایمان آنها آنستکه از برای انبیاء و اوصیاء وارد شده است از درجات کمال و قرب نزد خدا و شفاعت کبری والهامات حقتعالی و مراتبی که عقل از ادراک آنها قاصر است (چهارم) محض عقاید حقه است بدون اعمال مطلقا و ثمره ای که بر آن مترتب میشود در دنیا امان یافتن است در جان و مال و عرض از کشته شدن و اخذ اموال و اسیر شدن و اهانت و مذلت مگر آنکه فعلی از او صادر شود که مستحق کشته شدن یا سنگسار کردن یا تعزیر گردد و در آخرت آنکه اعمال صحیح است فی الجمله گو بدرجه قبول نرسد و او را از عذاب نجات دهد گو مستحق ثواب نباشد یا باشد فی الجمله اما مستحق درجات عالیه نباشد و مخلد در جهنم نباشد و بنا بر یک قول مطلقا داخل جهنم نشود گو در برزخ وقیامت عقوبت ها برا و وارد شود بنا بر خلاف قولین اما البته مخلد در جهنم نباشد و مستحق عفو و شفاعت باشد در قیامت و اکثر متکلمین امامیه ایمان را بر این معنی اطلاق کرده اند یا باقرار ظاهری یا بشرط عدم انکار از روی عناد چنانچه دانستی در ضمن نقل اقوال و بر هر تقدیر مشروط است بآنکه فعلی که موجب ارتداد او باشد از او صادر نشود چنانکه مذکور شد و در کفری که مقابل این ایمانست داخلند جمیع فرق و ارباب مذاهب باطله از کفار و منافقین و مشرکین و سنیان و سایر فرق شیعه از زیدیه و فطحیه و واقفیه و کیسانیه و ناووسیه و غیر که غیر شیعه اثنا عشریه است زیرا که ایشان مخلد در جهنم اند چنانچه سابقاً مذکور شد (پنجم) آنستکه تکلم بشهادتین بکند و انکار امری که ضروری دین اسلام است ظاهر نکند و فعلیکه مستلزم استخفاف بدین اسلام باشد از او صادر نشود و اگر چه در دل اعتقاد باینها نداشته باشد و هر چند اعتقاد بهمۂ ائمه نداشته باشد و اظهار آنهم نکند و ثمرۂ این ایمان بنا بر مشهور آنستکه جان و مالش محفوظ باشد و او را نکاح توان کرد و مستحق میراث مسلمانان باشد و سایر احکام ظاهرۂ مسلمانان جاری باشد بنا بر مشهور اما در آخرت هیچ بهره ای ندارد و هیچ عمل از اعمال او مقبول نیست و مثل سایر کفار است بلکه از بعضی از آنها بدتر است و منافقان نیز در این ایمان داخلند و باین وجه جمع میان جمیع آیات و اخبار میتواند شد و در هر مقام مناسب آن مقام بر یکی از آن معانی محمول خواهد شد .

وجه دویم آنستکه ایمان عبارت از اصل عقاید حقه باشد اما مشروط باشد باعمال و باین وجه جمع میان بعضی از آیات و اخبار میتواند شد اما بدون انضمام با وجه اول چندان فائده نمی بخشد .

وجه سیم آنستکه ایمان محض عقاید حقه باشد و آنچه در اخبار وارد شده استکه

حِلْیَةُ المُتَّقِین

از تألیفات

عالِمِ ربّانی

مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

درمحاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

بانضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیه

با تصیح کامل

چاپ افست

کتابفروشی اسلامیه

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن - ۵۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیه

سیاہ لباس اہل جہنم کا ہے

اللباس الاسود لاهل النار

BLACK DRESS IS AN INDICATION OF THOSE WHO DOOMED TO HELL

حلیة المتقین تألیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

رفت حضرت رسول ﷺ فاطمه را طلب فرمود که شوهر خود علی را بطلب پس چون حاضر شدند حضرت امیرالمؤمنین ؑ را در جانب راست نشانید ودستش را گرفت وبر دامن خود گذاشت وحضرت فاطمه را در جانب چپ نشانید ودستش را گرفت وبر دامن خود گذاشت پس فرمود که میخواهید شما را خبر دهم بآنچه جبرئیل مرا بآن خبر داد گفتند بلی یارسول الله فرمود که جبرئیل گفت که در قیامت من در جانب راست عرش خواهم بود وخدای تعالی دو جامه بمن پوشاند یکی سبز ودیگری سرخ برنگ گل وتو یاعلی در جانب راست عرش باشی ودو جامهٔ چنین در تو پوشانند پس راوی عرض کرد که مردم رنگ سرخ چنین را مکروه میدانند حضرت فرمود که چون خدا حضرت عیسی را بآسمان برد دو جامهٔ چنین بر او پوشانید وبسند معتبر از حضرت امیرالمؤمنین منقولستکه شخصی از حضرت صادق ؑ پرسید که در کلاه سیاه نماز بکنم فرمود که در آن نماز مکن که لباس اهل جهنم است واز حضرت رسول منقولستکه مکروه است سیاه مگر در سه چیز در موزه وعمامه وعبا .

فصل پنجم در بعضی از آداب جامه پوشیدن جامه‌های دراز پوشیدن وآستین جامه را دراز کردن وجامه را از روی تکبر بر روی خاك کشیدن مکروه و مذموم است واز حضرت امام جعفر صادق ؑ منقولستکه حضرت امیرالمؤمنین ؑ رفت ببازار وسه جامه برای خود خرید یك اشرفی پیراهن را تا از دیك بند یا ولنگ را تا نیمه ساق و ردا را از پیش تا پستان واز عقب تا پائین تر از کمر پس دست بآسمان برداشت وپیوسته حمد الهی مینمود بر این نعمت تا بخانه باز گشت وحضرت صادق فرمود که جامه آنچه از غوزك پا میگذرد در آتش جهنم است واز حضرت امام موسی کاظم ؑ منقولستکه حقتعالی بپیغمبرش فرمود که وثیابك وطهر که ترجمهٔ لفظش آنستکه جامه‌های خود را پس پاك گردان حضرت فرمود که جامه‌های آنحضرت پاك بود ولیکن مراد الهی آنستکه جامه را کوتاه کن که آلوده نشود ودر روایت دیگر یعنی بر دار که بزمین کشیده نشود ودر روایت حسن از حضرت باقر ؑ منقولستکه حضرت رسول ﷺ شخصی را وصیت فرمود زنهار که پیراهن وازار خود را بلند میاویز که این از تکبر است وخدا تکبر را دوست نمیدارد ودر حدیث معتبر منقولستکه حضرت امیرالمؤمنین چون پیراهن می‌پوشیدند آستین را میکشیدند آنچه از سر انگشتشان میگذشت میبریدند وحضرت رسول ﷺ با بوذر فرمود که هر که از روی تکبر جامه‌اش را بزمین کشد حقتعالی در قیامت نظر رحمت باو نفرماید وازار مرد تا نصف ساق است وتا بندپا هم جایز است وزیاده در آتش است .

عورت کی فرج کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں

لا جناح تبقبيل فرج المرأة

TO KISS VIGINA IS A NORMAL PRACTICE.

حلیۃ المتقین تالیف عالم ربانی علامہ محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

کور باشد و در روایات دیگر از آنحضرت منقولست که باکی نیست نگاه کردن بفرج در وقت
جماع و در چندین حدیث معتبر وارد شده است که مرد و زن در حالتی که خضاب بحنا و غیر آن
بسته باشند جماع نکنند و از حضرت امام موسی ؑ پرسیدند که اگر در حالت جماع جامه
از روی مرد و زن دور شود چیست فرمود باکی نیست باز پرسیدند اگر کسی فرج زن را ببوسد
چون است فرمود باکی نیست و از حضرت صادق ؑ پرسیدند که اگر کسی زن خود را عریان
کند و باو نظر کند چون است فرمود که مگر لذتی از این بهتر میباشد و پرسیدند که اگر بدست
وانگشت با فرج زن و کنیز خود بازی کند چون است فرمود باکی نیست اما بغیر اجزای بدن
خود چیزی دیگر در آنجا نکند و پرسیدند که آیا میتواند در میان آب جماع بکند فرمود
باکی نیست و در حدیث صحیح از حضرت امام رضا ؑ پرسیدند از جماع کردن در حمام فرمود
باکی نیست و حضرت صادق ؑ فرمود که مرد با زن و کنیز خود جماع نکند در خانهای که
طفل باشد که آن طفل زناکار میشود یا فرزندیکه از ایشان بهم رسد زناکار باشد و از حضرت
رسول ﷺ منقولست که فرمود بحق آن خداوندی که جانم در قبضهٔ قدرت اوست اگر شخصی
با زن خود جماع کند و در آن خانه شخصی بیدار باشد که ایشان را ببیند یا سخن و نفس ایشان
را شنود فرزندی که از ایشان بهم رسد رستگار نباشد و زناکار باشد و چون حضرت امام
زین العابدین ؑ ارادهٔ مقاربت زنان مینمودند خدمتکاران را دور می کردند و درها را می بستند
پردهها را می انداختند و از حضرت صادق ؑ منقولست که کسی با کنیزی جماع کند و خواهد
که با کنیز دیگر پیش از غسل جماع کند وضو بسازد و در حدیث صحیح وارد شده است که
باکی نیست با کنیز وطی کند و در خانه دیگری باشد که ببیند و شنود و مشهور میان علماء آنست
که باکی نیست که مرد درمیان دو کنیز خود بخوابد اما مکروه است که درمیان دو زن آزاد
بخوابد و در حدیث موثق از حضرت صادق ؑ منقولست که باکی نیست مرد میان دو کنیز و دو
آزاد بخوابد و فرمود کراهت دارد مرد رو بقبله جماع کند و در حدیث دیگر از آنحضرت
پرسید که آیا مرد عریان جماع میتواند کرد فرمودند که نه و رو بقبله و پشت بقبله جماع نکند
و در کشتی جماع نکند و حضرت امام موسی ؑ فرمود دوست نمیدارم کسیکه در سفر آب
نیابد برای غسل کردن جماع کند مگر آنکه خوف ضرری داشته باشد بر خود و بعضی از علماء
قایل بحرمت شدهاند و حضرت رسول ﷺ نهی فرمود از آنکه کسیکه محتلم شده باشد پیش
از آنکه غسل کند جماع کند و فرمود اگر بکند و فرزندی بهم رسد دیوانه باشد ملامت نکند
مگر خود را و حضرت صادق ؑ فرمود مکروه است جنب شدن در وقتیکه آفتاب طلوع

الجزء الثاني

كشف الغمة في معرفة الأئمة

تأليف:

العلامة المحقق أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الإربلي (ره)

وعلق عليه الفاضل المحقق الحاج السيد هاشم الرسولي

اهتم بطبعه الوالد المعظم الحاج السيد علي بني هاشمي دام ظله

الناشر:

مكتبة بني هاشمي

تبريز - سوق المسجد الجامع

سنة ١٣٨١ هـ ق

المطبعة العلمية - قم

تمام ناصبی (سنی) جہنمی ہیں

جميع النواصب (اهل السنة) اهل النار .

ALL NASABI ARE DESTINED TO HELL.

کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ جلد دوئم تالیف ابی الحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح الاربلی (طبع ایران)

مهدياً لانه يهدى الى أمر مضلول عنه ، وسمى بالقائم لقيامه بالحق .

و روى عبد الله بن المغيرة عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اذا قام القائم من آل محمد عليهم السلام أقام خمسمأة من قريش ، فضرب أعناقهم ، ثم أقام خمسمأة أخرى حتى يفعل ذلك ست مرات ، قلت : و يبلغ عدد هؤلاء هذا ؟ قال : نعم منهم و من مواليهم .

وروى أبو بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : اذا قام القائم هدم المسجد الحرام حتى يرده الى أساسه ؛ وحوّل المقام الى الموضع الذي كان فيه ، وقطع أيدى بنى شيبة (١) وعلقها بالكعبة ، و كتب عليها : هؤلاء سرّاق الكعبة .

وروى عن أبي الجارود عن أبي جعفر عليه السلام في حديث طويل أنه اذا قام القائم فيخرج منها بضعة عشر ألف نفس ، يدعون البترية ، عليهم السلاح فيقولون له : ارجع من حيث جئت فلا حاجة بنا الى بنى فاطمة ، فيضع عليهم السيف حتى يأتي على آخرهم ، ثم يدخل الكوفة فيقتل بها كل منافق مرتاب ، ويهدم قصورها ، و يقتل مقاتلتها حتى يرضى الله عز وجل .

وروى أبو خديجة عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : اذا قام القائم عليه السلام جاء بأمر جديد ، كما دعا رسول الله صلى الله عليه وآله في بدو الاسلام الى أمر جديد .

وروى علي بن عقبة عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اذا قام القائم عليه السلام حكم بالعدل وارتفع في ايامه الجور ، وامنت به السبل ، وأخرجت الارض بركاتها ورد كل حق الى أهله ، ولم يبق أهل دين حتى يظهروا الاسلام ويعترفوا بالايمان أما سمعت الله عزوجل يقول : « وله أسلم من في السموات والارض طوعاً و كرهاً واليه يرجعون » (٢) وحكم في الناس بحكم داود وحكم محمد صلى الله عليه وآله فحينئذ تظهر الارض كنوزها وتبدى بركاتها ، فلا يجد الرجل منكم يومئذ موضعاً لصدقته ولا لبرّه ، لشمول الغنى جميع المؤمنين ، ثم قال : انّ دولتنا آخر الدول ، ولم يبق أهل بيت لهم دولة الا ملكوا قبلنا

---

(١) قبيلة معروفة وعندهم مفتاح الكعبة من زمن الجاهلية الى قيام الحجة (ع)

(٢) آل عمران : ٨٣ .

چاپ گراوری

چاپخانه اسلامیه

بسمه تعالی

با تأیید خداوند متعال

زاد المعاد

تألیف

علامه محمد باقر مجلسی ره

بهمت و سرمایه آقای حاج اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری

تلفن ۲۱۹۶۶

محرم الحرام

۱۳۷۸

مؤسسه کتابفروشی اسلامیه

(خیابان بوذرجمهری)

گراورسازی زیبا

۱۴۰۳ هجری قمری

عورت کے ساتھ غیر فطری فعل جائز ہے

اباحة ایتان النساء فی اعجاز هن

UN NATURAL SEXUAL PRACTICE WITH WOMAN IS LAWFUL

زاد المعاد تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع (ایران ۱۳۰۸ھ)

اخلاصاً لوحدانیته وصلی الله علی سید بریته والاصفیآء من عترته اما بعد فقد کان من فضل الله علی الانام ان اغناهم بالحلال عن الحرام فقال سبحانه وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقرآء یغنهم الله من فضله والله واسع علیم وسایر خطبهای طولانی در کتب مبسوطه مذکوراست واین رساله گنجایش ذکر آنها راندارد ودرباب صیغهٔ نکاح رسالهٔ جدائی تألیف کردهام .

فصل چهارم در بیان آداب زفاف ومجامعت بدانکه زفاف کردن در وقتی که ماه دربرج عقرب باشد یاتحت الشعاع باشد مکروهاست وجماع کردن درفرج زن دروقتی که حایض باشد یا باخون نفاس باشد حرام است واز ما بین ناف تازانو ازایشان تمتع بردن مکروهاست وبعد ازپاك شدن وپیش از غسل کردن جماع رانیز بعضی حرام میدانند واحوط اجتنابست مگر آنکه ضرورتی باشد پس امر کند زن راکه فرج را بشوید وبا او مقاربت کند وزن مستحاضه اگر غسل وسایر اعمالیکه او را میباید کرد بجا آورد بااو جماع میتوان کرد وو طی دبر زن خلافست بعضی حرام میدانند واکثرعلماء مکروه میدانند واحوط اجتناب است و بهتر آنست بازن خود که جماع کند وآزاد باشد منی خود را بیرون فرج نریزد وبعضی علماء حرام میدانند بیرخصت زن ودر کنیز باکی نیست وازحضرت صادق ﷺ منقولستکه نباید مردرا دخول کردن بزن خوددرشب چهارشنبه وحضرت امام موسی ﷺ فرمود که هر که جماع کند بازن خود درتحت الشعاع پس باخود قرار دهد افتادن فرزند را از شکم پیش از آنکه تمام شود وحضرت صادق ﷺ فرمود که جماع مکن در اول ماه و میان ماه وآخر ماه که باعث این میشود که فرزند سقط شود ونزدیکست که اگر فرزندی بهم رسد دیوانه باشد یا صرع داشته باشد نمی بینی کسی را که صرع می گیرد اکثر آنست که یادر اول ماه یادر آخر ماه میباشد وحضرت رسول (ص) فرمود که هر که جماع کند بازن خود درحیض پس فرزندیکه بهم رسد مبتلا شود بخوره یاپیسی پس ملامت نکند مگر خودرا وحضرت صادق ﷺ فرمود که دشمن ما اهلبیت نیست مگر کسیکه ولدالزنا یا مادرش در حیض باو حامله شده باشد ودر چندین حدیث معتبر از حضرت رسول ﷺ منقولست که چون کسی خواهد بازن خود جماع کند بروش مرغان بنزد او نرود بلکه اول بااو دست بازی وخوشطبعی بکند وبعداز آن جماع بکند ودر حدیث صحیح ازحضرت صادق ﷺ منقولست که دروقت جماع سخن مگوئید که بیم آنست فرزندی که بهم رسد لال باشد ودر آنوقت نظر بفرج زن مکنید که بیم آنست فرزندی که بهم رسد

الاحتجاج

تأليف

أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي

من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات

السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجزء الأول

(بانی مذہب شیعہ) عبد اللہ ابن سبا یہودی تھا

(مؤسس مذهب الشيعة) عبد الله ابن سبأ كان يهودياً

ABDULLAH - IBN - SABAH (FOUNDER OF SHIA RELIGION) WAS JEW.

الاحتجاج الطبرسی جلد اول تالیف ابی منصور احمد بن علی ابی طالب الطبرسی المتوفی قرن سادس (طبع نجف)

رسول الله وكان الذى يكذب عليه ويعمل فى تكذيب صدقه ويفترى على الله الكذب عبد الله بن سبأ .

الكشى : وذكر بعض أهل العلم ان عبد الله بن سبأ كان يهودياً فأسلم ووالى علياً عليه السلام ، وكان يقول وهو على يهوديته فى يوشع بن نون وصى موسى بالغلو فقال فى اسلامه بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وآله فى على عليه السلام مثل ذلك . وكان أول من أشهر بالقول بفرض امامة على وأظهر البراءة من أعدائه وكاشف مخالفيه وكفرهم ، فمن هنا قال من خالف الشيعة ان أصل التشيع والرفض مأخوذ من اليهودية .

في السبعين رجلا من الزط الذين ادعوا الربوبية فى أمير المؤمنين عليه السلام

حدثنى الحسين بن الحسن بن بندار القمى قال : حدثنى سعد بن عبدالله ابن أبى خلف القمى قال : حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى وعبد الله بن محمد بن عيسى ومحمد بن الحسين بن ابى الخطاب عن الحسن بن محبوب عن صالح بن سهل عن مسمع بن عبد الملك ابى سيار عن رجل عن أبى جعفر عليه السلام قال : ان علياً عليه السلام لما فرغ من قتال أهل البصرة أتاه سبعون رجلا من الزط (١) فسلموا عليه وكلموه بلسانهم فرد عليهم بلسانهم وقال لهم : انى لست كما قلتم انا عبد الله مخلوق . قال : فأبوا عليه وقالوا له : أنت أنت هو فقال لهم : لئن لم ترجعوا عما قلتم فى وتتوبوا الى الله تعالى لأقتلنكم . قال : فأبوا أن يرجعوا أو يتوبوا ، فأمر ان يحفر لهم آبار فحفرت ثم خرق بعضها الى بعض ثم قرفهم فيها ثم طم رؤسها ثم ألهب النار فى بئر منها ليس فيها أحد فدخل الدخان عليهم فماتوا .

(١) الزط بضم الزاي وتشديد الطاء : جنس من السودان والهنود .

شیعانِ علیؑ زندہ باد

دشمنانِ علیؑ مُردہ باد

یا علیؑ مدد

تحفہ حنفیہ

در

جواب

تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں"

نوٹ :- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

از قلم حقیقت رقم

خادمِ مذہب شیعہ وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

انتہائی لچر اور بیہودہ تحریر! اہل تشیع اور تبلیغی جماعت

عبارة واهية . الشيعة وجماعة التبليغ .

INDECENT AND VULGAR BOOK "AHLE TASHI AND TABLIGHI JAMAT "WRITTEN BY SHIA AUTHOR.

تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۴۶

انزال کے لئے گیرا ہر نہیں آرہا تو اسکو اونٹ کا پیشاب پلایا جائے شفا ہوگی۔ بقول میر صاحب اگر اونٹ کا پیشاب نہ ملے تو اپنا پلا دے

فقہ دیوبندی کی بستر بند تبلیغی جماعت کے لئے ہدایات کرانکی

عدم موجودگی کیسے انکی بیوی کو کوئی دوسرا دیوبندی استعمال نہ کرسکے

۱۔ اہل سنت کی بہترین کتاب الرحمۃ صـ ۱۳۱ باب ۱۳۰ مولف سیوطی

ترجمہ ہ۔ اگر کوئی دیوبندی تبلیغ کی خاطر سفر جارہا ہے اور وہ بیوی کی شرمگاہ پر تالا لگا کر جانا چاہتا ہے تو وہ بھیڑیا کا پتا لے کر اسکو اپنے الرتناسل پر مل کر اپنی بیوی سے ہمبستری کرے۔ انشاء اللہ اسکی بیوی کی شرمگاہ پر نہیں "الا لگ جائے اگر کسی اور مرد نے اس سے ہمبستری کا ارادہ کیا تو وقت ملاپ اسکا الرتناسل سست ہو جائے گا۔ (۲) اور اگر دیوبندی کوے کا خون یا بجول کا پتا اپنے الرتناسل پر مل کر بیوی کا سے ہمبستری کرے گا تو اس عورت سے اور کوئی ملاپ نہ کرسکے گا ملا (۳) اگر کوئی دیوبندی بھیڑیا کے خصیے کو اسکو خوب تیل لگائے اور پھر اس تیل کو الرتناسل پر مل کر بیوی سے ہمبستری کرے تو پھر وہ دیوبندی کسی اور کے کام نہ آئے گی

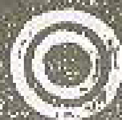
دیوبندی عورتوں کو لذت جماع سے مست کرنے کی خاطر نسخہ کیمیا

ترجمہ (۱) مرغ کی چربی اور شہد ملا کر الرتناسل پر مل کر جماع کرے (۲) اونٹ کی کوہان کی چربی سے گھی نکال کر الرتناسل پر لے (۳) عاقر قرحا چبا کر آلہ پر لے (۴) بھیڑیا کا پتا اور بز بھیڑ کا پتا اور تیل خالص ملا کر خصیہ اور آلہ پر ملے (۵) جوان عورت کا دودھ الرتناسل پر ملے اگر یہ طلا الرتناسل پر مل کر کسی دیوبندن سے جماع کیا جائے تو لذت

حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ



از قلم حقیقت رقم

وکیل آل محمد حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق

حقیقت فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

١٢٦

ہوں کہ اس فعل سے دونوں کو بڑا ثواب ملیگا۔

فتاویٰ قاضی خاں کتاب الحظر صفحہ ۷۸۳

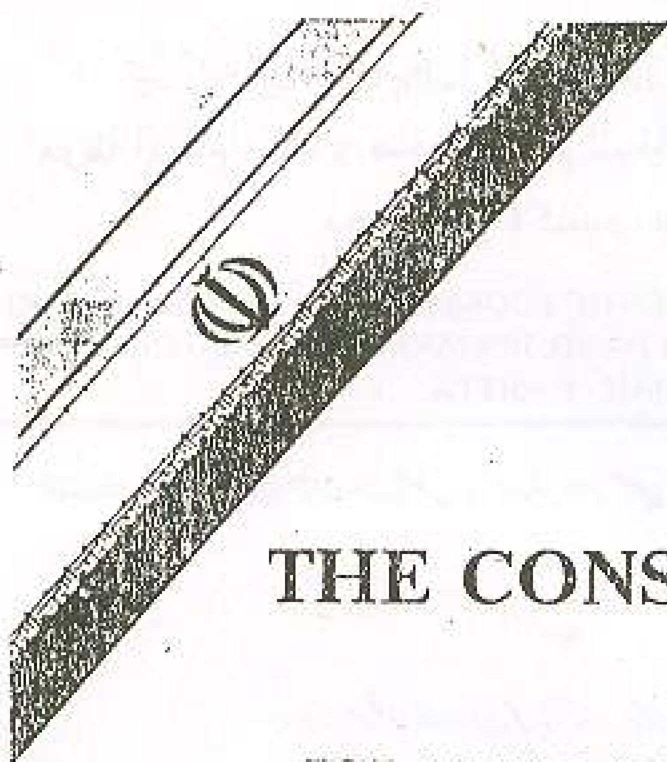
ہدایہ شریف صفحہ ۴۶۱ حاشیہ کتاب الکراہیۃ

نوٹ ۔ بچے بچے فقہ نعمان ہی مشہور ہے جو نتو اور کہتا ہے۔ حنفی فقہ نے مذکورہ مسئلے کی وضاحت تو حتی المقدور بہت کی ہے لیکن ایک کمی پھر بھی باقی رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ لفظ مس کی تشریح پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ مس منہ اور لبوں سے بھی ہو سکتا ہے اور ہاتھوں سے بھی ہو سکتا ہے پس اگر دونوں صورتیں جائز ہیں تو پھر حنفی بھائیوں کے گھر میں رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ چاٹتا رہے اور وہ چوستی رہے اور اس عبادت کا ثواب آکر مکمل روح نعمان کو پہنچتا رہے۔

١٢٦ سنی فقہ میں ہے کہ جنت میں خدا ایک ایسی مخلوق پیدا کرے گا کہ
فصفہم الاعلے کالمذکور والاسفل کالاناث جس کا اوپر والا آدھا حصہ مردوں کی طرح ہوگا اور نیچے والا حصہ عورتوں کی طرح ہوگا۔ اور اہل جنت ان سے وطی فی الدبر کریں گے۔

الدر المختار کتاب الحدود باب الوطی صفحہ ۸۵ ج ۲

نوٹ ۔ فقہ نعمان تیرے قربان یہ مذہب علامۃ المشائخ کا اتنا رسیا ہے کہ فردوس بریں میں بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کو یہ عادت پورا کرنے کے اسباب میسر ہوں۔



THE CONSTITUTION OF THE ISLAMIC REPUBLIC OF IRAN



Islamic Propagation Organization

شیعہ اثنا عشری کے علاوہ کوئی سرکاری عہدہ دار نہیں بن سکتا ایرانی آئین

لايمكن لاحد أن يكون موظفا رسميا غير الشيعة اثنا عشريين

(الدستور ایرانی)

BELIEVER CAN JOIN GOVERNMENT SERVICE.

(AN IRANIAN CONSTITUTION).

life, the executive power must work toward the creation of an Islamic society. Consequently, the confinement of the executive power within any kind of complex and inhibiting system that delays or impedes the attainment of this goal is rejected by Islam. Therefore, the system of bureaucracy, the result and product of *taghuti* forms of government, will be firmly cast away, so that an executive system that functions efficiently and swiftly in the fulfilment of its administrative commitments comes into existence.

Mass-Communication Media

The mass-communication media, radio and television, must serve the diffusion of Islamic culture in pursuit of the evolutionary course of the Islamic Revolution. To this end, the media should be used as a forum for healthy encounter of different ideas, but they must strictly refrain from diffusion and propagation of destructive and anti-Islamic practices.

It is incumbent on all to adhere to the principles of this Constitution, for it regards as its highest aim the freedom and dignity of the human race and provides for the growth and development of the human being. It is also necessary that the Muslim people should participate actively in the construction of Islamic society by selecting competent and believing *(mu'min)* officials and keeping close and constant watch on their performance. They may then hope for success in building an ideal Islamic society that can be a model for all people of the world and a witness to its perfection (in accordance with the Qur'anic verse وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ... "Thus We made you a median community, that you might be witnesses to men" [2:143]).

Representatives

The Assembly of Experts, composed of representatives of the people, completed its task of framing the Constitution, on the basis of the draft proposed by the government as well as all the proposals received from different groups of the people, in one hundred and seventy-five articles arranged in twelve chapters, on the eve of the fifteenth century after the migration of the Holy Prophet (peace and blessings be upon him and his Family), the founder of the redeeming school of Islam, and in accordance with the aims and aspirations set out above, with the hope that this century will witness the establishment of a universal government of the *mustad'afin* and the downfall of all the *mustakbirun*.

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ

براہین الطالب علی ابن ابی طالبؑ

جلد ۳



مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

جعفریہ دار التبلیغ ۔ امام بارگاہ ساندہ کلاں لاہور

توہین کعبہ اللہ

اهانة الكعبة حرسها الله .

AN INSULT OF KAABAH TULLAH.

وجہ اللہ در بیت اللہ جلد چہارم از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفری دار التبلیغ امامبارگاہ سانده لاہور

بت پرستی کے دن محمد مصطفیٰ نے علی مرتضیٰ کے ذریعے کعبے کو پاک کر کے اس قابل بنادیا کہ وہ اب قبلہ جہاں ہو جائے۔

ظہیر البشیر کی عبارت سے واضح ہوا کہ ولادت حضرت علی علیہ السلام سے کعبے کو ایک خاص شرف حاصل ہوا ہے۔

انشاء بہار بے خزاں کی عبارت سے واضح ہوا کہ ولادت حضرت علی علیہ السلام سے کعبہ قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے لئے پرستش گاہ بن گیا۔

مصباح المقربین کے میرانیس کے قطعے سے عیاں ہوا کہ کعبہ نے قبلہ ہونے کا شرف حضرت علی علیہ السلام کے ذریعے پایا ہے۔

کعبے کا طواف کیوں ہوا

● مولانا لطف اللہ نیشاپوری

طواف خانہ کعبہ ازاں شد برہمہ واجب ❖ کہ آنجا در وجود آمد علی بن ابی طالب

یعنی کعبے کا طواف تمام مسلمانوں پر واجب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ علی بن ابی طالب کا وجود ظاہر ہوا۔

حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کی وجہ سے کعبے کا طواف واجب ہو گیا۔ یعنی اگر حضرت علی علیہ السلام کعبے میں تشریف نہ لاتے تو کعبے کا طواف واجب نہ ہوتا۔ اور اگر کعبے کا طواف نہ ہوتا، تو حج نہ ہوتا۔ لہٰذا یوم اوّل سے لے کر یوم آخر تک کے تمام حاجیوں پر حضرت علی علیہ السلام کا احسان ہے کہ انہوں نے کعبے میں تشریف لا کر اسے طواف کے قابل بنا دیا۔

حجر اسود کا بوسہ فرض کیوں ہوا

● شاہ ظہیر احمد　ظہیر البشیر ص ۱۹ سطر ۲　طبع بدایوں　۱۹۰۸ء

فرض بوسہ سنگ اسود کا ہوا اس واسطے ❖ اس کے پہلو میں علی مرتضیٰ پیدا ہوئے

حجر اسود تاریخی لحاظ سے ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اور اس کا بوسہ ارکان حج میں سے ہے لہٰذا اگر حضرت علی علیہ السلام کعبے میں تشریف نہ لاتے تو اس کا بوسہ واجب نہ ہوتا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنتہ اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب وصحیفۂ انتخاب جامع مسائل

حرام وحلال حاویٔ وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاوای سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام

مجتہد العصر جناب مولانا ومقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ

العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان

جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز وپبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

سنی العقیدہ پر نماز جنازہ میں بد دعائیں

الادعية على اهل السنة فى صلوة الجنازة .

A CURSE TO MUSLIMS IN NAMAZ-E-JANAZA.

: تحفۃ العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی ریلوے روڈ لاہور

فِیْ قُبُوْرِهِمَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمَا عِنْدَكَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَهْلِهِمَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْهُمَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پھر تکبیر پانچویں کہے اَللّٰهُ اَکْبَرُ تمام ہوئی نماز واضح ہو کہ نماز جنازہ میں لازم ہے کہ دعاؤں کو بہ معنی سمجھتا جائے اگرچہ پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھیں اسی واسطے پیش نماز کو چاہیے کہ ان دعاؤں کو آواز بلند اور ٹھہر ٹھہر کے پڑھے تاکہ سب لوگ پڑھتے جائیں اور یہ جو نماز جنازہ میں ماموین ساکت کھڑے رہتے ہیں نماز ان لوگوں کی صحیح نہیں ہوتی مگر چاہیے کہ ماموین ان الفاظ کو جو پیش نماز پکار کر پڑھتا ہے چپکے چپکے پڑھیں یہی حکم ہے جناب شیخ زین العابدین علیہ الرحمۃ کا اور سنت ہے کہ بعد فراغ نماز کے کہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور سنت ہے کہ اسی جگہ پر ٹھہرے جب تک جنازہ اٹھا دیں خصوصاً پیش نماز اور اگر میت نابالغ ہو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَیْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا اگر میت ضعیف العقل ہو اور تمیز درمیان مذہبوں کے نہ رکھتا ہو یا مخالف حق ہو مگر دشمنی شیعہ سے نہ رکھتا ہو یا اعتقاد اہل بیت کے رکھتا ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی برائت نہ کرے تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اور اگر میت شیعہ نہ ہو اور دشمن اہل بیت ہو اور نماز بضرورت پڑھنا پڑے تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اَللّٰهُمَّ اخْزِ عَبْدَكَ فِیْ عِبَادِكَ وَبِلَادِكَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِهِ حَرَّ نَارِكَ اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ اَشَدَّ عَذَابِكَ فَاِنَّهُ كَانَ یُوَالِیْ اَعْدَائَكَ وَیُعَادِیْ اَوْلِیَائَكَ وَیُبْغِضُ اَهْلَ بَیْتِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور اگر مذہب میت کا معلوم نہ ہو تو بعد چوتھی کے کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ النَّفْسَ اَنْتَ اَحْیَیْتَهَا وَاَنْتَ اَمَتَّهَا اَللّٰهُمَّ وَلِّهَا مَا تَوَلَّتْ وَاحْشُرْهَا مَعَ مَنْ اَحَبَّتْ اور اگر میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو احوط ہے کہ اس کی قبر پر نماز پڑھیں فصل ساتویں بیان ثواب جنازہ اٹھانے اور کندھا دینے

عمر میں ایک مرتبہ متعہ (زنا) کرنے والا اہل بہشت سے ہے

من تمتع (زنا) مرة فی عمره دخل الجنة .

HE WHO PERFORM MUT'A AT LEAST ONCE WILL DESTINED TO PARADISE.

تحفۃ العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی ریلوے روڈ لاہور

باب بارھواں ثواب مباشرت و متعہ میں

منقول ہے کہ فرمایا ہر گاہ شوہر متوجہ ہو زوجہ سے اپنی ایسا ہے کہ گویا خدا میں اس سے تلوار کھینچی ہو واسطے جہاد کے جب مجامعت کرے تو گناہ اس کے گرتے ہیں مثل گرنے پتے درخت کے جب غسل کرے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے فرمایا جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت سے ہے دوسری حدیث میں فرمایا کہ عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کو متعہ کرے گر عورت عفیفہ ہو مومنہ ہو اس سے متعہ کرے اور مدت اور مہر معین کریں ایسا صیغہ کی کئی صورتیں ہیں اگر وکیل کریں تو پہلے وکیل عورت کا کہے:
مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ[1] وکیل مرد کا بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ[2] صورت دوسری اگر وکیل عورت کا ہو اور مرد خود سے صیغہ جاری کرے وکیل عورت کا کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسَ مُوَكِّلَتِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ[3] مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ[4] صورت تیسری یہ ہے کہ مرد و عورت خود صیغہ جاری کریں عورت کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ[5] مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ[6] فائدہ جاننا چاہیے کہ متعہ کرنا زن مسلمہ یا اہل کتاب یعنی یہودیہ اور نصرانیہ سے درست ہے اور زن بت پرست اور ناصبیہ اور خارجیہ سے درست نہیں مگر اہل کتاب کو بھی کرے اکل نجاسات اور شرب خمر وغیرہ سے اور نہ جانے

---

[1] متعہ میں دیا میں نے ذات موکلہ اپنی کو موکل تیرے کو بیچ مدت معلومہ کے مبلغ معلوم پر [2] قبول کیا میں نے واسطے موکل اپنے کے بیچ مدت معلومہ کے مبلغ معلوم پر [3] متعہ میں دیا میں نے تجھ کو نفس موکلہ اپنی کو بیچ مدت معلومہ کے مہر معلوم پر [4] قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے ذات اپنی کے اوپر مہر معلوم کے [5] متعہ میں دیا میں نے تجھے ذات اپنی کو بیچ مدت معلومہ کے ساتھ مہر معلوم کے [6] قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے نفس اپنے کے بیچ مدت معلوم کے اوپر مہر معلوم کے

زیرِ نظر، اُستادِ محقق آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی

تفسیرِ نمونہ

ترجمہ

سید صفدر حسین نجفی

پرنسپل جامعۃ المنتظر لاہور

اثر نگارش،
اہلِ قلم کی ایک جماعت

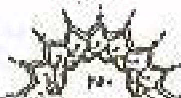
مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور، پاکستان

نکاح موقت کئی لحاظ سے اسلامی حکم کی طرح ہیں

النكاح الموقت (المتعة) مثل النكاح الاسلامي بوجوه

TEMPRORY MARRAIGE IS AN ISLAMIC COMMANDMENT BY DIFFERENT ASPECTS.

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور — تفسیر نمونہ جلد سوئم ترجمہ سید صفدر حسین نجفی



۱۔ طرفین کا مقصد صاحب اولاد ہونا نہ ہو تو اس سلسلے میں ضروری ہے کہ انہیں حمل روکنے کے طریقے سکھائے جائیں۔

۲۔ ان کی علیحدگی بآسانی ہو سکے۔

۳۔ طلاق کے بعد عورت کسی قسم کے نان ونفقہ کا حق دار نہ ہو۔

رسل نے بینڈ ری کا مقصد بیان کرنے کے بعد کہتا ہے

میرا خیال ہے کہ اگر اس قسم کی شادی کو قانونی طور پر درست مان لیا جائے تو بہت سے نوجوان خصوصاً کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طالب علم وقتی نکاح پر تیار ہو جائیں گے اور ایک وقتی مشترکہ زندگی میں قدم رکھیں گے۔ ایسی زندگی جو اپنی جڑ میں آزادی لیے ہوئے ہے اس طرح بہت سی معاشرے کی خرابیوں، اخلاقی جھگڑوں، خصوصاً جنسی بے راہ روی سے نجات مل جائے گی۔[1]

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ نکاح موقت کے بارے میں مندرجہ بالا تجویز کئی لحاظ سے اسلامی حکم کی طرح ہے لیکن جو شرطیں اور خصوصیتیں اسلام نے نکاح موقت کے لیے تجویز کی ہیں وہ کئی لحاظ سے زیادہ واضح اور مکمل ہیں۔ اسلامی نکاح موقت میں اولاد نہ ہونے دینا ممنوع نہیں ہے اور فریقین کا ایک دوسرے سے جدا ہونا بھی آسان ہے۔ جدائی کے بعد نان ونفقہ بھی واجب نہیں ہے۔

ولا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ

آیت کے آخر میں یہ ذکر کرنے کے بعد کہ حق مہر کی ادائیگی ضروری ہے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اگر طرفین اتفاق ایک دوسرے کی رضامندی کے ساتھ حق مہر کی مقدار میں کمی بیشی کریں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس لیے کہ مہر ایک ایسا حق ہے جو طرفین کی مرضی سے تبدیل ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں عقد موقت و دائمی میں کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ ہم تفصیل سے لکھ چکے ہیں کہ یہ آیت نکاح موقت کے بارے میں ہے۔

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں ایک اور بھی احتمال ہے اور وہ یہ کہ اس میں کوئی مانع نہیں کہ نکاح موقت کے ختم ہونے پر طرفین مدت نکاح اور اسی طرح حق مہر کے اضافے کے متعلق آپس میں توافق کر لیں۔ نکاح موقت مدت مقررہ ختم ہونے سے پہلے بھی قابل تجدید ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ طے کر لیتے ہیں کہ معین شدہ مدت نکاح اور مقررہ حق مہر دونوں میں اضافہ مقررہ مقدار کر دیا جائے۔ روایات اہل بیت میں بھی اس تفسیر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ان اللہ کان علیما حکیما

جن احکام کی طرف اس آیت میں اشارہ ہوا ہے وہ ایسے ہیں جو نوع بشر کے لیے خیر وسعادت کے حامل ہیں کیونکہ پروردگار عالم بندوں کے مصالح سے آگاہ اور اجرائے قانون میں حکیم ہے۔

۲۵۔ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

[1] کتاب زناشوئی واخلاق صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰۔

محرم یعنی ماں بہن بیٹی وغیرہ کے سوائے آگے پیچھے کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی بدن دیکھ سکتے ہیں

یجوز النظر الی جمیع بدن المحرمة الوالدة والاخت والبنت ماعدا الفرج والدبر

MAHRAM CAN LOOK AT THE BODIES OF EACH OTHER EXCEPT LOWER (HIDDEN) PARTS.

و برائی کو سمجھتی ہیں کے بدن کو دیکھنا یا ان کے بالوں و زلفوں کو دیکھنا خواہ لذت کے قصد سے ہو یا بغیر لذت کے قصد کے حرام ہے اور ان کے منہ اور ہاتھوں کو لذت کے قصد سے دیکھنا بھی حرام ہے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ لذت کے قصد کے بغیر بھی ان کو نہ دیکھے اسی طرح عورت پر نامحرم مرد کا بدن دیکھنا بھی حرام ہے۔

- عیسائی اور یہودی عورتوں کے بدن کو بغیر قصد لذت دیکھنا اگر حرام میں پڑنے کا موجب نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔
- عورت کو اپنا بدن اور بال نامحرم مرد سے چھپانا چاہیئے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسے نابالغ لڑکے سے بھی جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہے بدن اور بالوں کو چھپائے۔
- کسی دوسرے انسان کے آگے اور پیچھے کو دیکھنا بلکہ ایک ممیز بچے کے بھی جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہے حرام ہے۔ یہاں تک کہ شیشے کے پیچھے یا صاف پانی وغیرہ میں بھی ان کا دیکھنا حرام ہے البتہ میاں بیوی ایک دوسرے کے تمام بدن کو دیکھ سکتے ہیں۔
- وہ مرد اور عورت جو آپس میں محرم ہیں لذت کے بغیر سوائے آگے پیچھے کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی بدن دیکھ سکتے ہیں۔
- ایک مرد دوسرے کے بدن کو لذت کے قصد سے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح ایک عورت کا دوسری عورت کے بدن کو لذت کے قصد سے دیکھنا حرام ہے۔
- مرد نامحرم عورت کا فوٹو نہیں اتار سکتا اور اگر نامحرم عورت کو پہچانتا ہو

تحفہ نماز جعفریہ

جدید

(مع اضافہ)

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الموسوی الخوئی مدظلہ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید روح اللہ الخمینی الموسوی مدظلہ

مرتبہ

مولانا سید زوار الحسین ہمدانی (فاضل عراق)

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ اسلام پورہ لاہور

سعی ناحق سے ہوگا حاصل کیا
حق کے آگے فروغ باطل کیا

عجالۂ حسنہ

ترجمہ

رسالۂ متعہ

مؤلفہ

فاضل جلیل عالم نبیل جناب آخوند مولٰنا محمد باقر مجلسی اصفہانی طاب ثراہ الشریف

ترجمہ

الراجی الی رحمۃ القوی سید محمد جعفر قدسی جائسی ایدہ اللہ العزیز

در مطبع اثنا عشری دہلی طبع شد

زمانہ رسول مقبولؐ میں متعہ رائج تھا۔ لوگ متعہ سے منکر ہو کر دردناک عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں

كانت المتعة شائعة و مروجة فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وقد ابتلی الناس بعذاب الیم لانكارهم المتعة .

MUT'A WAS IN VOGUE DURING PROPHET'S PERIOD. THOSE WHO DENY, WILL FACE DIVINE'S WRATH.

عجالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ مولف محمد باقر مجلسی مطبع اثنا عشری دہلی طبع شدہ

کا مہر زیادہ مقرر کریگا میں اسکو واپس لے کے بیت المال میں داخل کروں گا یہ سنتے ہی
ایک عورت نے خلیفہ صاحب کے پاس آکر عرض کی کہ آپ ہم کو اس چیز سے کیوں منع
کرتے ہیں جسے خدائے تعالیٰ نے ہمارے لئے حلال فرمایا اور اپنے کلام پاک میں وان
اٰتیتم احدٰهن قنطارا ارشاد فرمایا ہے (یعنی اگرچہ تم ان عورتوں میں سے کسیکو
پوست گاؤ پر از زر دے دو تو کچھ قباحت نہیں) خلیفہ صاحب نے باوجود ناانصافی خود
ہی انصاف کیا اور یہ فرمایا کہ کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال
(مسائل حلال و حرام میں تمام مرد بلکہ پردہ نشین عورتیں تک عمر سے داناتر ہیں)
ایسے آدمیوں پر البتہ نہایت تعجب معلوم ہوتا ہے جو اہل علم و عقل میں اپنا شمار کرتے ہیں اور
پھر ایسے ہادی گمراہ کی متابعت کرتے ہیں جنہوں نے برسول بت پرستی کی ہو متعہ کو منع کریں اور
حرام سمجھیں باوجودیکہ خود ہی بھی قائل ہوں کہ زمانۂ رسول مقبول میں متعہ رائج تھا
اور حدیثیں بھی متعہ کے جائز و رائج ہونے پر دلالت کرتی ہیں لیکن پھر بھی دیدہ و
دانستہ وہ لوگ متعہ سے منکر ہو کر اپنے آپکو عذاب دردناک میں گرفتار کرتے ہیں
چنانچہ روایت تحریم متعہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ باوجود ایسے افعال شنیعہ کے
پھر بھی اہل حق پر یہ طعن کرتے ہیں کہ قول عمر کیوں نہیں قبول کرتے ہو متعہ کیوں کرتے ہو
اس قضیہ نامرضیہ سے ان کے تعصب و زیادتی کی انتہا اور ظلم و گمراہی کی حد صاف
صاف ظاہر ہے۔

عقد اول فضیلت اور ثواب متعہ کا بیان

متعہ کی فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ منجملہ ان کے چند حدیثیں نقل
کیجاتی ہیں۔ حضرت سلمان فارسی، مقداد ابن اسود کندی اور عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہم
یہ حدیث صحیح روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی عمر میں

اتنے فضائل کہ جتنے متعہ میں ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، خیرات غرضیکہ کسی اور عمل میں نہیں

الفضائل التی توجد فی المتعة لاتوجد فی غیرھا من الصلوۃ والزکوۃ و الحج والخیرات الخ

MUTTA IS AN ACT OF GREAT MERIT.

بحوالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ **۱۵** مولف محمد باقر مجلسی مطبع اثنا عشری دہلی طبع شدہ

ایک دفعہ متعہ کریگا وہ اہل بہشت سے ہے۔ وہ مرد جسنے متعہ کا ارادہ کیا اور وہ عورت جو متعہ کیلئے آمادہ ہوئی جب یہ دونوں باہم بیٹھتے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور جب تک دونوں اپنی خلوت گاہ سے نکلتے نہیں وہ انکی حفاظت کرتا ہے۔ دونوکا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو انکی انگلیوں سے انکے گناہ ٹپکتے ہیں۔ دونو جب آپس میں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونو کو ہر بوسہ کے ساتھ حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے وہ دونو عیش و مباشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم ہر لذت و شہوت کے ساتھ ان کے نامۂ عمل میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے جب دونو فارغ ہوتے اور غسل کرتے ہیں درحالیکہ وہ یہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہمارا خدا ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو خدا تم فرشتوں سے خطاب کرتا ہے کہ میرے ان دونوں بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس علم و یقین کے ساتھ غسل کر رہے ہیں کہ میں انکا پروردگار ہوں تم گواہ رہو کہ میں نے ان کے گناہ بخش دیا۔ ان کے جسم کے کسی بال سے پانی گرنے بھی نہیں پاتا کہ دونو کیلئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھدیئے جاتے اور دس دس گناہ بخشدیئے جاتے اور ان کے مراتب میں دس دس درجہ بلند کر دیئے جاتے ہیں راویان حدیث جناب سلمان وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین علی اٹھے اور عرض کیا کہ یا حضرت میں آپکی تصدیق کرنیوالا ہوں یہ ارشاد ہو کہ جو شخص اس کار خیر میں سعی کرے اس کیلئے کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اسکا ثواب بھی متعہ کرنیوالوں کے ثواب کے مانند ہے پھر جناب امیرؑ نے عرض کیا کہ متعہ کرنیوالوں کا کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا وہ لوگ فارغ ہو کر جب غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے انکے بدن سے گرتے ہیں ان سے حق تعالیٰ ایسے فرشتے خلق فرماتا ہے جو تسبیح و تقدیس ایزدی بجالاتے ہیں اور اسکا ثواب تاقیامت دونوں کو پہونچتا ہے۔ یہ سنکے جناب امیر نے فرمایا کہ جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھے اور اسپر عمل نہ کرے وہ میرے شیعوں سے نہیں ہے اور میں اس سے بیزار ہوں۔

إن هذه لتذكرة لأولي الأبصار

بعون الله این در ثمینہ جواہر [illegible] از بحرین قرآنیہ و سنت نبویہ مسمّی



حسب الفرمائش سید رمضان علی و سید غضنفر علی سلمہم اللہ تعالی

متعہ کرنے والوں کیلئے فرشتوں کی دعا اور متعہ نہ کرنے والوں کیلئے قیامت تک فرشتوں کی لعنت

تدعو الملائكة للتمتعين و تلعن على تاركى المتعة

A PRAY OF ANGELS FOR THOSE WHO PERFORM MUT'A AND CURSE TO THOSE WHO DENY IT TILL QAYAMAH.

برهان المتعه تاليف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاهور

يستغفرون له الى يوم القيمة ويلعنون مجتنبها الى ان تقوم
يوم الساعة حضرت ابو عبد الله ع فرمود مرد متمتعى نيست كه بعد مقاربت غسل
جنابت كند مگر آنكه پيدا ميكند خدا از هر قطره كه از بدنش از آب متقطر شده
هفتاد ملك را كه استغفار ميكنند ايشان مر متمتع را تا روز قيامت و لعنت
ميكنند آن ملايكه اجتناب و ترك كنندگان متعه را تا آنكه قيام ساعت
قيامت ميشود شانزدهم شيخ على بن عبد العالى در رساله متعه باسناد خود
روايت كرده و در منهج الصادقين نيز مرويست قال النبي صلعم من
تمتع مرة واحدة عتق ثلثه من النار ومن تمتع مرتين عتق
ثلثاه من النار ومن تمتع ثلث مرات عتق كله من النار
يعنى پيغمبر فرمود هر كه يكمرتبه در عمر نكاح متعه كند يك ثلث بدن او از نار جهنم
آزاد ميشود و هر كه دو بار نكاح متعه كند دو ثلث بدن او از نار جهنم آزاد ميشود
و هر كه سه بار متعه كند كل بدن او از نار آزاد ميشود هفدهم شيخ على در
رساله متعه و در تفسير منهج نيز روايت كردند قال النبي صلعم من تمتع
مرة امن من سخط الله الجبار ومن تمتع مرتين حشر مع الابرار
ومن تمتع ثلث مرات زاحمنى فى الجنان يعنى پيغمبر فرمود هر كه متعه
كند يكمرتبه بيخوف ميشود از غضب خداے جبار قهار و هر كه دو بار متعه كند

شیعہ اس وقت تک کامل ایمان نہیں ہوتا جب تک متعہ نہ کرے

لایکتمل ایمان الشیعی مالم یتمتع

A SHIA CANNOT BECOME MOMIN UNLESS HE PERFORM MUT'A.

برھان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

باب اثبات متعہ

زن دیلمی و بروایت سیوطی بجنازۂ امام حسن مجتبیٰ سہ صد زن از منکوحات آنحضرت حاضر بودند پس ایشان ہم شہوت رانی میکردند یا نہ این تسبیح است؛

جوابنا جواب کم لعنت گر این طعن نیست گر بر انبیا و ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام بروایت عمر

باب دوم در احکام متعہ بالاجمال و لواحق آن پس بیان آن در چند فصل و مقدمہ است اما مقدمہ پس بدانکہ متعہ نزد امامیہ مستحب موکد است بل علامت ایمانست زیرا کہ اہل بدعت و مبطلین آنرا حرام و بدعت ساختہ و ہمش از شریعت بالکل برآوردہ بودند پس امر شرعی کہ معاندان دریا طل و آمش محو و فعلش اکبر کبایر و اقبح قبایح ساختہ بودند احیا و تجدید و ترویج آنرا بعد ابطال آن ثواب عظیمی است و تعبیر باحیا سنت و علامت ایمان میکنند اللّٰہم اکتبنا منہم

فصل در ثواب متعہ بالاجمال در آن چند حدیث است اول در تفسیر منہج از قرآن

از حضرت صادق علیہ السلام مرویست لیس منا من لم یؤمن بکرتنا ولم یستحل متعتنا یعنی از ما نیست ہر کہ اعتقاد بازگشت ما در زمانہ حضرت صاحب العصر علیہ السلام و حلیت متعہ ما ندارد اقول مرحیت کہ منکر رجعت و متعہ از شیعہ ما نیست چہ مرد و چہ زنیکہ قائل متعہ باشد دوم در ہدایت الامت مرویست ان المؤمن لا یکمل حتی یتمتع یعنی مومن کامل الایمان نمیشود تا آنکہ

باب دوم در احکام

فصل در ثواب متعہ

مومن کی پہلی نشانی یہ ہے کہ عورتوں سے متعہ کرے

اول علامة المؤمن أن يتمتع بالنساء

TO PRACTICE MUT'A WITH WOMEN IS THE FIRST SIGN OF TRUE MUSLIM (MOMIN)

برهان المتعه تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاهور

ووسایل از حضرت ابوجعفر علیه السلام مرویست قال النبی لما اسری بی

الی السماء قال لحقنی جبرئیل فقال یا محمد ان الله تعالی یقول انی قد

غفرت للمتمتعین من امتک من النساء خلاصه سرور عالم فرمود در

راه در شب معراج جبرئیل بمن ملحق شد عرض کرد که خداوند جل و علی میفرماید ای

محمد آمرزیدم از امت تو زنهای متمتعه را اقول درین قدسی اگرچه مغفرت

زنان متمتعه خصوصیت یافته اند برای آنکه زنان زیاده تر ازین امر اعراض

میکردند لکن مرد و زن در غفران مشترک اند اگر قربت و اجراء شریعت را

داشته باشند بالخصوص زنانیکه این امر را برای رضای الهی جاری سازند

هفتم در خصال مرویست از حضرت ابوجعفر علیه السلام قال المؤمن فی

ثلثة اشیاء التمتع بالنساء ومفاکهة الاخوان والصلوة باللیل

خلاصه آنکه مومن کسی است که مصروف و مشغول سه امر باشد یکی متعه با زنان دیگر ملاطفه

و مطایبه برادران ایمان و قیام نماز شب اقول سبحان الله متعه چه درجه

دارد و مومن چه شان دارد که نماز شب و متعه کند و متعه را اول و مقدم بر

نماز شب شمرده تدبر کن هشتم در وسایل مرویست که حضرت ابوعبدالله

اسمعیل جعفی را پرسید که امسال متعه کردی عرض کرد بلے حضرت فرمود از

متعه حج نمیپرسم بل از متعه زن میپرسم عرض کرد بلی با کنیزک بربریه قال قد

متعہ عبادت واطاعت خدا ہے اور اس کا نہ کرنا معصیت ہے

المتعة عبادة و طاعة و تركها معصية .(والعياذ بالله)

MUT'A IS A KIND OF PRAY.

برہان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

می بخشد بعوض این غسل بعدد موہائیکہ در بدنش اند۔ بران آب گذشتہ سائلی
عرض کرد بعدد موہائے بدن آنحضرت ؑ فرمود بلی بعدد موہائے چہاردہم
در تقیہ و وافی و ہدایۃ الامۃ و وسایل چند حدیث بتفاوت یسیر و مضمون
واحد مروی اند کہ بعض اصحاب ابو عبداللہ علیہ السلام را عرض کردہ کہ من
قسم خوردم کہ متعہ ابدا نخواہم کرد فقال علیہ السلام انک اذا لم تطع
اللہ عصیتہ یعنی آنحضرت ؑ فرمود اگر اطاعت خدا نکنی عاصی میشوی
یعنی بنکردن متعہ گنہگار میشوی و قسم بر گناہ صحیح نیست و جواب تحیۃ [illegible]
القائم در این چنین حلف بر آمدہ یستحب لہ ان یطیع اللہ تعالی
بالمتعۃ لیزول عنہ الحلف فی المعصیۃ ولو مرۃ واحدۃ یعنی
مستحب یا واجب است کہ حالف اطاعت خدا کند بفعل متعہ تا کہ حلف در معصیت
از و زایل شود اگرچہ در عمر یک مرہ باشد اقول سبحان اللہ متعہ اطاعت
و عبادت خدا باشد پس نکردن آن معصیت و حلف بر ترک آن معصیت
دیگر دارد پس ہیچ زوال معصیت حلف و عوض کفارہ آن فعل متعہ باشد بخلاف
حلف دیگر بر امر شرعی دیگر کہ مخالفت آن کفارہ دارد یانزدہم در وسایل
مرویست قال ابو عبداللہ علیہ السلام ما من رجل تمتع ثم
اغتسل الا خلق اللہ من کل قطرۃ تقطر منہ سبعین ملکا

اہل تشیع کے نزدیک جو شخص چار مرتبہ متعہ (زنا) کرے
وہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ (نعوذ بالله من ذالك)
و من تمتع اربعا فدرجته كدرجة النبى ﷺ عند الشيعة

HE WHO PERFORM MUT'A FOUR TIMES REACH TO THE STATUS OF HOLY PROPHET.

برھان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

محشور با برار شود و ہر کہ سہ بار متعہ کند مزاحم من شود در درجات جنت
ابجد حصم ایضا ہر دو روایت کردند قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من تمتع مرۃ درجتہ کدرجۃ الحسین ومن تمتع مرتین درجتہ
کدرجۃ الحسن ومن تمتع ثلث مرات درجتہ کدرجۃ علی
ومن تمتع اربع مرات درجتہ کدرجتی یعنی پیغمبر فرمود ہر کہ یکبار متعہ
کند درجہ او در جنت چون درجہ حسین میباشد و ہر کہ دو مرتبہ متعہ کند درجہ
او چون درجہ حسن میباشد و ہر کہ سہ بار متعہ کند درجہ او چون درجہ علی میباشد
و ہر کہ چہار بار متعہ کند درجہ او چون درجہ من در جنت میباشد اشکال اگر گفتہ
شود کہ این از موضوعات عند العقل میباشد چہ بر مباحات و تلذذات مخصوص
بر شہوت رانی ثوابے نباید باشد جواب مقتضای عقل است کہ جمیع آنچہ
از شرعیات از اوامر و نواہی باشد اگرچہ از مباحات و تلذذات باشد حق
و عبادت و انقیاد و تعالی است و بر ہر طاعت جزائے لازم است خصوص
نزد ممانعت امرے باحیار رجال فاسدے و آن الکل متروک و مطروح
الفعل و در احیای ممنوع عامل آن باشد پس در احیاء و اجراء آن ثواب
جزاء لا تعد و لا تحصی باید باشد و از نیجاست من احیاھا فکانما احیی
الناس جمیعا ہر کہ احیاء یک امر دین نماید ثواب او کانہ ثواب احیاء جمیع

اندھیروں کے نقیب ہفت روزہ تکبیر کا جواب

شمع ____ اور ____ صلاح الدین علیمی

علی اکبر شاہ

متعہ صنفی تعلق کی جائز شکل یا جسم فروشی کاروبار ؟

المتعة شكل مشروع للعلاقة الجنسية أم هى تجارة الفروج !!

IS MU'TA A LAWFUL PATTERN OF MAN - WOMAN RELATIONSHIP OR NARCOT'S TRADE.?

متعہ —— اور —— صلاح الدین یحییٰ (اندھیروں کا نقیب ہفت روزہ تکبیر کا جواب) از علی اکبر شاد کراچی

آج کے ایران میں عارضی شادی کے نام پر سرکاری سرپرستی میں فروغ پذیر شیعی رواج

متعہ : صنفی تعلق کی جائز شکل یا جسم فروشی کا کاروبار ؟

LAW OF DESIRE

متعہ — کئی دوسرے شیعی عقائد اور طریقوں کی طرح ایک ایسا موضوع رہا ہے، جس پر صحافی اہل تشیع اور بھی عام گفتگو سے احتراز کرتے رہے ہیں، لیکن ایران کی موجودہ انقلابی حکومت کی طرف سے صنفی تعلق کے اس طریقے کو عام کرنے کے لئے گزشتہ کئی برس سے بھرپور مہم جاری ہے۔ حال ہی میں منظر عام پر آنے والی ایک خبر کے مطابق ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے اپنے ملک کے ۱۶ برس سے زائد تمام لڑکوں اور لڑکیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے جذبات کی تسکین کے لئے عارضی ازدواجی تعلق کا یہ طریقہ اختیار کریں، جو گھنٹوں سے لے کر برسوں تک کی کسی بھی مدت کے لئے ہو سکتا ہے اور جس کے لئے عارضی میاں بیوی کی رضامندی کے سوا کوئی دوسری شرط نہیں ہے اور جو شیعہ مذہب کی رو سے جائز ہی نہیں بلکہ دینی لحاظ سے وہ ثواب کی بلندی اور رضائے الٰہی کے حصول کا نہایت اعلیٰ و ارفع ذریعہ ہے۔

○ ایرانی حکومت کی اس مہم نے مغرب کے علمی حلقوں کو چونکا کر رکھ دیا ہے، کیونکہ ان کے ہاں صنفی معاملات میں جو بے لگام آزادی پائی جاتی ہے، اس کے ساتھ مذہبی فضیلت کا کوئی تصور بہرحال وابستہ نہیں۔ شادی کے علاوہ صنفی روابط بالکل عام ہونے کے باوجود آج بھی وہاں اخلاقی اعتبار سے معیوب ہی سمجھے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر انہیں اپنے حکمرانوں اور سیاسی رہنماؤں کے ایسی کسی سرگرمی میں ملوث ہونے کا پتہ چلتا ہے تو عوامی سطح پر ان کا ایسا کڑا احتساب کیا جاتا ہے کہ ان کے لئے سیاست سے راہ فرار اختیار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ اس صورت میں ایرانی حکومت کی طرف سے متعہ کے نام پر صنفی روابط سے تقریباً تمام پابندیاں اٹھا لینے کی مہم ان کے لئے تعجب کا سبب تھی اور انہوں نے یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لینے والی ایرانی خاتون شہلا حائری کو جو اب امریکہ میں ریسرچ کا کام کر رہی ہیں، متعہ اور اس کے ایرانی جسم اور ایرانی معاشرے پر اس کے اثرات کے موضوع پر تحقیق کے لئے ایران بھیجنے کا اہتمام کیا۔ شہلا حائری خود ایک مرحوم ایرانی آیت اللہ کی بیٹی ہیں جو انقلاب سے پہلے ۱۹۷۸ء میں بھی اس موضوع پر ایران جا کر انہوں نے تحقیق کا کام کیا تھا۔ شیعہ مذہبی گھرانے سے تعلق کی بناء پر دوسروں کی نسبت ان کے لئے اس موضوع پر کام اور اس تجربے سے گزرنے والے دونوں صنفوں کے افراد سے گفتگو آسان تھی۔

ان کی تحقیق کو کتابی شکل میں آئی۔ بی۔ ٹارس اینڈ کمپنی لمیٹڈ لندن نے ۱۹۸۹ء میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے مختلف اجزاء اس سے پہلے بعض تحقیقی جرائد میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ ۲۵۰ سے زائد صفحات پر مشتمل اس اہم تحقیقی کاوش میں موضوع کے تمام متعلقہ پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ شیعہ مذہب میں عورتوں کے مقام کا شعور حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا



مکمل مطالعہ نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے، تاہم ہمارے لئے ان صفحات میں اس کتاب کی صرف ایک جھلک ہی پیش کرنا ممکن ہے۔ یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں شیعہ عقائد کے مطابق نکاح اور متعہ دونوں کا تقابل کر کے باہمی فرق واضح کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں صیغہ کے نام سے رائج متعہ کی مختلف اقسام کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ تیسرے حصے میں ان عورتوں اور مردوں کے منتخب انٹرویو دیئے گئے ہیں، جو خود اس تجربے سے گزرے ہیں۔ صفحہ ۲۰ پر ایک گوشوارے کی شکل میں نکاح یعنی مستقل شادی اور متعہ یعنی عارضی شادی کے باہمی فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ گوشوارہ اس تحریر کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

رساله نوین ۱

عبادت و خودسازی

حاوی فتاوای حضرت آیت‌الله العظمی

امام خمینی

همراه با اصول اعتقادی، تاریخچهٔ فقه و اجتهاد،
محتوای عبادات، توضیحات و تازه‌ترین استفتاءات

نگارش و ترجمه و توضیح از:
عبدالکریم بی‌آزار شیرازی

خانہ کعبہ میں شیعہ کو تقیہ کرکے اہل سنت والی نماز پڑھنی چاہیے
لیصل الشیعة فی الحرم المکی الشریف صلوة اهل السنة عملا بالتقیة .

A SHIA SHOULD OFFER PRAYER IN KA'ABA
LIKE SUNNI WAY BU DOING TAQIYAH.

تقیه مداراتی

یا پرهیز از اختلاف

امام خمینی

۱ـ اگر اول ماه ذیحجه نزد علماء اهل سنت ثابت شد و حکم کردند به اول ماه باید حجاج شیعه از آنها تبعیت کنند، وروزی را که سایرمسلمین به عرفات می روند آنها نیز بروند و حج آنها صحیح است.

۲ـ خارج شدن از مسجدالحرام یا مسجد مدینه بهنگام شروع نماز جماعت جایز نیست. و برشیعیان واجب است که با آنان نماز جماعت بخوانند.

۳ـ برای شرکت درجماعت اهل سنت، چنانچه شخص برای تقیه مطابق آنها وضو بگیرد، و دست بسته نماز بخواند و پیشانی بر فرش بگذارد، نمازش صحیح است، و اعاده ندارد.

۴ـ در مسجدالحرام و مسجد رسول الله مهر گذاشتن و سجده کردن بر آن حرام است و نماز اشکال پیدا می کند.

۵ـ گفتن اشهد ان علیاً ولی الله جزء اذان و اقامه نیست، و در جایی که خلاف تقیه است گفتن آن حرام است و نباید بگوید.

۲۸/ شوال/۹۹

بدنبال فرمان وحدت‌بخش امام خمینی بعضی از برادران اهل سنت اظهار داشته‌اند که این فرامین در ایجاد وحدت و برادری بسیاری سودمند است اما چه فایده که از روی ترس و تقیه است. و از اینسو بعضی از برادران شیعه پرسیده‌اند:

در حال حاضر که آن تعصبات شدید جاهلانه و ظلم و ستم زمامداران نسبت به شیعه از بین رفته و دیگر ترس و تهدیدی وجود ندارد مخصوصاً با قدرت عظیمی که خداوند به انقلاب اسلامی ایران داده تقیه چه معنایی میتواند داشته باشد؟

فرق الشيعة

في مذاهب فرق أهل الامامة
وأسمائها وذكر أهل مستقيمها
من سقيمها واختلافها وعللها :

تأليف

ابي محمد الحسن بن موسى النوبختي
من اعلام القرن الثالث
للهجرة

﴿ صححه وعلق عليه ﴾

العلامة السيد محمد صادق آل بحر العلوم

من نشريات المكتبة المرتضوية
اصاحبها الشيخ محمد صادق الكتبي في النجف

المطبعة الحيدرية ــ في النجف
١٣٥٥ ــ ١٩٣٦

مرد کا مرد سے نکاح جائز ہے۔

اپنی حقیقی ماں بہن اور بیٹی سے بھی نکاح جائز ہے۔

وعشرة ايام (١) وكانت إمامته ثلاثاً و ثلاثين سنة و سبعة اشهر (٢) وأمه أم ولد يقال لها سوسن وقال بعضهم اسمها سمانة (٣)

وقد شذت «فرقة» من القائلين بامامة «علي بن محمد» في حياته فقالت بنبوة رجل يقال له «محمد بن نصير النميري (٤)» وكان يدعي أنه نبي بعثه ابو الحسن العسكري عليه السلام وكان يقول بالتناسخ والغلو (٥) في ابي الحسن ويقول فيه بالربوبية ويقول بالاباحة للمحارم ويحلل نكاح الرجال بعضهم بعضاً في ادبارهم و زعم أن ذلك من التواضع والتذلل وأنه احدى الشهوات والطيبات وأن الله عز وجل لم يحرم شيئاً من ذلك وكان يقوي اسباب هذا النميري

---

[١] ولد عليه السلام بالمدينة يوم الثلاثاء او يوم الجمعة منتصف ذي الحجة او في السابع والعشرين منه او ثاني رجب او خامسه او الثلاث عشر خلون من رجب سنة مائتين واثنتي عشرة او سنة مائتين واربع عشرة

[٢] في الارشاد للشيخ المفيد أن مدة إمامته ثلاث وثلاثون سنة وفي كشف الغمة واعلام الورى بزيادة اشهر

[٣] وكانت جارية مغربية ولقبها السيدة وكنيتها ام الفضل

[٤] قال الشيخ الطوسي في كتاب الغيبة ص ٢٥٩ كان محمد بن نصير النميري من اصحاب ابي محمد الحسن بن علي عليه السلام فلما توفي ابو محمد ادعى مقام ابي جعفر محمد بن عثمان أنه صاحب إمام الزمان وادعى له البابية و فضحه الله تعالى بما ظهر منه من الالحاد والجهل ولعن ابي جعفر محمد بن عثمان له وتبريه منه واحتجابه منه وادعى ذلك الغلو ... مقالته في الفرق بين الفرق وفي احتجاج الطبرسي وفي كتاب الغيبة للشيخ الطوسي ص ٢٥٩ – ٢٦٠ وفي رجال الكشي ص ٣٢٣ وفي غيرها من كتب الرجال

[٥] و بالغلو ... ...

محرم لوگوں (ماں بہن بیٹی وغیرہ) کے ساتھ نکاح جائز ہے اور مردوں کا مردوں کے ساتھ بھی نکاح جائز ہے دونوں ایک دوسرے کی دبر استعمال کریں اور اس کو علامت تواضع سمجھتے تھے اس فعل میں تواضع اور انکساری پائی جاتی ہے اور یہ فعل خواہشات اور طیبات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان باتوں میں سے کسی کو بھی حرام قرار نہیں دیا

نوبختی [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] میں [illegible] مشہور [illegible]

[illegible] کو قتل کرکے جلا دیا تھا

لمحہ فکریہ

قارئین کرام سے خصوصی گذارش ہے کہ تاریخی دستاویز کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوچکا ہے کہ شیعہ کے عقائد کے ق کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن، تکفیر صحابہ اور عقیدہ امامت میں امت مسلمہ کے عقائد سے یکسر انحراف کر کے من گھڑت خودساختہ نئی شریعت اور نئے دین کی ترویج کی گئی ہے۔

ان عقائد کا محمدی شریعت اور اسلامی عقائد سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ سپاہ صحابہ کی ف سے شیعہ کے کفر کے اعلان کو محض تعصب اور تنگ نظری پر محمول کرنا حقائق سے انحراف ہے۔ ——— شیعہ کے مذکورہ عقائد ، بعد اگر ایرانی حکومت یا دنیا بھر کا شیعہ اپنے اسلام کے دعویٰ میں اگر اسی طرح اصرار کرتا رہے گا تو شرعی ذمہ داری کے مطابق ان کے ر کا اعلان بھی اسی قوت اور جرأت کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دیکر دولت کے بل بوتے پر عام ا جائے تو اس پر مساحت یا چشم پوشی یا خاموشی اختیار کی جائے۔

شیعہ عقائد کی تکفیر پوری امت مسلمہ کا بنیادی فریضہ ہے۔ جس طرح قادیانیت کی تکفیر کے لئے پوری امت کا اتحاد عمل س آیا تھا اسی طرح وقت آچکا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان شیعہ عقائد کے واضح ہوجانے اور کفریہ عقائد کے منظر عام پر آجانے کے بعد کسی م کی چشم پوشی کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ کفر کو اسلام سے علیحدہ کر کے اسلامی فریضے پر عمل کریں گے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ